تحریر اشرفی کے جواہر پارے

Marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

طریقت کے چراغ

تصنیف:

شاہ محمد افضل

قادری چشتی (صابری نظامی) قلندری

(المعروف "افضل سرکار")

پبلشرز:

حلقہ چشتیہ صابریہ عارفیہ

ملنے کا پتہ:

۶۸-۶۷ اوورسیز ہاؤسنگ سوسائٹی، بلاک ۸/۷۔ کراچی

Marfat.com

جملہ حقوق محفوظ ہیں

81381

کتاب کا نام ——— "طریقت کے چراغ"

صفحات ——— ۴۲۴

تاریخ و تعدادِ اشاعت :

باراوّل ——— دسمبر۱۹۸۵ء ——— ۱۰۰۰

باردوم ——— نومبر۱۹۹۳ء ——— ۱۰۰۰

بارسوم ——— اپریل ۱۹۹۸ء ——— ۱۰۰۰

بارچہارم ——— دسمبر ۱۹۹۹ء ——— ۲۰۰۰

مطبع

الافضل گرافکس

۱۶۶۔ ایم۔اے جناح روڈ۔کراچی

فون : ۲۶۲۹۹۰۵

Marfat.com

فہرستِ مضامین

نمبر شمار	عنوان	صفحہ نمبر
۱	انتساب ——— (طبعِ اوّل) ———	۷
۲	انتساب ——— (طبعِ دوم) ———	۲۱
۳	ہدیۂ تشکّر ———	۳۱
۴	متفرق اشارات ———	۳۳
۵	مقامِ فکر ———	۸۷
۶	مراقبہ ———	۹۲
۷	سفر ———	۱۰۲
۸	روزمرّہ کے اوراد ———	۱۱۲
۹	خلافت ———	۱۱۶
۱۰	خلافت کے بعد ———	۱۲۷
۱۱	رُوحانی پروازیں ———	۱۳۸
۱۲	محفلِ ذکر ———	۱۴۳
۱۳	عامل اور عملیات ———	۱۴۸
۱۴	خلوت نشینی ———	۱۵۶
۱۵	قرض ———	۱۶۰
۱۶	کُفر و شِرک کے فتوے لگانے سے بچو! ———	۱۶۷
۱۷	بے شرع درویش سے بچو! ———	۱۷۴
۱۸	چند احادیثِ نبوی (صلی اللہ علیہ وسلم) جن سے مجھے بیحد فیض پہنچا اور پہنچ رہا ہے۔	۱۷۷
۱۹	رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے آخری خطبہ کے اقتباسات : (حجۃ الوداع کے موقع پر) ———	۲۱۶
۲۰	حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی عاداتِ حسنہ کی مختصر سی جھلک ———	۲۱۹
۲۱	قرآنی جواہر پارے (اُردو ترجمہ) جن سے مجھے بیحد فیض پہنچا! ———	۲۲۹
۲۲	سورہ فاتحہ ——— ۲۳ پہلا پارہ ———	۲۲۹
۲۴	دوسرا پارہ ———	۲۳۴
۲۵	تیسرا پارہ ———	۲۳۸

Marfat.com

نمبر شمار	عنوان	صفحہ نمبر
۲۶	چوتھا پارہ	۲۴۱
۲۷	پانچواں پارہ	۲۴۳
۲۸	چھٹا پارہ	۲۴۵
۲۹	ساتواں پارہ	۲۴۷
۳۰	آٹھواں پارہ	۲۴۹
۳۱	نواں پارہ	۲۵۰
۳۲	دسواں پارہ	۲۵۲
۳۳	گیارہواں پارہ	۲۵۴
۳۴	بارہواں پارہ	۲۵۷
۳۵	تیرہواں پارہ	۲۵۸
۳۶	چودہواں پارہ	۲۶۰
۳۷	پندرہواں پارہ	۲۶۴
۳۸	سولہواں پارہ	۲۶۷
۳۹	سترہواں پارہ	۲۶۹
۴۰	اٹھارہواں پارہ	۲۷۱
۴۱	اُنیسواں پارہ	۲۷۴
۴۲	بیسواں پارہ	۲۷۶
۴۳	اکیسواں پارہ	۲۷۸
۴۴	بائیسواں پارہ	۲۸۱
۴۵	تئیسواں پارہ	۲۸۳
۴۶	چوبیسواں پارہ	۲۸۵
۴۷	پچیسواں پارہ	۲۸۷
۴۸	چھبّیسواں پارہ	۲۸۸
۴۹	ستائیسواں پارہ	۲۹۲
۵۰	اٹھائیسواں پارہ	۲۹۵
۵۱	انتیسواں پارہ	۲۹۹
۵۲	تیسواں پارہ	۳۰۴
۵۳	عملیات:	۳۱۱

Marfat.com

نمبر شمار	عنوان	صفحہ نمبر
	(۱) رجوعِ عبادت کے لئے	۳۲۱
	(۲) مشکلات کے لئے	۳۲۴
	(۳) زیارتِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے	۳۳۶
	(۴) بیماری کے لئے	۳۴۶
	(۵) مفلسی و محتاجی کے لئے	۳۵۵
	(۶) قرضہ کے لئے	۳۵۷
	(۷) لڑکی کی شادی کے لئے	۳۵۸
	(۸) باطنی بیماریوں کے لئے	۳۶۰
	(۹) جب دشمنوں میں اچانک گھر جائے	۳۶۲
	(۱۰) ملک پر حملہ ہو جائے	//
	(۱۱) چوری و گمشدہ کی واپسی کے لئے	۳۶۳
	(۱۲) جادو کے لئے	۳۶۵
۵۴	متفرق عملیات :	۳۶۷
	(۱) دل کو نیکی کی طرف راغب کرنے کے لئے	//
	(۲) ظالم حاکم کا سامنا ہو	//
	(۳) شوہر ناراض ہو	۳۶۸
	(۴) دشمن، مصیبت و بلا کے لئے	۳۶۹
	(۵) اگر مخالفین دھوکا دیں یا دھوکا دیئے جانے کا خطرہ ہو	۳۷۰
	(۶) اگر عزّت و ناموس کو خطرہ ہو	//
	(۷) ستاروں کی گردش اور نحوست	۳۷۳
	(۸) عورت یا مرد فواحشی میں ہوں	//
	(۹) تعلیم و پڑھائی اور حافظہ کے لئے	۳۷۴
	(۱۰) اگر پڑھائی کی طرف دل نہ لگتا ہو	//
	(۱۱) اولاد نافرمان ہو جائے	۳۷۵
	(۱۲) قیدی کی رہائی کے لئے	۳۷۶
	(۱۳) اشیائے خوردنی کے ضرر سے محفوظ ہونے کے لئے	۳۷۷
	(۱۴) موت کی سختی، عذابِ قبر و عاقبت کا خوف ہو	۳۷۸
	(۱۵) اولاد	//

Marfat.com

نمبر شمار	عنوان	صفحہ نمبر
	(۱۶) اسقاط	۳۷۹
	(۱۷) سہل ولادت	۳۸۰
	(۱۸) وسوسات و پراگندگی خیال کے لئے	″
	(۱۹) خوشحالی کے لئے (۲۰) نظر لگ چکی ہو یا نظر لگنے کا اندیشہ ہو	۳۸۱
	(۲۱) موت کا یا کوئی دوسرا شدید صدمہ ہو	″
	(۲۲) حفظ و امان (۲۳) گھر سے نکلتے وقت	۳۸۲
	(۲۴) مرگی کے لئے (۲۵) شادی یا شادی میں رکاوٹ کے لئے	۳۸۳
	(۲۶) بُزدل لوگوں کے لئے (۲۷) درد گردہ اور پیشاب کے مریض	۳۸۴
	(۲۸) کمر درد (۲۹) مال کی برکت کے لئے	″
	(۳۰) قدر و منزلت بڑھانے کے لئے (۳۱) جب دعا کی قبولیت میں تاخیر ہو رہی ہو	۳۸۵
	(۳۲) غلبہ دشمن بڑھ گیا ہو اور دعا قبول نہ ہو رہی ہو	″
	(۳۳) خوبصورتی چہرہ کے لئے	″
	(۳۴) رنگ کالا ہو (۳۵) جسم بھدّا ہو	۳۸۶
	(۳۶) آنکھیں بے نور اور بجھی بجھی ہوں	″
	(۳۷) قد چھوٹا ہو (۳۸) جسم بہت دُبلا ہو	۳۸۷
	(۳۹) دانتوں کی حفاظت تاحیات (۴۰) کتے سے بچنے کے لئے	″
	(۴۱) زہریلے جانور، سانپ وغیرہ سے بچنے کے لئے	″
	(۴۲) اگر کوئی ناگہانی آفت مثلاً سیلاب، بھونچال، آگ وغیرہ نازل ہو رہی ہو	۳۸۸
۵۵	اضافی باب : (۱) درود شریف کے بارے میں چند ایمان افروز واقعات —	۳۹۱
	(۲) اقتباسات از تالیف : "درود شریف کی فضیلت" —	۳۹۶
	(۳) چند درود شریف اور اُنکے فضائل و فوائد	۳۹۸
	(۴) اقتباسات از تالیف "اورادِ عارفیہ"	۴۱۵
۵۶	دُعا	۴۲۴

Marfat.com

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ؕ

نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ ؕ

(قَالَ الْعُرَفَاءُ۔)

اِنَّ اَوْلِیَاءَ اللّٰہِ لَا یَمُوْتُوْنَ
بَلْ یَنْتَقِلُوْنَ مِنْ دَارٍ اِلٰی دَارٍ

"بے شک اولیاء اللہ مرتے نہیں بلکہ
ایک گھر سے دوسرے گھر میں منتقل
ہو جاتے ہیں"

Marfat.com

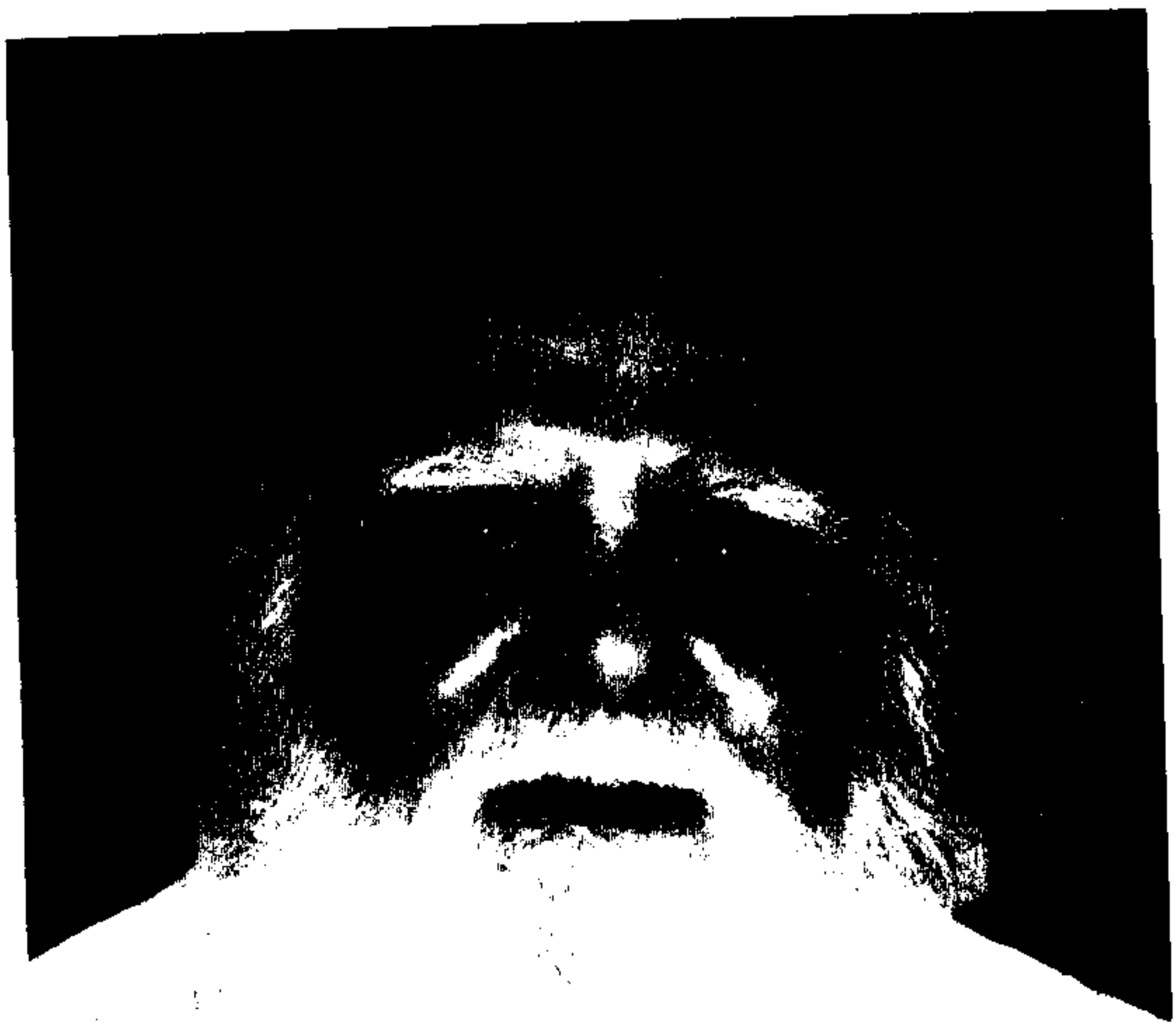

قبلۂ محترم قطب العالم، شاہِ شاہاں، خواجۂ خواجگان، فقیرِ بے بدل
فقیرِ بے نظیر، فقیرِ محمدی، فقیر فانی فی اللہ باقی باللہ

حضرت خواجہ شاہ محمد افضل (علیگ)

قادری، چشتی، (صابری، نظامی) قلندری، رحمۃ اللہ علیہ

المعروف

افضل سرکار

Marfat.com

ہمارے مرشدِ کامل، سراپا جمال و کمال، ہادیٔ بے مثال
منبع رشد و ہدایت، مخزنِ علم و عرفان قبلۂ محترم
قطب العالم، شاہ شاہاں، خواجۂ خواجگان، فقیرِ بے بدل
فقیرِ بے نظیر، فقیرِ محمّدی، فقیرِ فانی فِی اللہ باقی باللہ

حضرت خواجہ شاہ محمّد افضل (علیگ)

قادری، چشتی، (صابری، نظامی) قلندری، رحمۃ اللہ علیہ
تمغۂ قائداعظم، ڈپٹی سیکریٹری (ریٹائرڈ) حکومت پاکستان
ڈائریکٹر اسلامک اِنسٹیٹیوٹ
ڈائریکٹر ورلڈ فیڈریشن آف اسلامک مشنز

المعروف

افضل سرکار

۲۷ شعبان ۱۴۱۸ھ کو اس دارِ فانی سے پردہ فرما گئے۔
اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن

سالِ وصال
بحرِ کرم
شاہ محمّد افضل
۱۹۹۷ء
۲۷ دسمبر

محبِ جہاں
شاہ محمّد افضل
۱۴۱۸ھ
۲۷ شعبان

رابعہ ثانی
اور حلقۂ چشتیہ صابریہ عارفیہ

۶۸-۶۷، اوورسیز ہاؤسنگ سوسائٹی، بلاک ۸/۷-کراچی
فون ۴۵۲۰۲۹۹

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

یا اللہ جل جلالہ یا محمد صلی اللہ علیہ وسلم

محمد صلی اللہ علیہ وسلم علی کرم اللہ وجہہ فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا حسن علیہ السلام حسین علیہ السلام

منقبت

بحضور قطب العالم، شاہِ شاہاں، خواجۂ خواجگان، فقیرِ بے بدل
فقیرِ بے نظیر، فقیر محمدی، فقیر فانی فی اللہ باقی باللہ
حضرت خواجہ شاہ محمد افضل (علیگ)
قادری، چشتی، (صابری، نظامی) قلندری، رحمۃ اللہ علیہ
المعروف **افضل سرکار**

دِل میں سودا ہے تِرے نام کا اے ربِّ کریم — سر پہ سرمایۂ نعلینِ جنابِ اَفضل
تن پہ چادر ہے غمِ ہجر کی اور فرقت کی — سر پہ سرمایۂ نعلینِ جنابِ اَفضل
ہے سہارا دِلِ ویراں کا تصوّر تیرا — سر پہ سرمایۂ نعلینِ جنابِ اَفضل
ہجر میں یاد ہے، آہیں ہیں، صدائے غم ہے — سر پہ سرمایۂ نعلینِ جنابِ اَفضل
میں کہاں ڈھونڈ کے لاؤں وہ محبّت اُنکی — بس یہ سرمایۂ نعلینِ جنابِ اَفضل
اے شریکِ غمِ محبوب، تو بھی تسکیں کیلئے دیکھ — سر پہ سرمایۂ نعلینِ جنابِ اَفضل
حکمرانی ہے مِرے دل پہ تمہاری آقا — سر پہ سرمایۂ نعلینِ جنابِ اَفضل
یہ ہی دنیا ہے علیمؔ اور یہی دیں میرا — یہ جو سرمایۂ نعلینِ جنابِ اَفضل

Marfat.com

انتساب

(طبعِ اوّل)

یہ بندۂ حقیر خاک پائے دُرویشان اپنی اِس ادنیٰ سی کاوش بہ عنوان "طریقت کے چراغ" کو مُحترمہ بیگم رَاشدہ صدیقی صاحبہ المعروف قلندرہ رابعہ ثانی کو منسُوب کرتا ہے۔

مُحترمہ ایک یورپین نژاد نومُسلم ہیں۔ آپ پہلے کٹّر رومن کیتھولک عیسائی تھیں۔ آپ کا نام ایک مشہُور راہبہ سینٹ رٹیا کے نام پر رکھا گیا تھا۔ اسلام قبول کرنے کے بعد راشدہ کے نام سے موسُوم ہوئیں (آپ کا سارا خاندان یورپ میں ہے اور آج بھی رومن کیتھولک عیسائی ہے) آج سے کئی برس پہلے آپ نے مُبلّغ اسلام جناب مولانا ڈاکٹر محمد فضلُ الرحمٰن انصاری القادری، ایم اے ، پی۔ ایچ۔ڈی رحمتُہ اللہ علیہ کے دستِ مُبارک پہ اِسلام قبول کیا۔ مولانا محترمؒ کی شخصیت سے کون واقف نہیں۔ مولاناؒ نے پانچ دفعہ دُنیا کے گرد تبلیغی سفر فرمایا خُوب تبلیغ کی۔ ہزاروں انسانوں کی رہنمائی فرمائی اور بے شمار غیر مُسلم لوگوں نے آپ کے دستِ حق پرست پر اسلام قبول کیا۔ آپ مبلّغ اعظم اعلیٰ حضرت مولانا شاہ مُحمّد عبدُالعلیم صدیقیؒ

Marfat.com

کے داماد تھے۔ آپ کی رفاقت میں رہے۔ سفر ہو قیام ہو، ہمیشہ ساتھ رہنے کی سعادت نصیب ہوئی۔ آپ نے کئی سال اُنکے پرائیویٹ سیکریٹری کی حیثیت سے خدمت انجام دی۔ بحیثیت مُصنف و مولف کئی کتابیں لکھ کر بھی خدمات سرانجام دیں۔ اِس طرح اپنے شیخ ؒ کے دل میں اپنی محبت پیدا کی۔ اعلیٰ حضرت نے انتہائی قُرب یعنی دامادی کے شرف سے پہلے ہی نوازا تھا۔ آپ کو سلسلہ قادریہ عالیہ میں خرقۂ خلافت سے بھی نوازا۔ علمی اور رُوحانی لحاظ سے مولانا انصاری ؒ کے دل میں اپنے پیر اعلیٰ حضرت ؒ کی بہت قدر تھی اور ان کی رُوحانی شخصیت کا اثر مولانا انصاری کے قلب میں آخری دم تک قائم رہا۔

آپ مولانا صاحب ؒ کے دستِ مُبارک پر سلسلہ قادریہ عالیہ میں بیعت بھی ہیں۔ چونکہ خود عیسائی مذہب پر کافی عبور رکھتی تھیں اس لیے مذہب کا تبدیل کرنا آسان کام نہ تھا۔ مولانا صاحب ؒ سے خوب مذاکرے کیے اور مولانا صاحب بھی موضوع زیرِ بحث کو اُس وقت ختم نہ کرتے تھے جب تک کہ موصُوفہ کی مکمل طور پر تسلی نہ ہو جاتی۔

فطرتی طور پر موصُوفہ کو تصوّف سے بے حد لگاؤ تھا اور ابھی تک اَلحمدُ للہ پُورے زور و شور سے قائم ہے۔ فرق صرف اتنا ہے کہ پہلے عیسائی تصوّف کی کتابیں زیرِ مطالعہ رہتی تھیں۔ اب اِسلام سے مُشرّف ہونے کے بعد وہ ذوق اِسلامی تصوّف کے لئے پیدا ہو گیا کئی صاحبِ مقام فقیروں اور درویشوں سے نیاز حاصل کیا۔ بلند مُقام اور عالمی شُہرت رکھنے والے فقرا کے مزارات کی زیارت کی اور فاتحہ پڑھنے کی سعادت حاصل کی۔ اولیاء کرام کا پُورا تعارُف

Marfat.com

حاصل کرنے کے لیئے اُن کے مُتعلّق انگریزی میں مُستند کتب مقامی طور پر حاصل کیں۔

اَللہ تعالیٰ کی عجیب کریمی ہے۔ جب وُہ کرم کرتا ہے تو انسان کی عقل حیران رہ جاتی ہے۔ حضرت حبیب عجمیؒ پہلے مشہُور سود خور تھے جب بارگاہ الٰہی سے بحرِ کرم کا ایک قطرہ عطا ہوا تو انہی حبیب عجمیؒ کی (جو ہنڈیا میں نمک تک اپنے قرض خواروں سے ظُلم و تعدی سے وصُول کرتے تھے) ایسی توبہ قبول ہوئی کہ اُس کے بعد آپ نے اپنے ہم عصر صوفیوں میں ایک مُنفرد مقام حاصل کیا۔ حضرت فضیل بن عیاضؒ پہلے ڈاکوؤں کے سردار تھے۔ اور جب کرم الٰہی کا ظہُور ہوا تو آپ اصفیاء کے سردار ہوگئے۔ ایسی بے شمار مثالیں اور بھی ہیں۔ اور حضور غوث الاعظم الشیخ محی الدّین مُحمّد عبدُالقادر جیلانی رحمۃُ اللہ علیہ کے متعلّق کون نہیں جانتا کہ آپ نے اپنی ایک نظرِ فیض اثر سے ڈاکوؤں کے سَردار کو قطب بنا دیا۔

جب موصُوفہ کو ایسا ہی معاملہ پیش آیا تو دِل کی دُنیا بدل گئی۔ عالمِ ظاہری سے محبّت یکدم ختم ہوگئی۔ عاجزی، سخاوت، کم کھانا، کم بولنا۔ کم سونا یہ عادات تو پہلے ہی تھیں مگر اِس کے بعد غیر ضروری سوشل سرگرمیاں بھی ختم ہوگئیں۔

بس وہ سوشل سرگرمیاں جس میں اللہ تعالےٰ اور رسول اکرم صلّی اللہ علیہ وسلّم کی خوشنودی ہو یا دین کی فلاح یا دُکھی انسانیت کی خدمت ہو، اُن کو اپنا لیا۔ اور آج تک خوب نبھا رہی ہیں۔ خدمت خلق اداروں میں ایک عام کارکن کی حیثیت سے جا کر دامے درمے سخنے بدنے خاموشی سے حصّہ لیتی ہیں۔ ورلڈ فیڈریشن آف اسلامک مشنز کی ڈائریکٹر بھی ہیں۔

Marfat.com

اس عالمی ادارے میں اس فقیر کو بھی کچھ عرصہ سے بطور ڈائریکٹر خدمت کرنے کا موقع دیا گیا ہے اور آپ کو اس حیثیت میں کام کرنے کا بہت قریب سے موقع ملا ہے۔ آپ کی زیادہ دلچسپی قادریہ لائبریری سیکشن میں ہے۔ اِس ادارہ کے جامعہ علیمیہ اسلامیہ کی امداد کے لئے ہر وقت کمربستہ رہتی ہیں۔ موصُوفہ کو نمود و نمائش سے کوئی غرض نہیں۔ خالصتًا لوجہ اللہ مالی مدد اکثر فرماتی رہتی ہیں۔ مگر کسی کو کانوں کان خبر نہیں ہونے دیتیں۔ انہیں اپنے کام سے غرض رہتی ہے۔ نام سے نہیں۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ جب سے راہِ طریقت میں آپ کو ایک مقام سے نوازا گیا۔ اُس وقت سے چلتے پھرتے ہر حال میں ذِکر و فکر میں رہتی ہیں۔ اِس لیئے سُننا پسند کرتی ہیں اور بولنے سے گریز کرتی ہیں۔ ہاں اگر دینی نظریات کی بات ہوتی ہے تو اپنا نقطۂ نظر ایسے انداز میں بیان کرتی ہیں کہ کوئی کج بحثی شروع نہ ہو اور کوئی بد مزگی پیدا نہ ہو ہر حال میں کسی کے جذبات کو ٹھیس پہنچانے سے بچنے کی کوشش کرتی ہیں۔

دل آزاری سے بہت بچتی ہیں۔ آپ فرماتی ہیں اس کی تعلیم اُن کے آنجہانی والدِ مُحترم نے بڑے مؤثر انداز میں دی ہے اور اس بات کی بھی تاکید کی کہ ہر حال میں صبر کرو۔ اور اپنا دکھ کسی پر ظاہر نہ ہونے دو۔ چنانچہ میں نے انہیں بڑی سی بڑی پریشانی میں صبر و شُکر پر عمل کرتے دیکھا۔ آپ کی زندگی کا ایک خاص پہلو حقیقی فقراء کا بے حد احترام ہے۔ جن فقراء سے (ان کے ہاں مہمان رہنے کے دوران) مجھ سے ملاقات کرائی گئی، ان میں نوّے فی صد

Marfat.com

ستّر اسی برس کی عُمر سے زیادہ تھے۔ ان کی سفید چمکتی ہوئی ریش، نُورانی چہرے ایسے تھے کہ دیکھتے ہی خدا یاد آجاتا تھا۔ سبھی مُحترمہ کا احترام آپ کی مقام درویشی کی وجہ سے کرتے ہیں۔

جن درویشوں سے انہوں نے تعارف کرایا ان سے مل کر مجھے رُوحانی مسرّت ہوئی۔

یہ حضرات مقامی نہ تھے۔ اِن میں سے دو درویش تو ایسے تھے جو مُستقلاً مدینہ شریف میں حضور صلّی اللہ علیہ وسلّم کے قدموں میں رہتے ہیں اور سال دو سال میں ایک دفعہ یہاں آتے ہیں جب بھی آتے ہیں تو آپ سے ضرور ملتے ہیں۔ ان سے مُحترمہ کی ملاقات زیادہ سے زیادہ ایک گھنٹہ ہوتی ہے۔ مقامی درویشوں سے آپ خود بھی ان کی زیارت و برکات حاصِل کرنے کے لئے ایک دو دفعہ سال میں ملنے جاتی تھیں۔ اور وہ بھی سَال میں ایک دو دفعہ موصُوفہ کے پاس تھوڑی دیر کے لئے آتے ہیں۔

موصوفہ کو پاکستان سے بے حد لگاؤ ہے۔ اُن کی حُبُّ الوطنی مِثالی ہے۔ آپ فرماتی ہیں جو پاکستان اور اِسلام کے خلاف بولے وہ میرے گھر میں قدم نہ رکھے۔ اُس کا یہاں پر کوئی کام نہیں مسلمانوں کے حال زبوں پر روتی ہیں لیکن یہ ضرور کہتی ہیں کہ اَلحمدُ لِلّٰہ اِسلام میں کوئی کمی نہیں۔ یہ اللہ کا دین ہے۔ اور اللہ تعالےٰ نے ہمارے پیارے نبی صلّی اللہ علیہ وسلّم پر اپنی نعمت مکمل فرمائی۔ پھر کہتی ہیں آج کے دَور میں نام کا مُسلمان کہتا ہے کہ اسلام میرے پاس چل کر آئے وہ اِس میں اپنی نفس کی سہُولت دیکھ کر

Marfat.com

اور اپنی طرف سے یہ ترمیم کرتا ہے کہ "جو میری مرضی ہوگی اور جس طرح میں چاہوں گا عمل کروں گا اور اِس پر یہ کہ اُس کو عین اِسلامی عمل بھی سمجھوں گا۔ خواہ اِس رویّہ سے ایک نیا فرقہ ہی کیوں نہ پیدا ہو جائے۔ اِسلام میرے عِلم کے تابع ہے"۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ لوگ یہ حقیقت بھول چکے ہیں کہ اسلام اپنی جگہ پر اپنی صداقت لئے ہوئے حشر تک اسی طرح قائم دائم رہے گا۔ اِس کے پاس ہمیں جانا ہے اور روشنی حاصل کرنا ہے نہ کہ اُس کو ہماری دہلیز پر آنا ہے نَعُوْذُ بِاللّٰہ۔ ایک مُسلمان کو ایسی بے معنیٰ موشگافیوں اور ذہنی عیاشیوں سے بچنا چاہیئے۔ اور ضروری مسائل سے آگاہی حاصِل کرنا چاہیئے۔ یہی بہت کافی ہے۔

آج شریعت و طریقت میں لاکھوں کُتب لکھی جا چکی ہیں اور لکھی جا رہی ہیں۔ ذہنی کشتیوں کے اکھاڑے قومی اور بین الاقوامی سطح پر قائم ہو چکے ہیں۔ اِن میں دِن بدن اضافہ ہوتا جا رہا ہے۔ ضروری مسائل کے لیئے تو ارکان دین پر چند چھوٹی چھوٹی کتابیں کافی ہیں۔ لوگوں کو پیچیدہ طرز تحریر کی بجائے ہلکے پُھلکے انداز میں دین کا مفہوم پیش کرنا چاہیئے۔

موصوفہ کی ایک یہ بھی نیک عادت ہے کہ وہ کسی حاجت مند کو در سے خالی نہیں بھیجتیں۔ جو کچھ ہو سکتا ہے مدد کر دیتی ہیں مگر پہلے یہ جاننے کی کوشش ضرور کرتی ہیں کہ یہ سائل واقعی محتاجِ امداد ہو اور پیشہ ور مانگنے والا نہ ہو۔ اگر اُس کی حاجت کا یقین ہو جاتا ہے تو پھر خوب دِل کھول کر مدد کرتی ہیں۔ ورنہ "سائل کو مت جھڑکو" کے حکم پر عمل کرتی ہیں اور حضور صلّی اللہ علیہ وسلّم نے اِس ارشادِ باری تعالےٰ

Marfat.com

کی وضاحت میں سائل کے بارے میں بہت کچھ فرمایا اور یہاں تک ارشاد ہوا کہ "کچھ بھی نہ ہو تو گھر میں جلا ہوا کھُر بھی ہو وہی دے دو" (مگر خالی ہاتھ نہ جانے دو اس کھُر کو دینے سے نہ شرماؤ اِس لیے کہ تمہارے پاس اِس کے سوا کچھ نہیں)۔

آپ کا کوڑھیوں کے پاس جانا اور خدمت کرنا ایک معمُول ہے اِن کو آپ سے بے حد لگاؤ ہے۔ ایک روز ایک کوڑھی نے چائے بنا کر موصُوفہ کو اپنے ہاتھ سے پیش کی۔ آپ جانتے ہیں یورپین لوگ چھُوت چھات کے معاملے میں کتنے محتاط ہیں اور میں کہوں گا انتہائی وہمی ہیں فرمانے لگیں کہ میں اس کے جذبۂ محبت سے بے حد متاثر ہوئی اُسی لمحہ "INFECTION" کا خیال بھی آیا لیکن فیصلہ بھی اُسی وقت کر لیا دِل میں یہ کہہ کر "Oh God! I am drinking your cup of tea" میں نے کپ اُس سے لے لیا اور خوب مزے سے تمام چائے پی لی۔ اور مجھے الحمدُ للہ کچھ بھی نہ ہوا۔

دُور دُور سے مساجد اور دینی اداروں کے لیے چندہ لینے کے لیے نمائندے آتے ہیں۔ کِسی کو نا اُمید نہیں کرتیں۔ سخی کے ہاتھ دنیا میں تنگ ہوتے ہیں مگر قبر کشادہ۔ اللہ کے کاموں میں دیوانہ وار اور بغیر حساب کے خرچ کرتی ہیں۔

یہ فقیر اپنی عادتِ زشت سے مجبُور رہے۔ بہت کم کسی سے ملتا ہوں۔ بالخصُوص اُمراء سے۔ اب کافی مُدت کے بعد موصوفہ کو دیکھنے کے بعد قائل ہوا ہوں کہ امیروں میں بھی اخلاقی و روحانی موتی ہوتے ہیں لہٰذا رویہ میں لچک ہونا چاہیئے۔ عادت فِطرت بن

Marfat.com

جاتی ہے۔ ایک قریبی مُحبّ طریقت کا مجھ پر چھ ماہ مسلسل دباؤ پڑتا رہا۔ آخر میں نے موصُوفہ کو ایک خط کے ذریعے ملاقات کی اجازت دے دی۔ بستی میں یہ فقیر اس وقت ایک جامع مسجد تعمیر کروا رہا تھا۔ مُلاقات ہوئی۔ آپ کی آمد سے خوب روحانیت کی بارش ہوئی۔ اللہ تعالےٰ کو اُن کے دِل کے اندر جلوہ فگن پایا۔ گفتگو بہت کم اور خاموشی زیادہ۔ بس زیادہ کیا عرض کروں وہ خاموشی میرے لیے عین گویائی تھی۔

اِس فقیر کے پاس ہزاروں لوگ آئے اَمیر بھی غریب بھی، طالب حق بھی دُنیا دار بھی، سب کے کِردار کو دیکھنے کا موقع مِلا استقامت کی دولت کِسی کِسی کو نصیب ہوئی ورنہ ہر جائی اور ابن الوقت زیادہ پائے۔ مگر ہم ہمیشہ ایسے موقعوں پر یہ شعر پڑھتے ہیں اور حاضرین مجلس کو بھی سُناتے ہیں۔

گرم رکھتے ہیں مُلاقات بد و نیک سے ہم
تیرے مِلنے کے لیے ملتے ہیں ہر ایک سے ہم

حدیث شریف میں اللہ تعالےٰ کے طالب کو مذکّر ہی کہا گیا ہے۔ اِس میں مرد اور عورت برابر کے شریک ہیں۔ سب سے پہلے حضرت حوّا علیہا السّلام آئیں آپ کو بنی نوع انسان کی ماں بننے کا شرف عطا ہوا۔ حضرت مریم علیہا السّلام کو اللہ تعالےٰ نے ایک برگزیدہ پیغمبر حضرت عیسیٰ علیہ السّلام کی ولادت سے نوازا اور اِس ولادت کا کمال اور محیّر العقل تفصیل کلام پاک کے ذریعے ہمیں معلوم ہوئی۔ فاطمۃ الزّہرا خاتون جنّت رضی اللہ عنہا کی شخصیت اور مقام ملاحظہ ہو

Marfat.com

کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں "اے فاطمہؓ تمہارے بدن سے مجھے جنّت کی خُوشبُو آتی ہے"۔ حضرت رابعہ بصری قلندرہ رحمۃ اللہ علیہا کی زندگیِ طریقت میں جو بلند مقام عطا ہوا اور جس قدر روحانی فیض مخلوقِ خدا کو آپ کی ذاتِ مبارکہ سے پہنچا وہ بھی غور طلب ہے۔ حضرت خواجہ غریب نواز معین الدین حسن چشتی اجمیری رحمتُہ اللہ علیہ کی ہمشیرہؒ کو آپ کے اعلیٰ مقام کی وجہ سے خلافت عطا ہوئی اور آپ کے دستِ حق پرست پر بے شمار نفوُس تائب ہو کر داخلِ سلسلہ چشت اہل بہشت ہوئے۔

آج اِس دور میں بھی اِس فقیر کو یہ دیکھنے کا اتفاق ہوا ہے کہ کچھُ سلسلوں کے فقراء نے بھی خواتین کو مقام طریقت میں کامیابی کے بعد فیض جاری کرنے کی اجازت عطا کی ہوئی ہے۔ تصوف جان کو خرچ کرنے کی راہ ہے۔ عشق حق کی راہ میں عورت مرد کی تمیز نہیں جِس نے اپنے کام میں کمال حاصل کیا وہ بازی لے گیا۔ یہ قیل و قال کی دنیا نہیں یہ حال کی دنیا ہے۔ یہاں انسان کو عبرت والی آنکھ عاجزی سے کھُلی رکھنی چاہیئے۔ اور اگر چھوٹوں کی زبان سے بھی اعلیٰ بات سُنے تو اس موتی کو بھی اپنے باطن کی جھولی میں فوراً رکھ لے۔ ورنہ بزرگی کے غرور کی وجہ سے ایسے سنہری موتیوں سے محُروم ہو جائے گا۔ اگر ایسی ایک عادت حسنہ کو اختیار کر لیا جائے تو انسان کے نامۂ اعمال کا تول انشاء اللہ روزِ حشر خوب بھاری ہو گا اور شاید وہی باعثِ نجات بھی بن جائے۔

انتساب طویل ہو گیا مگر قلم پر مجھے قابو نہ رہا۔ پھر بھی معذرت

Marfat.com

خواہ ہوں۔ چونکہ جس ہستی سے یہ کتاب منسوب کر رہا ہوں اِسی ہستی کے کچھ حالات بیان نہ کرتا تو ایک اہم کڑی غائب ہو جاتی۔ اب اصلی گذارش کی طرف آتا ہوں۔ وہ یہ کہ میری یہ تصنیف صاحبِ مقامِ عالی نسبت بزرگانِ کرام کے لیے نہیں۔ایک طالب علم ہوں اور قبر تک انشاء اللہ طالب علم ہی رہوں گا۔ ایک قطرہ سے طوفان بپا نہیں ہوتا۔ یہ تو عطا ہے تاکہ اِس راہ میں حصولِ مراد کے لیے تا دمِ مرگ کوشاں رہ کر شہادت کا مقام حاصل ہو۔ جن بزرگوں اور اہلِ نسبت کی طرف فقیر کا اشارہ ہے اُن کے تو ہم کفِ پا کی خاک کے برابر بھی نہیں۔ وہ تو خود طریقت کے سُورج ہیں۔ہاں جو روز روز پلاؤ اور مُرغن کھانے کھاتے ہیں اُن کے سامنے جب کبھی سادہ دال آ جائے تو اُس کا مزہ اور لُطف وہی بیان کر سکتے ہیں۔کبھی کبھی ہلکی باتیں پڑھنے سے طبیعت بھی ہلکی پھُلکی ہو جاتی ہے۔ میری یہ کتاب طریقت کے مُبتدیوں کے لیے پرائمری ریڈر ہے (اِن میں خصوصاً میرے اپنے رُوحی بچے اور بچیاں اور دوسرے عقیدت مند بھی شامل ہیں) یہ اُن کے لیے ہے جو تلاشِ حق کے متلاشی اور میدانِ تصوّف کی طرف جویاں جویاں اور پوئیاں پوئیاں نظر آتے ھیں۔ اللہ تعالیٰ اُنہیں اپنی برکات سے نوازے۔

کچھ کا تقاضا تھا کہ تصوف میں بہت کچھ لکھا گیا ہے (حالانکہ یہ علمِ سینہ تھا نہ کہ سفینہ) اب تو کتابوں کا شمار نہیں اور بعض کی عبارت اور اصطلاحیں سمجھ سے بالا تر ہیں۔ ایسا معلوم ہوتا ہے یہ سب کچھ تصوّف کے پی ایچ ڈی قسم کے طالب علموں کے لیے لکھا گیا ہے۔ ہمارے لیے تو ایسی کوئی کتاب یا کتابچہ کی ضرورت ہے

Marfat.com

جِس کی زبان عام بول چال کے لہجے میں ہو تکلّف اور تصنّع سے خالی ہو۔ عام آدمی بھی پڑھتا جائے تو سمجھتا جائے۔ اس کے ذوق وشوق میں ترقی ہوتی جائے۔ اِن دوستوں کی فرمائش میرے ذہن میں تھی۔ فقیر نے ایک کتاب اس سے پہلے "مجالسِ اَفضل" کے نام سے لکھی تصحیح اور کتابت ہو چکی تھی چھپوانے کے لئے طبیعت نے نہ مانا کہ یہ بھی ایک ذریعہ شُہرت ہے۔ برسوں پڑی رہی۔ میں نے اِس کی طباعت کو منع کر دیا تھا۔

ہر عمل کے لیئے ایک مُحرّک درکار ہے آپ کی خدمات کو سَراہتے ہوئے کوئی چیز تحفہ دینا چاہتا تھا۔ کیونکہ اِرشاد باری بھی ہے کہ "نہیں ہے اِحسان کا بدلہ مگر اِحسان"۔ دنیاوی لحاظ سے ہم درویشوں کے پاس برگ سبز کے سوا کچھ نہیں۔ یہی سمجھ میں آیا کہ یہ کتاب ان کے نام منسُوب کر دوں۔ اس سے اپنے عقیدت مندوں روحی بچّے اور بچّیوں کے دیرینہ تقاضے بھی شاید کسی حد تک پُورے ہوجائیں۔ (خدا کرے اس کے پڑھنے سے انہیں برکت نصیب ہو آمین) اِس کتاب میں فقروں کا حُسن، اَلفاظ کا چناؤ اور گرائمر کی پابندی نہیں ملے گی۔ اِس فن سے بندہ بالکل بے بہرہ ہے۔ ہاں جو ہو سکا ٹوٹے پھُوٹے اَلفاظ اور کمزور اور بے رَبط جُملوں میں ادا کر دیا گیا ہے۔

بندہ پیشہ ور ادیب نہیں۔ نہ ہی کتب کی تصنیف میرا شغل ہے۔ کیونکہ یہ کتاب میرے مُحبّوں کے لئے ہے اور دوست کی آنکھ عیب میں نہیں ہوتی۔ اِس لئے مجھے اُن کی طرف سے کوئی اندیشہ نہیں۔ وہ میری

Marfat.com

خامیوں سے درگذر کریں گے۔ اور انشاء اللہ انہیں کچھ نہ کچھ فائدہ ضرور ہوگا اور دُعائے خیر کریں گے۔ آمین۔

آخر میں مُلتجی ہوں کہ اگر میری کسی تحریر سے کسی کے جذبات کو ٹھیس پہنچے بندہ معذرت خواہ ہے۔ نیت نیک تھی اور بفضلہٖ تعالیٰ اب بھی اُسی طرح ہے۔ اگر قاری کو اس کتاب کے مُطالعہ سے کوئی فائدہ پہنچے تو بندہ کے لیئے محترمہ بیگم راشدہ صدیقی صاحبہ المعروف رابعہ ثانی کے لیے، میرے ارادت مندوں، عقیدت مندوں مُحسنوں کے لیے اور جُملہ مومنین و مومنات کے لیے انجام بخیر کی دُعا فرما دیجئے۔ اللہ تعالےٰ مجھے، آپ کو، آپ کے تمام اہل و عیال کو اور جملہ مومنین و مومنات کو نزع کی سختی سے قبر و حشر کے عذاب سے اور زمین و آسمان کی بلاؤں سے محفوظ رکھے۔ ملّتِ اسلامیہ کو پھر سے سربلندی عطا فرما دے۔ مُسلمانانِ عالَم کی لغزشوں کو معاف فرما کر اُن کو دین و دنیا کی عزّت عطا کرے۔ آمین!

آخر میں اِس اِنتساب کو اِن جُملوں کے ساتھ ختم کر رہا ہوں:

"مَیں یہ ایک حقیر ادنیٰ سی کاوشِ ناتمام
کو اپنے محسن اور محبِّ طریقت اور رفیق و
ہم سفرِ راہِ طریقت، محترمہ بیگم راشدہ صدّیقی

Marfat.com

صاحبہ القادری چشتی عارفی المعروف قلندرہ
رابعہ ثانی کے نامِ نامی سے منسوب کرتا ہوں۔"

گر قبول اُفتد زہے عزّ و شرف!

اِس تحفۂ عاجزانہ کی پیش کش کے بعد:

" این دُعا از من و جُملہ جہاں آمین باد!"

آمین۔ ثمّ آمین!

الرّاقم: بندۂ حقیر خاکپائے درویشان

شاہ مُحمّد افضل

قادری چشتی (صابری نظامی) قلندری
(المعروف "افضل سرکار")

○

۶۸-۶۷ اڈورسیز ہاؤسنگ سوسائٹی، بلاک ۸/۷۔ کراچی

Marfat.com

Marfat.com

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ط

اِنتساب

(طبعِ دوم)

"طریقت کے چراغ" کا دوسرا ایڈیشن قارئینِ کرام کی خدمت میں پیش ہے ۔ اِس کتاب کو جو پذیرائی حاصل ہوئی اُس نے مجھے ورطۂ حیرت میں ڈال دیا۔ اندرونِ ملک اور بیرونِ ملک اِسے بہت پسند کیا گیا ۔ اس کے لئے میرے پاس سِوائے ہدیۂ تشکّرِ قلبی اور دعاؤں کے کچھ نہیں' وہ پیش ہے اُنکی خدمت میں جنہوں نے میری اتنی ہمّت افزائی کی ۔ اُن کے لئے یہ بندۂ عاصی پُرمعاصی ربُّ العزّت کی بارگاہ میں بصد عاجزی و انکساری دُعاگو بھی ہے کہ اللہ تعالےٰ اُن کی ہزار دینی و دُنیاوی حاجات پُوری فرمائے اور اُنہیں ہزار نعمتوں سے نوازے اور ایسی نعمت سے جو مُنہ کے بَل گرا دے' اُس سے اُن کو محفوظ رکھے۔ اور اُن کی عاقبت بخیر کرے ۔ آمین !

گذشتہ سالوں سے دوسرے ایڈیشن کے چھاپنے کے لئے دباؤ شروع ہوگیا تھا۔ رُوحی بچّوں اور بچّیوں کے ذریعے سے اُن کے عزیز و اقارب کو بھی کتاب کے مطالعہ کا موقع ملا اور اُن کو بھی بہت پسند آئی ۔ کتاب مانگنے پر اُن کو کتاب نہ مِل سکی اس لئے کہ اسٹاک بہت جلد ہی ختم ہو چکا تھا' اِس مطالبہ کو مُسلسل نظرانداز کیا جاتا رہا ۔ اِس خیال سے کہ یہ وقت گذرنے کے ساتھ خود ہی ختم ہوجائیگا

Marfat.com

مگر یہ خیال غلط ثابت ہوا اور مطالبے میں اور شدّت بڑھتی گئی۔ محترمہ گرامی قدر بیگم راشدہ صدیقی المعروف رابعہ ثانی صاحبہ بھی بار بار دوسرے ایڈیشن کے لئے اصرار کرتی رہیں۔ اُن پہ قارئین اِس کارِ خیر کے لئے مُسلسل دباؤ ڈال رہے ہیں۔ اُن کا مَیں بیحد احترام کرتا ہوں۔ اِن کو میں نے ہر میدان میں اپنے آپ سے آگے دیکھا۔ علم و ادب میں ماشاء اللہ چھ زبانوں پر عبور رکھتی ہیں۔ امریکہ سے جاپان تک چالیس ممالک کا ذاتی و مطالعاتی تجارتی دَورہ بھی کیا ہوا ہے۔ تجربے اور مشاہدے کی دولت سے مالامال ہیں۔ صاحبُ الرّائے تو ہر ایک ہوتا ہے مگر یہ بفضلہٖ تعالیٰ صائب الرّائے بھی ہیں۔

حضرت سری سقطی رحمۃ اللہ علیہ سے کسی نے سوال کیا کہ کیا مُرید اپنے مرشد سے درجات میں بڑھ سکتا ہے۔ آپ نے فوراً فرمایا۔ کیوں نہیں ؟ بے شک جیسا کہ میرا جنید (رحمۃ اللہ علیہ) مراتب میں مجھ سے آگے ہے۔

حضرت امام ربّانی مجدّد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ اپنے مرشد پاک حضرت خواجہ باقی باللہ رحمۃ اللہ علیہ کے ہاں حاضری کے لئے چند روز کے لئے آئے۔ ایک دن آپ حجرہ میں تھے کہ القائے ربّانی ہوا یا کشفِ ربّانی ہوا۔ بہرحال کسی طرح سے آپ کو آگاہی ہوئی کہ کوئی صاحب باہر خاموش کھڑے ہیں۔ آپ نے فرمایا : کون ؟ جواب آیا۔ " فقیر عبدالباقی "۔ بس پھر کیا تھا۔ ننگے پاؤں آپ باہر دوڑے اور انتہائی شرمساری کی حالت میں کہا۔ " حضرت آپ !!! " جواب ملا۔ مَیں خاموشی سے دبے پاؤں بغیر آواز کئے ہوئے اِس لئے آیا ہوں کہ آپ کے آرام میں کوئی خلل نہ آجائے۔ آپ نہایت مؤدّب ہوگئے اور آپ کو حجرے کے اندر لے گئے۔ حضرت نے اپنے صاحبزادے کو طلب کیا اور فرمایا۔ اسے توجّہ روحانی دیں۔ حضرت مجدّد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا۔ میری یہ مجال ہو سکتی ہے اور

81321

Marfat.com

وہ بھی آپ کی موجودگی میں ۔ آپ نے فرمایا ۔" یہ میرا حکم ہے ۔" اس کے بعد آپ نے تعمیل کی ۔ اب حضرت خود دوزانو ہو گئے اور فرمایا۔آپ مجھے بھی توجہ دیں۔ اِس پر حضرت مجدّد الف ثانیؒ نے بصد عجز و انکساری وزاری معذرت کی۔ حضرت باقی باللہ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا۔ اے شیخ احمدؒ ! کیا تو مجھے اُس نعمت سے محروم رکھنا چاہتا ہے جس سے اللہ تعالیٰ نے تجھے نوازا ہے ۔اِس پر آپ نے آپ کو بھی توجّہ رُوحانی دی ۔

اِس قسم کے بے شمار واقعات ہیں ۔ اللہ تعالیٰ نے خواتین میں بھی ایک رابعہ بصری ہی نہیں بلکہ بے شمار بلند مرتبہ ولی اللہ پیدا کیں ۔چونکہ ہر چیز کی باگ ڈور ہمیشہ مردوں کے ہاتھ ہی رہی اور وہ اس معاملے میں کسی دَور میں بھی تعصّب سے بالاتر نہ ہو سکے اور انکے چراغ کو مدّھم ہی رکھا ۔ یہاں تک کہ دنیا میں قلندر بھی صرف ڈھائی ہی مشہور کئے ۔ اُن میں ایک عورت کو قلندرہ مانا تو ضرور مگر ساتھ یہ فتویٰ بھی دے دیا کہ وہ آدھی قلندرہ ہیں ۔ معلوم نہیں کِس نے کِس طرح پوری قلندرہ کا آدھا حصّہ کاٹ کے علیٰحدہ کیا ہوگا ۔ یہ معمولی کام نہیں ۔شاید کسی کی رُوحانی کرامت ہو ۔

باطنی نظام جو پسِ پردہ چل رہا ہے ۔ وہاں اولیائے کرام مختلف امور سَرانجام دیتے ہیں اور بعض دنیاوی گورنر کی طرح اُس دُنیا میں بھی باطنی گورنر مقرّر ہیں اور حکومت کر رہے ہیں ۔ یہ تماشا آنکھ والے ہی دیکھ سکتے ہیں اور اس کو سمجھنے کے لئے علمِ روحانیت درکار ہے ۔ اِن اعلیٰ عہدوں پر عورتیں بھی فائز رہی ہیں اور آج بھی اِس دَور میں بفضلہٖ تعالیٰ فائز ہیں ۔

حضرت بابا بلھے شاہ رحمۃ اللہ علیہ کی ہستی سے کون واقف نہیں آپکے وقت میں ضلع قصور کی باطنی گورنر حضرت مائی جوائیؒ تھیں ۔ آپ کا مزار شریف

Marfat.com

آج بھی موجود ہے اور مرجع خلائق ہے۔

حضرت رابعہ ثانی کو اللہ تعالیٰ نے ظاہری آنکھ کے علاوہ دل کی آنکھ بھی عطا کی ہوئی ہے۔ آپ پر حضور صلّی اللہ علیہ وسلّم کی خصوصی نظرِ کرم ہے۔ خواجگانؒ اور دیگر اولیائے کرام کے ہاں بھی خصوصی پذیرائی ہے۔ آپ اسلام کے اندر رفتہ رفتہ ایسی داخل ہوئیں اور اسلام آپ کے اندر آہستہ آہستہ ایسے داخل ہوا کہ اب اُنکا معاملہ یک جان و دو قالب کا ہے اور اِس چیز کا ثبوت آپ کی ایک ایک بات سے ملتا ہے کہ یورپین نژاد اور وہ بھی رومن کیتھولک ہوتے ہوئے اور والدین و عزیز و اقارب کے حیات ہوتے ہوئے بھی اور وہ سب ان کے ملنے کے لئے بیتاب بھی رہتے ہیں مگر یہ بالکل بے نیاز ہیں۔

دنیاوی عزّت و اقتدار ہوتے ہوئے بھی ذرّہ بھر غرور و تکبّر نہیں۔ عاجزی و انکساری کے علاوہ نہایت ہی اعلیٰ اخلاق کی مالک ہیں۔ بلند کردار، خوش گفتار، قلیل مگر خوش خوراک۔ لباسِ فاخرہ سے اجتناب مگر خوش پوشاک اور انتہا درجے کی صفائی پسند۔ اپنی عبادت اور ذکر و فکر کا کمرہ الگ ہے۔ اس میں کسی کو جانے کی اجازت نہیں۔ آنے والے کی خواہ غریب ہو یا امیر، دل سے یکساں تواضع کرتی ہیں۔ آپ نے ایک دفعہ فرمایا کہ میں نے اب یورپ جانا بند کر دیا ہے۔ اسلئے کہ وہاں کے معاشرے کی عریانی اور بے راہ روی کو میں ایک دن کے لئے بھی برداشت نہیں کر سکتی اور دوسرے یہ کہ فجر کے وقت اذانوں کی جو رُوح پرور آوازیں بلند ہونا شروع ہو جاتی ہیں وہ یورپ میں کہاں نصیب؟ اور میں اُن کے بغیر اب ایک دن بھی نہیں رہ سکتی۔ میں نے جتنا قریب سے اُنہیں دیکھا اپنی مسلمانی پر ہمیشہ شرم ہی آئی۔ طریقت میں کم سونے، کم بولنے، کم کھانے اور لوگوں سے کم ملنے کا درس تو دیا جاتا ہے مگر عملی طور پر یہ ساری چیزیں اِن میں بدرجۂ اتم دیکھی

Marfat.com

ہیں ورنہ اکثر اوروں کو نصیحت خود میاں فضیحت والا معاملہ ہی دیکھا۔

24 گھنٹے میں پاؤ بھر سے زیادہ ٹھوس غذا نہیں لیتیں۔ (نمک، مرچ مصالحے والی غذا کو ہاتھ تک نہیں لگاتیں)۔ 24 گھنٹے میں البتہ چھوٹی پیالی کافی کی پانچ چھ پی لیتی ہیں۔ کسی کی غیبت نہیں کرتیں اور نہ ہی کسی کی بُرائی خواہ دشمن ہی کیوں نہ ہو۔ نہ ہی جھوٹ بولتی ہیں۔ سخاوت کی کوئی انتہا نہیں مگر کسی کو کانوں کان خبر تک نہیں ہونے دیتیں (اب لوگوں کی دھوکا دہی کی وجہ سے مجبور ہو کر سائل کے بارے میں معلومات اپنے ذرائع سے حاصل کرنے کے لئے مجبور ہو گئی ہیں)۔ اب صرف دنیاوی کام سے فراغت پانے کے بعد کچھ وقت اپنے بچّوں کے ساتھ گذارتی ہیں اور کچھ وقت آرام کرتی ہیں۔ باقی کا سارا وقت دینی و اصلاحی اور رفاہی کاموں میں خاموشی سے صَرف کرتی ہیں صِلہ و ستائش کی تمنّا سے کوسوں دُور۔ ویسے بھی نہایت کم گو ہیں۔

میرے بعض خطوط کو بعض حضرات نے مبالغہ آمیز سمجھا اور انہیں جب کراچی آنے کا موقع مِلا تو ان سے وقت لیکر ملاقات کی۔ اُس کے بعد اُنہوں نے از خود ہی مجھے خطوط لکھے کہ جو آپ نے لکھا وہ ہمیں مُبالغہ ہی لگا تھا مگر ملاقات کے بعد یہ کہے بغیر رہا نہیں جاتا کہ جو آپ نے اُن کے بارے میں لکھا ہے اُس سے تو یہ بہت بلند ہیں اور یہ تو وہ مشک ہے کہ خود ببوید، یہاں عطّار بگوئید والا معاملہ تو ہے نہیں!

بعض نے اِس کتاب میں جب ان کے بارے میں پڑھا تو موقع دیکھکر ان سے ملاقات کی اور ان کے متعلّق لکھا کہ یہ تو کمال کی خاتون ہیں۔ ان کی مثال تو اِس دَور میں ملنی بہت مشکل ہے۔ صرف آپ کی کتاب پڑھ کر اِن سے ملنے کا اشتیاق پیدا ہو گیا۔ پھر لکھا کہ ان سے ملنے کے بعد ہمیں ایسا محسوس ہوا کہ کسی پاکستانی

Marfat.com

سے اُردو میں گفتگو کر رہے ہیں اور اتنی حیثیت ہوتے ہوئے بھی اتنی انکساری اور تواضع ـــــ

جب میں نے لکھا ہے کہ دل کی آنکھ سے بھی آپ کو اللہ تعالیٰ نے نوازا ہے تو کم ازکم ایک واقعہ تو آپ کے لئے لکھ دوں ۔ ویسے تو بیشمار واقعات ہیں، ایک کتاب لکھی جاسکتی ہے ۔ دوسال کا واقعہ ہے ۔ کہنے لگیں : یکلخت میرے اندر گھنٹی بجی ۔ میں اپنے معمول کی رفتار سے کار چلا رہی تھی ۔ میں نے فوراً رفتار کم کردی اور اب میری آنکھیں متلاشی تھیں ۔ تھوڑی دُور جانے کے بعد کچھ فاصلے پر ایک صاحب کو ایک طرف کھڑے ہوئے دیکھا ۔ اپنے دل کی طرف میں نے رجوع کیا ۔ اللہ تعالیٰ نے کرم فرمایا اور معاملہ حل ہوگیا ۔ جب میں اُن صاحب کے پاس پہنچی تو میں نے کار روک لی اور اُن سے مخاطب ہوکر کہا ۔ "آپ کو کہاں جانا ہے ؟" اُنہوں نے کہا ۔ "کہیں بھی نہیں" ۔ میں نے کہا ۔ "آپ کو چھوڑ دوں گی، جہاں بھی آپ کو جانا ہو" ۔ اس کی فکر نہ کریں" ۔ جواب ملا ۔ وہ کھڑے کچھ دیر سوچتے رہے ۔ میں بھی رُکی رہی ۔ آخر وہ آئے اور میں نے کار کا دروازہ کھول کر اُن کو بڑے ادب سے بٹھایا اور کہا ۔ "فرمائیے آپ کو کہاں جانا ہے ؟" ۔ جواب ملا ۔ "جانا تو کہیں نہیں" ۔ اُنکا لباس اچھا تھا، میری ہمّت نہیں پڑتی تھی کہ ان سے مالی امداد کے بارے میں پوچھوں ۔ آخر میں نے ہمّت کرکے پوچھ ہی لیا ۔ کہنے لگے ۔ بیگم صاحبہ اللہ تعالیٰ کا فضل ہے آسُودہ حال ہوں ۔ اب میں آپ کو سچّی بات بتاتا ہوں کیونکہ آپ نے اتنے خلوص سے مجھے لِفٹ دی ہے ۔ میں گھر سے پکّا ارادہ کرکے نکلا تھا کہ آج مَیں خودکشی کرلوں گا ۔ سامنے والی کوٹھی میں رہتا ہوں ۔ اس میں میرا لڑکا اور اس کے بیوی بچّے رہتے ہیں ۔ اِس پر میں نے کہا آپ میرے ساتھ دفتر چلیں اور چائے کی پیالی پیئیں ۔ پھر تفصیل سے بات ہوگی ۔ وہاں پہنچے، وہ بولتے رہے ۔

Marfat.com

میں نے اُن سے خودکشی کی وجہ پوچھی تو کہنے لگے۔ بڑھاپا ہے۔ تنہائی کھا گئی ہے مجھے۔ اِس وجہ سے خودکشی کرنا چاہتا ہوں مگر آپ کے پاس بیٹھنے سے مجھے نئی زندگی ملی ہے' شاید یہ آپ کی رُوحانیت کی وجہ ہو جس کی جلوہ گری آپ کے چہرے اور اعلیٰ اخلاق سے عیاں ہے۔ اب میں نے یہ ارادہ ترک کر دیا ہے۔

ان کے پاس اچھے اچھے درویش بھی آتے رہتے ہیں۔ جو صاحبِ دل ہیں وہ ان کا احترام ہی نہیں کرتے بلکہ بعض اپنے کسی نہ کسی روحانی مسئلے کا بھی ذکر کر دیتے ہیں۔

یہ پس منظر میں نے کیوں دیا۔ میرے پاس وقتاً فوقتاً خطوط آتے رہتے ہیں اُن حضرات کے جن کو ان سے ملاقات کا کسی نہ کسی طرح موقع ملا اور اُنہوں نے ان کے بارے میں نہایت اعلیٰ تاثّرات لکھ بھیجے اور ساتھ ہی اکثر نے یہ بھی شکایت کی کہ پہلے ایڈیشن کے انتساب میں ان کے تعارف میں ناانصافی کی گئی ہے اس کو اگلے ایڈیشن میں اس طرح دُور کیا جا سکتا ہے کہ ان کے متعلّق تفصیل سے علیٰحدہ لکھا جائے تاکہ ہم موروثی مسلمان اس سے ایمانی تقویت حاصل کر سکیں اور ہر یورو پین نژاد کو صرف رسمی مسلمان ہی سمجھ کر ان کی قدر شناسی سے محروم نہ رہیں۔

لہٰذا میرے لئے کوئی چارہ نہ تھا کہ اُن کی خواہش کا احترام کرتے ہوئے مزید کچھ ان کے بارے میں نہ لکھتا۔ یہ سب زیبِ داستان کے لئے نہیں' صرف قارئین کے احترام اور ان کی خواہشات کو مدِّ نظر رکھتے ہوئے لکھا گیا ہے — وہ تو صِلہ وستائش سے بے نیاز ہیں۔ دراصل میں نے پہلے ایڈیشن میں اچھّا خاصا تفصیلی تعارف کروا دیا تھا مگر انہوں نے سارے کا سارا حصّہ نکلوا دیا اور تھوڑا سا تعارف رہنے دیا۔ جب میں نے دیکھا تو طبیعت برہم ہوئی۔ پوچھا۔ یہ کس

Marfat.com

نے حرکت کی ہے؟ فرمانے لگیں۔ معافی کی خواستگار ہوں' سارے حصّے کو میں نے خود حذف کروا دیا تھا۔

اُنہوں نے دوسرے ایڈیشن کے لئے ایک سال سے مسلسل دباؤ ڈالے رکھا۔ پھر مجھے کہا کہ اس کتاب کے بارے میں اتنے تعریفی خطوط آئے۔ پاکستان سے ہی نہیں بلکہ امریکہ سے لے کر دنیا کے ہر کونے کے لوگوں سے۔ پھر فرمانے لگیں کہ یہ وہ لوگ ہیں جن کو اِس کتاب کے پڑھنے کا موقع کسی ہمارے ارادت مند یا عقیدت مند کے ذریعے ملا۔ جس کو جس طرح سے فائدہ پہنچا۔ اُس نے لکھا۔ اور اب طلب بھی برابر جاری ہے۔ اندرونِ ملک اور بیرونِ ملک سے خطوط برابر چلے آرہے ہیں۔ ضرورتمند لوگوں نے آپ کے دیئے ہوئے وظائف' (جو اِس کتاب کے آخری حصّے میں 70 صفحات پر مشتمل مختلف حاجات' مشکلات اور معاملات کے لئے لکھے ہوئے ہیں) بے شمار پریشان حالوں نے پڑھے اور اُن کی مشکلیں اللہ تعالیٰ نے حل کر دیں۔ وہ عاملوں کے پاس جا کر پیسہ لُٹانے سے بچ گئے'؛ اور انہوں نے ہمیں شکریئے کے خطوط لکھے۔ بعض کو طریقت کی طرف لگاؤ پیدا ہو گیا ہے اور کئی اصحاب نے بیعت کے لئے درخواست ہی نہیں کی بلکہ بعض تو ابھی تک مسلسل اصرار کر رہے ہیں۔ اخبارات میں بھی کتاب کے چھپنے کے بعد بہت اچھّے تبصرے شائع ہوئے۔

غرضیکہ جس نے جس نیّت سے اِس کو پڑھا اُس کو اسی طرح کا فائدہ ہوا اور اظہار تشکّر کے طور پر اکثر نے ہمیں بھی اس کی اطّلاع دی۔ اِندریں حالات آپ مخلوق کو اِس فیضِ روحانی سے کیوں محروم کرتے ہیں۔ میں اِن کی بات کو ٹالتا نہیں۔ بہت قدر کرتا ہوں۔ میں نے اِتنا کہا کہ اگر مخلوقِ خدا کی یہ تعریفیں حشر والے دن میرے اور آپ کے اور جنہوں نے اس کی طباعت میں جس طرح

Marfat.com

بھی دامے، درمے، سخنے، قلمے، قدمے حصّہ لیا، کے لئے باعثِ نجات ثابت ہوئیں تو ہم کامیاب اور انتہائی خوش نصیب ورنہ وقت کے زیاں کا ماتم ہی ہوگا اور حسرت ہی ہوگی ـــ اچھا دوسرا ایڈیشن بھی چھاپ لیتے ہیں۔ مگر میری ایک شرط ہے۔ وہ یہ کہ آپ کے متعلّق اس دفعہ کچھ تفصیل سے تعارف کرواؤں گا۔ اِس کے لئے انہوں نے شدّت سے معذرت کی۔ میں نے کہا۔ اگر یہ نہیں تو پھر دوسرا ایڈیشن بھی نہیں چھپے گا۔ جن لوگوں نے وقتاً فوقتاً مجھے خطوط لکھے اور اِس تفصیلی تعارف کے لئے لکھا ہے وہ شکوے کے خط لکھیں گے اور مَیں کہاں کہاں اور کس کس کو جواب دیتا رہوں گا۔ یہاں پر آکر میں نے بات ختم کردی مگر قارئین کا تقاضا تو بڑھتا ہی گیا۔ میں نے کئی مہینے پہلے بات ختم کردی تھی۔ اس کے باوجود آپ جب بھی اجازت مانگتیں، وہ تفصیلی تعارف والا تقاضا میں بھی دُہرا دیتا۔ آخر ایک دن انہوں نے کہا۔ آپ جو چاہیں لکھدیں مگر کتاب نہ روکیں۔ کئی مہینے ہوگئے ہیں تو پھر میں نے اجازت دی اور قلم اُٹھایا۔

اُنہوں نے ایک حسین تجویز دی کہ کچھ درود شریف بھی (جو فائدے اور فیض کے لحاظ سے کثیر ہوں اور متن کے لحاظ سے چھوٹے ہوں) اِس کتاب کے آخری باب میں شامل کئے جائیں۔ میں نے کہا۔ بہت مناسب۔ اس کے علاوہ اپنے رُوحی بچّوں کی رائے بھی یہ تھی کہ اورادِ عارفیہ اور دوسری تالیفات میں سے کچھ حصّے یہاں بھی دیدیئے جائیں، انہیں آسانی رہے گی اور اُن لوگوں کو جو سلسلہ میں شامل ہیں اور اُن تک تالیفات نہیں پہنچیں، وہ بھی اِس طرح فیض سے محروم نہیں رہیں گے۔ رائے معقول تھی، لہٰذا ایک پورے باب کا اضافہ کردیا گیا ہے۔

اگرچہ درود شریف کی فضیلت سے متعلّق تالیفات کچھ سال پہلے

Marfat.com

علیٰحدہ شائع ہوچکی تھیں مگر اس میں درود شریف کے فضائل تھے کسی درود شریف کا متن درج نہ تھا لہٰذا جہاں تک ممکن ہوسکا اِس کا تدارک بھی کر دیا ہے کچھ درود شریف کے نام نہیں مگر فضائل کمال کے ہیں۔ اُن کو بھی شامل کر دیا ہے مع فضائل کے۔

حقیقت یہ ہے کہ آج مسلمانوں کی رُسوائی اِسی وجہ سے ہے کہ آپ (صلّی اللہ علیہ وسلّم) کی حیاتِ طیّبہ کے واقعات کا تو علم ہے مگر آپ (صلّی اللہ علیہ وسلّم) کی محبّت کا دِل میں نام ونشان تک نہیں۔ آپ (صلّی اللہ علیہ وسلّم) پر ایمان لاکر ہی مومن کہلانے کا شرف حاصل کرتے ہیں۔ آپ کی اُمّت میں ہونے کی وجہ سے ہی اللہ تعالیٰ نے آپ کی اُمّت کو خیر الاُمّت کا شرف عطا کیا۔ آپ (صلّی اللہ علیہ وسلّم) ہی کی شفاعت ہماری نجات کا باعث ہے۔ آپ (صلّی اللہ علیہ وسلّم) کی محبّت ہی ایمان ہے اور اسی سے قُربِ الٰہی کا حصول ہے۔ دُنیاوی آلائشوں نے ہمارے دِل کی دُنیا اتنی تباہ کردی ہے کہ ہم فسق وفجور کے گھٹاٹوپ اندھیرے میں ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کے گناہوں کو معاف کرے اور اپنے حبیبِ پاک کے صدقے میں تمام دنیا کے مسلمانوں پر اور ہم پر رحم فرمائے اور اپنی اور اپنے حبیب پاک (صلّی اللہ علیہ وسلّم) کی محبت عطا فرمائے اور ہماری کھوئی ہوئی عظمت دوبارہ عطا فرمائے اور ہم بنی نوعِ انسان کی روئے زمین پر بِلا لحاظ مذہب وملّت خدمت کرسکیں۔

سُبْحَانَ رَبِّكَ رَبِّ الْعِزَّةِ عَمَّا يَصِفُوْنَ ط وَسَلَامٌ عَلَى الْمُرْسَلِيْنَ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ط

Marfat.com

هَدیہ تشکّر

جناب الحاج شیخ محمد جعفر صاحب العلیمی القادری، ایم۔ اے، جنرل سیکرٹری، ورلڈ فیڈریشن آف اسلامک مشنز کا میں بیحد ممنون ہوں کہ انہوں نے اپنا انتہائی قیمتی وقت باوجود عدیم الفرصت ہونے کے، نکالا اور "طریقت کے چراغ" کے مسوّدے کا مُطالعہ کیا۔ رسمی طور پر نہیں بلکہ تمام مسوّدہ میں جہاں جہاں غلطیاں اور خامیاں دیکھیں انہیں درست کیا۔ یہ مسوّدہ صرف الفاظ اور جُملوں کا پلندہ تھا۔ اُردو میری مادری زبان نہیں لہٰذا میرا علم اِس میں ہر طرح سے محدود ہے۔ اِس کتاب کی طرز بول چال کی طرح ہے جس طرح فقرار کے خطاب ہوتے ہیں۔ فقروں اور الفاظ کے چناؤ کا حُسن اور گرائمر معیاری نہیں۔ یہ اِس اعتبار سے لِکھی گئی ہے کہ مڈل پاس یا اُردو بول چال کی حد تک اُردو جاننے والوں کو پڑھنے اور سمجھنے میں آسانی ہو۔ ایسے لوگوں کی تعداد میرے رُوحی بچّوں میں زیادہ ہے۔ اس لئے میرا مقصد اس تالیف سے کافی حد تک انشاء اللہ پُورا ہو جائے گا۔

مولانا صاحب کے قلم نے اِس مسوّدے کو حُسن بخش دیا۔ اللہ تعالیٰ اُن کو جزائے خیر دے اور اِس صدقۂ جاریہ کے ثواب میں پُورا پُورا حصّہ عطا فرمائے۔ آمین!

شاہ مُحمّد افضل

المعروف "افضل سرکار"

قادری چشتی (صابری نظامی) قلندری

Marfat.com

Marfat.com

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ ○ نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّیۡ عَلٰی حَبِیۡبِہِ الۡکَرِیۡمِ

مُتفرّق اِشارات

اَلسَّلَامُ عَلَیۡکُمۡ !

اے طالبِ حق اگر تُو انسانی زندگی کی انتہاہ جاننا چاہتا ہے تو قلب ورُوح کی سیاہی دُور کر ان کو تجلّیات الٰہی سے مُجلّاَ کر۔ مگر تو خُود ایسا نہیں کرسکے گا۔ اس لئے کہ اِس کا حصُول عطا سے ہے۔ مُجاہدہ سے نہیں۔ مُجاہدہ تیرا کسب ہے۔ اس سے تو کبھی راہ پر ہے اور کبھی راہ سے اِدھر اُدھر۔ عطا سے عطا کرنے والا تیری رہنمائی صحیح سمت کی طرف کرتا ہے اور حفاظت بھی فرماتا ہے۔

اے کشف قُلُوب کے طالب پہلے اپنے دِل کے آئینہ کے گرد وغُبار کو صاف کر۔ خود نہیں کرسکتا تو کسی آئینہ گر کے پاس جا۔ جان لے کہ یہ آئینہ گر مَردِ حق ہے۔ اِس کے پاس اپنی اَنا کو نہ لے جا۔ سراپا عاجزی و انکساری بن کر جا۔ جلد ہی تُو اِس کی نظرِ فیض اثر میں مقبول ہوگا ؎

ہر کہ خُود را دید مَحرُوم شُد
ہر کہ خدمت کرد مخدوم شُد

اپنے مُردہ دِل کو زندہ کر۔ جب نفس شرمندہ ہوتا ہے تو دِل زندہ ہونے لگ جاتا ہے اور جب دِل زندہ ہوتا ہے تو رُوح کا گوشہ گوشہ تابندہ ہوتا ہے۔ یہاں پہنچ کر جوینده یابینده ہوتا ہے۔

Marfat.com

دِل تمام اعضا کا بادشاہ ہے۔ باقی تمام اعضا اس کی رعایا ہیں۔ جب بادشاہ غافل ہو تو رعایا بھی غافل ہو جاتی ہے۔ انسان کی کائناتِ باطن تباہ ہو جاتی ہے۔ جب اللہ تعالیٰ کے فضل سے دِل زندہ ہو جاتا ہے تو رعایا بیدار و ہوشیار ہو جاتی ہے۔ اور سلامیاں شروع ہو جاتی ہیں۔ وہ کس طرح؟ اس طرح کہ باطنی لطائف (جو ذکر کے خصوصی مقام جسمِ انسانی میں اللہ تعالےٰ نے عطا کئے ہیں، بیدار ہو جاتے ہیں۔ یعنی آہستہ آہستہ ہر لطیفہ سے اُس کا مخصُوص ذکر شروع ہو جاتا ہے۔

ذِکرُ اللہ سے نفس کی موت شروع ہو جاتی ہے۔ نفس انسان سے گناہ کرواتا رہتا ہے۔ اور غفلت کے پردے مُسلسل ڈالتا رہتا ہے۔ اور گناہ گار کو اُس کی اپنی نظروں میں معصُوم ہی دکھاتا رہتا ہے۔ حتّٰی کہ موت آکر اُس کو دبوچ لیتی ہے اور اُس کے حسین اور مُزیّن تن کو سبھی مُردہ کہتے ہیں اور اُس تنِ مردہ کو منوں مٹّی کے نیچے دفنا دیا جاتا ہے۔ اور یہ کام اُس کے اپنے ہی عزیز ترین رشتہ داروں سے کروایا جاتا ہے۔ غفلت کی ماری اندھی آنکھوں میں قبر کی مٹّی گرنا شروع ہو جاتی ہے۔ ظاہر ہے اُس وقت وہ اپنے نقصان کا ماتم ہی کر سکتا ہے۔

اگر تو اللہ سے سچّی محبت کرتا ہے تو اپنے اندر سے غیر اللہ کو باہر نکال دے مگر یہ تیرے بس کی بات نہیں۔ تو بیمار ہے اِنسان جسمانی بیماری کے علاج کے لیے طبیب یا ڈاکٹر ہی کے پاس جاتا ہے۔ تُو اگر رُوحانی بیماری میں گرفتار ہے تو کسی روحانی طبیب کے پاس جا ایسا طبیب جو اپنے فن میں ماہر اور یکتا ہو۔ جو رُوحانی علاج کر کے تیرا دامن گوہرِ مقصود سے بھر دے۔ اور رُوحانی توانائی عطا کر دے۔

Marfat.com

جس مُرید نے ذکر کو اپنے اُوپر لازم کر دیا اور رگ وریشہ میں اُس کو پہنچایا اُس نے اپنے رب کو پا لیا۔ جو سالک صِرف درجات اور مراتب کے حصول کے لیے ذکر وفکر کرتا ہے وہ دوست کی محبت کا جھوٹا مُدّعی ہے۔ جو سالک ثواب کے لالچ اور عذاب کے ڈر سے بے نیاز اُس کی طرف لپکا وہ ایک نہ ایک دِن ضرور اللہ سے لیگانہ ہوگا اور دنیا سے بے گانہ ہوگا اور دنیا والوں کی نظر میں دیوانہ ہوگا مگر اللہ کی راہ میں فرزانہ ہوگا۔

تمام منازل کی بنیاد شریعت مُطہّرہ کی پیروی ہے۔ اور شریعت کا بنیادی ستُون ذِکرُ اللہ ہے۔ ذِکر کی تسبیحات کی کروڑوں اَقسام ہیں۔ جِس فقیر کو جتنا ذکر عطا ہوا یا اُسے دُنیائے ذکر کا مشاہدہ کروایا گیا۔ اُس نے طالبانِ حق کے سامنے اُن کی صلاحیت قلب کے مُطابق جتنا مُناسب سمجھا ان کے سامنے بیان کیا۔ کیونکہ یہ عطا استعداد کے مُطابق ہوتی ہے۔ شیخ کی اپنی ذات اور شخصیت کو اُبھارنے کے لئے نہیں۔

اے طالبِ حق حیران نہ ہو۔ وہ ذات لا محدود ہے لہٰذا اُس کا ذکر اور تجلیات بھی لا محدود ہیں۔ اُس کے جمال وجلال اور کمال ادراکِ اِنسانی سے باہر ہیں۔ جتنا مشاہدہ کروایا گیا وہیں تک اُس کے بندوں کی رسائی ہے۔ اِن کی سَیر اللہ تعالیٰ اپنے خاص بندوں کو مکاشفۂ غیبی سے عطا کرتا ہے۔ ہر ذکر وتسبیح کی اپنی اپنی لذّت ہے ہر ایک کا نور اور اسرار جُدا جُدا ہیں۔ کروڑوں اقسام کے ذکر کو سمجھنے کے لیے یہ خیال کریں کہ جن وانسان و ملائکہ اور دیگر تمام مخلوق حجر شجر حیوانات۔ دریا سمندر جو بھی ہیں ہر ایک اللہ کے ذکر وتسبیح میں ہر وقت ہیں۔ اور ہر ایک کو جدا جدا ذکر وتسبیح عطا ہے۔ اب اُن کی تعداد نکالیں تو پھر اس نقطہ کو ظاہری طور پر بھی سمجھنے میں آسانی

Marfat.com

ہو گی۔ کہ ذکر و تسبیحات کی اقسام کی تعداد شمار سے باہر ہے۔

ایک ذکر بھی اپنے شیخ سے عطا ہو جائے تو پھر اُس کا نور اور اُس کے اسرار منزل تک پہنچنے کے لیے بہت کافی ہیں۔ طالب کو چاہیئے کہ اپنے شیخ کی عطا پر مضبوطی سے قائم ہو جائے خواہ کسی وقت اپنی طبیعت کو اِس ذکر کے لیے موافق نہ پائے۔ اِس راہ میں اِستقامت ہی سب سے بڑی کرامت ہے۔ اِس پر جتنا شکر بجا لائے کم ہے۔ یاد رہے طالب ایک اور صرف ایک ذِکر صحیح کرنے سے سُلطان الاذکار کا درجہ حاصِل کر لیتا ہے اور یہ ذکر تمام اذکار کا بادشاہ ہے۔

انسان فطرتاً جلد باز اور حریص ہے۔ اپنی کمزوری کی وجہ سے یعنی جلد بازی اور حرص کا غلام ہونے کی وجہ سے منزل مقصود تک جلد پہنچنے کے لالچ میں آجاتا ہے۔ بے شمار ذکر طرح طرح کے طریقوں سے کرتا ہے۔ اور اپنے دِل کو بیماری میں مبتلا کر لیتا ہے۔ بعض دفعہ تو یہ بیماری لا عِلاج ہو جاتی ہے اور نامرادی اُس کا نصیب بن جاتی ہے۔ اسی لئے طالب کو ایک ہی ذکر کی پابندی اُس وقت تک کرنا چاہیئے جب تک کہ اُس کے نُور اور اسرار کو وہ نہ پالے جب اُسے دوسرے ذِکر کی تلقین کی جائے یا شیخ کی جانب سے عطا ہو تو پھر حسبِ ہدایت شیخ اُس پر عمل پیرا ہو جائے۔

جو اِنسان اپنی عقل یا کسی بے اختیاری کے جذبے کی وجہ سے از خُود وِرد و وَظائِف اِختیار کرتا ہے اُسے ثواب تو مِلتا ہے منزل نہیں مِلتی ہر وظیفے کی تاثیر جُدا جُدا ہے۔ اِنسانی مزاج کی کیفیات بھی جُدا جُدا ہیں۔ کوئی گرم مزاج ہے کوئی سرد مزاج ہے۔ کوئی بادی کوئی صفراوی مزاج کا ہے۔ لہٰذا گرم مزاج والا جلالی اثر کا وظیفہ کرے یا جمالی وظیفہ سرد مزاج والے کو مِل جائے تو نتیجہ ظاہر ہے وہ اپنی پہلی عبادت کا ذوق بھی شاید کھو بیٹھے۔

Marfat.com

ایسا شخص اپنی منزل سے کوسوں دُور ہو جاتا ہے۔ اس لئے فقیر کا مشورہ یہ ہے کہ طالبِ حق کسی مردِ کامل جو دل کا بھی سخی ہو اُس کی صحبت میں جائے۔ ورنہ یہ لوگ بہت آزماتے ہیں اور کہتے ہیں ؎

فقیروں کی جھولی میں رہتا ہے سب کچھ
بہت جانچ لیتے ہیں دیتے ہیں تب کچھ

مگر سخی کی بات ہی اور ہے وہ لٹاتا ہے تو دیکھتا نہیں۔

بغیر اِجازتِ شیخ اوراد و وظائف سے خدا کا قرب حاصل نہیں ہوتا۔ ہاں ثواب ضرور ملتا ہے سُرور ملتا ہے مگر نُور اور حضُور کے مقام سے بہت دُور رہتا ہے۔ قُربِ من وتُو کو ختم کرنے کے بعد ہی ملتا ہے۔ قُربِ خُدا ذکرِ ذات یا ذکرِ صفات سے ہے۔ مگر وہ بھی کسی مَردِ کامل کی ہدایت پر عمل کرنے سے اور اُس کی نظرِ کرم کے زیرِ اثر رہنے سے ہوتا ہے۔ جب کوئی اِس ذکر میں ثابت قدم ہو گیا تو مَن وتُو ختم ہو کر ہی رہے گا۔ پھر دوئی کی گنجائش باقی نہیں رہے گی۔

تھوڑی عبادت میں دوام و قیام آسان ہوتا ہے۔ زیادہ عبادت کرنے سے شروع شروع میں تو مزا آتا ہے مگر اکثر دیکھا گیا ہے کہ ایسے لوگ آگے جا کر یوجھ تلے دب گئے۔ پھر معمولات خود بخود ہی کم ہوتے ہوتے یہ غفلت کا بھی شکار ہو گئے۔ اور وہ پہلی مُقرّر کی ہوئی تھوڑی سی عبادت بھی انہیں زیادہ محسُوس ہونے لگی۔ اور آخر میں وہ اس راستے سے ہٹ گئے۔

وہی عبادت۔ وِرد و وظیفہ اچھّا ہے جو تھوڑا ہی سہی مگر ہمیشہ قائم رہے۔

اے مُبتدی تو سب سے پہلے اپنے سانس کو صحیح کر۔ یاد رکھ اس کے بغیر تیرا ذکر پوری طرح صحیح نہیں ہو سکتا۔ اگر ذکر صحیح نہ ہو گا تو پورا فائدہ

Marfat.com

اور فیضان نہیں مِل سکے گا۔ اہلِ مجاہدہ کے لیے تو یہ چیز انتہائی ضروری ہے۔ اگر ابتدا ہی غلط ہو گی تو پھر آگے کیا ہوگا۔ جب ناک کے دونوں نتھنوں سے سانس ایک ہی توازن سے خوب گہرا اندر جائے اور اِسی طرح اندر گہرائی سے باہر آئے تو سمجھ کہ سمت صحیح ہو گئی ہے۔ پھر ذاکر کو چاہیئے کہ اِس سانس کو اللہ کے ذکر کے بغیر نہ باہر آنے دے نہ اندر جانے دے۔ اِس پر عمل پیرا ہونے سے نفس کو سخت تکلیف پہنچیگی۔ یہاں تک کہ ایک نہ ایک دن اُس کو شکست ہو گی اور اُسے آپ کے ساتھ موافقت کرنا ہی پڑے گی۔ کچھ فقرا نے تو اس شغل کو اتنی اہمیت دی کہ مراتب حاصِل ہونے کے باوجود بھی اِس کو آخر دم تک جاری رکھا۔

جب ذِکر صحیح ہو جائے گا تو ذاکر کا جسِم ذکر میں ترقی ہونے پر نرم ہونا شروع ہو جائے گا۔ جب سُلطان الاذکار عطا ہو گا تو جسِم مثل روئی کے گالے کے، روز بروز، نرم اور گداز ہوتا جائے گا اور جب اِس منزل میں اِستقامت حاصل کرلے گا تو ذاکر اللہ کے فضل سے اب اپنی رُوح کو جسِم سے باہر نکالنے کی طاقت حاصِل کرے گا۔ جب اِس مقام میں ترقی پُوری ہو جائے گی تو پھر مُرشدِ کامل، حضور صلّی اللہ علیہ وسلّم کے باطنی دربارِ عالیہ میں پیش کر کے مزید ترقیٔ مراتب کے لیے عرض گذار ہو گا۔ اِس کے بعد پرواز کی اجازت ہو گی اور ذاکر اس پرواز سے مختلف اسرارِ الٰہی سے اپنے ظرف اور مرتبے کے مُطابق آگاہی پائے گا۔ جو کوئی اِن اسرار کو ظاہر کرے گا وہ دوست کی بارگاہ سے ذلّت سے نکال دیا جائے گا اور اگر بحرِ اسرار کے یہ سب گھونٹ پی کر هَلْ مِنْ مَّزِیْد کے نعرے لگاتا رہے گا تو نہ صرف مزید عطا ہو گی بلکہ اِس کے وجود اور محبّت کو ایک نہ ایک دن

Marfat.com

مخلوق کے لیے نافع بنا دیا جائے گا۔

جو شریعت میں پورا اُترتا ہے۔ وہی لائقِ طریقت ہوتا ہے اور جس نے شریعتِ مقدسہ کی حقیقت پا لی وہ طریقت کے بغیر رہ نہیں سکتا۔ شریعت جسم ہے طریقت اُس کی روح ہے۔ ہاں معرفت و حقیقت اور اُسکے آگے کے مقامِ صرف چند یعنی مخصُوص ارواح کے لیے ہیں۔ جو روزِ ازل سے ہی مست اَلست ہوکر اِس دنیا میں آئی ہیں۔ یہ لوگ اِس دنیا میں آکر نوشتۂ تقدیر کو پورا کرنے کے لیے اگر مادّی گناہ میں پھنس بھی جائیں تب بھی آنِ واحد میں کرم کی گھڑی آنے پر ایک جذبۂ حق اُن کو اپنی طرف کھینچ لیتا ہے اور اُن کے دِل کی دنیا بدل دیتا ہے۔

عوام النّاس کے لیے شریعت نجات کے لیے بہت کافی ہے۔ اُن میں بھی اکثر کو ولایت ایمان عطا ہو جاتی ہے اور زیادہ اکثریت انہی لوگوں کی ہے۔ اگر سبھی فقیر بننے میں لگ جائیں تو یہ دُنیا قبرستان بن جائے۔ پیروں اور گدّی نشینوں کی اَعداد شماری سے اور اُن کے مریدوں کی تعداد سب کو معلوم ہی ہے خواہ وہ کاملین ہوں یا نہ ہوں۔ پھر انکی رونق اور فیض جیسا بھی موجود ہے اپنی افادیّت ضرور رکھتا ہے۔ اِن میں سے اکثر سجّادہ نشین جنہیں پُشت بہ پُشت جو اوراد مِلتے آئے وہ اُس پر قائم ہیں اور اپنے بزرگوں کے فرمان کے مُطابق راہ سلوک اور عبادت و ریاضت کے طریقے اور مشقیں بتاتے ہیں۔ جو لوگ اِس طرح بھی قائم ہو جاتے ہیں اُن کے لئے پچھلی عُمر میں اچھا خاصہ توشۂ آخرت ہو جاتا ہے اور اُنہیں بے حد نفع پہنچتا ہے۔

خواصُ الخواص کو تو سوائے اَللہ کے کسی اور چیز کی طرف رغبت

Marfat.com

نہیں ہوتی۔ اِن میں دیوانے زیادہ فرزانے خال خال۔ دیوانوں سے کسی کو فیض نہیں۔ وہ اپنی ذات کے لیے ہی نافع ہیں۔ جو راہِ سلوک کی منزل مکمّل طور پر طے کرتے ہوئے اپنے ہوش و حواس قائم رکھتے ہیں اور غالب الحال رہتے ہیں یہ سلوک کے فرزانے ہیں۔ اِذنِ ربّی سے یہ کیمیا۔ گر ایک نظرِ فیض اثر سے طالب کو وَلی کامِل بنا دیتے ہیں بشرطیکہ وہ ظرف اور استعداد رکھتا ہو۔ اِن کی محبّت مُقدّر ہی سے نصیب ہوتی ہے۔ یہ فَنَافِی اللّٰہ وَبَقَابِاللّٰہ ہیں۔ اِن کی تلاش کی صعوبت خواص الخواص طالب ہی اُٹھا سکتے ہیں۔ یہ عوام النّاس اور خواص کے بس کی بات نہیں یہ وہ لوگ ہیں جو اپنے مُرشدِ پاک کے تصوّر کے آئینے میں اللّٰہ تعالیٰ اور رسُولُ اللّٰہ صلّی اللّٰہ علیہ وسلّم کا جلوہ دیکھ کر ہر وقت مشاہدہ ذات میں مستغرق رہتے ہیں۔ کِسی سے کچھ سروکار نہیں رکھتے۔

؎ آنانکہ در ہوائے تو شیدا نشستہ اند
از جُملہ کَس بُریدہ و تنہا نشستہ اند

تلاشِ مُرشدِ کامِل بھی طریقت کی ایک منزل ہے۔ جس کو اس میں کامیابی حاصِل ہوگئی اُسے حق الیقین نصیب ہوگیا وہ ایک نہ ایک دِن گوہرِ آبدار ہوکر ہی رہے گا۔ مُرشدِ کامِل کو شریعت کے ہرگز خلاف نہیں پائے گا۔ اگرچہ ساری شریعت پر عمل کرنا مشکل ہے۔ مگر تمام بُنیادی چیزوں پر وُہ سختی سے عمل پیرا ہوگا۔ اور اپنے اندر شریعت کا قولاً و فعلاً بے حد احترام رکھتا ہوگا۔ اگر طالب کو اِس فسق و فجور کے دور میں کچھ مُراعات حاصِل ہیں تو مُرشد کے معاملے میں بھی اُس کو سخت گیر ہرگز نہیں ہونا چاہیئے۔ تنقید سے پہلے اپنے گریباں میں بھی جھانک کر ضرور دیکھ لینا چاہیئے۔ جو اپنی منزل کا آغاز شریعت سے کرتا ہے۔ وہ اگر خدانخواستہ گرتا بھی ہے تو گرتے گرتے بھی شریعت کے

Marfat.com

میدان میں ہی گِرے گا۔ جنہوں نے شریعت سے شروع نہیں کیا اور استدراجی کیفیات کو کمال سمجھ بیٹھے ایسے لوگ رجعت، اِنقباض، اعراض و تفاصِل یا دوسرے رُوحانی اَمراض کا شکار ہو کر تباہی کے گڑھے میں ایسے گرتے ہیں کہ پھر نکل نہیں سکتے۔

طالبِ حق کو مرشد کی صحبت میں سننے کے لئے جانا چاہیئے۔ اگر کوئی چیز بظاہر خلافِ شریعت یا ناگوار گذرے اور ان کی وجہ سے وہ نفس کے وسوسوں کا شکار ہو جائے تو اپنے مُرشد سے تنہائی میں عرض کرے "اے میرے راہبر۔ تیرا یہ غلام مظلوم ہے۔ شیطان اور نفس مِل کر تابڑ توڑ حملے کر رہے ہیں۔ لیکن میں آپ کی محبّت میں اُسی طرح دیوانہ ہوں۔ کچھ چیزیں میری ناقص سمجھ سے بالاتر ہیں۔ خدا نہ کرے میں اپنا ایمان اور آپ سے نسبت کھو بیٹھوں میری جبینِ نیاز آپ کے پائے ناز پر ہے۔ میری عقدہ کشائی اور مُشکل کشائی کیجیئے۔" وہ ضرور آپ کی مشکل حل فرمائے گا۔ مُرشد کو بھی وضاحت کا موقع دیں۔ بغیر موقع دیئے ہوئے مُرشد کے خلاف بدگمانی سے بچیں۔ مُرشد بھی بَشر ہے۔ بشر سے لغزش ہو جاتی ہے۔ پیغمبروں سے بھی لغزش ہوئی فرق یہ ہے کہ عام آدمی کی توبہ جب قبول ہوتی ہے تو اللہ تعالیٰ اُس کا گناہ معاف فرما دیتا ہے۔ مگر انبیاء یا اولیاء کی صرف لغزش معاف ہی نہیں ہوتی بلکہ ان کے درجات بھی بڑھا دیئے جاتے ہیں۔

طالبِ حق کے لیے سب سے مُشکل ترین منزل مُرشدِ کامل کی تلاش اور پھر اُس کے حاصل ہونے کے بعد سب سے مشکل کام اُس مُرشد کی نسبت میں استحکام، دوام و قیام حاصل کرنا ہے۔ کیونکہ نعمت حاصِل کرنے کے بعد شیطان اور نفس کا پہلا وار نسبتِ مُرید پر ڈاکہ ڈالنا ہے۔ اگر دیکھیں

Marfat.com

کہ نفس وشیطان یا کسی خاندانی یا برادری یا کسی اور ناگزیر دباؤ کی وجہ سے مُریدی پر قائم نہیں رہ سکتے تو اِس خیال کے آتے ہی بیعت فسخ ہو جانے کا خطرہ ہے۔ بعض کہتے ہیں برکت بالکُل ختم ہوجاتی ہے۔ ہر دو حال میں دوبارہ بیعت کی رائے دِی گئی ہے۔ اگر دل میں بُغض اور کینہ پیدا ہو گیا تو اس میں توازن پیدا کرنے کے لیے اپنے مُرشد کے احسانات اور عنایات اور دوسری نیکیوں کو یاد کرنا چاہیئے۔ اگر اللہ تعالےٰ ہدایت عطا فرما دے تو بہتر ہے دوبارہ بیعت کر لی جائے کیونکہ پہلی مشکوک ہو کر بے فیض و بے برکت ہو چکی ہے۔ اگر شکوک بدستور رہیں تو خاموشی سے کِنارہ کشی کرلیں۔ اُس کو ذلیل ورسوا کرنے کی کوشش نہ کریں۔ جب تک کہ وہ فتنہ و فساد کا باعث نہ بن چکا ہو۔ یا اس کے افعال ایسے ہو چکے ہوں کہ اگر ظاہر نہ کئے جائیں تو دوسرے مُسلمان نقصان اُٹھائینگے۔ ایسے حالات ہوں تو مجبوری ہے۔ اُس کی کھُلے عام تردید کرو سب سے بہتر طریقہ یہ ہے کہ مُرید صادِق اپنی درد بھری دعائیں اَللّٰہ تَعَالیٰ کی جناب میں پیش کرے۔ اس طرح اگر سبھی مخلص مُرید دُعائیں کریں تو میرا یقین ہے کہ اَللّٰہ تَعَالیٰ اُن کے مُرشد کو راہِ راست دوبارہ ضرور عطا فرمائے گا۔ اور اگر مُریدین ایسا نہیں کریں گے تو وہ قیامت کے دن جوابدہ ہونگے۔ مُریدانِ صادق کی یہ دعائیں مُرشد کے اُن احسانوں کا بدلہ ہوگا جو اُس نے اُن پر اپنے اچھے روحانی حال میں خلوص دل سے کئے تھے۔

اگر عُلماء کی صُحبت کی تڑپ ہو تو پہلے اُن کے عقائد کی چھان بین ضرور کرنا چاہیئے۔ پھر اُن کے اَعمال صالح کے بارے میں بھی صحیح علم ہونا چاہیئے۔ یہ بھی کہ وہ فقراء اور درویشوں کا احترام کرتے ہیں یا نہیں۔ کہیں حضور صلّی اللہ علیہ وسلّم کی شان میں گستاخی کے مرتکب تو نہیں۔ کِسی بدعقیدہ فرقے سے تعلّق

Marfat.com

تو نہیں رکھتے ۔ ایسے علماء سے اختلاف کر سکتے ہیں اور اجتناب برت سکتے ہیں۔ اپنے عقائد کے تحفظ کے لیئے بحث سے بچیں۔ یہ شیطان کا کام ہے۔ اور یہ عُلماء کا کام ہے کہ اپنے اِختلاف افہام و تفہیم سے مِٹا کر اُمّتِ محمدیہ کو اِن اختلافات کی تباہیوں سے بچائیں۔ یہ آپ کا کام نہیں آپ تو پہلے اپنے دین اور عقائد کی سلامتی کی حفاظت کریں۔

عُلمائے حق کی صحبت کا کیا کہنا۔ اِن کے پیچھے نماز پڑھنا ایسا ہے جیسے کِسی مُرسَلؑ کے پیچھے نماز پڑھی۔ علمائے سُو سے کنارہ کشی کریں۔ ان کی صُحبت دِل و دُنیا دونوں کو تباہ کر دیتی ہے۔ انسان کسی کام کا نہیں رہتا۔

اپنے مُرشد کی صُحبت کے اَقوال جہاں تک ہو سکے گھر آکر قلم بند کر لینے چاہئیں۔ ہفتہ میں کم از کم ایک دفعہ انہیں پڑھنا بھی چاہیئے۔ اگر مَردِ کامِل کے اِرشادات ہیں تو ایسے معلوم ہو گا جیسے طالب اُس کی صحبت میں بیٹھا ہوا ہے اور فیضان کی بارش اُس پر ہو رہی ہے۔

جب طالب مُرشد کی صحبت میں بیٹھے تو قلب سے یا سانس میں ذکر کی آواز سُنتا رہے۔ مُرشد جب خطاب کرے یا تو اُس کے چہرے پر نگاہیں ادب و محبّت سے جمائے رکھے یا سر جُھکا کر ادب سے سُنتا رہے۔ اگر نگاہیں چہرے پر جمائے ہیں تو دیکھے کہ فیضان کی راہ کُھلتی ہے یا نہیں۔ مُراد یہ ہے اگر وہ اپنی محبّت اور عقیدت میں صادق ہے تو جلد ہی مُرشد اپنے انوار کا کچھ نہ کچھ حصّہ اس پر بے نقاب کر دے گا۔ وہ اپنے تصرّف سے اُس کی نگاہوں کو لَطیف اور نوری کر دے گا۔ یہ وہ انوار ہیں جن کی بارش اُس پر اَللّٰہ تَعَالٰی کی طرف سے ہر وقت ہوتی رہتی ہے جِس کا ہر آنکھ مشاہدہ نہیں کر سکتی۔ جب اِس میں کام ٹھیک ہو جائے گا تو طالب کی محبّت بھی والہانہ

Marfat.com

ہو جائے گی اُس وقت مُرشد بھی اپنی توجہ باطنی سے اُس کی آنکھ کو مزید نورانی اور لطیف بنا دے گا۔ اُس صورت میں وہ کان سے تو ارشادات سُنے گا مگر آنکھ سے اپنے مُرشد پر جو عجیب و غریب انوار کی بارش ہو رہی ہو گی اُس کا نظارہ بھی کر رہا ہو گا۔ اور جب وہ اپنے کام میں یعنی ذکر اذکار میں اور مُحبّتِ شیخ میں کمال حاصل کرلے گا۔ اُس وقت جب نگاہ کو محوِ نظارہ کرے گا تو ہو سکتا ہے کہ مزید مشاہدہ کی عطا کے لیے اُس کا سارا جسم مُردے کی طرح ساکت ہو جائے اور صرف روح بیدار رہے۔ ایسی صورت میں وہ اپنے مُرشد کے جسدِ خاکی کو غائب پائے گا اور اُس کی جائے نشست پر صرف تجلّیاں ہی برستا دیکھے گا۔ یہ مقام فضل ربّی سے اور لُطفِ شیخ سے ہی میسر ہوتا ہے۔ اس میں اپنے زورِ بازو کا کوئی دخل نہیں۔ سچّا طالب اِن چیزوں کا کسی سے ذکر نہیں کرے گا۔ ہاں اُلجھن کی صورت میں اپنے مُرشد سے صِرف رہنمائی کے لیے بات کرسکتا ہے۔ ایسی بے خودی سے بھرپور نشست طالب کو مشاہدے کے کمال کی طرف جلد لے جاتی ہے۔ اور اَللّٰہُ تَعَالٰی یہ نعمت ایسے طالبانِ حق کو عطا کرتا ہے جن کو بلند پایہ درویش بنانا ہو اور مَنصبِ ارشاد عطا کرنا ہو۔

دوسری نشست سر کو جُھکا کے رکھنے والی ہے۔ اس صُورت میں طالب کو اپنا جِسم بے حرکت اور ساکت رکھنا چاہیئے اور دل و جان سے اور نہایت ادب سے ارشادات مُرشد سُننا چاہیئے۔ اگر شیطان دِل میں کوئی وَسوَسہ ڈالنے کی کوشش کرے تو "لَاحَوْلَ وَلَاقُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ" کا وِرد خاموشی سے شروع کر دینا چاہیئے۔ پھر بھی جان نہ چھوٹے تو ایک دفعہ سُورہ فلق خاموشی سے پڑھ کر خاموشی سے ہاتھ پر پھونک کر سینہ اور قلب پر پھیر لے۔

Marfat.com

جب طالب ہمہ تن گوش محبّت سے ارشادات سُن رہا ہوتا ہے تو مرشد کامل کی نگاہ اُس وقت ہر طالب کے دِل پر ہوتی ہے یا یوں سمجھو کہ اللہ کی دی ہوئی طاقت اور تصرّف روحانی سے اُن کے قُلوب اُس کی مُٹھی میں ہوتے ہیں۔ وہ اس وقت انتہائی بیدار اور چوکس حالت میں ہوتا ہے۔ جونہی وہ دیکھتا ہے کہ اُس کی کسی بات نے کسی کے دل پر چوٹ ماری ہے اور دل کی زمیں نرم ہوگئی ہے تو وہ اُس دل پر جس طرح بجلی کوندتی ہے اِسی طرح کوند کر اپنی نگاہِ باطنی سے توجّہ روحانی عطا کرے گا اور اُس کو کسبی ذکر سے نکال کر عطائی ذِکر میں لے آئے گا۔ اگر یہ ذکر قرار پاگیا تو طالب کو کشائش کے لیے کسی اور ذکر کی ضرورت نہیں رہے گی۔ پھر محبّت میں آہستہ آہستہ ایسی توجّہ بار بار حاصل ہونے سے اُس کے دِل کو ذکر کرنے کا ایسا انداز عطا ہوگا کہ وہ چند سیکنڈوں کا ذکر ایک طرف اور دُنیا کی بادشاہت ایک طرف ہو تو وہ اِس بادشاہت کی طرف تھوکے گا بھی نہیں۔

جب اِس منزل میں وہ ثابت قدم ہو جائے ـــــ تو عجز و انکساری کے ساتھ استقامت بڑھ جائے گی۔ پھر طالب کا سر خود بخود جُھکا رہے گا۔ ایک غنُودگی سی طاری ہونا شروع ہو جائے گی اور اِس میں وہ عجیب کیف و سُرُور و نُور محسُوس کریگا۔ اِس مقام پر مُرشد اُس کے دِل کو تھوڑی سی بینائی بھی عطا کر دے گا۔ تو وہ غنودگی کی کیفیت سے نِکل کر مُراقبے کی کیفیت میں آجائے گا۔ اور اُس کے دِل کی آنکھ ایک لامتناہی نور کا سمندر دیکھے گی جس کا ہر رنگ طالب کے لیے اُس کے حصول کے مُطابق جُدا جُدا ہوگا۔ جب اِس میں

Marfat.com

کمال حاصل ہوجائے گا۔ اور شیخ کو اِشارہ غیبی ہوگا کہ یہ اپنے وقت کا درویش کامل ہوگا تو اس وقت وہ اپنے بھرپور تصرّف سے ایک نگاہ سے طالب کی رُوح کو جسدِ خاکی سے نکال لے گا۔ یہ عمل اُس کو عجیب بھی معلوم ہوگا اور بعض دفعہ اِس سے خوف بھی آئے گا۔ مگر چونکہ مرتبہ اُس کے مُقدّر میں لکھا جا چکا ہے اَللّٰہ تعَالیٰ کی دی ہوئی توفیق سے وہ غالب آجائے گا۔ اکثر اوقات طالِب کا جسم ایسی صُورت میں دَھڑام سے زمین بوس ہوجاتا ہے۔ مگر عالی ہمّت عالی ظرف اور ازل کے بلانوش کِسی کو کانوں کان خبر تک نہیں ہونے دیتے۔ جب اِس منزل میں وہ غالبُ الحال رہتا ہے تو مُرشد اُسکو دربار رسالت میں یا سِلسلے کے کِسی سرَ براہ یا کسی اور بزرگ روحانی کے دربار میں پیش کرتا ہے۔ یہ بڑی کٹھن آزمائش ہے۔ اگر اُس نے اِن سب چیزوں کا راز رکھا تو وہ مزید نعمت کی عطا کے لیے مستحق ہوجاتا ہے۔

جو خواص الخواص کی باتوں کا یا اپنے مُشاہدَات کا ذکر کرتا ہے۔ وہ اپنے آپ کو سخت نقصان پہنچاتا ہے جو صحیحُ الدّماغ اور صحیحُ الرّائے اور صحیح العقیدہ نہیں ہوتے وہ اِن چیزوں کا ناجائز فائدہ اٹھاتے ہیں۔ اکثر تو خود ساختہ رِند بن جاتے ہیں اور شریعت مقدسہ کے احکام کا مذاق اُڑانے لگتے ہیں۔ وہ سمجھتے ہیں کہ یہ پگ ڈنڈیاں ہیں۔ اِن پر چلنا آسان ہے، اب تو بخشش کا لائسنس ہاتھ آگیا ہے۔ ایسا ہرگز نہیں ہے۔ فقراء کے حالات پڑھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ بعض فقراء نے بعد از وصال اپنے نزع کی گھڑی اور قبر کی منزل کو کتنا سخت پایا۔ یہ انہوں نے اپنے دوست درویشوں کو عالمِ رُویا میں بتلایا۔

Marfat.com

ہر شخص کہنے لگ جاتا ہے کہ اَللّٰہ تعالیٰ نقط نواز ہے۔ صحیح ہے مگر نقط وہیں لگتا ہے جہاں مضمون ہوتا ہے۔ اعمال صالحہ اِس لیئے کیئے جائے ہیں کہ شاید کوئی عمل اللہ تعالیٰ اپنے کرم سے قبول کرکے بیڑا پار لگا دے بخشش تو فضل سے ہی ممکن ہے عدل کے میزان پر اُترنا بہت مشکل ہے۔ اِس لئے ہمیں چاہیئے کہ نقط نواز کے عقیدے کے ساتھ ساتھ اپنا مضمون بھی خوب تیار کرکے رکھیں۔ کرامت کے قصّے بھی خواص کے سامنے ہی بیان کرنے چاہئیں۔ عوام کو اعمالِ صالحہ پر عمل کرنے کی ترغیب ہی دینا چاہیئے۔ اگر عبادات و اعمال معاف ہوتے تو سب سے پہلے انبیاء واولیاء کے اعمال معاف ہوتے۔ اگر ایسا ہوتا تو پھر دین کی تبلیغ کی کیا ضرورت تھی۔ کتابیں بھی نازل نہ ہوتیں۔ بس انبیاء چند چیزیں ہدایت کے لیے فرما دیتے۔ نہیں ایسا ہرگز نہیں ہے۔ نہ ہی یہ مقصودِ الٰہی ہے۔ صُوفیائے کرام کو شریعت مُطہّرہ کی پابندی سے دینِ اسلام کو مضبُوط بنانا چاہیئے۔

اپنے مُرشد کی صحبت میں کوئی نالائق یا بے ادب بیٹھا نظر آئے تو اپنے دل کو تنگ نہیں ہونے دینا چاہیئے۔ دوسرے پہلو پر بھی نظر ڈالنا چاہیئے۔ یعنی اچھے گمان سے۔ وہ یہ کہ شاید اَللّٰہ تعالیٰ نے اسے ہدایت دینے کے لیے بھیجا ہو۔ شاید وہ بدترین گنہگار کسی وقت نوازا جائے اور ولی کامل ہو جائے۔ اصل چیز تو انجام ہے طریقت میں مفلس وہ ہے جو ایمان کھو کر مرا اور امیر وہ ہے جو ایمان سلامت لے کر مرا۔

جو ذاکر قلبی ہے اُس کے قلب سے نور کی شعاعیں نکلنا چاہئیں۔ اگر طبیعت وزنی ہوگی تو اُس کثافت کا دوسرے قلوب پر بھی اثر پڑے گا۔ اور فضا کثیف ہو جائے گی اور مُرشد کی طبیعت میں فیضان دینے کے لیے روکاوٹ

Marfat.com

پیدا ہونے کا خطرہ ہو سکتا ہے۔ اِن چیزوں کو مُرشد پر چھوڑنا چاہیئے کہ کون اچھا ہے یا بُرا ہے۔ جو مُرشد کے عقیدت مند اور ارادت مند ہیں اُن سے محبت کریں۔ مگر اعتدال کے ساتھ۔ جو چیز حد سے بڑھ جاتی ہے اُس کا انجام اچھا نہیں ہوتا۔ ایک دوسرے کی خدمت کریں زبان اور لفظوں سے نہیں بلکہ عمل سے اور بغیر جتائے۔ احسان کو چھپا کر کرنا بہتر ہے۔

اگر خدا نے مالی استطاعت دی ہوئی ہے۔ اگر دینا ہو تو اتنا دو کہ اُس کی واپسی کا تقاضا کرنے کی ضرورت نہ پڑے اور نہ دینے کی صُورت میں مقروض کو آسانی سے معاف کیا جا سکے۔ مقروض کو خود اچھی طرح جان لینا چاہیئے کہ قرض کتنی بُری بلا ہے۔ حدیث شریف میں ہے کہ اگر شہید بھی ہے مگر مقروض ہے تو اُس کی روح مُعلّق رہتی ہے۔ اگر بڑی رقم ہو اور معاف نہیں ہو سکتی تو اپنے شیخ کی خدمت میں خفیہ طور پر دُعا اور تدبیر کے لیئے عرض کرنا چاہیئے۔ اور جو ہدایات وہ دے اُس پر عمل کرنا چاہیئے تاکہ قرض سے اللہ تعالیٰ نجات دے۔

ایک دوسرے کو کبھی کبھی کھانے پر مَدعُو بھی کرتے رہنا چاہیئے۔ بہتر ہے ایسے موقع پر اپنے شیخ کو بھی دعوت دی جائے اس سے آپس میں محبت بڑھتی ہے سب سے اچھا طریقہ یہ ہے کہ طعام پکا کر کچھ اوراد پڑھ کر حضور صلّی اللہ علیہ وسلم کی خدمتِ اقدس میں اور دیگر ارواحِ مقدسہ وجُملہ مومنین و مومنات اور اپنے لواحقین کی ارواح کو ترتیب وار ہدیہ ایصالِ ثواب پیش کیا جائے۔ ہم خرما وہم ثواب۔ حدیث شریف میں ہے کہ

"میری اُمت کے زِندے اپنے مُردوں کو بخشوالے جائیں گے"

شیخ کو تحفہ دینا چاہیئے اور اس کی جہاں تک ہو سکے دلے درمے سخنے بدنے قلمے بے لوث خدمت کرنی چاہیئے۔ مگر ایسا کرنے سے پہلے اپنے

Marfat.com

نفس کی حالت کا خوب تجزیہ کر لیا جائے تو بہتر ہے ۔ اگر خدمت کے بعد نفس میں غرور پیدا ہو گیا اور آپ بھی مغرور ہو گئے اور اعتدال ہاتھ سے چلا گیا تو پھر طالب کو ایسی نیکی سے گریز کرنا چاہیئے ۔ پہلے ہلکی پھلکی خدمت سے آغاز کرے اور آہستہ آہستہ اس میں ترقی کرتا جائے ۔ ضروری یہ ہے کہ پہلے اپنے نفس کی اصلاح کر لی جائے ۔ وہ خدمت جس سے نفس میں غرور اور خرابی ہو وہ گمراہی کا باعث بھی ہو سکتی ہے ۔

بعض شیخ نہ دعوت قبول کرتے ہیں نہ ہی تحفہ لیتے ہیں اُنہیں اصرار کر کے مجبور نہ کیا جاوے ۔ اُن کو اُن کے حال پر چھوڑ دیا جائے ۔ ہاں ایسی صورت میں معمولی سا تحفہ پیش کرنے کی کوشش کی جائے ۔ جائے نماز ، خوشبو ، تسبیح اور پھول وغیرہ پیش کر کے دیکھے ۔ اگر جائے نماز کم قیمت کی ہو گی مکمل قالین نہ ہو گی تو وہ اس نیت سے کہ اس کے استعمال سے دینے والے کو ثواب ملتا رہے قبول ہو جاویگی ۔ ایسے درویش خال خال ہی ملیں گے ۔ ان کے احوال کو سمجھنا بہت مشکل ہے ۔ یہ کُن فیکونی فقراء ہیں جو صدی میں ایک دو ہی پیدا ہوتے ہیں ۔

اپنے شیخ کی صحبت میں بیٹھنے والے مفلوک الحال شخص کی مدد سب کو مل کر اِس طرح کرنی چاہیئے کہ وہ اپنی روزی کمانے کے قابل بھی ہو جائے اور آپ کے احسان سے شرمندہ بھی نہ ہو ۔ ہاں یہ ضرور دیکھ لینا چاہیئے کہ یہ مفلوک الحال کہیں پیشہ ور گداگر تو نہیں ہے ۔ مُریدوں کو عقیدت مند کے روپ میں شکار کرنے والا نہ ہو ۔ ایسے سائل کو اُس کے سوال پر کچھ دے دینا چاہیئے مگر بڑی حکمت کے ساتھ تاکہ سانپ بھی مر جائے اور لاٹھی بھی بچ جائے ۔ نہ دیں گے تو آپ کی دشمنی پر آمادہ ہو جائے گا ۔

Marfat.com

جو درویش نذرانے شکرانے لیتے ہوں اُن کے پاس وقت بے وقت بھی جائیں تو کوئی حرج نہیں کیونکہ وہ اکثر جلوت میں ہی ہوتے ہیں۔ نذر نذرانہ بھی ایک قسم کا روحانی مالیہ ہے۔ اِس کی وصُولی سے طبیعت کو خوشی ہوتی ہے۔ ہاں اگر خالی ہاتھ جائے تو احتیاط کرلیوے۔ جو درویش نذرانے وغیرہ نہ لیتا ہو اور گوشہ نشیں ہو تو اُس کی ہدایات اور طریقوں کے مطابق اُس کی ملاقات کیلیے جائیں وہ اپنی باطنی حالت اور پابندیوں کی وجہ سے مجبور رہوتا ہے کسی کو بتا نہیں سکتا۔ پہلی قسم کے فقیر کو اگر جلوت میں خِلوت نصیب ہے تو دُوسری قسم کو خلوت میں جلوت عطا ہے۔ جلوت کس قسم کی ہے۔ اِس کے مُتعلّق کچھ لکھا نہیں جاسکتا۔ یہ مشاہدے کی بات ہے ان لوگوں کی خاموشی سے اُن کے اعضاء اُن کے باطنی مقام کی طرف اشارہ ضرور کرتے ہیں مگر یہ بات صرف اِس راہ کے بالغ سالک اور عاقل مُرید ہی سمجھ سکتے ہیں۔

اگر کسی پیر کی صحبت میں جانے کا ارادہ کیا جائے تو پہلے اُس کے احوال سے آگاہی حاصل کی جائے۔ یہ ضرور معلوم کرلینا چاہیئے کہ وہ دنیا سے کس قدر کنارہ کش ہو چکا ہے۔ عام شہرت کیسی ہے۔ کیا وہ روحانی فیض دینے کے قابل بھی ہے۔ کیا وہ کسی خاص سلسلے سے تعصّب تو نہیں رکھتا ہے۔ اگر ایسا ہے تو سمجھ لینا چاہیئے کہ کچھ کمی ہے کیونکہ درویشی میں تعصّب ختم ہو جاتا ہے۔ سب سلسلے چمنِ محمدی کے پھُول ہیں ہر ایک کی خوشبُو جُدا جُدا ہے۔ سب کا ادب اور احترام لازم ہے۔ سلسلے شناخت کے لیے ہیں نہ کہ ایک دوسرے سے حسد اور کینہ پروری کے لیے بے جا تعصّب تمام نیکیوں پر پانی پھیر دیتا ہے۔ طالبِ حق کی آنکھ تو اُس کے جلوے کی متلاشی ہوتی ہے کیونکہ معلوم نہیں کس کے سینے میں اُس کی جلوہ گری ہو۔

Marfat.com

اگر کسی درویش کی صحبت میں جانے سے کوئی فیضان شروع ہو جائے تو سمجھنا چاہیئے کہ یہ سب مُرشد پاک کی نگاہ اور سلسلے میں داخل ہونے کی وجہ سے عطا ہو رہی ہے۔ اور اُس درویش کی صُورت میں اپنے مُرشد کی صُورت سَدا دیکھے تاکہ نسبتِ شیخ کو نقصان نہ پہنچے۔

اگر وہ درویش توجۂ باطنی سے حُبّ کی توجہ دے رہا ہے اس لیے کہ آپ کو اپنا گرویدہ کرلے اور آپ اپنے مُرشد کو چھوڑ کر اُسے مُرشد تسلیم کرلیں تو وہ طریقت کی راہ میں راہبر نہیں بلکہ رہزن ہے۔ ایسے درویش سے بچنا چاہیئے اور حکمتِ عملی سے الگ ہو جانا چاہیئے۔ اُس کو اپنا دشمن نہیں بنانا چاہیئے۔

راہِ سلوک کی منزلیں پہلے تو سینکڑوں تھیں اور طالبانِ حق کو سب طے کرنا پڑتی تھیں۔ جُوں جُوں زمانہ بدلتا گیا اور فِسق و فجور زیادہ ہوتا گیا اور اس کے ساتھ ساتھ ہدایت کے لیے فقراء کی ضرورت بھی بڑھتی گئی تو یہ منازل بھی کم ہوتی گئیں۔ حتّٰی کہ ایک وقت آیا کہ یہ دو درجن سے بھی کم رہ گئیں مگر اب تو یہ کہا جاتا ہے کہ یہ منازل صرف نصف درجن یا اِس سے بھی کم رہ گئیں ہیں۔ آئندہ کا عِلم اَللہ تعالیٰ کو ہے۔ فقیر تو یہی کہے گا کہ گمراہی کی زیادتی کی وجہ سے طریقت کے میدان میں بھی لام بندی کرنا پڑی اور جہاں تک ممکن ہو سکا تھوڑی بہت کسر کے باوجود بھی نیک لوگوں کو نوازدیا گیا، اَلْحَمْدُ لِلّٰہ مجموعی طور پر اس سے فائدہ زیادہ ہی پہنچا ہے پہلے منازل طے کرانے کے لیے سخت مجاہدہ کروایا جاتا تھا نفس کو مُردہ کیا جاتا تھا عُمریں گذر جاتی تھیں۔ اب ہوائی جہاز کی تیز رفتار سواری اور چاند پر اُترنے کا زمانہ ہے۔ ہر چیز رفتار پکڑ گئی ہے۔ آج جو شریعت کے دس حصوں میں ایک حصّے پر بھی عمل کر رہا ہے وہ شمار میں آجاتا ہے یعنی نجات کا مُستحق ہو جاتا ہے۔

Marfat.com

اہلِ محبّت و اہلِ عشق کیلئے تو پہلا سبق فنا فی الشّیخ دوسرا فنا فی الرّسُول (صلی اللہ علیہ وسلم) تیسرا فنا فِی اللہ ہے۔ یہ لوگ روزِ ازل سے ہی سَر سے پاؤں تک محبّت ہی محبّت ہیں محبت و عشق کی کشتی میں ہر وقت سوار رہتے ہیں۔ یہ اپنی منزل بہت جلدی طے کر لیتے۔ یہ تصوُّرِ شیخ سے یا تصوّرِ اسم ذات سے اپنا معاملہ شروع کرتے ہیں۔ تصوُّرِ شیخ سے زیادہ تر شروع کرتے ہیں۔ اسم ذات سے بہت کم۔ کیونکہ اِس کی شدت اور جلال کو شروع میں کوئی کوئی برداشت کر سکتا ہے۔ مجذوبیّت کا خطرہ لاحق ہو جاتا ہے۔ تصوّرِ شیخ والے یقینی اتنا کمال حاصِل کر لیتے ہیں کہ جب اپنے جسم کی طرف نگاہ ڈالتے ہیں تو اپنے مُرشد کا ہی جسم دیکھتے ہیں۔ اِس شغل میں آسانی اس لیے بھی پیدا ہو جاتی ہے کہ اِس میں جلال بھی ہے جمال بھی ہے۔ مُجاہدہ بھی ہے مشاھدہ بھی ہے۔ اگر خشکی طبیعت میں آگئی تو اُس کے بعد تری آگئی۔ ایسے طالب کو یہ بات سمجھ میں آجاتی ہے ؎

"ریاضت نام ہے تیری گلی میں آنے جانے کا
تصوُّر میں تیرے رہنا عبادت اِس کو کہتے ہیں"

یہ لوگ اِتنی جان مارتے ہیں کہ تھوڑے ہی عرصے میں اپنے جسم کی مُکمّل نفی کرنے میں کامیاب ہو جاتے ہیں۔ ایک وقت بعض پر ایسا بھی آتا ہے کہ وہ اپنے جسم کی جگہ شیخ کے جسم کو مُسلسل دیکھتے ہیں اور ان کی اپنی روح پرواز کر کے ایک خاص نوری مقام پر پہنچ کر ذکر کرتی ہے اور پھر وہاں سے اپنی نشست والی جگہ پر اپنے شیخ پاک کو موجود پاتی ہے۔ پھر شیخ بھی اس عالم میں طالب کے ساتھ ہو جاتا ہے۔ اگر طالِب میں پرواز کی طاقت پیدا ہو چکی ہوتی ہے تو دونوں محو پرواز ہو جاتے ہیں اور اگر طالب میں پرواز کی طاقت کمزور ہے تو بعض شیخ پاک ازراہ خصوصی عنایت اپنی باطنی ہمّت سے

Marfat.com

اُس کو پرواز کروا کے کسی اور عالَم کی سیر کرواتا ہے یہ سب اس لئے کہ طالب کو تقویت ایمان حاصِل ہو اور کام میں ذوق وشوق مزید ہو۔ مُراقبے اور تصوّر کی کمالیّت سے پروازی میں بہت بڑی طاقت کا اضافہ ہوتا ہے۔ تصور صحیح معنوں میں ہونا چاہیئے جیسا کہ کسی نے خُوب کہا ہے ؎

"بَند تھیں آنکھیں کسی کی یاد میں
مَوت آئی اور دھوکا کھا گئی!"

بعض لوگ تخیّلاتی طاقت سے سمجھتے ہیں کہ وہ تصوّر میں باکمال ہو گئے ہیں حالانکہ ایسا نہیں ہوتا۔ تصوّراتی رابطہ جب ٹھیک ہونے لگ جاتا ہے تو شروع شروع میں جسم کو شدید جھٹکے محسُوس ہوتے ہیں۔ جس لمحہ تصور شیخ صحیح ہوا، فوراً جھٹکا لگا۔ اِن جھٹکوں کی میعاد پہلے پہلے چند سیکنڈ سے زیادہ نہیں ہوتی۔ لیکن جب لگتے ہیں تو ایسا معلوم ہوتا ہے کہ سارے بدن میں بجلی کی کرنٹ دوڑ گئی ہے اور اِس کے ساتھ ساتھ ذِکر میں ترقّی بھی ہوتی جاتی ہے۔ اس کرنٹ کے زور کے ساتھ سارا قلب تڑپ تڑپ کر اور پھڑک پھڑک کر ذِکر کرتا ہے اور اُس کی لذّت مشاہدے میں تو آسکتی ہے مگر بیان میں نہیں آسکتی۔ کچھ عرصے کے بعد اگر اس میں طالب قائم ہو گیا تو یہ جھٹکے جلدی جلدی لگتے ہیں اور زیادہ دیر پا ہو جاتے ہیں۔ ان کے ساتھ جونہی آنکھ لطیف ہوتی یا دیدہ دِل وا ہوا تو مختلف انوارات دیکھنے لگ جاتا ہے پھر غلبات شوق میں ایک ایسا وقت بھی آتا ہے کہ طالب چاہتا ہے کہ وہ اپنی ہر چیز مُرشد پر نچھاور کر دے۔ حتّٰی کہ جان بھی۔ یہاں سے محبّت آزمائش کی منزل میں داخل ہو جاتی ہے۔ محبّت کی پہلی آزمائش ایثار اور مُکمّل ایثار ہے۔ مُرشد کامل پر طالب کی ایسی مَنازِل کے دوران ذمّہ داری زیادہ ہو جاتی ہے اور وہ ایک لمحہ کو بھی اپنی توجُّہ باطنی سے باہر نہیں ہونے دیتا۔ ایسی

Marfat.com

حالت میں وہ اگر مُرشد کی کوئی چیز اپنی عقل اور رائے کے خلاف بھی دیکھے تو بہ رضا و رغبت اُسے قبول کرے۔ نفس کا خیال رکھے اور اُسے شرارت نہ کرنے دے۔

تصوّر ایک عجیب راز اور ایک عجیب طاقت ہے اس کے کمال کی حد یہ ہے کہ اگر تصوّر میں مشغول ہو جائے اور ذکر ساتھ نہ کیا یا نہ ہو سکا تو تصوّر کے ٹھیک قائم ہوتے ہی قلب سے ذکر کی صدا اِس طرح بلند ہونے لگتی ہے جیسے پن چکی کی آواز۔ شرط یہ ہے کہ مُرشد کامِل ہو۔ اہل تصوّر کو اپنی منزل کی بہت نگرانی کرنی ہوتی ہے۔ باطنی دولت کا حصُول زیادہ ہوتا ہے جہاں دولت ہوتی ہے چور وہیں چوری کے لیئے آتا ہے باطنی دولت پر ڈاکہ ڈالنے والے نفس اور شیطان ہیں اور اُن کے وار بھی عطائے نعمت کے ساتھ تیز ہوتے جاتے ہیں۔ ذرّہ بھر بھی شیخ کے متعلق خیال میں خرابی آگئی تو طالب کی خیر نہیں۔ لُڑھکتے لڑھکتے بہت دور جا گرتا ہے۔ اِس لئے اہل محبت اور اہل عشق ہی تصوّر میں کامیاب ہو سکتے ہیں۔ یہ بُوالہوسوں اور خود غرضوں کے بَس کی بات نہیں۔

اپنے مُرشد سے اپنی منزل کی ترقی خود نہیں مانگنا چاہیئے۔ اگر وہ صاحبِ نظر ہے تو اُس کی سخاوت میں کوئی کمی نظر نہیں آئے گی وہ طالِب کے ظَرف کو پہلے سنوارے گا تاکہ نعمت برداشت کرنے کے قابل ہو۔ ہاں اگر کافی عرصہ گذرنے کے بعد بھی دِل کا لوتھڑا مردہ ہے یا آواز نہیں دیتا اِس میں کوئی حرکت نہیں ہوئی نہ ہی کوئی ذکر جاری ہونے کے آثار نظر آئیں اگرچہ تمام دِی ہوئی ہدایات بہ سختی سے اور دِل وجان سے عمل کیا۔ اپنے مُرشد سے بھی خوب محبت کی، خدمت بھی جی بھر کے کی تو طالب حق کو چاہیئے کہ خاموشی سے علیٰحدہ ہو جائے۔ وہ جان لے کہ یا تو اُس کا روحانی حصّہ کسی اور جگہ ہے یا اُس کو سنوارنا پیر صاحب کے تصرُّف سے باہر ہے۔ مردِ کامل کی پھر سے تلاش میں

Marfat.com

لگ جانا چاہیئے کیونکہ اصل مقصود مُرشِد کی ذات نہیں بلکہ اَللّٰہ کی کی ذات ہے۔ اِس بات سے کسی پر کوئی الزام عائد نہیں ہوتا۔ جو وقت نامرادی میں گذارا گیا وہ رائیگاں نہیں گیا۔ اُس کا بدلہ بھی ضرور ملے گا اَللّٰہ تعالیٰ نیکیوں کا اجر ضائع نہیں کرتا بلکہ زیادہ دیتا ہے۔ صبر کی ضرورت ہے۔ وہ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے اگر ساری عُمر بھی تلاش حق میں گذرے اور اس نامرادی میں موت آجائے تو اِنشاءَ اللّٰہ ایسا شخص شہیدوں میں شمار کیا جائیگا۔

بعض دفعہ مُرشد بغیر کِسی وجہ کے سب کے سامنے بے حد زیادتی کر بیٹھے گا جِس کا کوئی جواز سمجھ میں نہیں آئے گا۔ یہ کبھی نہیں بھولنا چاہیئے کہ طریقت میں اوّلین چیز نفس کو مردہ کرنا ہے۔ جب تک یہ مُردہ نہیں ہوتا دِل گداز نہیں ہوتا اور جب تک سوز و درد پیدا نہیں ہوتا تب تک وہ نعمت کے لائق نہیں بنتا۔

ایک زمانہ ایسا بھی تھا کہ طالبان حق کو صحبت کا فیض حاصِل کرنے کے لیے بہت سخت امتحان میں ڈالا جاتا تھا۔ کسی کو کشکول دی جاتی تھی کہ جاؤ تین سَال بھیک مانگو، کِسی کو کئی سَال جنگل میں لکڑیاں ہاتھ سے کاٹنے کی خدمت کرنی پڑتی۔ کسی کو فاقے جھیلنے کا حکم دیا جاتا تھا۔ ـــــ آج اِس تن آسانی اور فِسق و فُجُور کے دور میں ایسے طالبان کا مِلنا دشوار ہے۔ ہاں نفس کو تو کِسی نہ کِسی طرح مُردہ کرنا ہی ہے۔ چنانچہ ایک طریقہ یہ بھی اختیار کیا جاتا ہے کہ مُرید کے نفس کی تذلیل کی جائے تاکہ اُسے تکلیف پہنچے۔ جب طالب شیخ کی اس زیادتی کو بھی اپنی ہی غلطی سمجھنے لگ جاتا ہے تو ایسی ہزار ذِلتوں کو نُوری خلعتیں اپنے لیے سمجھتا ہے۔ اِس طرح نَفسِ اَمّارہ، نَفسِ لَوّامہ بننے لگ جاتا ہے اور پھر نفسِ مطمئنّہ کی طرف ترقی کرنے لگ جاتا ہے ایسا شخص ہر حال میں صبر کا دامن پکڑے رہتا ہے اِس کے قلب و رُوح ذِکر میں مشغول رہتے ہیں۔ زبان

Marfat.com

شکر کرنے لگ جاتی ہے اور عقل اپنی حد میں رہنے لگ جاتی ہے۔

صحبت کی حقیقت جس طالب کو معلوم ہوگئی اُس نے اپنی منزل کا سُراغ پالیا۔ صحبت میں نشست کا خاص خیال رکھا جائے یہ دو زانو یا چار شاخہ (یعنی آلتی پالتی مار کر بیٹھنا) ہو اور اِس چار شاخہ نشست میں خیال رکھیں کہ دونوں پاؤں کے انگوٹھے رانوں کی اندرونی طرف شدت سے پیوست رہیں۔ یہ شروع شروع میں کچھ مشکل معلوم ہوگا۔ یہ یوگا کی مشق کرنے والے ہی آسانی سے کرسکتے ہیں مگر ہاں اگر دونوں کو نہیں تو ایک پاؤں کو تو ایسے رکھ سکتے ہیں دوسرے پاؤں کی بھی آہستہ آہستہ پیوست اسی طرح ہوجائیگی۔ کچھ وقت لگیگا۔ پاؤں کا انگوٹھا ران کے ایسے مقام کو دباتا رہتا ہے جس سے نفسانی قوت کمزور ہوتی رہتی ہے اور قوتِ ارادی مضبوط ہوتی جاتی ہے۔ اپنے مُرشد سے اس بارے میں مُفصّل ہدایات لینی چاہئیں۔

نشست جو بھی اِختیار کی جائے ایسی ہو کہ جسم کسی تکلیف میں مُبتلا نہ رہے بلکہ اس میں آسانی پیدا کی جائے تاکہ جسم میں ایک خاص قسم کی راحت محسُوس ہو۔ یاد رکھیں جسم اگر تکلیف کا احساس برابر کر رہا ہو تو حصولِ فیضان ٹھیک طرح نہیں ہوسکے گا۔

اگر ایسی نشست کسی بیماری یا مجبوری کی وجہ سے ناممکن ہو تو وہ معذوری سمجھی جائیگی۔ ایسی حالت میں جو نشست آسان اور ممکن ہو وہ اختیار کر لی جائے۔ مگر طبیعت میں عاجزی وانکساری پُوری صحبت کے دوران قائم رکھی جائے۔ عاجزی وانکساری اُسی وقت صحیح معنوں میں پیدا ہوتی ہے جب سالک اپنے آپ کو تمام حاضرین سے کمتر اور کم علم سمجھے گا۔ وہ جو اپنے آپ کو دوسروں سے بہتر سمجھتا ہے اُسے صُحبت اُٹھانے کی ضرورت نہیں۔

Marfat.com

اگر مُرشد اہل نظر ہے تو وہ ایسے شخص کی طرف کبھی توجہ نہیں کرے گا اور اُسے اُسی کے حال پر چھوڑ دے گا۔ حتیٰ کہ وہ خود بخود مجلس میں آنا چھوڑ دے گا۔

صحبت حاصِل کرنے کے لیے جانے سے پہلے صاف ستھرے اور پاکیزہ کپڑے پہننے چاہئیں۔ بہتر ہوگا کہ ایک جوڑا اِسی مقصد کے لئے بنوا کر گھر میں علیحدہ رکھ لیا جائے۔ غسل کرنے کے بعد خوشبُو لگائیں۔ یاد رکھیں صفائی نِصف ایمان ہے۔ خوشبو سے مشام جاں مُعطّر ہو جاتے ہیں۔ فضا بھی انتہائی لطیف ہو جاتی ہے۔ ذِکر کے وقت ملائکہ کا نُزُول ہوتا ہے تو لَطِیف و مُعطّر فضا سے اُنہیں راحت ملتی ہے اور وہ خوش ہو کر ذکر سُنتے ہیں اور دُعا کرتے ہیں۔ ملائکہ اتنی لطیف مخلوق ہوتی ہے کہ اُن کے جسم سے آر پار دیکھا جا سکتا ہے۔ ایسی مخلوق ذرا سی بدبُو کی بھی مُتحمل نہیں ہو سکتی۔ ایسی عُمدہ اور لَطِیف محفل میں بعض رُوحوں کی توجہ بھی اِس مجلس کی طرف ہو جاتی ہے اور اُن کی رُوحانیت بھی جلوہ فگن ہونا شروع ہو جاتی ہے۔ اولیاءُ اللہ کے اس تصرُّف کو اہلِ دل خوب سمجھتے ہیں ایسے مَواقع پر خُوب فیض یاب ہوتے ہیں۔ اِس لیے فضا کا مُعطّر اور پاک ہونا اِنتہائی ضروری ہے۔

صُحبت کے لیے آنے والے کو جہاں جگہ مِلے بیٹھ جائے۔ محفل میں پھلانگنا نہیں چاہیئے۔ کچھ لوگ اِس سے مُستثنیٰ ہوتے ہیں۔ یہ اپنے مُرشد کے خُلفائے کرام یا خاص منظُور نظر ہوتے ہیں۔ شیخ اُن کو خود پاس بیٹھنے کا اشارہ کرتا ہے۔ یہ ایک قِسم کا حُکم ہے اور اَلْاَمْرُ فَوْقَ الْاَدَبْ لسے بجالانا چاہیئے۔ ایسی صُورت میں دوسروں کو دِل تنگ نہیں کرنا چاہیئے نہ ہی حَسد کرنا چاہیئے اگر مُرشد کے قریب جگہ خالی نہ ہو تو کوئی صاحب اپنی جگہ دینے کا اشارہ کریں اور مَطلُوبہ صاحب کو اشارہ کرکے وہاں پر بلا کر جگہ دیں اور خود

Marfat.com

کسی اور جگہ بیٹھ جائیں۔ یہ سب کچھ اپنے مُرشد کی خُوشنوْدی کے لیے کریں، دکھاوے کی خاطر نہیں۔

جب مُرشد کو مَسند نشین نہ پائیں شاید کسی وجہ سے آنے میں دیر ہوگئی ہو تو اِس عرصہ میں دنیاوی باتیں کرکے اپنے اعمال کو ضائع نہیں کرنا چاہیئے، بلکہ خاموشی سے یا تھوڑی تھوڑی اُونچی (تاکہ دوسرے باتیں کرنے والوں کو بھی نیکی کی ترغیب ہو) آواز سے ذکر شروع کر دینا چاہیئے یا مُراقبے کی مشق میں لگ جانا چاہیئے۔

ہمیشہ اپنے گمان کو نیک رکھنا چاہیئے۔ اَللّٰہ تَعَالٰی فرماتا ہے:

"اے ایمان والو! بہت سے گمانوں سے بچو۔ بے شک کچھ گمان گناہ ہیں اور دوسروں کے عیب تلاش نہ کرو اور ایک دوسرے کی غیبت نہ کرو۔"

جس کا جتنا ایمان کمزور ہوگا وہ اتنی ہی بدگمانی میں مُبتلا ہوگا اور دوسروں کے عَیب تلاش کرکے اپنی عاقبت کو برباد کرتا رہے گا۔

اگر کسی پر شیخ مہربانی فرمائے تو سمجھا جائے کہ وہ اس نعمت کے قابل ہے اور دِل میں دُعا کرے کہ "اللّٰہ تَعَالٰی مجھے بھی اسی طرح اپنے شیخ کی محبت و شفقت خیر و سلامتی کے ساتھ عطا فرما۔ اور وہ نعمت جو مُنہ کے بل گرادے اے اللّٰہ میں اُس سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔"

دِل کی صفائی اور ارتقائے رُوحانی اچھے گمانوں سے ہے۔

جو اَوراد و وظائف، مشق، ذکر اور دیگر مُجاہدے شیخ نے بتلائے ہیں اُن پر سختی سے کاربند ہو جانا چاہیئے۔ اگر اُس کے کرنے میں کچھ دِقّت ہو تو مُعاملہ شیخ کی خدمت میں پیش کرنا چاہیئے وہ جیسا مُناسب خیال فرمائینگے تجویز فرمائیں گے۔ کوئی قابل ذکر خواب یا مُشاہدہ بیداری میں ہو تو شیخ سے پہلی فُرصت میں

Marfat.com

عرض کیا جائے۔ کیونکہ یہ سب اُسی کی نظرِ کرم کا نتیجہ ہے۔ طالب کا اپنا کوئی کمال نہیں۔ اِس کا بھی خیال رکھا جائے کہ یہ تاثر نہ ملے کہ یہ چیزیں از رُوئے فخر بیان کی جارہی ہیں بلکہ ایک طالب علم کی حیثیت سے اپنی کمزوری علم کی وجہ سے بیان کی جارہی ہیں۔ اِس لئے کہ اگر کوئی اِصلاح مقصود ہو تو وہ ہو جائے اور کوئی ہدایات ضروری ہوں تو وہ عطا ہو جائیں۔

شیخ کے بتائے ہوئے سبق میں ناغہ کرنا کسی سانحہ عظیم کا باعث ہو سکتا ہے عطا کئے ہوئے اوراد ہر میدان میں خواہ وہ دین کا ہو یا دنیا کا طالب کے لیے دفاعی اسلحہ کا کام دیتے ہیں۔ چاہیئے تو یہ کہ اگر کسی روز مجبوراً قضا ہو جائیں تو دوسرے روز قضا ادا کر دیئے جائیں۔ اگر یہ بھی نہیں کر سکتا تو بطور کفارہ غریب بھوکے کو کھانا کھلا دے یا نقدی کی صورت میں صدقہ نکال دے۔ روایت ہے کہ ایک درویش گھوڑے سے گر گئے ٹانگ ٹوٹ گئی جب آپ نے وجہ دریافت کرنے کے لیے فکر کے دریا میں غوطہ لگایا تو القائے ربانی سے معلوم ہوا کہ یہ اوراد کے قضا ہونے کی سزا ملی ہے۔ اہلِ ظاہر کے لئے فرض نماز کی قضا ہے مگر اہل باطن کے لیے نماز اور اوراد دونوں کی قضا ادا کرنا ہے۔ جب کوئی اپنے اندر مجاہدہ کرنے کی تڑپ پائے تو وہ اپنے شیخ سے درخواست کرے۔ اگر وہ مناسب سمجھے گا اس راہ پر ڈال دے گا۔ مناسب ہدایات اور توجہ باطنی سے بھی نواز دے گا۔ مجاہدے کی مشقیں زیادہ کر دے گا۔ بصورت دیگر وہ خاموش رہے گا یا ٹال دے گا جیسا وہ حکم دے اُسی پر عمل کرنا چاہیئے اور اپنے نفس کو اُس کے حکم پر راضی کرنا بھی بہت بڑا مجاہدہ ہے۔

جب طالب کو تصوّر، اورادِ وظائف، تلاوتِ قرآن کریم میں استقامت

Marfat.com

حاصل ہو جائے گی تو فیضان کے دروازے کھُلنے شروع ہو جائیں گے۔ کیف وسرور و مستی کا آغاز ہو گا۔

تلاوت قرآن سے کبھی غافل نہیں ہونا چاہیئے۔ تھوڑا پڑھے۔ اچھی طرح دل لگا کے صحت لفظی اور خوش الحانی کے ساتھ پڑھے مگر معنیٰ کے ساتھ تاکہ کلامِ ربانی کو سمجھتا بھی جائے ایسے موقعوں پر نفس کے حملوں سے بچنا چاہیئے وہ آپ کو عالم و فاضل بنانے کی کوشش کرے گا عجیب عجیب نکتے دِل و دماغ میں پیدا کرے گا۔ ایسے موقع پر اَللّٰہ تَعَالیٰ کی پناہ مانگنی چاہیئے۔ تفسیرِ قرآن ہر ایک کے بس کی بات نہیں۔ یہ ایک زبردست فن ہے۔ اِسے حاصِل کرنے کے لئے کسی عالم یا فقیر کامل کے آگے زانوئے ادب طے کرنا ضروری ہے۔ کوئی بھی تفسیر پڑھنا ہو تو اِس بات کی تصدیق ضروری ہے کہ وہ تفسیر کسی عالِم باعمل اور صحیح العقائد مُفسّر کی لکھی ہوئی ہو۔ جس آیت کا مطالعہ کرو اُس کی گہرائی میں پہنچنے کی کوشش کرو۔ اَللّٰہ کا کلام شجرِ مُوسیٰ ہو کر سُنو۔ مطالعے کے بعد جہاں تک ہو سکے اور جتنا ہو سکے اَللّٰہ کے احکام کی پابندی کی جائے۔ دِل کے نُور سے سرور حاصل کرو۔ اور عقل کے فتور سے بچا جائے اور وسوسوں کی یلغار پر قابو رکھا جائے۔

؎ "خرد واقف نہیں ہے نیک و بد سے
بڑھی جاتی ہے ظالم اپنی حد سے"

فجر کے وقت تلاوتِ قرآن افضل ہے یا پھر پچھلی رات میں۔ قرآن کو ٹھہر ٹھہر کر پڑھنا چاہیئے۔ ہر لفظ صاف صاف اور صحیح طور پر ادا ہو۔ اچھی پیاری آواز سے پڑھنا چاہیئے۔ جب پڑھتے وقت رِقّت طاری ہونے لگے اور وجد آنے لگے تو سمجھے کہ اَللّٰہ تَعَالیٰ کا بہت بڑا انعام ہو رہا ہے۔ قرآن پاک

Marfat.com

کا وجدان تمام وجدانوں کا بادشاہ ہے۔ اِس کے سامنے کسی وجدان کی کوئی حقیقت نہیں۔

تلاوت کی اِس قدر فضیلت ہے کہ اگر تلاوت کی وجہ سے طالب کے اوراد و وظائف رہ بھی جائیں تو اُسے اُن کا ثواب اِسی طرح ملتا ہے جیسے اُسے روزانہ تلاوت وظائف کرنے میں ملتا رہا یعنی کوئی ناغہ شمار نہیں کیا جاتا۔ تلاوت دِل کی کمال صفائی کا باعث ہے۔ جسم و روح دونوں کی کثافت دور ہو جاتی ہے اور ذکرِ قلبی بھی خُوب زور پکڑتا ہے۔

شیخ کی صُحبت میں مختلف قسم کے لوگ نظر آئیں گے ایک تو وہ جو حلقہ بگوش ہو چکے ہیں۔ جنہیں مُرید یا ارادت مند کہا جاتا ہے۔ دوسرے وہ جو تلاشِ حق کی وجہ سے صحبت میں آئے۔ جی لگ گیا اُمید بندھ گئی۔ اب وہ عقیدت مند تو ہو جاتے ہیں مگر مُریدی کا فیصلہ ابھی اُنہیں کرنا باقی ہوتا ہے۔ تیسرے اہلِ دنیا جو اپنی دولت کے اضافے کی فکر میں سہارے یا وسیلے کی تلاش میں آتے ہیں۔ بہ الفاظ دیگر اپنی دنیاوی دولت کا بیمہ کسی روحانی کمپنی سے کروانے کی فِکر میں ہیں اُن کے کاروباری اور گھریلو مسائل بے شمار اور پیچیدہ بھی ہوتے ہیں۔ اگرچہ وہ جسمانی طور پر مؤدّب بیٹھے نظر آتے ہیں لیکن اُن کے دل و دماغ کی پراگندگی کی وجہ سے محفل کی لطیف فضا کثیف ہونا شروع ہو جاتی ہے۔ بظاہر تو وہ محبت اور ایثار کے دعوے بڑھ چڑھ کر کریں گے مگر جُوں جُوں اُن کے دُنیاوی مسائل حل ہوتے جائیں گے یہ غائب ہونا شروع ہو جائیں گے۔ انہیں کے بارے میں کسی نے کیا خوب کہا ہے ؎

دِل ناداں ذرا محتاط رہنا ❊ محبت بھی تجارت ہو گئی ہے

Marfat.com

کچھ لوگ ایسے بھی ہوتے ہیں جو پہلے ہی کسی مردِ کامل کے ہاتھ پر بیعت ہوتے ہیں مگر نیک صحبت کی حرص رکھتے ہیں اور "زیارتِ بزرگان کو کفّارہ گناہ" سمجھتے ہوئے آجاتے ہیں۔ یہ لوگ اِتنے سعادت مند ہوتے ہیں کہ اُنہیں اگر کوئی فیضان ملتا بھی ہے تو سمجھتے ہیں کہ اُنہیں یہ سب کچھ اپنے مُرشد پاک کے وسیلے سے مِلا ہے۔ یہ بہت مبارک لوگ ہیں۔ ان کا لحاظ کرنا چاہیئے۔ اِن سے محبّت کرنا چاہیئے۔ اِن کی شمولیت محفل کے لیے باعثِ برکت ہے۔ اس بات کا تعصّب نہیں کرنا چاہیئے کہ وہ آپ کے سلسلہ طریقت میں منسلک نہیں۔

بعض لوگ حُجتی ہوتے ہیں۔ صِرف عِلمی بحث چھیڑتے ہیں۔ مقصد شر پھیلانا ہوتا ہے نہ کہ نیکی۔ یا فیضان کا حاصل کرنا۔ جو لوگ دُرولیشوں سے بھری محفل میں اِس لئے سوال کرتے ہیں کہ وہ انہیں اپنی شیطانی دلیلوں سے ہرا دیں گے اور دوسرے لوگ اُن کی عِلمی برتری مان لیں گے۔ اللہ تعالیٰ اُن پر جلد ہی اُن کی بدنیتی کی وجہ سے ذلّت مُسلّط کر دیتا ہے۔ اور اُس کے بعد اُن کی رسوائی کا دور شروع ہو جاتا ہے۔ کیونکہ کوئی فقیر از خود مسند پر نہیں بیٹھتا ہے وہ کِسی کا بٹھایا ہوا ہوتا ہے۔ اُس کا مالِک و خالِق دیکھ رہا ہوتا ہے۔ لوگ نہیں جانتے کہ اَللہ تعالیٰ اگر توّاب ہے تو مُنتقِم بھی ہے۔ جو اُس کے فقیر کی توہین کرتا ہے وہ اُس سے اپنے فقیر کا بدلہ ضرور لیتا ہے۔ دیر ہو یا سویر یہ اُس کا اپنا اختیار ہے۔ اِس میں کسی کا کوئی دَخل نہیں۔

اور جو شخص ہدایت اور اصلاح کے لیے سوال کرتا ہے اُس کا انداز نہایت ہی عاجزانہ اور پیارا ہوتا ہے۔ وہ ضرور بامُراد ہو کر ہی رہتا ہے۔ وقت آتا ہے جب اَللہ تعالیٰ اُس کے قلب کے دریچے کھول دیتا ہے۔ اپنے نفس کی بڑائی کی خاطر کبھی کوئی سوال نہیں کرنا چاہیئے۔ یہ بہت

Marfat.com

بُری اور گمراہ کن بات ہے۔ اُسے یہ بُری عادت ایک دِن اس طرح گرا دیتی ہے کہ مُجسّم شیطان بن جاتا ہے۔ شیطانی اَنا اندر حلول کر کے اُس کے دل و روح کو برباد کر دیتی ہے۔

جِس شخص کی صحبت سے کوئی فائدہ نہ ہو اُس سے بچنا چاہیئے۔ جس شخص کی صحبت سے فائدہ ہو اُس کا دامن کبھی نہیں چھوڑنا چاہیئے اور اُس کا ہمیشہ ادب کرنا چاہیئے۔ جس کو تمہاری صحبت سے فائدہ ہو اُس کو مت چھوڑو۔ بے حد محبت اور شفقت کرنا چاہیئے تاکہ ساتھ ساتھ پیوست رہے اور خوب فیضان اُٹھائے۔ جس شخص کو صُحبت سے کوئی فائدہ نہ ہو اُس کو اپنی صُحبت سے دور رکھنا چاہیئے تاکہ وہ اپنا وقت بیکار ضائع نہ کرے۔ اور آپکے ہم نشین بھی اُس کے نقصان سے محفوظ ہو جائیں گے۔

تصوّف کی راہ ہیجڑوں کی راہ نہیں ہے۔ یہ مَردانِ حق کی راہ ہے۔ اس میں قدم قدم پر ایثار ہی ایثار کرنا ہوتا ہے اور تکلیفیں ہی تکلیفیں اُٹھانی ہوتی ہیں۔ اِس میں اپنی کثیف جان کو گلانا پڑتا ہے تب جا کر ایک نئی اور لطیف جان عطا ہوتی ہے۔ جو اپنی جان کو تکلیف میں نہیں دیکھ سکتا اُس کو اِس راہ میں پڑ کر اپنے وقت کو ضائع کرنے سے کیا فائدہ۔

جب شیخ کی صحبت میں دوسرے لوگوں کو کیف و سُرور رقص و وَجد اور بے اختیاری ذکر بالجہر میں دیکھے تو غمگین نہیں ہونا چاہیئے بلکہ اَللّٰہ تعالیٰ کا شکر بجا لانا چاہیئے اور کہنا چاہیئے "اے اَللّٰہ تو نے میرے شیخ کی محفل پر فیضان کی اس قدر بارش کی ہے اور تیرے کرم کی وجہ سے میں بھی اِس بابرکت محفل میں شامل ہوں میرے دِل کی بنجر زمین پر بھی یہ بارانِ رحمت خیر و سلامتی سے برسا۔ میرے لیے بھی کرم کی راہیں کھول دے۔ اور ایسا

Marfat.com

انعام فرما کہ مجھے اپنی مخلوق کے لیئے نافع بنا۔ اُن کی ایسی خدمت کی توفیق دے جس سے تو مجھ سے راضی ہو جائے۔ مجھے تکبّر، حَسَد، غیبت اور منافقت سے بچا۔ اگر تُو نے کرم نہ فرمایا تو میرا پلید نفس مجھے اِن میں مُبتلا کر کے تباہ و بَرباد کر دے گا۔

فیضان کی حفاظت کے لیے تصوُّرِ شیخ، ذِکرُ اللہ اور اپنے نفس کے محاسبے سے کسی لمحہ غافل نہیں ہونا چاہیئے۔ جب نفس کی مخالفت میں ثابت قدمی حاصل ہو جائے گی تو نعمتِ خداوندی کا انعام کسی وقت بھی ہو سکتا ہے۔ نفس کو عاجزی وانکساری اور ذلّت کا لقمہ کھلاتے رہنا چاہیئے۔ سلامتی اِسی میں ہے۔

طالب کو چاہیئے کہ جہاں تک ممکن ہو روزی حلال کی کمائے مُشتبہ لقمہ سے بچنا چاہیئے۔ اگرچہ اِس دور میں یہ ناممکن ہو چکا ہے مگر کوشش تو کرنا ہی چاہیئے نتیجہ کچھ بھی ہو۔ اِس طرح مُشتبہ روزی کے نقصان سے کافی حد تک بچنے کی اُمید ہے۔

زبان کو جھوٹ، غیبت، بدگمانی اور لَغوِیات سے محفوظ رکھنا چاہیئے کیونکہ اِس زبان سے ذِکر کرنا ہے۔ حضُور صلّی اللہ علیہ وسلّم پر دُرود بھیجنا ہے۔ اَللہ تعالیٰ کی جناب میں پانچ وقت نماز کے لیے پیش ہونا ہے۔ جو مُنہ اور زبان کو پاک رکھے گا اُس کی بات اور دُعا میں جلد ہی اثر پیدا ہو جائے گا۔

نماز مومن کی معراج ہے۔ نماز کا چور سب سے بڑا چور ہے۔ جو ارکانِ نماز کو صحیح اور حضوری کے ساتھ ادا نہیں کرتا وہ نماز کا چور ہے۔ اگر نماز صحیح ادا کی جائے تو سوتے وقت تک سب گناہ دُھل جاتے ہیں۔ مگر جب دِل گناہوں سے بیمار ہوتا ہے تو انسان نماز بھی ادا نہیں کر سکتا۔ ایسی صورت میں کسی اہلُ اللہ کی صحبت اُٹھائے جب اسکے فیضانِ باطنی سے

Marfat.com

قلب صاف ہوجائے گا اور گناہوں کا بوجھ اُتر جائے تو بغیر کسی کے کہے خود ہی نماز شروع کر دے گا۔ مُبتدی کو جب فیضان عطا ہونا شروع ہوتا ہے تو بعض دفعہ وہ اپنی طَلب کی شِدّت کی وجہ سے یہ غلطی کر بیٹھتا ہے کہ اِدھر اُدھر اور بزرگوں کے پاس جانا شروع کر دیتا ہے۔ وہ جب اس کی تعریف کرتے ہیں تو اُس کا نفس پھُول جاتا ہے۔ اپنے شیخ کو بتاتا تک نہیں۔ حتّٰی کہ یہ اَحمق اپنے شیخ سے بھی توقع کرنا شروع کر دیتا ہے کہ شیخ اِسی طرح اُس کی تعریف کرے۔ اِس کے بعد طلب بے لگام ہو جاتی ہے۔ جِدھر کو مُنہ اُٹھتا ہے چل دیتا ہے۔ مختلف مزاروں پر حاضری دینا شروع کر دیتا ہے۔ کِسی مزار پر کچھ فیضان بھی عَطا ہو جاتا ہے۔ مُراقبے شروع کر دیتا ہے۔ یہ نہیں بھولنا چاہیئے کہ وراثت صِرف ماں باپ سے ملتی ہے۔ جب تک ماں باپ کی نگاہِ کرم ہے محلّے والے اور دُوسرے لوگ بھی اس کے ماں باپ کی عظمت اور تعلّق کی نسبت کی وجہ سے اُس کے سَاتھ عزّت اور تواضع سے پیش آتے ہیں۔ ایسی عِزّت کو وُہ اپنے ہُنر اور کمال کی وجہ سے سمجھتا ہے۔ جب ماں باپ کو اُس غرور اور خُود سَری کا عِلم ہوتا ہے۔ وہ سمجھاتے ہیں اور اِصلاح کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ جب سب کوششیں ناکام ہو جاتی ہیں تو اُسے تنگ آکر عاق کر دیتے ہیں اور اس کا عام اعلان بھی کر دیتے ہیں۔ اُس وقت اُس کی آنکھ کھُلتی ہے۔ وہی لوگ جو عزّت کرتے تھے اب اس کی صورت بھی دیکھنا انہیں گوارا نہیں۔

مُرشد ایسے بدنصیبوں کو اشاروں کنایوں سے سمجھاتا رہتا ہے۔ مَردِ کامِل براہ راست کبھی کسی کا نام لے کر اُس کی تذلیل نہیں کرتا۔ کیونکہ مَقصد رسوائی نہیں اصلاح ہوتی ہے۔ مگر یہ ایسے بُوم بے دَال ہو چکے ہوتے ہیں

Marfat.com

کہ سمجھتے ہیں کہ یہ سب کچھ دوسروں کے لیے کہا جا رہا ہے اُن کے لیے نہیں۔ وہ تو ان چیزوں سے بہت بلند ہیں پھر شیخ مجبور ہو کر تنہائی میں بلا کر اِس غلط رَوِیّے کے متعلق بتاتا ہے۔ اگر قلب میں اَزلی سعادت موجود ہے تو نادم ہوتا ہے اور توبہ میں مشغول ہو جاتا ہے۔ اگر بدنصیب اور نفس کا بندہ ہے اور قلب پر غفلت کا پردہ پڑ گیا ہے تو وہ شیخ سے روگردانی کر لیتا ہے اور جگہ جگہ جا کر اپنے شیخ کے نقائص بیان کرتا ہے۔ لوگوں کے دل میں اُس کے خلاف نفرت پیدا کرتا ہے۔ اکثر لوگ غیبت اور بُرائی سُن کر خُوش ہوتے ہیں وہ حقائق کی جانچ پڑتال نہیں کرتے۔ وہ بھی ایسے گمراہ مُرید کی ہاں میں ہاں ملاتے ہیں اور مستوجب عذاب الٰہی ہو جاتے ہیں۔ مُرید سمجھتا ہے کہ اس طرح بدنام کر کے شیخ کو مجبُور کر دے گا کہ وہ اس کے ساتھ مصالحت کرے۔ اگر شیخ دنیا دار ہے اور نذرانوں کی خُوب یافت ہے تو مُرید کی اِس کردار کُشی کی مہم سے گھبرا کر مصالحت کر لیتا ہے مگر جو صحیح معنوں میں فقر کے اعلیٰ مقام پر فائز ہے وہ عزّت و ذِلّت کی پرواہ نہیں کرتا۔ اُسے معلوم ہے دونوں شانیں سرکاری ہیں اور یہ سب اسی کی طرف سے ہے۔ دوست دیکھ رہا ہے۔ وہ ایک نہ ایک دِن حق و باطل کو جُدا کر کے دکھا دیگا۔ دشمنوں کو کیفرِ کردار تک پہنچا دے گا۔

اگر کوئی مُرید معافی مانگے تو اُسے معاف کرنے میں عُجلت کرنا چاہیئے۔ اگر وُہ رسمی معافی مانگتا ہے تو وہ صادق نہیں۔ اگر اس کا شرّ اور فتنہ باقی ہے تو اُس کو معافی دینا نیکوں پر ظُلم کرنا ہوگا۔ جس کو صِدق ہوگا وہ عملی ثبوت دے گا۔ جہاں جہاں اُس نے اپنے شیخ کے خلاف بکواس کی ہوگی اُنہی لوگوں کے سامنے اور اپنے لوگوں کے سامنے برملا نادِم ہو کر کہے گا کہ اُس نے

Marfat.com

اپنے شیخ کے خلاف جو کچھ اب تک کہا ہے وہ اُس کے نفس کی شرارت اور شیطان کا بہکا وا تھا۔ یہ کہ اُس نے اپنے شیخ پر زیادتی اور ظلم کیا۔ ایسا شخص لوگوں کو گواہ کرکے اَللّٰہ سے اپنے اِن گناہوں کی معافی مانگے گا اور نہ صرف یہ بلکہ جن جن لوگوں کے سامنے اپنے مُرشد کے خلاف بکواس کرکے ان کے جذبات کو مجروح کیا ہو گا پہلے ان سے بھی معافی مانگے گا۔ وہ معافی دینگے تو اس سے شیخ کے دل میں بھی کچھ گنجائش پیدا ہوگی۔ مگر یاد رکھیں منافق کبھی ایسا نہیں کرے گا۔ اس لیے کہ معافی کے ساتھ ساتھ وہ اپنے نفس کی عزّت کی بھی پُوری پوری حفاظت کرے گا۔ یعنی درپردہ وہ اسی طرح اپنے پلید نفس کا تابع ہے اور پھر موقع ملے گا تو کون کہہ سکتا ہے کہ اُس کے نفس کی پلیدی دوبارہ نہیں اچھلیگی۔ ایسے شخص کے قول و فعل کا اعتبار نہ کرنا چاہیئے۔ مومن ایک سوراخ سے دو بار نہیں ڈسا جاتا۔ آپ دیکھتے ہیں پھر بھی کئی مومن ایک ہی شخص سے دو بار ڈسے جاتے ہیں ایسا اس لیے ہے کہ وہی سانپ کسی اور سوراخ میں چھپ کر پھر ڈس جاتا ہے۔ مومن بے چارہ کیا کرے۔ جو نیک نفس ہو گا وہ ان سے بچے گا کیونکہ وہ اپنی معافی خلوص دل سے مانگ رہا ہے اور وہ تو یہاں تک بھی کہے گا لوگو تم بھی میرے لیے بارگاہ ربّ العزّت میں معافی طلب کرو۔ جب تک اَللّٰہ تعالیٰ اُسے معاف نہیں کرتا اور اُس کے شیخ پاک کے دل کو اُس کی طرف شفقت سے رُجُوع نہیں کرتا وہ آہ وزاری کرتا رہے گا۔ جب وہ ایسا کرے گا تو ایک تو اُس کی صداقت کا ثبوت ملے گا اور دوسرے اُس کے نفس کو ذِلّت ملیگی اور ملتی رہے گی۔ اور آئندہ کے لیے اُس پر نفس و شیطان کا حملہ کامیاب نہیں ہو گا۔ اور جب مُرید چُھپ چُھپ کر، ہیرا پھیری کرکے اور کسی سیاست کے تحت معافی مانگے تو سمجھو کہ وہ دُنیا داری کر رہا ہے اور یہ بھی نفس کی خاطر کر رہا ہے نہ کہ اَللّٰہ کی

Marfat.com

خاطر۔ ایسے شخص سے پرہیز ہی کرنا چاہیئے۔

وہ مُرشد کے خِلاف ذَلیل و رُسوا کرنے کے لیے کتنا ہی پروپیگنڈا کیوں نہ کرے آخرکار فتح حق کی ہوگی۔ اَللّٰہ تَعَالیٰ اُس سے بدرجہا بہتر مخلوق کو اس فقیر سے فیضان حاصل کرنے کے لیے بھیج دے گا اوران لوگوں سے ایسے منافقوں سے زیادہ بہتر اور موثر فلاحی کام بھی کروائے گا۔ فقیر دُنیا والوں کی یَلغار سے کبھی نہیں گھبراتا۔ وہ حضور صلّی اللہ علیہ وسلّم کی حیات طیّبہ کو ہر گھڑی اپنی نگاہ میں رکھتا ہے اور کبھی نہیں بھُولتا کہ آپ کو اَہلِ مکّہ اور دوسرے لوگوں نے کیسی کیسی اذیّتیں پہنچائیں۔ یہاں تک کہ ہجرت کرنا پڑی۔ جان لینے کے منصُوبے بنائے گئے۔ آپ کو جادُوگر کہا گیا۔ غرضیکہ کوئی سِتم نہیں چھوڑا جس کو حضور صلّی اللہ علیہ وسلّم پر نہ توڑا گیا ہو۔

یاد رکھئے مزارات کی حاضری بے حَد فائدہ مند ہے مگر وقت سے پہلے اور اپنے شیخ کی اجازت کے بغیر جو حاضری دیتے ہیں اُنہیں فائدہ کم اور نُقصان بہت زیادہ پہنچ جاتا ہے۔ جب مُرید اِس قابل ہوجائے گا تو شیخ نہ صرف مزارات کی حاضری کی اجازت دے گا بلکہ حاضری کے وقت اُس کے قلب پر خصُوصی نظر بھی رکھے گا اور ایک نہ ایک دن کشفُ القُبُور بھی حاصِل ہوجائے گا۔ بعض صاحب مزار جمالی ہوتے ہیں اور بعض جلالی۔ مزاج جُدا جُدا ہوتے ہیں۔ ہمیشہ اپنے سلسلے کے بزرگوں کے مزارات سے اِبتدا کرنی چاہیئے اور جب کشف القبور حاصِل ہوجائے تو دوسرے سِلسِلوں کے مزارات پر جانا شروع کردے۔ کیونکہ اُس وقت تک مزارات پر حاضری دینے کے آداب حاصل ہوجائیں گے۔ اگر طبیعت کشفُ القبُور کے حصُول سے پہلے ہی زیادہ بے چین ہوجائے تو

Marfat.com

مزارات پر جاکر قرآن خوانی اور دوسرے اوراد و وظائف پڑھ کر صاحبِ مزار کی روح کو اس کا ایصالِ ثواب کردے۔ بہت کافی ہے۔ وہ اس کے بدلے دُعائے خیر سے نواز دیا جائے گا۔ اور طالب کے لیے یہ دُعائیں جب بہت سی ہو جائینگی تو اس کا نفع اس کے سامنے خود بخود آجائے گا۔ یا وہ محسوس کرے گا۔

جب شیخ کی صحبت میں ارشادات سُنتے سُنتے کسی جُملے سے دل پر خوب چوٹ لگے اور خاص اثر ہو تو سمجھ لینا چاہیئے کہ فیضان کی گھڑی آپہنچی ہے۔ فیضِ الٰہ ناگاہ پہنچتا ہے مگر یہ کبھی بھولنا نہ چاہیئے کہ دل آگاہ کو پہنچتا ہے۔ شیخ کی صحبت میں باقاعدگی سے حاضری کے دِل دِلِ آگاہ ہو جاتا ہے۔ ایسی کیفیت میں فیضِ الٰہی کا منتظر رہنا چاہیئے۔ اُس گھڑی طالب اپنے شیخ کے تصوّر میں محبّت اور کمالِ انکساری سے غرق ہو جائے۔ اور دوسری ہر چیز کو بھُول جائے۔ اگر سُنے تو صِرف اَللّٰہ کے ذکر کی آواز کو اپنے قلب سے سُنے۔ باقی ہر چیز کی نفی کر دے۔

اگر شیخ طالب کو توجُّہ روحانی دینے کے لیے اپنے پاس بلائے تو اُسی وقت دِل میں نیّت کرے کہ اِس عنایت ربّانی کے شُکر میں گھر پہنچ کر دو نفل شکرانہ اَللّٰہ کی بارگاہ میں ادا کرے گا۔ جب شیخ توجُّہ دے تو اپنے جسم کو عاجزی سے ڈھیلا چھوڑ دینا چاہیئے اور روحانی رابطے میں شیخ سے پُورا پُورا تعاوُن کرے۔ اگر طالب اپنی حالت کو نفی میں رکھے گا اور قلب کو رُجوع نہیں کرے گا تو بڑے سے بڑا فقیر بھی توجُّہ دینے میں کامیاب نہیں ہوگا۔ اِس کی کامیابی دونوں کے تعاون پر اور فضلِ رَبّی پر موقوف ہے۔ شیخ نے جس ذکر پر ڈالا ہوا ہے۔

Marfat.com

طالب کو اُسی میں مشغول اور قائم رہنا چاہیے۔ ذِکرِ جلی یا خفی، یہ بھی اجازت لے کر کرے۔ ذِکر جلی میں فائدے زیادہ ہیں مگر تھوڑی دیر (یعنی کوئی سو مرتبہ) کے لیے کرے اس سے زیادہ نہیں۔ باقی کے وقت میں ذِکرِ خفی کرے۔ اَللّٰہ کی بارگاہ سے اُمید رکھے کہ کسی وقت بھی اُس کے دِل کے حجابات اُٹھنے شروع ہوجائیں گے۔ ذکر کے ساتھ تصور کو بھی قائم کرے۔ جب شیخ کی طرف سے شعلہ اپنے قلب میں داخل ہوتے ہوئے محسوس کرے یا مشاہدہ عینی کرے تو پھر اس کو لذّت اٹھائے ذکر، تصوّر ہر چیز کو بھول کر اس میں مستغرق ہوجائے۔ اگر اُس شعلے کے جاگزیں ہوتے ہی دِل کی آنکھ کھُلنے لگے تو ایک نُور ہی نُور نظر آئے گا جہاں تک حدِ نظر ختم ہوتی ہے۔ اور یہ نُور اتنا بڑا ہوگا کہ زمین اور آسمان ملتے ہوئے نظر آئیں گے۔ اس نُور کے رنگ کے متعلق کچھ نہیں کہا جا سکتا۔ ہر ایک کا مُعاملہ جُدا جُدا ہے۔ اور مختلف لطائف کے انوار کے رنگ بھی ایک دوسرے سے بالکل مختلف ہیں۔ اَللّٰہ تَعَالیٰ نے انسان کے جسم میں چند مقامات رکھ دیئے ہیں جن کو صوفیائے کرام کی اِصطلاح میں لطائِف کہتے ہیں۔ ان کی تعداد کے متعلق کسی گروہ نے پانچ کہا ہے کسی نے سات اور بہت کم فقرا نے دس بھی کہا ہے۔ یہ مختلف انوارات اور اسرار کے خزانے ہیں۔ کچھ لطائف مُرشد کے تصرُّف رُوحانی سے جاری کئے جاتے ہیں اور باقی کے لطائف کا جاری ہونا طالب کی اپنی ہمّت پر ہے۔ اگر اس کا مجاہدہ اَللّٰہ تعالیٰ قبول کرلیتا ہے تو کامیابی اُس کو نصیب ہوجاتی ہے۔ ہاں شیخ کامل اس حال میں بھی مُرید کو اپنے بَرزخ میں رکھتا ہے کہ خدانخواستہ کہیں اُس کا قدم پھِسل نہ جائے۔ اگر یہ لطائف جاری نہ بھی ہوں تو طالب کو اِن لطائف کی فکر نہیں کرنا چاہیئے۔ یہ مُقدّر کی

Marfat.com

بات ہے۔ اگر قسمت میں ہے تو اَللہ تعَالیٰ سے ہمت بھی عطا ہو گی اور ہدایت بھی اور طریقہ کار بھی کشف ہو جائے گا۔ جب طالب سُلطانُ الاَذکار سے گذرتا ہے تو پھر اُس کے جسم کا ہر مشام لطیفہ بن جاتا ہے اور ہر بُن و مُو سے ذکر ہمہ وقت جاری وساری رہتا ہے۔ خواہ وہ جاگ رہا ہو یا سو رہا ہو اُس پر ہر وقت انوارات کی بارش ہوتی رہتی ہے۔ اور لمحہ بہ لمحہ اُسے ترقی عطا ہوتی رہتی ہے۔ یہ وہ مقام ہے جہاں وہ فنا فی الشیخ کی منزل میں داخل ہو چکا ہوتا ہے۔ شیخ سے اتّصال کی یہ صورت ہو چکی ہوتی ہے کہ جو کیفیت یا انوارات شیخ پر وارد ہوتے ہیں وہی طالب پر بھی اُس وقت وارد ہوتے رہتے ہیں۔ یہ ایک عجیب مقام وصل ہے بیان نہیں کیا جا سکتا جن کو یہ نعمت ملی وہی اس کے متعلق تفصیلاً جانتے ہیں۔

جو لوگ مجاہدہ از خود شروع کر دیتے ہیں۔ اُن پر شیخ کا ہاتھ نہیں ہوتا وہ اکثر ذہنی توازن کھو بیٹھتے ہیں اور اِس طرح طریقت کی بدنامی کا باعث ہوتے ہیں۔ بعض لوگ مُرید ہونے کے با وجود از خود اِدھر اُدھر کی کتابیں پڑھنے سے یا کسی دوسرے صوفی کے کہنے کے مطابق بتائے ہوئے اُوراد چھوڑ کر نئی مشقیں شروع کر دیتے ہیں۔ اُن بے چاروں کو ایسی رجعت لاحق ہو جاتی ہے کہ نماز بھی ہاتھ سے جاتی رہتی ہے۔

بعض طالبین کو کشائش باطنی نہیں ہوتی یا دیر لگ جاتی ہے۔ وہ اِدھر اُدھر جھانکنے لگ جاتے ہیں اور اس طرح ہرجائی ہو جاتے ہیں اُنکو فیضان تو شاید مِل جاتا ہو مگر اِس سے اُن کے دِل کو کوئی سکُون نہیں مِلتا۔ اپنی منزل سے روز بروز دُور ہوتے جاتے ہیں۔ یہ یاد رکھنا چاہیئے کہ منزل پر صِرف شیخ کا بتایا ہوا سبق ہی پہنچاتا ہے باقی سب وقتی شُعبدہ بازی ہے۔

Marfat.com

اگر طالب محروم ہے تو اپنے نفس کا اچھی طرح پورے انصاف اور دیانتداری سے مُحاسبہ کرے اگر پھر بھی اپنے اندر کوئی قصور نظر نہیں آتا تو پھر ادب اور مصلحت سے کِنارہ کش ہوکر دُوسرے مُرشد کی تلاش میں لگ جائے مقصود اَللّٰہ کی ذات ہے نہ کہ تسبیح۔ تسبیخ جب اپنی محفل کا اختتام فرمائے تو اِن باتوں کا خیال رکھا جائے۔ اگر وہ اختتام دُعا سے کرتا ہے تو پھر دُعا میں شامل ہوئے بغیر نہیں اُٹھنا چاہیئے۔ جب دعائے خیر مانگے تو آپ کو بھی دِل سے عاجزی سے اور گڑگڑا کر مانگنا چاہیئے۔ جب محفل برخاست ہوجائے تو جو تسبیخ کا رائج کردہ طریقہ ہے اُس پر عمل کرنا چاہیئے۔ اگر مصافحہ کیا جاتا ہے تو ادب سے باری باری مصافحہ کرنا چاہیئے ورنہ دُور سے سلام اور خدا حافظ ذرا بلند آواز سے کہہ کر قدم باہر نکالنے چاہئیں۔

اگر تخلیہ میں کوئی بات کہنی ہو تو اِجازت طلب کرو اگر کسی مجبُوری کے تحت شیخ نے اجازت نہ دِی تو ملال نہیں کرنا چاہیئے۔ پھر دوبارہ دوسرے روز اِجازت نہیں مانگنا چاہیئے۔ شیخ پر چھوڑ دینا چاہیئے۔ وہ ضرُور اِنْشَآءَ اللّٰہ خود ہی کسی روز تخلیہ میں بلالے گا۔

باہر نِکل کر اپنے دینی بھائیوں سے مُصافحہ کرو۔ خیریت پوچھو۔ جن سے خاص تعلقات ہیں اُن سے معانقہ کرلو۔ محفل برخواست ہونے کے بعد یہ کوشش ہونی چاہیئے کہ آپ سیدھے اپنے گھر پہنچ جائیں اگر اور کہیں جانا بھی ہے تو گھر پہنچ کر پھر دوسری جگہ کا قصد کیا جائے۔ جن سے گہرے تعلقات نہ ہوں ان سے صرف مصافحہ گرمجوشی سے کرے مُعانقہ نہ کرے۔ بعض لوگوں کے مزاج میں پُوری طرح فراخی نہیں ہوتی۔

جب سکوت کے لمحات کا غلبہ ہو تو طالب کو اپنے شیخ کے اِرشادات

Marfat.com

یاد کرکے اُن پر خوب غور کرنا چاہیئے۔ اِس میں اِتنا ڈُوب جائے کہ اِس بحرِ بیکراں سے ایمان کے موتی نکال لائے۔

جب اپنے گھر لوٹ کر پہنچے تو سب کو سلام کے بعد خُوب دُعائیں دینا چاہئیں۔ اِس لئے کہ پاک محفل سے اُٹھنے کے بعد بھی آپ اَللہ کی رحمت میں مُسلسل کچھ عرصہ رہتے ہیں۔ انوارات کی بارش ہوتی ہے۔ ایسی حالت میں جو کلمۂ خیر مُنہ سے نکالا جائے گا اَللہ تَعَالیٰ قبول فرمائے گا کیونکہ وہ مقبولیت کی گھڑیاں ہوتی ہیں۔ جب اِتنا کرم ہو رہا ہے تو گھر والوں کو محرُوم نہ رکھا جائے۔ ان کو بھی ان برکات میں شریک کیا جائے۔

اکثر لوگوں کو دیکھا گیا ہے کہ وہ محفل میں دَاخِل ہوتے ہی سیدھے صاحبِ مَسند کی طرف رُخ کرتے ہیں اور پہلی ملاقات میں مُعانقے کی کوشش کرتے ہیں اور بعض دفعہ بیٹھے بیٹھے ہی نہایت بھونڈے اور تکلیف دہ طریقے سے مُعانقہ کرتے ہیں۔ اِن لوگوں کا خیال ہوتا ہے کہ فقیر کے سینہ سے سینہ ملنے کے بعد اِنسان نُورٌ عَلیٰ نُور ہو جاتا ہے۔ ایسی بات نہیں ہے۔ عَطائے ربّانی تو اِس راہ میں ادب اور اِخلاص سے ہے۔ جب تک شیخ کسی کو معانقے کے لیے خود اشارہ نہ کرے یا آگے نہ بڑھے یہ جرأت کبھی نہیں کرنی چاہیئے۔ یہ سَراسَر گستاخی ہے اور بعض دفعہ نہایت ہی نقصان دہ ثابت ہوتی ہے۔ اگر فقیر جلالی ہے تو سینہ مِلتے ہی اس گستاخ کے سینہ میں ایسا نِشتر چبھوتا ہے کہ معانقہ کرنے والا ہائے ہائے کرتے ہوئے اُٹھتا ہے اور اُسے ایسے معلوم ہوتا ہے کہ کسی بچھُو نے اُس کے قلب پر ڈنگ مار دیا ہے۔ اس کے بعد اُس شخص کی حالت دگرگوں ہو جاتی ہے بعض فقیر مُصافحہ تک نہیں کرتے۔ یہ سالِک مَجذُوب یا بِالکُل مَجذُوب یا اِنتہائی جلالی کیفیت میں ہر وقت

Marfat.com

رہتے ہیں۔ یہ آنے والے کو دو چار فٹ پر ہی نہایت شفقت سے بیٹھنے کا اشارہ کر دیتے ہیں تاکہ وہ اُن سے مصافحہ کرنے کی کوشش نہ کرے۔

بعض لوگ پہلے ہی صحبت یافتہ ہوتے ہیں مگر اُنہیں اپنے مرشد کی نسبت حاصل نہیں ہوتی۔ وہ نفس کے فریب میں مبتلا ہوتے ہیں اور اٹھنے بیٹھنے والوں کو یہ تاثر دیتے ہیں کہ وہ بہت بڑے صُوفی ہیں اور بڑے روحانی مقام کے مالک ہیں۔ لہٰذا اپنے دوستوں کے ساتھ جب کسی درویش کے پاس جاتے ہیں تو نفس کی عزت ڈھونڈتے ہیں اور اسکے حصول کی خاطر اور اپنے ہم جلیسوں میں اپنا بھرم رکھنے کی خاطر معانقہ کرنے کی زبردست کوشش کرتے ہیں۔

ایک بات یاد رکھیں جو فُقَراء کی صحبت میں اپنے نفس کی عزت کو ڈھونڈتا ہے وہ شیطان کا اصلی مُرید ہے۔ اُس سے بچنا چاہیئے کیونکہ سانپ کا زہر تو جسم تک ہی رہتا ہے اور صحبت بَد کا زہر قلب اور روح تک سرایت کر کے انسان کو بالکل بیکار اور ناقابلِ اصلاح کر دیتا ہے۔ صحبت دراصل ایسی چیز ہے کہ اِس سے مُرید کو پیر کا پتہ چل جاتا ہے اور پیر کو مُرید کی حقیقت معلوم ہو جاتی ہے۔

تصوُّف کی راہ میں ذِکر کا مقام محتاج بیان نہیں۔ اِس کی حقیقت ہر طالب پر واضح اور عیاں ہے۔ پھر بھی دو چار باتیں ضروری سمجھ کر تحریر کی جا رہی ہیں تاکہ مبتدی کچھ فائدہ اُٹھا سکیں انسان کا سانس اندر سے باہر آتا ہے اور باہر سے اندر جاتا ہے۔ اِس کا اِتنا سخت پہرہ دینا چاہیئے کہ کوئی سانس اندر یا باہر اَللہ کے اِسم کے بغیر نہ نکلنے پائے۔ اِس ذکرِ پاس انفاس سے اپنے سانس کی ہر لمحہ حفاظت کرنا چاہیئے۔

Marfat.com

ذِکر بالذّات، ذکرِ نفی اثبات اور ذکر صفاتِ ذات کے علاوہ اور بھی ذکر کی اقسام ہیں۔ ذکر بالذّات " اَللّٰہ" اور نفی اثبات" لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ" اور ذکرِ صفات "سُبْحَانَ اللّٰہ ، اَلْحَمْدُ لِلّٰہ ، اَللّٰہُ اَکْبَرُ" یا کسی اور صفاتی نام کا ذِکر ہے۔ سب ذِکروں کا سردار " ذِکر بِالذّات"۔ ذکر نفی اثبات بھی ذکر ذات کے حصول کے لیے کیا جاتا ہے۔ انہیں اُونچا یا کم اُونچا یا پوشیدہ کرنے کو" ذِکر بِالجہر، ذِکرِ جَلی اور ذِکرِ خَفی" بالترتیب کہا گیا ہے۔ ذکر جہر بلند آواز سے کیا جاتا ہے۔ ذکر جلی تھوڑی سی اُونچی آواز کے ساتھ اور ذکر خفی خاموشی سے بغیر کسی آواز نکالے کیا جاتا ہے۔

ذِکر جہر بلند آواز سے کرے۔ خاصی بلند آواز سے۔ فضا گونج جائے۔ اِس ذکر کے بے شمار فائدے ہیں مگر اسے بستی میں ہرگز نہیں کرنا چاہیئے۔ اسلئے کہ لوگوں کے آرام میں خَلَلْ پڑتا ہے یا بیماروں کے لیے تکلیف کا باعث ہوتا ہے۔ اِن تینوں میں سے کوئی بھی ذکر ہو طالب کو اپنے مُرشد سے اِجازت لینا فرض ہے۔

جِس طرح مُرشد بتائے اُسی طرح کرنا چاہیئے۔ ہر سِلسلہ طریقت کا اپنا اپنا طریقہ اور اپنے اپنے اصول ہیں۔ اگر اُس کو چھوڑ کر دوسرا طریقہ اِختیار کرے گا تو رُوحانی بیماری لاحق ہونے کا خطرہ ہے۔ اور نماز روزہ چھوٹنے کا خطرہ پیدا ہو جاتا ہے۔ اِس راہ میں شوق بہت ستاتا ہے۔ بعض دفعہ اِس قدر کہ طالب ترقّی نہ ہونے کی وجہ سے مایوس ہو کر اِدھر اُدھر سے پوچھ کر یا کوئی کِتاب پڑھ کر از خود ذکر شروع کر دیتا ہے۔ اِس سے اکثر قلب خراب ہو جاتا ہے۔

ہاں ذکر پاس انفاس کا کوئی حرج نہیں۔ سانس کے ساتھ اَللّٰہ اندر لے جائے اور اِسی طرح باہر لائے اور اگر یہ ذکر نفی اثبات سے کرنا ہے

Marfat.com

تو لَآ اِلٰہ سانس کے ساتھ ناف سے شروع کرکے اُوپر تک لائے اور پھر اِلَّا اللہ سانس کے ساتھ اندر لے جائے۔

اگر طالب کو اُس کے مُرشد نے ایک لَطِیفہ پر محنت کا حُکم دیا ہے تو اسی پر لگا رہے۔ بعض درویشوں نے لطیفہ قلب پر کئی سال اِتنی محنت کی کہ فرش سے عرش تک نُور ہی نُور نظر آنے لگا اور اِسی محنت سے اُن کے دوسرے لطائف بھی باری باری جاری ہوگئے۔ حضرت امام ربانی مُجدّد اَلف ثانیؒ نے صِرف ایک لطیفہ قلب پر ہی دس سال تک محنت کی اور پھر نُور کے فوّارے جاری ہوگئے۔

جب سَب لَطائف بیدار ہو جاتے ہیں تو پھر سُلطانُ الاذکار شروع ہو جاتا ہے جِس سے جِسم کا ہر بُن و مُو زبان بن کر ذکر کرتا ہے اور مقام ولایت یہاں سے شروع ہو جاتا ہے لیکن اِس ذکر میں ٹھہرنا بڑی ہمت کی بات ہے۔ اکثر تو اِس کی تاب نہ لاتے ہوئے اپنے شیخ سے درخواست کرتے ہیں کہ اُن کو پہلی حالت پر لوٹا دیا جائے۔ شیخ کامِل اِس منزل کو اس طرح طے کرواتا ہے کہ مُرید اس ذکر کی تپش سے بچا رہتا ہے ایسی خنکی اور برُودَت اپنی توجُّہ سے مُرید کے باطِن میں پیدا کر دیتا ہے کہ وہ سکُون اور اعتدال سے اِس کٹھن منزل سے گذر جاتا ہے۔ اس مقام پر آکر شیخ کے تصوّر سے ایک لمحہ بھی غافل نہیں ہونا چاہیئے۔

اگر کِسی صاحب کو کشائش باطنی نہ ہوتی ہو تو وہ ذِکر کرے۔ اُس سے نفس کی پلیدی بہت جلد ختم ہو جاتی ہے۔ اور قلب و روح میں اِس قدر روشنی عطا ہوتی ہے کہ مایُوس طالِب پھر ہمت کرکے میدان میں

Marfat.com

تازہ دم ہوکر آتا ہے۔ شروع میں حَبسِ دم کرکے تین یا پانچ مرتبہ اَللّٰہ کہے اور اُس کے بعد سانس چھوڑ دے۔ پھر ایک گہرا سانس لے اور پھر دوسرے سانس میں حَبسِ دَم کرے۔ جب پندرہ ۱۵ یا بیس ۲۰ سیکنڈ تک کامیابی ہو جائے گی اُس کے حاصِل ہونے سے آگاہی اور اُس کی لذّت سے آشنائی ہونے لگے گی۔ حَبسِ دم کی مُدّت بڑھاتا جائے۔ جوگی لوگ محنت کرکے اِس میں خوب کمال حاصِل کرتے ہیں۔ حتّٰی کہ بعض تو رات کو سانس لیتے ہیں اور صُبح آنکھ کھلنے پر دُوسرا سانس لیتے ہیں۔ ایک ایک دو دو گھنٹہ تو عام جوگی کر لیتے ہیں۔ اگر اس طرح بھی خدانخواستہ کشائش نہ ہو تو پھر جسم ڈھیلا چھوڑ دے۔ آنکھ بند، لب بند، اور گوش بند کرکے سر کو وسط سینہ سے پیوست کرے۔ اور اپنے آپ کو بارگاہ رَبُّ العزّت میں پیش سمجھے۔ پھر بائیں طرف پستان کے نیچے دِل ہے اُس کی ہر ایک حرکت یا دھڑکن کو غور سے اور پوری توجّہ سے سُنے۔ اس دوران سانس روکے رکھے۔ اور دھڑکن کے ساتھ تخیّل کے زور سے ذکر اللہ کی آواز سُنتا رہے۔ اگرچہ وہ بظاہر کھٹ کھٹ یا دَھک دَھک کی آواز کیوں نہ ہو۔ اِس کا بہترین وَقت فجر کا یا تہجد کا وقت ہے۔ دس ۱۰ پندرہ ۱۵ مِنٹ سے شروع کرے۔ جب ایک گھنٹہ تک وقت بڑھا دیا جائیگا تو پھر ہر دھڑکن کے ساتھ جسم لطیف ہونا شروع ہو جائے گا۔ اور جسم اُسی وقت لطیف ہوتا ہے جب کوئی لطیفہ عطائے الٰہی سے جاری ہو جائے۔ مگر یہ سب شغل کرنے سے پہلے گیارہ روپے صدقہ نکال دے۔ اور یہ وظیفہ صرف پہلے ایک رات بعد نماز عشاء پڑھے:

Marfat.com

- درود شریف ——— اکیس[۲۱] بار
- سورۂ مزمّل شریف ——— گیارہ بار
- یا حفیظ ——— دو ہزار دو سو بار
- درود شریف ——— اکیس بار

پھر سجدے میں سر رکھ کر اللہ تعالیٰ سے عاجزی سے دعا مانگے کہ "اے اللہ اِس صدقے کے بدلے اور اِس وظیفہ کے بدلے جو میں ذِکر کا شغل کرنے لگا ہوں۔ اِس سے میرے قلب کو خیر و سلامتی سے جاری فرما دے مجھے مخلوق کے لیے نافع بنا۔ آمین"۔ اگر دیکھے کہ شیخ کے اِرشاد پر اور اِن شغلوں کے کرنے کے بعد بھی کشائش نہیں ہوتی تو پھر کسی مُستند مزار شریف کی تلاش کرے۔ بہتر ہے اپنے سلسلے کا ہو۔ یا اپنے خاندان کا کوئی بزرگ ہو (یہ سب سے اچھا رہے گا) نیز مزاجی کیفیت معلوم کرے۔ اگر جمالی کیفیت کی شُہرت ہے تو اَلْحَمْدُ لِلّٰہ ورنہ گریز کرے۔ وہاں پر ایک مُقررہ وقت پر جائے اور:

- عہد نامہ ——— اِکتالیس[۴۱] بار۔
- سورۂ یٰسٓ ——— ایک سے تین بار۔
- درود شریف ——— کم از کم سو بار پڑھے۔

پھر فاتحہ شریف پڑھے اور اس کا ثواب صاحب مزار کی روح کو پہنچائے اور دِل میں اپنے مُراد کی نیت کرے۔ اور یہ اکتالیس[۴۱] روز کرے۔ اگر کوئی کشائش نہیں ہوتی یا کوئی اِشارہ یا ہدایت صاحبِ مزار نے نہیں دی تو سمجھ لیں کہ آپ نوشتہ تقدیر کے شکار ہیں پھر اپنے معمول کے مطابق عبادت کیجیے اور دُنیاوی شغل میں لگ جائیے۔ اس لیے کہ اللہ کے کاموں میں کسی کو دخل نہیں۔ اس راہ میں کشائش

Marfat.com

اُس کے فضل پر موقوف ہے۔

سُلطانُ الاَذکار میں جب ترقّی ہونے لگتی ہے تو طالب کو ذِکر کے وقت زمین آسمان سب غائب اور اُس کی جگہ ایک نُور کا کُرّہ مُحیط کئے ہوئے نظر آئے گا۔ اُس کے بعد تمام نُور میں بہت بڑا لفظ اللہ لکھا ہوا دِکھائی دے گا یا پھر چھوٹے چھوٹے حروف اَللہ کے تمام نوری کرّہ میں لِکھا دیکھے گا۔

اُس کے بعد اُس کی یہ حالت ہو جائے گی کہ صرف اپنے ہر بُن و مُو سے اَللہ اَللہ کی آواز سُنے گا اور کائنات کی جِس چیز کی آواز سُنے گا اس میں اُس کو صاف اَللہ اَللہ کی آواز سنائی دے گی۔

جب اِس میں ترقّی کر جائے گا تو کھُلی آنکھ سے یا بند آنکھ سے وہ دیکھے گا کہ بے شمار نورانی شکلیں اس کے سامنے وقفے وقفے سے گذر رہی ہیں۔ اور بعض اپنا اِسم گرامی بھی بتاتی جاتی ہیں۔ بعض ارواح کافی کافی دیر تک آنکھ کے سامنے موجود رہتی ہیں۔ اِس سارے عمل میں عجیب کیف و سُرور طالب محسُوس کرے گا۔ بعض دفعہ مُقدّس مقامات کی زیارت بھی ہونا شروع ہو جاتی ہے۔

جب یہ ذکر عطا ہوتا ہے تو نفس کی بُنیادیں کھوکھلی ہو چکی ہوتی ہیں۔ اگر طالب دیکھے کہ ذکر کے ساتھ اَنَا اور خود پرستی زور پکڑ رہی ہے تو جان لے کہ یہ سب کچھ نفس و شیطان کا مکر ہے اور یہ ذکرِ نفسانی ہے اور ذکرِ رُوحانی نہیں ہے فوراً چھوڑ کر "لَاحَوْل" پڑھے اور اپنے شیخ کی طرف رجوع کرے۔ اور حبسِ دم کچھ دیر کے لئے وقفے وقفے سے کرے۔ یہ ذکر نفسانیت کو بُری طرح کچل کے رکھ دیتا ہے۔

اور اگر ذکر سے عاجزی و انکساری پیدا ہو۔ قلب میں رِقّت۔ آنکھوں

Marfat.com

میں آنسو اپنے گناہوں پر ندامت اور رب کی کریمی پر شکر کرے تو سمجھ لے کہ واقعی اللہ تعالیٰ کا فضل ہو رہا ہے اور اِس درخت کو وہ فکر کا پانی دے کر خوب بارآور کرے۔ اُس کی صحبت مخلوق کے لیے رحمت ہو جائے گی۔ اِنشاءَ اللہ۔

تصوّرِ شیخ سے ہی اکثر طالبان کے سب لطیفے جاری ہونے لگ جاتے ہیں اور وہ سُلطان الاذکار تک پہنچ جاتے ہیں۔ اُن کو اپنے شیخ کی روحانی طاقتوں پر پُورا پُورا یقین ہوتا ہے۔ شیخ سے بے پناہ محبت ہوتی ہے۔ پہلے وہ کھُلی آنکھ سے پھر بند آنکھ سے شیخ کا تصوّر جسم کے باہر کرتے ہیں۔ اُس کے بعد شیخ کی شبیہ اپنے قلب میں دیکھتے ہیں پھر پُورے سینے میں۔ حتیٰ کہ وہ اپنے جسم کو "لا" کر بیٹھتے ہیں اور اپنے جسم کی جگہ انہیں شیخ کا جسم نظر آتا ہے۔ اور اِس مقام پر شیخ کے جتنے لطائف جاری ہو چکے ہوتے ہیں مُرید کے بھی وہ لطائف باری باری جاری ہونے لگتے ہیں۔ تصوّرِ شیخ سے اِس منزل کو طے کرنے میں بے حد آسانی ہے۔ ہر قسم کے خطرے سے محفوظ رہتا ہے۔ ذوق و شوق پورے زور و شور سے قائم رہتا ہے۔ ظرف میں بھی خُوب ترقی ہوتی ہے۔ اور گنجائش پیدا ہوتی ہے۔ جسم بھی خوب لطیف ہوتا رہتا ہے۔ سرور و کیفیات ہر لمحہ جُدا جُدا ہوتی ہیں۔ انسان خوب مزے لیتا رہتا ہے۔ ایسی کیفیات اور لذّات کے بارے میں سوائے اپنے شیخ کے کسی کو نہیں بتانا چاہیئے۔ یہ اسرارِ الٰہی ہیں۔ اور جو بادشاہ کے اسرار کھولتا ہے وہ دَرباری مصیبت میں مبتلا ہو جاتا ہے۔

اگر خُدانخواستہ کسی بدپرہیزی یا کسی گناہ کی وجہ سے یہ کیفیات بند ہو گئی ہوں یا کم ہو گئی ہوں تو فوراً شیخ سے تنہائی میں عرض کرے اور

Marfat.com

دستگیری کے لیے درخواست کرے۔ مردانِ حق کے لیے اِن چیزوں کا علاج مشکل نہیں ہے۔

جو لوگ سمجھتے ہیں کہ شریعت کی پابندی، احترام اور محبت کے بغیر فقیری مِل جائے گی وہ نہایت ہی جاہل لوگ ہیں۔ ذِکر فِکر اور صُحبت، اِن چیزوں سے جب دِل میں اَللہ کی محبت پیدا ہوگی تو یقیناً اللہ کے قانون سے بھی محبّت پیدا ہوگی اور پھر جس افضل ترین ہستی (یعنی حضور رسولُ اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم، جن کے ذریعے یہ نعمت عطا ہوئی اور جو شارع عظیم ہیں) اُن سے بھی محبت پیدا ہوگی۔ اُس کے بعد اَللہ کے پیاروں کے ساتھ بھی محبّت پیدا ہوگی۔

جِس کے دِل میں یہ چیزیں پیدا نہ ہوں وہ سمجھے کہ شیطان اُس کو کسی وقت بھی گمراہ کرسکتا ہے۔ کشف و کرامات اس دور میں کوئی حقیقت نہیں رکھتیں۔ آج جادوگر بھی ہوا میں اُڑکر دِکھا دیتے ہیں۔ دِل کی بات بتا دیتے ہیں۔ اور سائنس کی ایجادات دیکھو کہ آپ کے قدم رکھتے ہی مشین ایئرپورٹ پر بتلا دیتی ہے کہ آپ کی جیب میں کوئی لوہے کی چیز ہے۔ اگر کوئی صحیح فرق کرنے والی چیز ہے تو وہ شریعت مُقدّسہ ہے یہ سب سے بڑی کرامت ہے۔ اس میں کوئی دھوکا نہیں جو کشف و کرامات میں اُلجھ کے رہ جاتے ہیں اُن کی مِثال اُس بچّے کی سی ہے جس کو اُس کے والدین نے سودا خریدنے کیلیے بازار بھیجا۔ اُس نے ان پیسوں سے راستہ میں سرکس دیکھنا شروع کی اور اِس دوران کِسی نے اُس کی جیب کاٹ کر ساری رقم صاف کر دی۔ اور وہ روتا دھوتا گھر پہنچا کشف و کرامات میں وہی اُلجھتے ہیں جو اس تماشے کے ہو کر رہ جاتے ہیں۔ ایک دن دیکھنا دکھانا اور کشف کی باتیں بتانا بھی

Marfat.com

بند ہو جاتی ہیں اُن سے پُوچھیے اُس وقت اُن پر کیا گذرتی ہے۔

اگر مندرجہ بالا مشقوں کے با وجود بھی کشائش نہیں ہوتی تو پھر آدھی رات کو بعد نماز تہجد ایک گھنٹہ ذکر اَللّٰہُ اَللّٰہُ بالجہر کرے۔ ذکر کرتے وقت قلب کی طرف دھیان یا اپنے شیخ کا تصور رکھے اور اَللّٰہ سے اُمید رکھے کہ وہ کرم کی بارش سلامتی سے فرمائے۔ ذکر کرتے کرتے جب کیف و سرور اور جسم میں لطافت پیدا ہونا شروع ہو جائے تو ذکر کو بالجہر سے جلی' میں لے آئے۔ یعنی آواز ہلکی کرلے اس سے کیف و سرور و لطافت میں قیام و دوام شروع ہو جاتا ہے۔ اکتالیس روز تک اِنْشَآءَ اللّٰہ مراد بر آئے گی۔ ہاں مُقدر میں کچھ نہیں تو صبر و شکر کرے۔

طالب کو چاہیئے کہ پانچ وقت کی فرض نمازوں پر ہی اِکتفا نہ کرے بلکہ سُنتوں کے علاوہ رات میں تہجد کی نوافل ادا کرتا اپنے اوپر لازم کرے۔ تہجد میں دوام کے بغیر ولایت ناممکن ہے۔ اِس کے علاوہ باقاعدگی سے تلاوتِ کلام پاک کرے۔ اِستغفار و کلمہ طیب اور دُرود شریف کم از کم ایک ایک سو بار دن میں جب وقت ملے پڑھے۔ اور نمازوں (مغرب اور عشاء) کے بعد نوافل بھی پڑھے۔ نوافل سے قُربِ الٰہی اور تلاوتِ کلام پاک میں حضوری نصیب ہوتی ہے۔ جو طالب تقوٰی اختیار نہیں کرتا۔ اگر اُسے نعمت عطا ہو بھی جاتی ہے تو کچھ عرصہ کے بعد اس نعمت کو کھو بیٹھتا ہے۔ تقوٰی کے بغیر ذکر اور عبادات۔ ایسے ہی ہیں جیسے نمک اور مصالحہ جات کے بغیر ہنڈیا۔ تقوٰی عبادت و ریاضت کو خوب نکھار دیتا ہے اور قلب کو جِلا بخشتا ہے اور ایمان کی لذّت نصیب ہوتی ہے۔

آپ نے اکثر لوگوں کو ذِکرِ ھُو کرتے ہوئے سُنا ہوگا۔ دُنیا دار کو ذِکرِ

Marfat.com

ھُوُ سے گریز کرنا چاہیئے۔ اِس میں شک نہیں کہ اِس سے طبیعت میں عجیب گرمی گرمی آتی ہے۔ جسِم خوب لطیف ہوتا ہے اور قوّتِ پرواز بھی حاصل ہوتی ہے مگر یہ سب نعمتیں اُن کو نصیب ہوتی ہیں جو ذِکرِ ھُوْ صحیح آداب کے ساتھ ادا کرتے ہیں۔ ذِکرِ ھُوْ اگر مردِ کامل کی ہدایت اور سرپرستی میں نہ ہو تو طالب دیوانہ ہو جاتا ہے۔ یا وہ خاموشی سے کسی کو بتائے بغیر جنگل یا ویرانے کی راہ لیتا ہے مُصطفوی (صلی اللہ علیہ وسلم) مَشرب کے درویشوں کی یہ شان ہے کہ ان کے دین و دنیا دونوں پہیئے برابر چلتے ہیں۔ اِس ذکر میں ھُوْ اگر اپنے صحیح مقام سے ذرہ بھر اِدھر اُدھر کسی اور جگہ سے نکلے گی تو سمجھ لینا چاہیئے کہ دماغی توازن خراب ہونے کا خطرہ ہے۔ اور اس صورت میں خیال کرو کہ تمہارے ماں باپ یا والی وارثوں کا تمہاری پریشانی دیکھ کر کیا حال ہوگا جب تک تم صحتیاب نہیں ہوتے وہ زندہ درگور رہیں گے۔ یوں دوسروں کو دُکھ پہنچانا کوئی اچھی بات نہیں ہے۔

جو سالک چاہتا ہے کہ اِس کو اِس راہ میں جلدی جلدی ترقّی ملے تو اُسے چاہیئے کہ دُکھی دلوں کو خوش کرے کہ ؎

دل بدست آور کہ حجِ اکبر است
از ہزاراں کعبہ یک دِل بہتر است

خدمتِ خلق تصوّف کا دوسرا نام ہے۔ دلے درے سختے قلمے بدنے غرضیکہ جس طرح ممکن ہو لوگوں کے دُکھ دَرد کو دُور کرنے کی کوشش کی جائے ؎

"طریقت بجز خدمتِ خلق نیست
بہ تسبیح و سجادہ و دَلق نیست"

Marfat.com

تاریخ صُوفیاء میں ایسے واقعات ملتے ہیں جِس میں خدمت سے ہی بارگاہِ ایزدی میں ان کے درجات بلند ہوئے ۔ ایسا بھی ہوا ہے کہ درویشوں نے جانوروں کے دُکھ کو دُور کیا تو رب کریم نے اُن کو کِسی نہ کِسی نعمت سے نواز دیا۔

ذاکر کو چاہیئے کہ اپنی زبان کو جھُوٹ، گالی اور غیبت سے پاک رکھے صِدقِ مَقال کا خاص خیال اور اپنے پیٹ کو حرام غذا سے محروم رکھے۔ جن گھروں میں مشکوک روزی ہو وہاں سے کھانے پینے سے پرہیز رکھے جس پیٹ میں رزق حلال نہیں پہنچتا وہ پیٹ سارے جِسم کے لیے طاعون کے مرض جیسا ہے ہر شخص جانتا ہے کہ طاعُون کی وَبا سے کِتنا جانی نقصان ہوتا ہے ۔

اَوامِر و نَوَاہی کو اچھی طرح جاننا ضروری ہے۔ یعنی یہ کہ اَللّٰہ تَعَالیٰ نے کِن چیزوں کے کرنے کا حکم دیا ہے اور کن چیزوں سے منع کیا ہے۔ مگر ایک بات یاد رکھیں کہ جن اَوَامِر و نواہی پر انسان اچھی طرح عمل کرسکتا ہے اگر ان پر قائم ہو جائے تو جلد ہی محسوس کرنے لگ جائیگا کہ اوامر و نواہی اس کے لئے فائدہ مند ہیں پھر ان پر عمل کرنا بھی آسان ہو جائیگا ۔ اَللّٰہ تَعَالیٰ کی برکتیں شامل ہونگی۔ آہستہ آہستہ ایک دن وہ منزل پالے گا۔

رزقِ حلال اور صدقِ مقال کے بغیر ذاکر کو کامیابی مشکل سے ہی نصیب ہوگی۔ حُقُوقُ اللہ کے ساتھ ساتھ حقوق العباد کا خیال رکھنا بھی اتنا ہی لازمی ہے۔ حقوق العباد کا ادا کرنا بہت ہی مشکل کام ہے۔ حقوقِ اِلٰہ کی ادائیگی میں کوتاہی تو اَللّٰہ تَعَالیٰ اپنی کریمی کے صدقے معاف فرمادے گا۔ بشرطیکہ کثرت سے توبہ و اِستغفار کی جائے لیکن حقوقُ العباد میں جب تک وہ بندہ جس کا حق ادا نہ کیا گیا ہو اور جِس پر ظلم کیا گیا ہو وہ معاف نہیں کریگا اَللّٰہ تعالیٰ بھی معاف نہیں کریگا۔ اس لئے حقوق العبَاد کے ادا کرنے کی

Marfat.com

مکمل کوشش کرنی چاہیئے۔ اس دنیا میں تو ممکن ہے لیکن قیامت کے روز اس سے رُستگاری بہت ہی مشکل ہے۔

جب شیخ خوب محنت کرکے طالب کو کوئی مقام دلوائے تو پھر طالب کو شیخ کا خوب خوب احترام کرنا چاہیئے۔ نمک حرامی نہیں کرنا چاہیئے جب وہ کسی قابل ہو جاتا ہے تو سبھی کو اچھا لگتا ہے۔ سبھی پیار و شفقت فرماتے ہیں لیکن یاد رہے کہ جب وہ کسی قابل نہ تھا تو شیخ نے اِخلاص و محبت وعنائت سے اُسے راہِ سلوک میں تربیت دیکر ایک مقام دلوایا۔ اگر وہ اپنے شیخ کا یہ احسان بھول کر کسی اور کی طرف نظر کرتا ہے تو وہ نمک حرام ہے۔ شیخ تو اس کے لیے بَددُعا نہیں مانگے گا مگر ہاں! وہ شخص اَللّٰہ کی پکڑ سے نہیں بچ سکتا۔ اگر طالبِ صادق اپنے جسم کے چمڑے کے جوتے بنا کر بھی شیخ کامل کو پہنائے اور اپنی پیٹھ پر اُسے لادکر پیدل حج بھی کرائے تب بھی اُس کے ایک احسان کا بدلہ نہیں اُتار سکتا۔ والدین کے ذریعہ انسان اِس عَالَمِ کثیف میں دھکیل دیا جاتا ہے (یعنی وہ پیدا ہوتا ہے) اس کی روح دیس سے نکال کر پردیس بھیجی جاتی ہے۔ مُرشد کامل کا دستِ کرم نصیب ہوتا ہے تو شیخ اپنی توجہ روحانی سے اس طالب کے جسم اور روح کو لطافت عطا کرکے ایک بار پھر عالَمِ اَرواح کی سیر کروا دیتا ہے۔ یعنی پردیس سے اُس کے دیس (یعنی عالمِ بالا) میں لے جاتا ہے۔ اَللّٰہ تَعَالیٰ نے قرآن پاک میں ماں اور باپ کی تعظیم کا حُکم دیا اور ان سے خوش اخلاقی سے برتاؤ کرنے کی سخت تاکید فرمائی آپ اس سے اندازہ کریں کہ ماں باپ اگر فاسق و فاجر بھی ہوں تب بھی اُن کا ادب واجب ہے۔ جو شخص اپنے والدین کی دانستہ طور پر نافرمانی کرتا ہے۔ وُہ تصوّف میں اپنا

Marfat.com

وقت ضائع نہ کرے۔ ہاں اگر والدین اُسے ایسا حکم دیتے ہیں جس سے دین کی نافرمانی ہوتی ہو تو اولاد پر ایسے حکم کی اطاعت فرض نہیں۔ باقی سب امور میں اطاعت و فرمانبرداری لازم ہے۔ جب فاسق و فاجر ماں باپ کے ادب کے لیئے اتنا حکم ہے تو غور کرو شیخ کامل (جو رُوحانی باپ ہے) کے اَدب کا کیا مقام ہوگا طالب کو چاہیئے کہ وہ اپنی حماقت کی وجہ سے والدین اور مُرشد کامل کے اندر لڑائی نہ ڈلوائے اس میں طالب کا ہی نقصان ہوگا۔ جو نا قابلِ تلافی ہوگا۔ اگر کبھی کوئی اختلاف خدانخواستہ پیدا بھی ہو جائے تو اسے حکمت عملی سے رفع کروا دیا جائے۔ بڑھنے نہ دیا جائے۔

ذاکر کا بہت اعلیٰ مقام ہے۔ ذکر کے بغیر تصوّف بے جان اور بے مقصد ہے۔ ذکر اسم ذات اور نفی اثبات سے ذاکر ایک نہ ایک روز وَاصِلِ اِلَی اللہ ضرور ہوتا ہے اور اہل ذات میں داخل ہو جاتا ہے ذکرِ ذات کرنے سے اَہلِ ذات ہو جاتا ہے اور اہلِ ذات اہل درجات پر ہمیشہ غالب رہتے ہیں۔ ذاکر اپنی ذات میں ساری بستی کے لیے موجب رحمت ہوتا ہے۔ سو بلائیں ٹلتی ہیں۔ سو سزائیں معاف ہوتی ہیں۔ روحانی بارانِ رحمت سے لوگوں کے دلوں کے میل کچیل دُھلتے ہیں۔ اہل بستی کو اِس کی خبر بھی نہیں ہوتی یہ عنایات کہاں سے جاری ہیں۔ اور قیامت اس وقت ہوگی جس وقت اَللّٰہ کا نام لینے والا ایک بھی باقی نہ رہے گا اور جب تک ایک بھی اَللّٰہ کا نام لینے والا باقی ہے قیامت برپا نہ ہوگی۔

Marfat.com

فکر

ذکر کے پودے کی نشو و نما کے لیے فکر کے پانی کی ضرورت ہے اور فکر تقوٰے کے بغیر حاصل نہیں ہو سکتا۔ اَللّٰہ تَعَالٰی ارشاد فرماتا ہے عبرت پکڑ والے آنکھ والو۔ جب تقوٰے ہو گا تو یقیناً عبرت نصیب ہو گی۔ اگر انسان اپنی پیدائش پہ غور کرے تو وہ اپنے نیک و بد اعمال کا محتسب بھی ہو جائے گا۔ کبھی اُمید اور کبھی خوف لاحق ہو گا۔ اِس طرح وہ عجیب عجیب حالتوں سے گذرے گا۔ جب ظاہر کی آنکھ سے درخت کو دیکھے گا تو پتّے کی ساخت، درخت کی ساخت اور اُس کے نظام زندگی کو سمجھنے کی کوشش کرے گا۔ اور دیکھے گا کہ اَللّٰہ تَعَالٰی کی یہ کُنْ فَیَکُوْنُ تخلیق بھی اپنے اندر ہر لحاظ سے مُکمّل حکمت رکھتی ہے اور اِن چیزوں کے مُطالعے کے لیے باقاعدہ ایک بوٹینکل سائنس مرتب کی گئی ہے لاکھوں کتابیں لِکھی جا چکی ہیں مگر کوئی بھی حرفِ آخر نہیں۔ اگر پتّے کی نزاکت پر غور کیا جائے اس کی ساخت ہی کو دیکھنے سے معلُوم ہو گا کہ ایک پتّہ دوسرے پتّے سے نہیں ملتا۔ درخت کتنا بڑا ہوتا ہے مگر اسے بھی سہارا جڑ کا ہے۔ جو بدشکل اور خاک آلود ہے۔ اسی کے ذریعے سے کس طرح درخت کو زندگی کا سامان ملتا ہے۔ یہ قابلِ غور حکمت ہے۔ جڑ اپنا سب کچھ ایثار کرتی ہے تب شجر کو یہ مقام مِلتا ہے۔ پھر جب نسیم کے جھونکے آتے ہیں تو ٹہنیاں کیسے رقص کرتی ہیں اور پتّے کِس طرح ہلتے ہیں اور اُن سے کیسی صدا پیدا ہوتی ہے۔ اور اُس صدا میں بھی اللہ والے صاف

Marfat.com

اَللّٰہ اَللّٰہ کی صدا سُنتے ہیں یا کوئی اور تسبیح سُنتے ہیں اور انسان جوں جوں غور سے اور پورے انہماک سے اِس آواز کو سُنتا ہے تو اُس آواز میں آہستہ آہستہ غرق ہو جاتا ہے اور خود کو کھوتا جاتا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ ہر شے جو وجُود میں آئی اَللّٰہ تعَالیٰ کے ذکر یا تسبیح میں مشغُول ہے۔

وہ ذکر جو فِکر سے خالی ہو سمجھو کہ ذاکر نہ صرف اپنا وقت ضائع کر رہا ہے بلکہ اپنے قلب و روح کو نقصان پہنچا رہا ہے۔ وہ ذکر جو آپ کو اَللّٰہ سے واصل نہ کرے وہ زہر ہے۔ جب ذکر میں عاجزی پیدا ہوتی جائے اپنے گناہوں کا خیال آئے اور ندامت کے آنسو آئیں اور جب ندامت قبول ہو اور رَبِّ کریم کی طرف سے قلب کو رِقّت، درد و گداز ملنے لگے اور قلب گرما کے آنکھوں کے حدقوں میں گرم گرم آنسو بھیجنے لگے اور یہ ندامت اور توبہ کے آنسو کچھ عرصہ تک مژگاں پر رقص کرتے رہیں اور پھر چھلک کر گالوں پر آ کر گریں تو اس سارے عمل کے بعد اِنسان اپنے اندر ایک عجیب نورانی کیفیت محسوس کرے گا دیکھے گا اور پھر یہ کہے گا ؎

مژگاں پہ ٹمٹماتے ستاروں نے کر دیا
ماتم کدے میں میرے چراغاں کبھی کبھی

فِکر کے لیے قرآن کا مطالعہ بہترین ہے۔ یہ ایمان کے موتیوں کا ایسا خزانہ ہے کہ جس کی کوئی انتہا نہیں۔ عُمر ختم ہو جائے گی مگر یہ خزانہ اُسی طرح بھرا رہیگا۔ حضرت عُمر فاروق رضؓ نے سُورہ بقرۃ حضور صلّی اللہ علیہ وسلّم سے بارہ برس پڑھی اور اُس کے بعد اِس نعمت کے حصول کی خوشی میں ایک اُونٹ ذبح کر کے دعوت کی۔ مولائے کائنات سیدنا حضرت علی کرم اللہ وجہہٗ نے ایک دفعہ فرمایا کہ میں سُورہ فاتحہ کے متعلق اتنا بیان کر سکتا ہوں کہ چالیس اونٹ (یا غالباً ستر) کا

Marfat.com

بوجھ ہو۔

جِس شخص کو شُکر کرنا آگیا اس کو فکر کرنا آگیا شُکر نعمتوں کا ہے اور جب اُس کی نعمتوں پر فِکر کرکے سمجھے گا تو عش عش کر اُٹھے گا اور اس دم باری تعالیٰ کے احسانوں کا شکر ادا کرے گا۔ شکر اور صبر لازم و ملزوم ہیں۔ جس کو تکلیف میں صبر کرنا آگیا اُس نے دِل و رُوح کی راحت کا سامان اِکٹھا کیا۔ اَللّٰہ تَعَالیٰ فرماتا ہے اَللّٰہ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے۔ صبر کا بڑا درجہ ہے یہ ذاکر اور راہِ سلوک کے مسافر کی تلوار اور ڈھال ہے۔ ایسے ایسے مَصَائِب اس راہ میں آتے ہیں کہ اگر اَللّٰہ کی طرف سے صبر کی توفیق مُیسّر نہ ہو تو انسان کُفر کے دروازے پر پہنچ جاتا ہے۔ فِکر جُز وقتی مشق نہیں ہے یہ ہمہ وقتی کیفیت ہے۔ جب تک دل بیدار ہے وہ جِس چیز کا مشاہدہ کرے گا اُسے رَبِّ کریم کی قدرت کا نمونہ یا شاہکار سمجھے گا اور اُس کو خوب سمجھنے کی کوشش کرے گا۔ اِتنی کوشش کہ قلب ذکر میں آجائے اور پن چکی کی طرح ذکر کرنے لگے۔ اور رُوح اِس کے نشے میں مَست اَلست ہو جائے۔ جب یہ صورت طالب میں پیدا ہو جائے تو وہ سمجھ لے کہ اَللّٰہ تَعَالیٰ نے اُسے نوری عقل عَطا فرما دی ہے۔ اور اُس کی عقل سے فتور دُور ہو گیا ہے۔ اب یہ عقل پاک و صاف اور نوری ہو کر اُس کے لیے مشعل راہ بن گئی ہے یہی عقل جو اُس کو گمراہی کے اندھیرے میں دھکیلتی تھی۔ اب اِس میں سے شر دُور ہو گیا ہے۔ اب خیر ہی خیر ہے اِنشَآءَ اللّٰہ۔

جب طالب اپنے اعمال کا اِنصاف سے مُحاسبہ کرتا ہے تب فِکر تیز ہوتی ہے اور طالب ایک عجیب لذّت محسُوس کرتا ہے۔ اَعمالِ زِشت پر ندامت صدق و خلوص سے ہو۔ تو وہ اپنے اندر ایک عجیب رَعنائی اور تڑپ پاتا ہے۔ ایسی صُورت میں جی چاہتا ہے کہ آنسوؤں کی بارش جاری رہے طالب کو چاہیئے

Marfat.com

کہ وہ اِسی حالت میں ہمیشہ ہمیشہ کے لیے مُستَغرِق رہنے کی کوشش کرے۔ لیکن ایسا ممکن نہیں۔ اَللہ نے انسان اور جن کو اپنی عبادت کے لیے پیدا کیا مگر اِنساں تو وہی کام کرتا ہے جو اس کا من چاہتا ہے۔ مگر انسان اپنے نفس کے ہاتھوں مجبور ہے۔ شیطان کی دوستی اُسے کہیں کا نہیں چھوڑتی نیکی کی راہ سے وُہ بھاگتا ہے اور اس طرح اپنی عاقبت تباہ کر ڈالتا ہے۔

کائنات کا ذرّہ ذرّہ تو اَللہ کے ذِکر اور تسبیح میں مشغُول ہے۔ یہ انسان ہی ہے جو بغاوت پر تُلا ہوا ہے۔ اَللہ تعَالیٰ فرماتا ہے۔ "ہم نے اِسے نِتھری ہوئی بُوند سے پیدا کیا۔ اور یہ کُھلّم کُھلا سرکش ہے"۔ "جب تکلیف پہنچتی ہے تو لمبی چوڑی دُعائیں کرتا ہے اور جب نعمت پہنچتی ہے تو مُنہ پھیر لیتا ہے"۔

جو اَللہ سے ہر کام میں مدد اور توفیق مانگتا رہے گا اور ہر وقت ڈرتا رہیگا اُس کا نفس اِنشآءَ اللہ کبھی مغرور نہیں ہوگا اور وہ ذِکر سے کبھی غافل نہیں ہوگا اور نعمت کے حصول کے وقت خوب شُکر ادا کریگا اور مصیبت کے وقت پوُری طرح صبر کرے گا۔ چیخنے چلّانے والا صابر نہیں ہوتا اور نہ ہی چیخنے سے تکلیف دُور ہو جاتی ہے۔ ہاں صبر کرنیوالوں کو اَللہ تعَالیٰ ثواب دیتا ہے اور چیخنے چِلّانے والا اپنے اس ثواب کو ضائع کر بیٹھتا ہے۔

اللہ کے ہر کام میں بہتری اور حکمت ہے۔ انسان کے لئے بھی اَللہ جو کرتا ہے اُس میں بہتری ہے۔ ہم زبان سے تو یہی کہتے ہیں مگر اِس حقیقت پر ایمان لا کر کہیں تو معاشرے کا رنگ ہی دُوسرا ہو۔ نہ کوئی کسی سے حَسد کرے اور نہ کوئی کسی کا بُرا چاہے ——— ہر شخص اپنی محرومی تکلیف میں جو بہتری اللہ تعالےٰ کی طرف سے پوشیدہ ہے اُس کے جاننے

Marfat.com

کے لیے مُنتظر رہے. یقیناً اَللہ تعالیٰ اپنے بندوں پر رحم فرماتا ہے اور اپنی نعمتوں سے نوازتا ہے۔ جب وقت گذرنے کے بعد انسان اپنی بُھگتی ہوئی مصیبت کی پوشیدہ حکمت کو ظاہر ہونے پر دیکھتا ہے تو اس کا سر سجدہ شکر میں چلا جاتا ہے اور پھر اللہ کے اس فرمان پہ ایمان کامل ہو جاتا ہے کہ سبقت لے گئی میری رحمت میرے غصّے پر اور یہ کہ جو مُصیبت آتی ہے وہ انسان کے اپنے ہاتھوں کی کمائی ہوتی ہے اور جب وہ سزا بھی دیتا ہے تو اُس میں اُس بندے کے لیے بہتری پوشیدہ ہوتی ہے۔ اَللہ تعالیٰ تو اپنے بندوں پر بے حد مہربان اور رحم کرنے والا ہے۔ وہ تو اپنے بندوں کو سزا بھی دیتا ہے تو اُس میں بھی اس کی عطا ہوتی ہے۔ جس کو اللہ تعالیٰ سے سچّی محبت ہو گی وہی اِس نکتے کو سمجھ سکتا ہے۔

Marfat.com

مُراقبہ

جب فضلِ رَبّی سے طالبِ حق کو ذِکر کی نعمت عَطا ہوتی ہے اور اِس ذکر میں ترقّی کرنے سے فکر کا ملکہ عَطا ہو جاتا ہے ۔ اس وقت صبر و شکر کی صفات اس کی زندگی کا جُزو بن جاتی ہیں کیفیات کا غلبہ ہوتا جاتا ہے۔ یہ غلبہ اِس قدر ہو جاتا ہے کہ طالِب اکثر اوقات عالَمِ سُکر میں پہنچ جاتا ہے ۔ اِس عالَمِ سُکر کی مُدّت کا تعیّن نہیں کیا جا سکتا۔ ہر طالب کا مُعاملہ جُدا جُدا ہے۔ یہ غلبہ باطن کی صفائی اور تزکیہ نفس اور طالب کے ذوق و شوق پر منحصر ہے بعض کو چند منٹ کے مُراقبے سے بعض کو آدھ گھنٹہ کے اور بعض کو اِس سے زیادہ دیر میں مُراقبہ کا اثر اور نتیجہ ملتا ہے۔ غرضیکہ جتنا جِس نے تفکر میں کمال حاصل کیا اُتنا ہی اُس کے مراقبے میں ترقی ہوتی ہے ۔ تفکّر بڑی چیز ہے ۔ ایک گھڑی کا تفکّر سالہا سال کی عبادت بے ریا سے بہتر ہے۔ اور اس تفکّر میں جب کِسی طالب کی آہیں نکلنا شروع ہوں ۔ دل و جگر کباب ہوں ۔ نفس مُردہ ہو تو شاید یہ آہیں منزل طے کرنے میں مدد و مُعاون ثابت ہوں ایک آہ انسان کو آنِ واحد میں فرش سے عرش تک لے جاتی ہے۔ اسی ضمن میں مُشاہدہ کیا گیا ہے

؎ "منزلِ عشق بسیار دُور است و لے
طے شود منزلے صد سالہ با آہے گاہے"

جب تک یہ کیفیات، یہ صدق و خلوص یہ تڑپ اور پھڑک پیدا نہ ہو مُراقبہ سے کوئی خاص اُمید نہ رکھی جائے ۔ مُراقبہ اللہ تعالیٰ تک پہنچنے کا

Marfat.com

وسیلہ ہے۔ یہ ایک محبّت کی آگ ہے جو شیطانی وسوسوں اور خطرات کو اِس طرح جلا کر خاکستر کر دیتی ہے جِس طرح خشک لکڑی کو آگ جلا دیتی ہے۔ طالِب اسی کیفیت میں غرقِ نُور ہوتا ہے اسے حضور حاصل ہوتا ہے۔ مُراقبہ تصوُّف کا جوہر عظیم ہے۔ اِس راہ پر قائم ہونے والے قُربِ رحمٰن کی نعمتِ عظمیٰ سے سرفراز کیے جاتے ہیں۔ مُراقبے میں اَللّٰہ کا ذِکر ہوتا ہے تو ایک وقت آتا ہے کہ سَر سے پاؤں تک گوشت پوست اور رگیں مُنوّر ہو جاتی ہیں۔ تمام جسم کی ہڈیاں اس گرمی سے انگارے کی طرح ہو جاتی ہیں۔ اس وقت معرفت اِلاَّ اللّٰہ کا مُشاہدہ کیا جاتا ہے۔ اگر طالب کا وجُود سرد ہو چکا ہو تو اُس وقت وہ کسی رُوحانی ونُورانی مجلس میں انبیاء اللّٰہ اور اولیاء اللّٰہ کی ملاقات سے نوازا جا رہا ہوتا ہے۔ یہ اِنعام مراتب توحید کی وجہ سے ہے۔ یہ اسی وقت حاصِل ہوتا ہے جب طالب اپنے دِل اور نفس کی جکڑاشت کرنے میں کامیاب ہو جاتا ہے اور دل درد، رِقّت اور محبّت سے لبریز ہو جاتا ہے۔ مسکینی، عاجزی اور شکستگی اس کے نفس کو کچلتے رہتے ہیں۔ دل اپنے شغل میں ہمہ وقت چلتے پھرتے سوتے اپنی محنت میں لگا رہتا ہے۔ مُراقبے میں جب کمال حاصل ہوتا ہے سارے شغل ختم ہو جاتے ہیں ایک دید باقی رہ جاتی ہے۔ غیبی اُمُور کا اِنکشاف ہونے لگتا ہے۔ عشق کی اِس قدر نسبت ہوتی ہے کہ علم ظاہری سے بھی نفرت ہو جاتی ہے۔ فقیر علم کو اپنی قید میں لاتا ہے اور عالِم علم کی قید میں چلا جاتا ہے۔ ایمان خوف اور اُمید میں ہے۔ طالبِ حق وَاصلِ اِلٰہ اُس وقت ہوتا ہے جب اس کی خودی فنا ہو جائے اور اُس کو اپنا وجود نظر آنا بند ہو جائے۔ اُس وقت سوائے اَللّٰہ کے ذکر کے اُس کا دِل کسی چیز سے خوش نہیں ہوتا اور نہ ہی چین پکڑتا ہے اور پھر وہ اَللّٰہ کے

Marfat.com

فرمان: "آگاہ رہو دلوں کا چین اللہ کی یاد میں ہے" کی حقیقت کو سمجھتا ہے۔ اِس منزل پر آکر طالبِ حق کم بولتا ہے۔ کم کھاتا ہے۔ کم سوتا ہے۔ لوگوں سے کم مِلتا ہے۔ لوگوں کی مُلاقات سے گریزاں ہوتا ہے۔ یہ سب کیفیتیں نفس کو فنا کرنے سے ملتی ہیں ورنہ نفس کے تقاضے پورے کرنے میں تو عُمر بھی صرف ہو جائے ہوس پھر بھی پوری نہیں ہوتی۔ اُس کی آنکھ پر جب قبر کی مٹی گرتی ہے تو اسے عبرت اور قناعت حاصل ہوتی ہے۔ اگر کوئی ساری عمر بھی کتابوں کا مطالعہ کرتا رہے تو بھی نفس مطیع نہیں ہوتا۔ علم کا عامِل ہونا چاہیئے نہ کہ حامِل۔ کثیر عِلم والے کو اکثر دیکھا گیا ہے کہ وہ اِس کے بوجھ تلے دبا ہوا ہے اور یہ عِلم اَللہ اور اُس کے دل کے درمیان حجاب بن چکا ہے۔ عِلم کے حاصِل کرنے پر جو زور دیا گیا ہے اُس سے مُراد ضروری علم ہے جس سے ہدایت اور نُورِ معرفت حاصِل ہو نہ کہ غیر ضروری علم جس سے عقل ہر وقت کسی نہ کسی نُکتے میں اُلجھی رہے اور دِل کی حالت برباد ہوتی رہے۔ اور نفس کو تقویت ملتی رہے۔ اَہلِ عِلم علمی و ادبی غلطیاں اپنی تصانیف میں اپنے قلم کی روشنائی سے ٹھیک کرتے رہتے ہیں لیکن اپنے وجود کی غلطیوں کو دُور کرنا تو کُجا اُن سے وہ واقف بھی نہیں ہوتے۔ ایسے لوگوں کے لیے مُراقبے سے فائدے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ اہل مُراقبہ دل کی کتاب پڑھتے رہتے ہیں اور اپنے وجود کی غلطیاں دور کرتے رہتے ہیں۔

مراقبے کی بے شمار قسمیں ہیں۔ اَدنیٰ درجے اور اعلیٰ درجے کے مُراقبے۔ مگر جب تک شیخ کامِل اس کی اجازت نہ دے طالب اِس مشق کو جاری نہ کرے۔ یہ بہت ہی محنت طلب اور آگے کی منزل ہے اور اس کے بغیر عرفان بھی حاصل نہیں ہوتا۔ یہ سب منزلوں کا دروازہ ہے اور جو اس میں آسانی

Marfat.com

سے گذر گیا آئندہ کی منازل سے بھی بِفَضْلِہٖ تعالیٰ آسانی سے گذر جائے گا۔ہاں سکوت کی منزل میں کوئی حرج نہیں۔ چند منٹ یا کچھ زیادہ وقفہ کے لئے اِنسان کھُلی آنکھ سے یا بند آنکھ سے تفکر میں چلا جائے یا اپنے قلب کا ذِکر پُورے انہماک سے سُنے یا اس عرصے میں گزرے وقت کے اچھے اور بُرے کام جو اُس نے کئے ہیں ان کا جائزہ لے اور سوچے کہ کونسا کام کروں جس سے اَللّٰہ اور رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ راضی ہو جائیں یا کونسی ایسی خدمت بجالاؤں کہ مُرشد اس پر راضی ہو جائے اور اس پر زیادہ مہربان ہو۔ اپنے دِل کی بیماریوں اور نفس کی شرارتوں کے علاج کے بارے میں سوچے یا اپنے ذکر کو ترقی دینے کے لیے سوچے۔ اِس طرح وقفے وقفے سے سکوت کرنے سے دِل کی صفائی ہوتی رہتی ہے۔ نفس کی شرارتوں سے آگاہی بھی ہوتی رہتی ہے۔ اِس طرح بھی کر سکتا ہے کہ عہد کرے کہ ایک دو گھنٹے یا زیادہ عرصہ تک کسی سے بولوں گا نہیں۔ دنیا وی کام جو ذمّے ہے وہ ہاتھ سے کروں گا لیکن نگاہ اور دھیان قلب کے ذکر پر رکھوں گا۔ دن میں کئی بار اور رات کو سونے سے پہلے کر سکتا ہے۔ یہ مشق بہت فائدہ مند ہے اور اس سے بہت رُوحانی ترقّی حاصِل ہوتی ہے اور نفس کے خلاف جہاد کی قوّت بھی پیدا ہوتی ہے۔ ذکر میں بھی خوب ترقی ہوتی رہتی ہے۔ اور زبان لغویات سے اور آنکھ بُری چیزوں سے بچی رہتی ہے نفسانی خواہشوں کی سرکوبی ہوتی رہتی ہے۔ طالب کو یہ معلوم ہونا شروع ہو جاتا ہے کہ اس کے دل کی بیماریاں کم ہوتی جا رہی ہیں اور اُس کے نفس کا غلبہ کمزور ہوتا جا رہا ہے۔ سکوت کی مشق کچھ عرصہ کرنے کے بعد مُراقبے کیلئے تڑپ پیدا ہو جاتی ہے مگر مُراقبہ اُس وقت تک شروع نہ کرے جب تک اُس کا

Marfat.com

کم ازکم ایک لطیفہ جاری نہ ہوا ہو۔ اور وہ تفکّر کی نعمت سے نوازا نہ گیا ہو

سب سے آسان مُراقبہ یہ ہے کہ ایک نشست (جس میں اُس کے جسم کو سہُولت ہو) سے بیٹھے۔ پھر اُس کو بلا ضرورت مُراقبے کے درمیان نہ بدلے۔ جسم کو ڈھیلا چھوڑ دے۔ سَر کو سینے کے وَسط میں اِس طرح پیوست کر دے کہ اپنی آنکھیں اپنے قلب پر جمائے رکھے اور خیال سے قلب سے ذِکر سُنے۔ اگر کسی وجہ سے قلب کے ذکر میں رکاوٹ محسُوس کرے تو ایسی صُورت میں اپنی زبان سے ذکر اَللّٰہ اَللّٰہ تیزی سے شروع کر دے۔ حتّٰی کہ زبان ذکر کرتے کرتے تالوُسے خود بخود لگ جائے اور قلب سے اَللّٰہ اَللّٰہ نکلنا شروع ہو جائے۔ ایسی صورت میں زبان کو جُنبش نہ ہونے دے۔ تالوُسے ہی لگائے رکھے مگر نشست قائم کرنے بعد یہ خیال کرے کہ وہ اپنے شیخ کامِل کے سامنے نہایت ادب سے بیٹھا ہوا ہے اور ان کے قلب سے نُور کے فوارے اُس کے جسم اور قلب میں داخل ہو رہے ہیں۔ پھر ذکر کرتے کرتے ہر چیز کو بھول کر صرف شیخ پاک کی صُورت یا سارے جسم کی طرف دیکھتا رہے۔ اِس عرصے میں جتنا لمبا حَبسِ دم ہوگا اُتنی ہی توجُّہ زیادہ ہوگی اور فیضان بھی زیادہ ہوگا۔ بعض مُبتدِی تو اِس سے اتنا کمال حاصل کر لیتے ہیں کہ مُرشدِ کامل کو دیکھتے دیکھتے ہر چیز سے بے نیاز ہو جاتے ہیں جب یہ صُورت ہوتی ہے تو شیخ اپنے چہرے سے حجاب اُٹھا کر طالب کو اپنی نورانی شکل کی زیارت کرواتا ہے اس کا سارا جسم سر سے پاؤں تک غائب اور ایک نُور کی تجلّی پڑ رہی ہوتی ہے۔ طالب ورطۂ حیرت میں ڈوب جاتا ہے۔ کیونکہ وہ اب تک اپنے مُرشد کا جسدِ خاکی ہی دیکھتا رہا ہے۔ پھر وہ عَینُ الیقین کی مَنزل حاصل کر لیتا ہے اور اُس کا اپنا جسم بھی لطیف

Marfat.com

ہونا شروع ہوجاتا ہے۔ جس طرح روئی دھننے والا روئی کو دُھنتا ہے اور بنولے چوٹ پر رُوئی سے نِکل کر اِدھر اُدھر جا گرتے ہیں اور رُوئی صاف شفّاف رہ جاتی ہے۔ اِسی طرح اِس شغل میں طالب کے جسم کی سب غلاظت صاف ہونا شروع ہوجاتی ہے۔ اور رُوح اور جسم پاک اور لطیف ہونا شروع ہوجاتے ہیں اور پھر اِس میں کمال حاصل کرتے ہوئے۔ اِسی ایک مراقبے کی مشق سے فنا فی الشیخ ہوجاتا ہے اور پھر مُرشد کامل اپنے پُرانے کو (اپنے اختیارات کے مُطابق) سیر رُوحانی کراتا ہے۔ اور اِسی فنائیت کے بعد وہ حَقّ الیقین حاصِل کرلیتا ہے۔

علمُ الیقین، عَینُ الیقین اور حَقُّ الیقین کو مثال کے طور پر یوں واضح کیا جا سکتا ہے کہ ایک شخص نے دریا کے بارے میں کتابوں میں پڑھا یا لوگوں سے اِس کے بارے میں سُنا (تو) یہ عِلمُ الیقین ہے۔ دوسرا شخص دریا کے کِنارے گیا۔ دریا کو خوب دیکھا اور چلا آیا۔ یہ عینُ الیقین ہے۔ اور تیسرا شخص گیا تو جاتے ہی کپڑے اُتار کر دھڑام سے دریا میں ڈُوب کر خُوب تیراکی کی اور دریا کی حقیقت سے کما حَقّہٗ آگاہ ہوگیا۔ یہ حَقّ الیقین کی منزل ہے۔

اور جب مُرشِد کامل مُرید صادق کو کامیاب دیکھتا ہے تو اس کو زیارت رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم سے مُشرّف کرواتا ہے اور اُس کی مُحبّت کا رُخ بدل دیتا ہے۔ اور خود اُس کی نگرانی کرتا رہتا ہے۔ پھر وہ اپنے کام کے مُطابق اور مُرشد پاک کی سفارش پر دربار رسالت میں مراتب حاصل کرتا رہتا ہے۔ جب اُس کو اِس میں بھی کمال حاصل ہو جاتا ہے تو سرکارِ دوعالم صلّی اللہ علیہ وسلّم اُس کو مقامِ توحید میں داخل کرتے ہیں اور یہ انتہائی اور نازک ترین منزل ہے کِسی کِسی کو نصیب ہوتی ہے۔ یہاں کی سیر تو

Marfat.com

بڑے بڑے اولیاء سب نے کی ہوگی مگر قیام چند ہی ہستیوں نے کیا ہوگا ہاں شریعت وطریقت کے بعد مَعرفت (یعنی شناخت وشناسائی) کے میدان اور اُس کے بعد حقیقت کے میدان میں داخل ہونا پڑتا ہے۔ اور یہی وہ حقیقت کا میدان ہے کہ یہاں پہنچنے پر طالب کو اگر کوئی خیال بھی آجاتا ہے تو اللہ تعالیٰ اپنے کرم سے اُسی وقت پورا کر دیتا ہے۔ مگر خیال کیوں آئے جب مَن سب ختم ہوگیا اور تُو ہی تُو رہ گیا۔ خیال کی دُنیا تو من کی دُنیا کے ساتھ تھی۔ توحید کی پیچیدہ و پُرخطر وادی میں کون ٹھہرے۔ نہ یہاں طالب نہ طلب نہ مطلُوب نہ عشق نہ عَاشِق نہ معشُوق نہ ذِکر نہ ذاکِر نہ مذکُور۔ غرضیکہ یہ ایسا لَق ودَق بے آب وگیاہ خُشک میدان ہے کہ نہ وہاں گفتگو ہے نہ جُستجو، نہ صَدا ہے نہ بُکا۔ اگر کچھ ہے تو فقط ہُو ہی ہُو ہے اور ہُو کی ویرانی میں کون دل لگائے۔

دوسرے کئی قِسم کے مُراقبے ہیں جیسا بھی مُرشِد تعلیم کرے۔ یہ کبھی نہ بُھولیں کہ مُرشِد کامل آپ کو وِرد اَوراد وَظائف شَغلِ ذکر، شُغل مُراقبہ آپ کے مزاج کے مُطابق دے گا۔ وہ رُوحانی طبیب ہوتا ہے۔ ذرا نسخہ غلط ہوا اور معاملہ بگڑ گیا۔ جو کچھ وہ کہے فوراً دِل سے آمَنَّا و صَدَّقْنَا کہیں اور دل سے عمل کریں۔ اپنی ٹانگ نہیں اَڑانی چاہیئے۔ عقل میں مشورہ ہے یہ عقل کی راہ نہیں ہے۔ عشق میں کوئی مشوَرہ نہیں اِطاعت ہی اِطاعت ہے یہ عِشق کی راہ ہے۔ کسی کو مُرشِد تلقین کرتے ہیں کہ اپنے اندر فلاں فلاں مقام پر نُور ہی نُور دیکھو۔ کسی کو کہتے ہیں حضور صلّی اللہ علیہ وسلّم کا روضۂ اقدس قلب میں دیکھو اور اس وقت تک دیکھتے رہو جب تک دروازہ نہ کھلے اور حضور صلّی اللہ علیہ وسلّم اپنے کرم سے تمہیں دربار میں نہ بُلائیں

Marfat.com

یا اپنی زیارت سے نہ نوازیں۔کسی کو کہتے ہیں کہ اپنے سارے جسم کو نفی کرکے دیکھو کہ آسمان اور زمین کو ایک نُور لَامُتناہی گھیرے ہوئے ہے اور تم غائب ہو بلکہ تمہاری جگہ نُور ہی نُور ہے۔ اس وقت تک مصروف رہو جب تک کہ تم دیکھو کہ تمہارا سارا جسدِ خاکی نُور بن کر نُور کے سمندر میں تیر رہا ہے۔ یا اِس کرّہ نُور میں پرواز کر رہا ہے۔

بعض تعلیم کرتے ہیں کہ اپنے آپ کو پانی میں غرقاب دیکھو۔ جدھر نگاہ اُٹھاؤ پانی ہی پانی نظر آئے۔ کوئی کہتے ہیں اپنے آپ کو لق ودق ریگستان میں تصوّر کرو۔ جدھر دیکھو ریت ہی کے ذرّے چمکتے ہوئے نظر آئیں۔ کوئی کہتے ہیں کہ ناف سے اِس طرح کا نُور حلق سے دماغ تک اس طریقہ سے پہنچاؤ اور وہاں سے دماغ کے وَسط سے فُلاں اِسم پڑھ کر اُس نُور کو آسمان کی طرف لے جاؤ اور فُلاں جگہ اتنا قیام کرکے یہ اِسم پڑھ کے اُس نُور کو واپس اِس طرح سے دماغ کے ذریعے جسم میں داخل کرو۔

یہ سب ان لوگوں کے لئے ہوتے ہیں جو محنت مُجاہدے سے ایک خاص مقام اور روشنی حاصل کرنے کے بعد شیخ پاک کی تلاش میں نکلتے ہیں۔ وہ دراصل چراغ اور تیل لے آتے ہیں۔ مرشد پاک روئی کی بتّی اپنے پاس سے رکھ کر آگ سے روشن کر دیتا ہے۔ ایسے لوگوں کے کمالات دیکھ کر رَشک کرنا چاہیئے نہ کہ اُن سے حَسد۔ اُن کی عزّت اور احترام کرنا چاہیئے۔ یہ بہت برکت والے لوگ ہیں۔

جب مُراقبے کی لذّت صحیح معنوں میں کسی کو عطا ہو جاتی ہے تو وہ اپنی بیداری کے وقت کو سَراسَر نقصان سمجھتا ہے۔ وہ ہر وقت باوضو رہتا ہے۔ وضو مومن کا ہتھیار ہے۔ شیطان اِس سے بُری طرح بھاگتا ہے۔

Marfat.com

کئی جسمانی تکالیف سے محفوظ رہتا ہے۔ چونکہ وضو تو ہوتا ہی ہے۔ اُسے چند منٹ بھی تخلیے کے مِل جاتے ہیں تو وہ آنکھ بند کر کے سُکوت یا مُراقبے میں چلا جاتا ہے۔ جب طالب اِس مقام پر پہنچ جاتا ہے تو عجیب عجیب مقامات کی سیر کرتا ہے۔ عجیب عجیب انکشاف ہوتے ہیں اور جب آنکھ کھولتا ہے تو اُسے ایسے معلوم ہوتا ہے کہ جیسے اُس کے جسم اور رُوح کو غُسل دے کر لطیف کر دیا گیا ہے۔ یہ اللہ کا فضل ہے جس پر چاہے کرے۔ یہ زورِ بازو کی بات نہیں۔ اُس کی بخشش پر موقوف ہے۔ مُراقبے میں سیر کرے تو تنہائی میں اپنے مُرشد کی خدمت میں عرض کرے۔ اور کسی سے نہ کہے۔ جُوں جُوں انکشافات اور سیر نصیب ہو گی تُوں تُوں انکساری کے جذبے کو بڑھاتا جائے۔ تکبّر سے بچے۔ خود نمائی سے دُور رہے۔ یہ انسان کو تباہ کر دیتے ہیں۔ ہر لمحہ تلاش میں رہے کہ اَللہ کی مخلُوق کی خدمت کا کوئی موقع مِل جائے۔ جو ہر وقت باوضو رہتے ہیں ان پر شیطان کا حملہ کامیاب نہیں ہوتا۔ اور وہ شغل مُراقبہ یا سکوت جس وقت چاہیں کر سکتے ہیں۔

یہ وہ مقام ہوتا ہے کہ طالب پر خواہ وہ سویا ہوا ہو یا بیدار ہو یا کام کر رہا ہو عجیب نور کی بارش ہوتی رہتی ہے۔ وہ عجیب کیف و سرور و حضور میں ہوتا ہے اور بسا اوقات اُس پر کیفیات کا غلبہ اِس قدر بڑھ جاتا ہے کہ آنکھیں بند ہو جاتی ہیں اور سوائے اُس کی ذات کے ہر چیز کی نفی ہو جاتی ہے۔ اور کوئی طاقت غلبہ کر کے اُس کو مُراقبے میں مشغول کر دیتی ہے۔ یہ اضطراری حالت ہے۔ یہ از راہِ عطا ہے۔ انسان کے کِسی کسب کا دخل نہیں ہے۔ یہ اُس کی مرضی ہے جس طرح چاہے، کشائش کرے۔ از راہِ عطا، از راہِ محنت، از راہِ مجاہدہ۔ اُس کے راز وہی

Marfat.com

جانے۔ ہر ایک سے اُس کا راز جُدا ہے۔ عقل و ادراک اُسے سمجھنے سے قطعاً معذور ہیں۔

جب مشاہدے اور سیر کی نعمتیں عطا ہونی شروع ہو جاتی ہیں تو آنکھوں میں ایک عجیب نوُر اور ایک عجیب چمک آجاتی ہے جو اندھے کو بھی دکھائی دیتی ہے۔ مشاہدے والی آنکھ کا جلوہ دُور سے ہی نظر آجاتا ہے۔

Marfat.com

سَفَر

انسان کا سب سے پہلا سفر وہ ہے جب وہ اِس دُنیا میں آتا ہے۔ وہ خُود تو روتا ہوا آتا ہے۔ مگر سب لوگ خوشیوں اور مسکراہٹ سے اُس کا سواگت کرتے ہیں۔ اور آخری سفر قبر کی جانب ہے۔ یہ وہ سفر ہے جس میں جانے والا چت اور بالکل بے بس لیٹا ہوا ہوتا ہے۔ غُسل دے کر کفن پہنا کر قبر کی منزل کی طرف لے جانے کے لیے سب جمع ہوتے ہیں۔ روتے ہیں اور افسوس کرتے ہیں۔ جب انسان اِس دنیا میں آتا ہے تو سب ہنس رہے ہوتے ہیں اور جب جاتا ہے تو وہ خود کچھ نہیں بول سکتا۔ وہ گور میں جاتا ہے اور اپنے اعزّا و اقربا کو زندہ درگور کر جاتا ہے اور اکثر اوقات کچھ اقربا داغِ مفارقت برداشت نہ کرنے کی وجہ سے اپنی جان دے کر اس وقت اس کے ساتھی اور ہم سفر بن جاتے ہیں۔

اور اِن دو سفروں کے علاوہ اور بہت سے سفر ہیں کسی نہ کسی کو اِن سے واسطہ پڑتا رہتا ہے۔ مثلاً عزیز و اقارب سے مِلنے کے لیے سفر، شادی و غمی میں شرکت کرنے کے لئے سفر، مُستقل یا عارضی طور پر نقلِ مکانی کی وجہ سے سفر، تلاش معاش کے لیے سفر۔ یہ سب سفر دُنیا داروں کے لیے خاص اہمیّت رکھتے ہیں۔ مگر طالبانِ حق کا سفر اور ہوتا ہے وہ تلاش حق کے لیے ہوتا ہے۔ وہ قریہ قریہ بستی بستی دوست کی تلاش میں بھٹکتے پھرتے ہیں کہ کہیں

Marfat.com

کوئی ایسا اہلُ اللہ مِل جائے جواُنہیں اپنی نگاہِ فیض سے گوہرِآبدار بنادے اوراُن کے وجودکو مخلوق کےلیے رحمت اور رُوحانی فیض کا چشمہ بنادے۔ ایسا سفر ہرکسی کےبَس کی بات نہیں کیونکہ یہ سفر رحمت بھی ہے اور زحمت بھی۔ اس میں بے شمار تکلیفیں آتی ہیں۔دُنیادار تواپنے زرکی وجہ سے اِس پر قابُو پالیتاہے مگر نانِ جویں کھانے والادرویش زرکہاں سے لائے۔ اس کے لیئے اللہ تعالےٰ کسی اپنے نیک بندے کے دل میں خدمت کا جذبہ پیداکردیتاہے۔ اور وہ جہاں بھی جاتاہے اس کا سفرآسان ہوجاتاہے۔

پہلے زمانے میں سفربہت مشکل تھا۔ نہ ریل نہ بَس، نہ کار، نہ ہوائی جہاز۔ لوگ پیدل یا باربرداری کے جانوزکے ذریعے ایک مقام سے دوسرے مقام تک جاتے تھے۔ اِن دنوں بڑے پائے کے درویش ہوتے تھے جن کا چارسُوڈنکا بج رہا ہوتا تھا۔ اُن کی خانقاہیں ہوتی تھیں ساتھ ہی ساتھ دینی درس بھی دیا جاتا تھا۔ کلام پاک وحدیث شریف اورفقہ وغیرہ پڑھائی جاتی تھی جہاں زائرین اور طالبین کے علاوہ عام مسافر بھی ٹھہرتے تھے۔ مُفت قیام کے علاوہ طعام بھی مُفت یعنی لنگرِ عام کے ذریعے شکم سیری بھی خوب ہوتی تھی۔

جیسی نیّت ویسی مُراد۔ جوصِدق اور خلُوص دِل سے اپنے مقصد کےلئے عازمِ سفرہوتاہے اُس کی اللہ تعالیٰ خود مدد فرماتاہے۔ اُس کی منزل اگردُور بھی ہو تواُسے قریب دکھائی دیتی ہے۔ طالب کے حوصلے بلند ہوتے ہیں۔ پہلے وقتوں میں مُرید کی نگاہ میں

Marfat.com

اپنے مُرشد کی قدر و منزلت بے حد عزیز تھی اور پیرِ کامل بھی مُرید صادق کی آمد کو نعمتِ عظیم سمجھتا تھا اور نہایت شفقت اور نرمی سے پیش آکر آنے والے کا دل موہ لیتا تھا۔ درویشوں کو دنیا کی حرص و لالچ نہ تھی۔ گدّی نشینی کا خمار نہ تھا۔ اگر اولاد میں سے کوئی سجادہ نشین یا جانشین ہوتا تو دراصل وہ سجّادہ نشین خود بھی روحانیت میں ایک اعلیٰ مقام رکھتا تھا اور مخلوق اپنی رہنمائی میں کسی قسم کی کمی محسوس نہ کرتی اس کا گدّی پر بیٹھنا اس کے علم اور تقوے کی فضیلت کی وجہ سے ہوتا تھا نہ کہ اس سے کہ پدرم سُلطان بوُد!۔ آج کل کے دُنیا دار پیرانِ عظام کے ٹھاٹھ کا کیا کہنا غیر منقولہ جائداد ہی کروڑوں روپے تک پہنچ جاتی ہے اور اپنے وصال کے بعد سجادہ نشینی کے علاوہ لواحقین کے مزے اُڑانے کیلئے خوب مال پیچھے چھوڑ جاتے ہیں۔ ایسی ہستیوں کے مِلنے کے لیے کوئی کیوں سفر کرے گا، وہ ایسی شہرت سنتے ہی کہے گا ؎

"ہم خدا خواہی وہم دُنیائے دوں
ایں خیال است و محال است جنوں"

جب اس قسم کے سجادہ نشینوں سے بات کی جاتی ہے تو کوئی حضرت غوث بہاءُ الدّین زکریا مُلتانیؒ کا اور کوئی غوث الاعظمؒ کا اور کوئی حضرت عثمان غنیؓ کا اور کوئی پیغمبر حضرت سُلیمان علیہ السّلام کا ذکر کرے گا مگر اس کا ذکر نہیں کرے گا کہ اُن کی سخاوت کس قدر تھی۔ حضرت سُلیمان علیہ السّلام اتنی دولت و شکوہ رکھتے ہوئے بھی اپنے ہاتھ کی محنت سے کماتے تھے اور کھاتے تھے۔

جب طالب سفر کرے تو اوّلین چیز یہ ہے کہ اپنے مُرشد سے اجازت لے

Marfat.com

اور اُن سے رہنمائی حاصل کرے کہ وہ کس کس جگہ جائے اور کن کن زندہ فقرا سے ملے اور کن کن بزرگوں کے مزارات پر حاضری دے اور کیونکر۔ جن کے مرشد نہیں وہ تو ظاہر ہے مُرشد کی تلاش میں ہی نکلیں گے۔ اُن پہ اِس کا اطلاق نہیں ہوتا۔

گھر سے نکلتے وقت تین دفعہ سُورہ فاتحہ اور دس مرتبہ سورہ اخلاص پڑھے اور اللہ سے دُعا کرے کہ اُس کا سفر بامقصد ہو اور بخیر ہو۔

جس مقام پر جانا ہو کوشش کرے کہ شام سے پہلے وہاں پہنچ جائے۔ پھر خانقاہ میں پہنچے اور وہاں کے آداب اور طریقے معلوم کرے۔ اگر اُس کے ٹھہرنے پر کوئی اعتراض نہیں تو بسم اللہ۔ ورنہ کسی سرائے کا پتہ معلوم کرے (جو کہ آج کل ختم ہو گئیں ہیں اور اُن کی جگہ چھوٹی چھوٹی جگہوں پر ہوٹل قائم ہو گئے ہیں)۔ اور وہاں قیام کرے۔ اور دوسرے روز جس وقت وہ درویش ملتے ہوں اُن کے طریقے کے مطابق حاضری دے۔ جہاں جگہ ملے سلام کر کے ادب سے بیٹھ جائے۔ بیٹھتے وقت ہی کہہ دے کہ یا حضرت میں مسافر ہوں اور فلاں جگہ سے فقط آپ کی زیارت کے لئے آیا ہوں کوئی دُنیاوی غرض لے کر نہیں آیا کچھ نہ کچھ تحفہ ضرور لے کر جائے۔ فقیر کے پاس خالی ہاتھ نہیں جانا چاہیئے۔ اور اگر تحفہ لے جانا مشکل ہو تو کچھ نقدی بطور نذرانہ پیش کرے۔ اگر وہ درویش لینے سے پس و پیش کرے تو عرض کرے کہ یہ بزرگوں کی سُنّت ہے۔ اِس پر عمل کر رہا ہوں۔ قبول فرمالیں تو اِس مُسافر کا دِل رہ جائے گا۔ اگر اِس کے باوجود بھی وہ قبول نہ کرے تو ضد نہ کرے۔ ہاں اگر ہلکا پھلکا تحفہ ہو تو وہ

Marfat.com

پیش کر دے عاجزی کے ساتھ - چار تحفے ایسے ہیں جن کے لئے کامل درویش بھی عموماً منع نہیں کرتے۔ خوشبو، تسبیح، جائے نماز اور تکیہ سرہانے کا اِن میں سے کوئی چیز بھی پیش کر دے انشاءاللہ قبول ہوگی۔

اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ کیسے معلوم ہو کہ یہ درویش وَلِیُّ اللہ ہے - اِس کے لیے چند چیزیں ذہن میں رکھّے۔ وِلیُّ اللہ جہاں تک ممکن ہوتا ہے سُنّتِ محمّدی (صلی اللہ علیہ وسلّم) کا پابند ہوتا ہے۔ پُوری شرع کی پابندی تو اِس پُرفتن دَور میں ناممکن ہے لیکن اگر کوئی بہت سی سنّتوں پر عمل کرتا ہے تو اِس کو بھی غنیمت جانو اگر طالب ذاکرِ قلبی ہے تو بیٹھنے کے بعد اُس کا دِل اَللہ اَللہ کرنے لگ جائے گا اور خیالات اللہ کی طرف خود بخود رجوع کرینگے۔ اگر اس دُرویش کا تصور کرے گا تو کیف و سُرور شروع ہو جائے گا۔ اگر طالب اِس منزل میں نہیں ہے تو اپنے جسم کو ہلکا پھُلکا تو ضرور محسوس کرے گا اور ایک خاص قِسم کی فرحت و خوشی محسوس کرے گا۔ جو بیان میں نہیں آسکتی۔ اگر اُس کا حصّہ وہاں پر ہے تو دل اس دُرویش کی طرف خواہ مخواہ جُھکنا شروع ہو جائے گا۔ اور ایک محبّت سی پیدا ہونی شروع ہو جائے گی۔ اِس کے ساتھ ساتھ عجیب سکون و فرحت محسوس ہوگی۔ اگر وہ پہلے ہی سے کِسی منزل میں اپنے مُرشد کی نظرِ فیض اثر سے داخل ہو چکا ہے تو پھر اسے شاید کوئی مشاہدہ کرا دیا جائے مگر یہ اچھی طرح جان لینا چاہیئے سب عطا اُس کے مُرشد پاک کے وسیلے اور اس کے سلسلے کے وسیلے سے ہو رہی ہے۔ ہر دُرویش کے طریقے، درجے اور فِطرت جُدا جُدا ہے۔ جب کیفیت کا غلبہ اور دوسری چیزیں اپنے مُرشد پاک سے بہتر سمجھے تو اپنے آپ کو قائم رکھنے کی کوشش کرے۔ یعنی اپنی نسبت میں اور

Marfat.com

زیادہ مضبوط ہو جائے۔ یہ کبھی نہیں ہوا کہ کسی کے ماں باپ شکل وصُورت کے اچھّے نہ ہوئے تو اُس نے کسی خوب صُورت مرد اور عورت کو اپنا باپ اور ماں بنا لیا ہو۔ اگر کوئی ایسا کرتا ہے تو آپ خود جانتے ہیں کہ اُس کو کیا کہنا چاہیئے۔

بعض دُرویشوں کی یہ کمزوری ہوتی ہے کہ وہ اپنی قوی روحانی توجّہ سے کمزور نسبت کو توڑ دیتے ہیں اور آنے والا بلا ساختہ کہہ اُٹھتا ہے "حضور مجھے اپنا غلام بنا لیجیے"۔ ایسا نہیں ہونا چاہیئے۔ دُرویش رہبر ہوتا ہے رہزن نہیں۔ اگر طالب غلبات کی وجہ سے مجبُور ہو کر اِصرار کرے تو پھر بیعت از سرِ نو کی اجازت دے دے لیکن قصُور پھر بھی اُس دُرویش کا ہے کہ غریب باپ کے بیٹے کی نسبت کیوں لوٹی۔

دُرویشوں میں بھی اپنی اپنی فطرت کی وجہ سے طرح طرح کی باتیں ہوتی ہیں اِس کی ضرور تصدیق کر لینا چاہیئے کہ وہ تربیّت یافتہ اور راہِ سلوک سے پُوری طرح واقف شریعتِ مقدّسہ کا پابند اور اس کی طبیعت میں سخاوت ہے اور علومِ دینی سے بقدرِ ضرورت خوب واقف ہے اور وہ فیضانِ رُوحانی دے سکتا ہے۔

ہفتہ دس روز کی صحبت ایک دُرویش کی کافی ہے۔ اگر مزار شریف ہے تو ہفتے دس روز سے چالیس روز تک قیام کر سکتا ہے۔ جتنے اَوراد و وظائف تلاوتِ کلامِ پاک ہو سکے پڑھ پڑھ کر صاحبِ مزار کی روح کو پہنچاتا رہے۔ جب چلنے کا وقت آئے تو مزار پر حاضری دے اور کہے کہ حضور کوئی گستاخی و بے ادبی ہو گئی ہو تو معاف فرما دیں۔ آپ کاملین میں سے ہیں اور میں ابھی مُسافر اور متلاشی۔ آپ میری کامیابی

Marfat.com

کے لیے دُعا فرمائیں۔ اور پھر اِس طرح مقام بہ مقام سفر کرے۔ اگر دیکھے کہ کِسی جگہ کوئی درویش درس قرآن دے رہے ہیں اور تفسیرِ قرآن بیان کر رہے ہیں یا درسِ حدیث دے رہے ہیں تو اپنی خوش قسمتی جانے۔ حصول علم کے لئے کچھ عرصہ وہاں پر قیام کرے اور علم و ایمان کے موتی خوب اِکٹھے کرے اور پھر آگے جانے کا قصد کرے۔ فقیروں کے درس کی لذت اور ہوتی ہے۔ عالم کتاب میں ڈوب کر معانی و تفسیر بیان کرتے ہیں اور فقراء حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے جمال کے مُشاہدے میں غرق ہو کر بیان کرتے ہیں۔ وہ الفاظ نہیں ہوتے دَرحقیقت نُور کے لقمے ہوتے ہیں جو دِل و روح کو روشن کرتے جاتے ہیں۔

اگر کسی جگہ کوئی درویش غایت درجہ مہربان ہو جائے اور خلافت تبرکاً عطا کرے تو عُذر نہ کرے بصد شُکر و اِحترام قبول کرے اور اس کے عطا ہونے سے اُن کے خاص مصاحب سے پُوچھ لے کہ خلافت ملنے پر اُن پر کیا کیا چیزیں واجب الادا ہو جاتی ہیں۔ نذرانہ کچھ نہ کچھ تو ضرور دے۔ باقی اور باتیں پُوچھ لے۔

اور اگر کوئی دُرویش بیعت کے لیے اِصرار کرے تو یہ ضرور عرض کر دے کہ غُلامی کا پٹہ فلاں سلسلے کا تو پہلے ہی سے پڑا ہوا ہے۔ اس پر بھی اگر وہ اِصرار کرے تو اُن سے جھگڑا نہ کرے۔ مجبوراً تبرّکاً بیعت کرے اور اللہ کے سامنے پُورا حال پیش کر دے اور یہ بھی دل میں وعدہ کرے کہ واپس پہنچنے پر اپنے مُرشد کو تمام حال سے آگاہ کر دے گا۔ اور جو اُن کا فیصلہ ہوگا اُسی پر عمل کرے گا۔

اگر کوئی بزُرگ کچھ پڑھنے یا عمل کرنے کو بتائیں تو سُن لے مگر اُن کو

Marfat.com

اُس وقت پڑھے جب واپسی پر اپنے مُرشد پاک سے اجازت ملے۔ مُرشد سے یہ نہ کہے کہ آپ پڑھنے کی اجازت دیں بلکہ یہ کہے کہ " حضرت آپ کی ایسی توجہ اور منظر تھی کہ جس درویش کے پاس گیا اُنہوں نے اِن تحائف کی خوشبو سُونگھ کر بیحد شفقت کی۔ ورنہ من آنم کہ من دانم۔ فلاں فلاں درویش نے یہ پڑھنے کے لیے بتایا میں نے ابھی تک نہیں پڑھا میں تو آپ کے حکم کا تابع ہوں۔" اگر مُرشد اِجازت دینا مناسب سمجھیں گے تو بتا دیں گے ورنہ خاموش رہیں گے۔ اپنے شیخ کے سامنے جب دوسرے دُرویشوں کی فضیلت بیان کرے۔ تو وہ اس طرح سے ہو کہ اپنے مُرشد پاک سے اُن کی برتری ظاہر نہ ہو اور یہی ظاہر کرے اور زبان سے بھی کہے کہ " میرے لیے تو سب کچھ آپ ہی ہیں"۔ جو جو تبرّکات ملے ہوں خلافت نامے ملے ہوں سب اپنے مُرشد پاک کے پائے مُبارک پر جبینِ نیاز جُھکا کر رکھ دینا چاہیئے۔ جو خود بھی تحفے لایا ہے وہ بھی اور جو اپنے پیر بھائیوں کے لیے لایا ہے وہ بھی رکھ دے اور کہے کہ " یا حضرت آپ اپنے مُبارک ہاتھوں سے میری طرف سے میرے پیر بھائیوں میں تقسیم کر دیں۔ کیونکہ اِس طرح یہ تحفے ہی نہیں بلکہ تبرّک بھی ہو جائیں گے"۔

اگر ہو سکے تو اپنے سفر کے حالات بھی ہر جگہ کے بارے میں لِکھتا جائے اور اپنے دینی بھائیوں کو اپنے مرشد سے ملاحظہ کروانے کے بعد اور اِجازت کے بعد سُنائے تاکہ اُن میں کِسی کو سفر کرنے کی خواہش ہو تو وہ اِس سے پُورا پُورا فائدہ اُٹھائے۔

بعض دُرویش ایسے بھی ملیں گے اور بعض مزارات بھی ایسے ہوں گے کہ قطعاً کسی قسم کا فیضان حاصل نہیں ہو گا۔ وہاں سمجھ لے کہ اُس کا کوئی

Marfat.com

حصّہ نہیں۔ نہایت ادب سے اجازت لے اور آگے چلتا بنے کیونکہ وہ تو اپنی اپنی منزل پر پہنچ گئے ہیں اور آپ ابھی راہِ نَوَردِ شوق ہی میں ہیں۔ آپ کے لیے بہت کام اور محنت باقی ہے۔ اور عمر تھوڑی ہے۔

اگر کسی درویش کو دیکھے کہ وہ ناراض ہیں یا ناخوش، تو جب تک اُن کو راضی نہ کرلے آگے نہ بڑھے۔ یاد رکھو اہلُ اللہ کو سمجھنا بہت مشکل ہے۔ اُن کے ایک ہاتھ میں آگ اور دوسرے میں پانی کا پیالہ ہوتا ہے جو لوگوں کو نظر نہیں آتے۔ کہیں آگ لگا دیتے ہیں اور کہیں آگ بجھا دیتے ہیں اُن کی ناراضگی سے بچو۔ یہ سخت نادانی کی بات ہے۔ اس نادانی کی وجہ سے آپ کے مُرشد کو (اگر کامل ہیں) بہت کام کرنا پڑتا ہے اور بعض دفعہ پوُرے سلسلے کی مدد لینی پڑتی ہے۔ تب جاکر مُرید کا چالان عدالتِ باطنی سے خارج ہوتا ہے۔

اگر آپ کے ماں باپ ہوں تو اُن کی اِجازت کے بغیر آپ کو سفر ہرگز نہیں کرنا چاہیئے۔ وہ اِجازت دیں تو اس کے بعد مرشد پاک سے اِجازت لیں۔ اگر بیوی بچے ہوں تو اُن کو بھی راضی کرکے جائے اور سفر کے عرصہ کے لئے اُن کے خورد و نوش کا بھی انتظام کرکے جائے اور دوسری ضرورتوں کے لیے نقدی بھی دے کر جائے۔ یہ نہیں ہونا چاہیئے کہ گھریلو فرض ذمّہ داریوں سے جان چھڑانے کے لیئے سفر اختیار کرے۔

جہاں جہاں جائے درویشوں کے پاس یا مزاروں پر اپنے شیخ کے بلندیٔ مراتب، اپنے ماں باپ، بیوی بچے، دینی بھائیوں اور اسلام کی سربلندی کے لیے گڑگڑا کر دُعا مانگے۔ کسی شخص نے اُس کو کسی خاص دُعا کے لیے کہا ہو تو وہ نہ بھولے۔ غائب کی دُعا غائب کے لیے بہت اثر

Marfat.com

رکھتی ہے۔

سفر کے لیے بہتر تو یہ ہے کہ ایک اور ساتھی ہو۔ اِس طرح چوری سے بچا رہتا ہے اور کئی کاموں میں مدد بھی ملتی ہے۔ بیماری و تکلیف میں ہمت نہیں ہارتا۔ انسان کی دوا انسان ہے اور رفاقت میں سفر بھی مشکل معلوم نہیں ہوتا۔ عبادت و ریاضت میں بھی خُوب دل لگا رہتا ہے۔ مگر ساتھی ایسا ہو جس کے ساتھ قلبی ہم آہنگی ہو۔ بہتر تو یہ ہے کہ پیر بھائی ہو۔ نہیں تو کوئی اور مُتّقی پرہیزگار خوش مزاج ہو اور بُردبار ہو۔ اور ایسا رازدار ہو کہ راز کو راز رکھ سکے۔

جب اپنے وطن واپس بخیریت پہنچے تو کچھ رقم اپنی توفیق اور آسانی کے مُطابق بطور صدقہ غُربا کو دے اور اللہ کا شکر ادا کرے کہ بخیریت واپس پہنچ گیا ہے۔

اِس کے بعد کچھ شیرینی یا کچھ طعام پکا کر، کچھ کلامِ پاک پڑھ کر کچھ درود شریف، کچھ کلمہ شریف، الحمد شریف اور سورہ اخلاص پڑھ کر اس کا اور طعام و شیرینی کا ہدیہ ایصال تمام صاحب مزارات جہاں جہاں حاضری دی۔ اُن کی ارواحِ مُبارک کو پہنچائے۔

اِس کے بعد دُعائے خیر میں تمام صاحبِ مزارات اور جن درویشوں کے ہاں حاضری دِی اُن کے لیے خوب دُعا کرے بالخصوص اُن کے ترقیٔ درجات کے لیے۔

Marfat.com

روزمرّہ کے اوراد

جن طالبانِ حق کو مُرشد کی تلاش ہے اور ساتھ ساتھ یہ تڑپ بھی رکھتے ہیں کہ اُن کو کچھ پڑھنے کے لیے بتایا جائے تاکہ تلاش کے ساتھ وقت کا استعمال اور فائدہ پُورا پورا ہو سکے۔ وہ مندرجہ ذیل اوراد پڑھ سکتے ہیں مگر ان اَوراد کو شروع کرنے سے پہلے اَللّٰہ کے نام پر گیارہ روپے صدقہ غُربا کو تقسیم کریں۔ اور دُعا کریں کہ "اے اَللّٰہ اِن اوراد کی برکات و نُور بھی مجھے ظرف کی کشادگی اور خیر اور سلامتی سے عطا فرما۔ نیز مُرشد کامل عطا فرما۔" جب مرشد کامل مِل جائے تو یہ اوراد ساقط ہو جائیں گے۔ جب تک کہ مُرشد پاک اِن اوراد کے جاری رکھنے کی اجازت نہ دے۔

اپنے اَوراد اور اَشغال کے بارے میں سِوائے اپنے مُرشد کے کسی سے تذکرہ نہیں کرنا چاہیئے۔ ورنہ برکات چلی جاتی ہیں۔ رات کو سونے سے قبل بہتر ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم، جُملہ اَنبیاء، اَزواجِ مُطہّرات، صحابہ کرام رضوانُ اللہ علیہم اجمعین، آئمہ شریعت و طریقت تمام سِلسلوں کے اولیاء اور اپنے خاندان کے مرحومین کو اور جُملہ مومنین و مومنات کو فاتحہ اور جتنے اوراد پڑھے ہیں اس کا ثواب بھیج دے۔ اِس سے طالب کو بے حد فائدہ پہنچتا ہے۔ یُوں سمجھیے کہ بنک اکاؤنٹ کھُل گیا ہے۔ مال بھی جمع ہو رہا ہے اور جب مرشد پاک مل جائیں گے تو وہ ایک نہ ایک روز چیک بُک بھی دلوا دیں گے۔ تاکہ اِس میں سے آپ خرچ کر سکیں اپنے اِستعمال کے لیے اور

Marfat.com

لوگوں کے لیے۔ اور یہ چیک تب ملتی ہے جب مُرید صادِق منازل طے کرچکا ہوتا ہے اور مخلوقِ خدا کو رُوحانی فیض پہنچانے کا اہل ہو جاتا ہے۔ اُس وقت مُرشد کامِل خلافت عَطا کرتا ہے اور فیضان عطا کرنے کی اِجازت عطا فرماتا ہے۔

فجر کی نماز کے بعد:۔

۱۔ ایک دفعہ سورہ یٰسین یا سُورہ رحمٰن۔ اِس کے علاوہ ایک چوتھائی پارہ کم از کم تلاوتِ کلام پاک کرے۔

۲۔ اُس کے بعد ایک سَو مرتبہ کوئی درود شریف جو اُسے زیادہ پسند ہو اور جو دِل سے پڑھتا ہو۔

۳۔ پھر ایک سَو بار "سُبْحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ سُبْحَانَ اللّٰہِ الْعَظِیْمِ" (یہ ملائکہ کی تسبیح ہے)

۴۔ اگر کوئی غُربت کا شکار ہے تو وہ سَو بار یہ بھی پڑھ لے:

"بِسْمِ اللّٰہِ مَاشَآءَ اللّٰہُ لَاحَوْلَ وَلَاقُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ" (اس کے بعد سجدے میں اِخلاص سے دُعا مانگے)

۵۔ اِس کے بعد پچیس بار سورہ اخلاص گیارہ بار سُورہ فاتحہ ایک سو مرتبہ یَاعَزِیْزُ یَاعَزِیْزُ۔

۶۔ اِس کے بعد دس مِنٹ تک زبان سے ذکر بالجہر کرے ۔ اَللّٰہ اَللّٰہ۔ جب ذکر میں مزہ آنے لگے تو وقت کو بڑھا بھی سکتا ہے مگر اُس پر قائم رہنا مشکل ہو جائے گا۔ اِس کے بعد جب سُورج نکل آئے تو نماز اشراق دو رکعت ادا کرے ۔ اِس کی بے حد فضیلت ہے۔

Marfat.com

ظہر کی نماز کے بعد :۔

ایک تسبیح " لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ" پڑھے۔

مَغرب کی نماز کے بعد :۔

دو رکعت نفل پڑھے اور ہر نفل میں سورہ اِخلاص تین بار۔ اِس کے بعد گیارہ بار درود شریف اور ایک سو گیارہ بار یَاحَیُّ یَاقَیُّوْمُ بِرَحْمَتِكَ اَسْتَغِیْثُ" پھر گیارہ بار دُرود شریف پھر سجدے میں مُرشد کامِل کے ملنے کے لئے دُعا کرے۔

عِشاء کی نماز کے بعد :۔

عِشاء کی نماز کے بعد سُورہ تَبَارَكَ الَّذِیْ (اُنتیسویں پارے میں) ایک بار۔ پھر پچیس۲۵ بار درود شریف۔ پھر اِس کے بعد سَو۱۰۰ بار " اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ وَتُبْ عَلَیَّ اِنَّكَ اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِیْمُ" پھر سَو۱۰۰ بار آیت کریمہ۔ پھر پچیس۲۵ بار درود شریف۔ پھر اس کے بعد دس۱۰ بیس۲۰ منٹ ذکر بالجہر " اَللّٰہ اَللّٰہ کرے۔ پھر بارگاہِ ایزدی میں سجدہ ریز ہو کر دُعا مانگے۔

اَللّٰہ اگر توفیق دے تو ڈھائی تین۳ بجے شب اُٹھ کر کچھ رکعت نفل تہجّد کے بھی پڑھے۔ ہر رکعت میں تین۳ یا سات بار سُورہ اِخلاص پڑھے۔ نماز تہجّد کے بعد پچیس۲۵ بار دُرود شریف ایک سَو۱۰۰ بار کلمہ شریف۔ ایک سَو۱۰۰ بار بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ پڑھے۔ پھر پچیس بار درود شریف پڑھے۔ پھر چند مِنٹ کے لیے خُوب ذکر بالجہر کرے اور دُعا مانگ کر سو جائے۔ سوتے وقت دُعا کرے۔

Marfat.com

کہ "اے اَللہ جس طرح تو نے اپنے کرم سے یہ نمازیں اور اوراد اَدا کروائے ہیں اِسی طرح فجر کی نماز وقت پر ادا کرنے کی توفیق دے اور صدق واِخلاص سے اَدا کرنے کی توفیق دے اور قبول بھی فرما اور عافیت بخیر فرما آمین" پھر سو جائے اور کِسی سے کوئی بات نہ کرے جب تک ضروری بولنا نہ پڑے۔

اگر ان اوراد کو باقاعدگی سے جاری رکھا جائے تو انشاءاللہ جوینده کو ایک نہ ایک دن مُرشِد کا مِل مِل ہی جائے گا۔

Marfat.com

خلافت

خلافت کی کئی اَقسام ہیں مگر یہاں صِرف تبرّکاً خلافت اور خلافتِ باطنی کا ذکر کیا جائے گا۔

مُریدوں کی کئی قسمیں ہیں۔ بعض رسماً مُرید ہوتے ہیں کیونکہ اُنکے باپ دادا اور خاندان کے مَرد عورتیں سَب کِسی نہ کِسی سِلسلے سے مُنسلک چلے آرہے ہوتے ہیں۔ یہ بھی مُرید ہوکر رسم ادا کر دیتے ہیں۔ پیر کا ادب کرتے ہیں۔ محبت میں بوقتِ ضرورت خُود یا مُرشد کی طلبی پر ادب سے حاضر ہو جاتے ہیں۔ ضروری دینی مسائل کے عِلم سے بے بہرہ ہوتے ہیں۔ بعض تو نِرے جاہل ہوتے ہیں۔ حتّٰی کہ کلام پاک تک پڑھنا نہیں آتا۔ نماز، روزے کی تو خبر نہیں اور نہ ہی کبھی اس کے جاننے کی ضرورت محسوس کرتے ہیں۔ پیر پکڑنے کے بعد پیر کو آخرت میں نجات کا ذمّہ دار گردانتے ہیں۔ خود عمل سے قطعی غافِل۔ بعض دفعہ اہلِ شریعت و پرہیزگار مُسلمانوں کا مذاق بھی اُڑاتے ہیں اور اِس قسم کے بے تُکے شعر پڑھنے لگتے ہیں۔

"رِند بخشے گئے روزِ قیامت ٭ شیخ دیتا رہا حساب کتاب"

——یا——

"جانتا ہوں تمہیں بھی اے زاہد ٭ چُھپ چُھپا کر پی لیا کرتے ہو تم"

Marfat.com

—— یا ——

زاہد شراب پینے دے مسجد میں بیٹھ کر ٭ یا وہ جگہ بتا کہ جہاں پر خُدا نہ ہو!

یہ سب شیطانی عِلم کے شہ پارے ہیں اور شیطانی دماغ رکھنے والے اس سے لُطف اَندوز ہوتے ہیں کیونکہ اِس سے وہ اپنی گُناہ آلود زندگی کے لیے تقویت حاصل کرتے ہیں اور پرہیزگاروں کی صحبت سے فائدہ اُٹھانے کی بجائے اُن سے کج بحثی کرکے اُن کی دل آزاری کرتے ہیں اور اللہ کے غضب کا شکار رہتے ہیں کچھ تو اپنے آپ کو اتنا رِند سمجھتے ہیں کہ ہر ملا کہتے پھرتے ہیں کہ ہم رِند ہیں اور ہم کِسی چیز کے پابند نہیں ہیں۔ یہ سراسر غلط ہے۔ وہ پابند ہیں اور ضرور پابند ہیں بلکہ ہم سے زیادہ پابند۔ اگر پابند نہیں تو رندی کی قید سے نِکل کر پرہیزگاری و تقوٰی اِختیار کرکے دکھلائیں۔ یہ سب کہنے کی باتیں ہیں۔

جو رسماً مُرید ہوتے ہیں ان میں اکثر اُمرا اور خاصے آسُودہ حال ہوتے ہیں یہ درحقیقت ایک تیر سے دو پرندے شکار کرنے کی فکر میں رہتے ہیں تاکہ خود کو نماز نہ پڑھنی پڑے نہ روزہ رکھنا پڑے۔ بلکہ اس کی ساری ذِمّہ داری پیر صاحب پر ہو انہیں وہ اپنی جنّت کے ٹھیکیدار سمجھتے ہیں اور یہ کہ پیر صاحبان نے اپنے مُریدوں کے لیے وسیع و عریض خطّہ جنّت کا پٹّے پر لے لیا ہے اب مُرید آزاد ہیں انہیں عاقبت کی کیا فکر۔ یہ وہ لوگ ہیں جو کہ خود جاہل ہیں اور اپنے پیر کو بھی دوزخ کی راہ پر ڈالتے ہیں۔ آج سے کافی عرصہ پہلے پاپائے روم بھی جنّت کیلئے سرٹیفکیٹ جاری کرتے تھے۔ معاوضہ اچھا خاصا ادا کرنا پڑتا تھا۔ یوں سمجھئے کہ غریبوں نے دنیا میں مصائب اُٹھائے اور آخرت کی جب باری آئی

Marfat.com

تو وہاں بھی بڑے بڑے سیٹھ اپنے پیروں فقیروں کے سہارے جنّت میں ٹھاٹ دار محلّات میں مع ستّر ستّر حوروں کے پہنچ گئے اور غریب بے چارے وہاں بھی محروم ہی رہے۔ اِس طرح اس قسم کے مریدین دین اور شریعت مُقدّسہ کی بُنیادیں اُکھاڑ کر رکھ دیتے ہیں۔ بعض مُسلمانوں کے فرقوں میں بھی یہ چیزیں اس دورِ حاضرہ میں موجود ہیں۔ اُن کے عقائد کا مطالعہ کرنے کے بعد پتہ چلتا ہے کہ انسان توحید سے کتنا دور ہے۔ اور تشخص پرستی میں کس قدر ڈُوبا ہوا ہے۔

جب مالِ تجارت میں نقصان ہوتا ہے یا کوئی بیماری، کوئی دوسری آفت نازل ہوتی ہے تو یہ فوراً پیر صاحب کے پاس تحفے اور اچھا نذرانہ لے کر پہنچتے ہیں۔ پیر صاحب سمجھ جاتے ہیں۔ حال پوچھتے ہیں تو یہ سارا ماجرا بیان کر دیتے ہیں۔ وہ دُعا بھی کر دیتے ہیں۔ کچھ تعویذ گنڈا بھی کر دیتے ہیں۔ کیونکہ اُنہوں نے رشوت لی ہوئی ہوتی ہے۔ میری مُراد نذرانے سے ہے یہ بھی تو ایک قسم کی مُرید کی طرف سے جائز رِشوت ہے۔ وہ درویش اب کہاں رہے جو تمام نذرانے لنگر کے لئے اور غربا کی ضرورت کے لیے تقسیم کر دیتے تھے اور خود وہی سوکھی ہوئی روٹی کھا کر ربّ کا شُکر ادا کرتے تھے۔ نہ آنے والے کی خوشی نہ جانے والے کا غم۔ نہ اِعتقاد رکھنے والے کے سامنے جُھکاؤ نہ کِسی مُنکر سے ڈر۔ ہمیشہ "اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی کُلِّ حَالٍ" کہتے اور اللہ کی رسّی کو مضبُوطی سے پکڑتے۔

اکثر دیکھا گیا ہے کہ تعویذ، دھاگے اور دُعا سے مُرید کی بلا کِسی قدر ٹل جاتی ہے۔ یاد رکھیں: قضا دو قسم کی ہے۔ قضائے مُعلّق اور

Marfat.com

قضائے مُبرم۔ قضائے مُعلق تو دُعا سے ٹل جاتی ہے۔ مگر قضائے مبرم اٹل ہے۔ یہ کِسی بہت ہی اُونچے مقام کے فقیر کا کام ہے کہ اس کی دُعا اُسے ٹال دے۔ اور کِسی دوسرے کے بس کی بات نہیں۔ یہ فنا فی اللہ بقا باللہ لوگ ہیں۔ اور لاکھوں میں کوئی ایک ہوتا ہے۔

اِن رسمی مُریدوں کا کچھ بھروسہ نہیں۔ جہاں کِسی کو بہتر دیکھا اور اپنے دنیاوی مال و تجارت میں زیادہ فائدہ ہوتے دیکھا تو اُس طرف ہولئے اور پہلے پیر صاحب کو اپنی نوکری سے اظہار وجوہ کا نوٹس دیئے بغیر برخواست کر دیتے ہیں۔ جب اُن کی غیر حاضری کو کافی عرصہ ہو جاتا ہے اور سرکاری رشوت غائب اور یہ بلانے پر بھی بہانے کرنے لگتے ہیں تب کوئی دوسرا مُرید اِن کے کرتوت بتاتا ہے بس پھر کیا۔ دونوں پیروں کے درمیان تعویذ دھاگے اور دیگر عملیات سے جنگ شروع ہو جائے گی۔ کیونکہ مقصود دونوں کا ایک ہوتا ہے کہ یہ سونے کی چڑیا قابو میں رہے۔

اِن رسمی مُریدوں پر پیر کامل کو نگاہ رکھنی چاہیئے۔ تاکہ دوسرے اچھے لوگوں کو خراب نہ کریں۔ گاہے گاہے سب کے سامنے ان کی کُھلّم کُھلّا سرزنش بھی کر دیا کریں۔ تاکہ یہ خود ہی علیٰحدہ ہو جائیں اور فضا پاک ہو جائے۔

دوسرے حقیقی مُرید۔ یہ وہ لوگ ہیں جو روزِ ازل سے شراب عشق نوش کئے ہوئے ہیں۔ اگر دنیا میں آکر اپنا سبق بھُول بھی جاتے ہیں تو جب وقت آجاتا ہے تو اُن کو ایک جذبۂ حق آنِ واحد میں اپنی طرف کھینچ کر بیدار کر دیتا ہے۔ اِن کی ساری دُنیا بدل جاتی ہے۔ جب تلاش کرتے کرتے یہ کِسی مَردِ کامل کی صحبت میں چلے جاتے ہیں تو اُنہیں ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اُن کے زخموں پر کِسی نے مرہم لگا دیا ہے اور اُن کے

Marfat.com

درد کو سکون آ گیا ہے۔

اِن لوگوں کی مِثال یوں ہے کہ پیر ایک کُرتے کی مانند ہے اور مُرید حقیقی ایک چھوٹے سے کپڑے کے ٹکڑے کے برابر۔ جب مُرشد قبول کر کے بیعت لیتا ہے تو پھر یہ پیوند پیر کے کرتے کا ایک حصّہ ہو جاتا ہے اور پیوست ہونے کے بعد ایک وقت ایسا آجاتا ہے کہ مُرشد مُرید ایک ہی ہو جاتے ہیں۔ من دیگرم تو دیگری کا سوال نہیں رہتا اور مُریدِ صادق مُرشد کے بتائے ہوئے مجاہدے پر عمل کر کے ایسا نورانی ہو جاتا ہے کہ مُرشد کے کُرتے کے رنگ کی طرح اُس کا پیوند ہو جاتا ہے اور جب تک اُس منزل کو حاصل کرنے کی تگ و دو میں رہتا ہے یہ خواص کی صف میں آتا ہے اور جب یک رنگ ہو جاتا ہے تو پھر خواص الخواص کی صف میں آجاتا ہے۔ اِس منزل پر وہ شیخ سے ایک لمحے کی فُرقت گوارا نہیں کر سکتا۔ سفر میں بھی شیخ کا سامان بیٹھ پر اُٹھائے اُٹھائے شیخ کے پیچھے اُس کے نقش قدم کو بوسہ تصوّر میں دیتا ہوا رواں دواں رہتا ہے۔ کبھی سفر ہے کبھی قیام ہے۔ کبھی شیخ کا عتاب ہے اور کبھی انعام ہے۔ وہ یہ سارے گرم سرد چکھتا رہتا ہے اور اس کا نفس سسک سسک کر مرتا رہتا ہے۔

جب شیخ کامل دیکھتا ہے کہ مرید صادق کامِل ہو گیا ہے یا اِتنے مقامات طے کر لئے ہیں اور باقی بعد میں طے ہوتے رہیں گے اور اُس میں شریعت مُقدّسہ کی پابندی حتّی المقدور اور اوامر و نواہی سے پوری آگاہی اور اَخلاقِ محمّدی (صلّی اللہ علیہ وسلّم) رَچ بَس گئے ہیں تو پھر وہ خرقہ خلافت کی سفارش کرتا ہے۔ یہ خلافت باطنی ہوتی ہے اور

Marfat.com

مقام ولایت پر فائز ہونے کے بعد دیا عطا ہوتے ہی مقام پر فائز کر دیا جاتا ہے) دربار رسالت سے یا دربار خُلفائے راشدین سے یا دربار غوث الاعظم رضؓ سے یا اپنے سلسلے کے بانی کے دربار سے یا اپنے سلسلے کے کِسی خواجہ رحؒ کے دربار سے عطا ہوتی ہے۔ ایسی مجلسوں میں دوسرے صاحبِ اختیار اور محرمِ راز اولیاء کرام بھی موجود ہوتے ہیں اور وہ سب مبارک باد دیتے ہیں۔ اکثر اوقات مُریدِ صادق کی آنکھ پر پردہ ڈال دیا جاتا ہے۔ اور جب وہ بیدار ہوتا ہے تو اُسے کچھ یاد نہیں رہتا۔ اور بعض کو سب منظر دکھایا جاتا ہے۔ اِس کے بعد شیخ اپنے تمام مریدوں اور خلفائے کرام کے سامنے تحریری خلافت نامہ عطا کرتا ہے۔ جو اِس بات کی سند ہوتی ہے کہ وہ لوگوں سے بیعت لے سکتا ہے۔ طریقت کے اسباق اور شریعت مقدسہ کے ضروری احکامات و مسائل کی تربیت دے سکتا ہے۔ پھر اُس کا شیخ حکم عطا کرتا ہے کہ فلاں جگہ پر جاؤ اور بیٹھو اور تبلیغِ دین کرو۔ خلافت دینے کے طریقے بھی جدا جدا ہیں بعض تو صرف زبانی اعلان کو کافی سمجھتے ہیں بعض نے خلافت نامے چھپوائے ہوئے ہیں بعض ایک خط کے ذریعے چار سُطور لکھ کر اطّلاع دیتے ہیں۔

اِس کے علاوہ خلافت دینے کے اور بھی طریقے ہیں اور طریقے ہو سکتے ہیں۔ ہر فقیر کا اپنا اپنا مُعاملہ جُدا ہے۔ اُسے اختیار ہے جس طرح چاہے خلافت کا اِعلان کرے خاموشی سے، زبانی یا تحریر سے یا علی الاعلان۔ جب وہ باطنی خلافت نامہ عطا کرتا ہے تو پھر وہ خلیفہ محترم اپنی ساری دُنیا بدلی ہوئی دیکھتے ہیں۔ جدھر نگاہ کرتے ہیں خشک گھاس بھی ہری ہو جاتی ہے۔ مُردہ دِل زندہ ہونے شروع ہو جاتے ہیں۔ دُعا کے لیے

Marfat.com

ہاتھ اُٹھتے ہیں تو دُعا مقبول ہوتی ہے اور سائل نہال ہو جاتا ہے۔
ایسے انعام کے بعد اپنے اوپر ذکر توبہ اور درود شریف کی کثرت اور کر دینا چاہیئے۔ اس مقام کے بعد اگر خلیفہ مُرشد سے دس ہزار میل کے فاصلے پر بھی ہے اور جسدی حاضری نہ ہونے کے برابر ہے تو کوئی بات نہیں کیونکہ روحانی ہونے کے بعد بعدِ مکانی ختم ہو جاتی ہے۔ مُرید کی رُوح شیخ کی رُوح میں حل ہو چکی ہوتی ہے۔ ہر وقت اُس کے فیضان سے سیراب ہوتی رہتی ہے۔ ہاں اگر کبھی اِنقباض یا رُجعت لاحق ہو جائے تو مُرید کو چاہیئے کہ سب کام چھوڑ کر سفر کرے اور شیخ پاک کی جناب میں حاضر ہو جائے۔ اِنشاءاللہ اگر مُرشد کامل ہے تو عرض مُدعا کیئے بغیر سب روحانی بیماریاں ختم ہو جائینگی۔ یہ نہ کر سکے تو وہیں سب کام چھوڑ کر تصوّرِ شیخ کو ہمہ وقت کر دے اور زبان سے اِستغفار خلوص دل سے کرتا رہے۔

باطنی خلافت حقیقی خلافت ہوتی ہے۔ جب کہ رسمی خلافت ایسے مریدوں کو عطا کی جاتی ہے جو نماز، روزہ اَوراد وَوظائف کے پابند ہوتے ہیں مگر روحانیت تھوڑی ہوتی ہے نیکی میں بڑھ چڑھ کر حصّہ لیتے ہیں اور اخلاقِ محمّدی (صلّی اللہ علیہ وسلّم) کے مالک ہوتے ہیں اپنے مُرشد کی خدمت اور سِلسلہ کے فروغ کے لیے بھی خُوب کوشش کرتے ہیں۔ اور دل کھول کر اَللہ کی رَاہ میں دیتے ہیں۔ ایسے مریدوں کو شیخ تبرُّکاً خلافت عطا کر دیتا ہے۔ کچھ وِرد و وظائف بیعت ہونے والے مُریدوں کے لیے بتا دیتا ہے۔ لوگوں کے مسائل کے لیے کچھ وظیفے اور عملیات بتا دیتا ہے۔ اور دیگر ہدایت دیتا ہے۔ یہ تبرُّکاً خلافت اکثر پیر صاحبان اپنے صاحبزادگان یا قرابت داروں کو بھی دے دیتے ہیں۔ اِس سے پرہیز

Marfat.com

کرنا چاہیئے ہاں اگر صاحبزادگان اور قرابت دار رُوحانیت کے عِلم سے مالا مال ہیں اور معرفت یا حقیقت کے مقام تک پہنچ گئے ہیں تو پھر یہ اُن کا حق ہے۔ انہوں نے اپنی محنت سے حاصِل کیا ہے۔ اِس میں قرابتداری کا سوال نہیں۔ اُن کا حق نہ دینا ظُلم ہے۔

لیکن اکثر یہ دیکھا گیا ہے کہ صاحبزادگان کو طریقت و شریعت کی الفَ۔ بَ بھی معلوم نہیں، موتی اور خاندانی سیاست کے زور سے گدّی پر بٹھا دیئے جاتے ہیں۔ بھاڑ میں جائے فیضِ سجادہ نشین صاحب کو یہ بھی معلوم نہیں کہ لطائف کس جگہ ہیں۔ ان کے نُور اور اَسرار کیا ہیں۔ ایسی حالت میں وہ لطائف جاری کرنے کے لیے کیا روحانی توجّہ دیں گے۔ اس سے اِسلام کو بے حد نقصان پہنچ چکا ہے اور پہنچ رہا ہے۔ آج طریقت کی دُنیا میں ایسے بے شمار لوگ ہیں۔ مُرید بنانا آسان کام نہیں۔ کل قیامت کے دن پوچھا جائے گا کیا جواب دیں گے۔ ہاں اگر رُوحانیت میں اور دِیگر لحاظ سے یعنی تقوٰی و پرہیز گاری میں افضل ہے تو پھر سجادہ نشینی اُس کا حق ہے اُسے اِس لئے محروم نہیں کیا جا سکتا کہ وہ پیر صاحب کا لڑکا ہے یا قرابت دار۔ وہ لائقِ صَد احترام ہے۔ اگر یہ لوگ اُسے نہیں بھی مانیں گے تو کیا فرق پڑتا ہے۔ یہ فیضان سے محروم ہو جائیں گے۔ اللہ تعالےٰ ان کے پاس اور مخلوق کو بھیج دے گا۔ نعمت اَللہ تعالےٰ نے دی ہے۔ اور نعمت اس لئے عطا ہوتی ہے کہ اَللہ تعالیٰ کی مخلُوق کو اس کا فیضان پہنچایا جائے فیضان کی تقسیم کا انتظام اَللہ تعالیٰ فرما دیتے ہیں۔

مردِ کامل کو اتنا تو ہونا چاہیئے کہ اگر طالب حق آئے تو پہلی، دوسری یا تیسری صحبت یا ایک ہفتے کی صحبت کے بعد اُس کا قلب جاری

Marfat.com

ہوجائے۔ ماسوائے اُن لوگوں کے جن کے لیے بارگاہِ خُداوندی سے ہی دروازے بند ہوں۔ مرد کامل کو پہلے بے محنت مُرید کی جھولی میں رُوحانیت کا موتی ڈالنا چاہیئے تاکہ مُجاہدے اور دیگر ہدایت کردہ اشغال میں اُسکا خوب دِل لگا رہے۔ ویرانی نہ ہو ہر سخی درویش اِسی طرح کرتا ہے۔ اِس لئے طالبِ حق سخی اور اَخلاقِ محمّدی اور سُنّتِ محمّدی (صلّی اللہ علیہ وسلّم) کی پیروی کرنیوالے درویش کو ڈھونڈلے تاکہ اُسے مقصُود مِلے۔ آج طریقت میں نقل اِس قدر ہے کہ لوگوں کو یہ سب کچھ ڈھونگ لگتا ہے۔ دورِ حاضر کا نوجوان کہتا ہے کہ شُنیدن کا دور گذر گیا ہے۔ اب دِیدن کا دور ہے۔ کچھ ہے تو دکھایئے اور قائل کیجیے ورنہ یہ لن ترانیاں ہم نے بہت سُنی ہیں۔ یہ سب من گھڑت قصّے اور افسانے ہیں تاکہ غریب عوام کے دین کا استحصال کیا جائے۔ اللہ کے فضل سے اس فقیر خاکِ پائے دُرویشاں نے نئی نسل کے نوجوانوں کے چیلنج کو قبول کیا۔ ہزاروں لوگ کئی سالوں میں آئے اور مجلس عام میں سامنے مُجھ سے قلب جاری کرنے کی درخواست کی یا میرے کسی مُحبِّ قلبی کی سفارش لائے۔ اللہ کی دی ہوئی توفیق اور طاقت سے ہزارہا اشخاص کے قلب جاری ہوئے بعض کو وجد وکیف اور جذب بھی اسی وقت عطا ہوئے۔ اتنے طویل عرصے میں کوئی تین چار ہی ایسے بدنصیب نِکلے جن کو ان کی قلبی شقاوت اور بے ادبی کی وجہ سے نعمت نہ مل سکی۔ اب بفضلہٖ تعالےٰ خلفائے کرام کی صُحبتوں میں جو لوگ پہلی بار جاتے ہیں اس کا نظّارہ کرتے ہیں اور جو کچھ انہوں نے زمانہ سلف کی کتابوں میں پڑھا ہوتا ہے اُس کا مُشاہدہ اپنی کھلی آنکھ سے بھی کرتے ہیں اور یقین حاصل کرنے میں کوئی دشواری نہیں ہوتی۔ ہاں اگر کوئی اپنے اعمال بد اور شیطان کے بہکانے سے راہ سے بھٹک جائے تو فقیر کا

Marfat.com

اس میں قصور نہیں کیونکہ ابلیس بھی حکم نہ ماننے کی وجہ سے اتنا بڑا مقام رکھتے ہوئے بھی گمراہی کے گڑھے میں گرا کیونکہ نافرمان بھی تھا اور بے ادب بھی۔ ادب بڑی چیز ہے اس سے ڈوبتا ہوا بھی دوبارہ تیرنے لگ جاتا ہے اور بے ادب پستیوں کی طرف ہی گرتا جاتا ہے۔

آج بظاہر مسجدیں بھری ہوئی نظر آتی ہیں۔ پھر یہ فتنہ و فساد کیوں؟ بدامنی، خیانت، بددیانتی کیسی؟ پہلے نمازی جاتے تھے اور چند ایک چور چور بھی بظاہر نمازی کہلاتے تھے حالانکہ وہ نماز کی غرض سے قطعاً نہیں جاتے تھے۔ جہاں اِمام صاحب نے اَللّٰہُ اَکْبَرْ کہی انہوں نے نئے اور اچھے جوتے اُٹھانے شروع کر دیئے اور مسجد سے نکل کر سیدھے دوکان پر پہنچے، اونے پونے داموں مال بیچا۔ گھر آئے اور چین کی نیند سو گئے۔ جب سے مارشل لا بار بار لگنا شروع ہوا۔ پکڑ دھکڑ شروع ہوئی مال دار اور سرمایہ داروں کی نیندیں خراب ہوئیں۔ نام نہاد پیروں کے بھی وارے نیارے ہوئے اور مسجدیں بھی آباد نظر آنے لگیں۔ اکثر مالدار لوگ کلمہ گو تو ضرور ہیں مگر اِن کا ماں، باپ اور خُدا سب کچھ دھن دولت ہے۔ آپ اُن کے بڑے بڑے ٹرسٹ دیکھیں گے۔ غریب اداروں کو بڑی بڑی رقوم چندے کے طور پر دے رہے ہیں۔ تحقیق کریں گے تو یہ سب نام کی خاطر نکلے گا ماسوائے چند خدا ترس اور دین کے پابند مالداروں کے اکثریت ان لوگوں کی ہے جو خیرات انکم ٹیکس سے بچنے کے لیے کرتے ہیں۔ اور اکثر اوقات خیرات سُود سے کمائے ہوئے مال میں سے دی جاتی ہے۔ یعنی حرام میں سے حلال نکالا جاتا ہے۔ اور دِل کی سیاہی کی یہ حالت کہ اَللّٰہ کی بارگاہ میں اس کی قبولیت کی بھی

Marfat.com

پُوری پوُری اُمید رکھّی جاتی ہے کوئی ٹوکنے والا اور سنبھالنے والا نہیں۔ پھر بتائیے "کجا ماند مسلمانی"۔ جس نے اپنی زبان کو جھوٹ، غیبت اور چُغلی سے محفوظ رکھا اور اپنے پیٹ میں حرام لقمہ نہیں جانے دیا تو وہ جو بھی پڑھے گا اِسم اعظم ہے اور اِنْشَآءَاللہ جو اُس کے مُنہ سے نکلے گا وہ اَللہ تَعَالیٰ قبُول کرے گا۔

یہیں تک معاملہ نہیں بلکہ امیر لوگ سود میں سے یا حرام کمائی میں سے چندہ دے کر نام نہاد پیر صاحب اور نام نہاد مولوی صاحب سے برکت کے لئے دُعا کراتے ہیں۔ مسجدیں بھی آج سرمایہ پرستوں کے قبضے میں آگئیں ہیں۔ اگر اتنے نمازی مسجد میں خالِص عبادت اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کے لئے کرتے تو آج پاکستانیوں کی حالت قابلِ رَشک ہوتی۔ ان کو گناہ سے بچنے کی توفیق ہوتی اور معاشرہ میں فلاح و اصلاح اور خُوشحالی کا دور دورہ ہوتا اور بُرائیاں ناپید ہو جاتیں ؎

مسجد تو بنادی شب بھر میں ایماں کی حرارت والوں نے
مَن اپنا پُرانا پاپی ہے، برسوں میں نمازی بن نہ سکا

Marfat.com

خلافت کے بعد

خلافت ملنے کے بعد خلیفہ صاحب کے لیے بڑی کٹھن منزل کا آغاز ہو جاتا ہے۔ پیر صاحب کے پاس سارے صُحبت یافتہ مُرید حقیقی مُرید نہیں ہوتے اور خلافت ایک دُنیائے روحانیت کی بہت بڑی ذمّہ داری ہے۔ خلافت حاصل کرنے کے لیے اہل اور نا اہل دونوں منتظر رہتے ہیں۔ اہلیت اور صلاحیت کی طرف اُمیدواروں کی بہت کم نظر ہوتی ہے۔ کچھ لوگ تو پیر کے اِس فیصلے کو ہی نہیں مانتے۔ اور بدظنی کا شکار ہو جاتے ہیں۔ اُن کے پاس کوئی ٹھوس دلیل یا جواز نہیں ہوتا۔ بس شیطان نے بہکا کر ایک تھپڑ مارا اور نسبتِ شیخ خاک میں مِلا دی۔ کچھ کو شیخ کا فیصلہ منظور نہیں ہوتا مگر زبان کو قابو میں رکھتے ہیں اور خاموش رہتے ہیں مگر یہ بھی کسی ناخوشگوار واقعے کے منتظر رہتے ہیں اور یہ اُمید رکھتے ہیں کہ خلیفہ صاحب جلد ہی اپنی نا اہلی کی وجہ سے معزول کر دیئے جائیں گے۔ ایک گروہ انتہائی خطرناک ہوتا ہے۔ یہ مُنافقین کا گروہ ہوتا ہے۔ یہ گروہ جب دوسرے بدظن گروہ سے ملتا ہے تو اُن کو کہتا ہے کہ ہم آپ کے ساتھ ہیں۔ قدم تو اُٹھائیے پھر ہماری وفاداری دیکھیئے۔ اور جب ایسا ہوتا ہے تو ساتھ تو کیا دیتے اپنے کمینے اغراض و مقاصد پُورے کرنے میں لگ جاتے ہیں۔ گروہ بندیوں کو ہوا دے کر خُوب اختلاف پیدا کر دیتے ہیں۔ غرضیکہ ساری تنظیم کی جڑیں کھوکھلی کر دیتے ہیں۔

Marfat.com

حقیقی مُرید تو اپنے پیر پر دل وجان سے فدا ہوتے ہیں اُن کے نفس کے کُتّے کو پیر نے پٹہ ڈال دیا ہوتا ہے اُس کی وجہ سے وہ گزند پہنچانے میں ناکام رہتا ہے۔ یہ لوگ دل ہی دل میں اللہ سے پناہ مانگتے ہیں اور کہتے ہیں کہ "تیرا شکر ہے تو نے ہم کو گمراہی سے بچا لیا اور اِن جیسا نہیں بنایا۔" مگر چونکہ بدوں اور منافقوں کی اکثریت ہوتی ہے ان کا بھی حقّہ پانی بند کیا جاتا ہے اور ان کا قافیہ حیات تنگ کیا جاتا ہے۔ حضور صلّی اللہ علیہ وسلّم کے زمانے میں بھی یہ لوگ تھے۔ آپ رسولُ اللہ تھے آپ صلّی اللہ علیہ وسلّم پر وحی نازل ہوتی تھی۔ آخر ایک دن اللہ تعالےٰ نے وحی کے ذریعے حکم فرمایا کہ ان منافقین کو نکال دیا جائے۔ عجیب منظر تھا۔ آپ صلّی اللہ علیہ وسلّم نے کئی مُنافقوں کے نام لے لے کر اُن کو مسجد سے نکال دیا حالانکہ وہ بظاہر نماز پڑھتے روزہ رکھتے اور کلمہ گو تھے مسلمان کہلاتے تھے۔ جب وہ نکالے گئے تو مومنین بہت خوش ہوئے اور اطمینان کا سانس لیا۔ اب وحی تو ہمیشہ ہمیشہ کے لئے ختم ہوگئی ہے لہٰذا اب نوری شعور سے کام لے کر حکمت عملی سے ان کا قلع قمع کرنا چاہیئے تاکہ سانپ بھی مرجائے اور لاٹھی بھی بچ جائے۔

خلیفہ صاحب کے جگری اور جانی پیر بھائی، ان کے دوست اور اُن کے قریبی عزیز و اقارب خوش ہوتے ہیں اور جشن مناتے ہیں۔

خلیفہ صاحب کو اپنا قلب بہت وسیع رکھنا چاہیئے اُنہیں چاہیئے کہ وہ سب کی سُن لیں اور خوش اَخلاقی کے ساتھ معاملہ کریں مگر وہی کام کریں جو ٹھیک ہو اور جماعت کے مفاد میں ہو۔ اگر یہ لوگ کہیں کہ فلاں شخص آپ کے بارے میں یہ کہتا تھا تو خاموشی کے ساتھ تخلیئے میں اس شخص کو اعتماد میں لے کر کہیں کہ "فلاں صاحب سے پتہ چلا ہے کہ

Marfat.com

آپ کو مجھ سے تکلیف پہنچی ہے۔ اگر آپ وضاحت کے ساتھ مجھے آگاہ کریں تو میں انشاءَ اللہ اپنی صفائی پیش کروں گا اور مجھے یقین ہے کہ آپ اِسے قبول کریں گے۔ کیونکہ میری نیّت میں اَلْحَمْدُ لِلّٰہ خلوص اور صِدق ہے اور میں آپ کا پیٹھ پیچھے بھی بہت احترام کرتا ہوں۔" اگر اُس نے کچھ کہا ہوگا تو وہ بتا دے گا اور اگر چغلی خور نے اپنی طرف سے بنائی ہوگی تو اُس کا بھانڈا پھوٹ جائے گا۔ اس طرح اور لوگوں تک بات ضرور پہنچے گی اور وہ بھی خبردار ہو جائیں گے۔

سب سے بڑا حربہ جو بدخواہ اور دشمن استعمال کرتے ہیں وہ خلیفہ صاحب اور پیرِ صاحب کے درمیان غلط فہمی پیدا کر کے رنجش پیدا کرتے ہیں۔ پیرِ صاحب بھی بشر ہیں۔ صاحبِ کشف ہیں تو کیا جب تک اللہ تعالےٰ کسی چیز کو منکشف نہ کرے کچھ آگاہی نہیں ہوتی۔ کبھی اَہلُ اللہ اَنِ اِحد میں فرش پر بیٹھے بیٹھے عرش کا نظارہ کرتے ہیں۔ لوحِ محفوظ کا لِکھا ہوا پڑھتے ہیں اور کبھی اُن کے سامنے اُن کے پاس ہی اُن کی اپنی اولاد کو دشمن قتل کر دیتے ہیں۔ مگر اُن کی آنکھوں پر اور قلب پر قدرت کی طرف سے حجاب ہوتا ہے اور کچھ بھی دیکھ نہیں پاتے۔ بہتر تو یہ ہے کہ پہلی فرصت میں کچھ وقت تخلیے کا اپنے مُرشِد پاک سے لے اور اُن کو صُورتِ حال سے مطلع کرنے کے لئے یوں کہے کہ "غلام پر جو اتنی بڑی عنایت کی گئی ہے اس سے کچھ لوگ ناخوش ہیں اور سازشوں میں لگ گئے ہیں۔ مجھے خلافت یا کسی چیز کا غم نہیں۔ اگر ہے تو یہ کہ کسی غلط فہمی سے آپ مجھ سے ناراض نہ ہو جائیں اور میں آپ کے قدموں سے دُور نہ ہو جاؤں۔ اگر کبھی ایسی صُورت خدانخواستہ پیدا ہو جائے تو اپنے غُلام کو رَاندہ

Marfat.com

درگاہ کرنے سے پہلے صفائی کا موقع ضرور دیجئے گا۔ ورنہ میں کہیں کا نہیں رہونگا۔ یہ لوگ عقل کے مارے ہوئے ہیں اور میں آپ کے عشق کا مارا ہوا۔ میرا تو سب کچھ آپ ہی ہیں اور میرا تو عقیدہ ہے ؎

"عقل آمد دین و دُنیا شُد خراب
عشق آمد ہر دو عالم کامیاب"

اِس سے یہ ہوگا کہ مُرشد صاحب کچھ لحاظ ضرور برتیں گے۔ یکطرفہ کاروائی نہیں کریں گے۔ اور آگ لگانے والا خود ہی ذلیل و رُسوا ہو جائے گا۔ کِسی کی بُرائی سُن کر یا غیبت پر بدظن نہیں ہونا چاہیئے جب تک کہ بات پایۂ ثبوت تک نہ پہنچ جائے۔

خلافتِ باطنی کا جہاں تک تعلق ہے یہ محض عنایت رَبّی پر موقوف ہے۔ جِس پر اللہ چاہے فضل کرے۔ کِسی کو دخل نہیں۔ وہ وہی کرتا ہے جو وہ چاہتا ہے۔ لوگوں کو چاہیئے کہ اَللہ کے انعام پر خوش ہو کر اپنے بھائی کے ہاتھ مضبوط کریں۔ ہو سکتا ہے کہ کل کو اَللہ تعالیٰ کا اُن پر بھی فضل ہو۔

اِس ضمن میں یہ عرض کروں گا کہ بعض مُرید بڑی اعلیٰ منازل پر ہوتے ہیں اور بڑی روحانی طاقت کے مالک ہوتے ہیں۔ خلیفہ صاحب کو خلافت ملنے کے بعد اُن کا زیادہ احترام کرنا چاہیئے۔ اُن کو خوش کرنا اور ان کی دُعائیں حاصل کرنی چاہئیں یہ بڑی کامیابی کا باعث ہوتی ہیں۔ یہ لوگ اکثر مشاہدہ ذات میں غرق ہوتے ہیں اور اُن کا وجود جلال کی وجہ سے انگارے کی طرح گرم رہتا ہے ــــ اَللہ تعالیٰ کی رحمت اُس کے غصّے پر غالب ہے۔ مخلوق اَللہ تعالیٰ کا

Marfat.com

کُنبہ ہے۔ اَللہ تعالےٰ اپنی مخلوق کو ان کے حوالے اُن کے جلال کی وجہ سے نہیں کرتا اور اکثر جمالی دُر ویشوں کے سپُرد وہ خدمت عطا کی جاتی ہے تاکہ وہ مخلوق کی نرم گرم برداشت کر لیں۔

طالبِ صادق کو یہ کبھی نہیں بھولنا چاہیئے کہ اگر منزل پر پہنچے بغیر اُس کا آخری وقت آگیا ہے تو وہ اِنشآءَاللہ شہیدوں میں شمار کیا جاویگا۔ اور اُس کی نامرادی عین مُراد اور منزل شمار کی جائے گی اور اُس کا سارا خسارہ اُس دنیا میں پہنچتے ہی پورا کر دیا جائے گا۔ اکثر طالبانِ حق کو نعمت قبر میں داخل ہوتے ہی مل جاتی ہے۔ وہ سب سے بہتر ہے کہ وہ ابدالآباد تک قائم رہتی ہے۔ دُنیا میں حاصل شدہ نعمت کی حفاظت بے حد مشکل ہو جاتی ہے۔ دیکھنے میں آیا ہے کہ اکثر لوگ نعمت سنبھال نہ سکے۔ اور اِس دنیا سے خالی ہاتھ مفلس ہوکر دوسرے عالَم کو سدھارے۔ اَللہ تعالیٰ ہم سب کو محفوظ رکھے آمین۔

خلافت ملنے کے بعد ایک بہت بڑی ذمہ داری اور امتحان شروع ہوتا ہے۔ تصوُّف کے اندر سب سے ضروری چیز یہ ہے کہ دِل آزاری سے بچو۔ یہ اِس دور میں ناممکن ہو چکا ہے۔ کوئی شخص اپنے خیال کے خلاف سُننا نہیں چاہتا۔ بلکہ کبھی کبھی پیر صاحب پر دباؤ ڈالا جاتا ہے کہ وہ اُن کے ہمنوا بن جائیں۔ دنیا دار پیر تو اپنے مُرید کا مُزارع ہوتا ہی ہے وہ تو ہاں میں ہاں مِلاتا جاتا ہے۔ تاکہ اُس کا نذرانہ، شکرانہ اور تحائف جاری رہیں۔ لیکن صَمت واَلسَت وَاصِل اِلَی اللہ فقیر کے ہاں دال کب گل سکتی ہے۔ وہ تو ڈانٹ کر ایسے آدمی کو اپنی مجلس سے نکال دیگا۔ اب ایسے پیروں کی تعداد بہت زیادہ ہے جو مرید کی خواہشات کے

Marfat.com

تابع ہوتے ہیں کیونکہ وہ زر کے غُلام ہوتے ہیں۔

خلیفہ صاحب کو چاہیئے کہ تحمّل سے نئے آنے والوں کے مَسائِل کو سُن کر حکمت سے ان کے مسائل کا حل پیش کریں۔ اگر سمجھ میں نہ آئے تو اُن سے یہ کہہ کر جان چھڑائیں کہ" جناب میں اس منزل میں ابھی نو وارد ہوں۔ آپ کسی کامل بزرگ کی خدمت میں جائیں۔ اُمید ہے وہاں آپ کے خیالات کی قدر ہوگی اور مشکل حل ہو جائیگی میری طرف سے اجازت ہے۔ مجھے تو اپنے گناہوں کی توبہ سے فرصت کہاں جو دوسروں کی رہنمائی کرسکوں۔ جب کسی قابل ہو جاؤں گا تو آپ کی خدمت ضرور کروں گا۔"

یہ بھی یاد رکھیں کہ جب خلافت باطنی مِلتی ہے تو اَللّٰہ تعالیٰ زیادہ نہیں تو کم از کم ایک ایسا موذی، خلیفہ صاحب پر مُسَلّط کر دیتا ہے جو اُن کا سانس لینا، جینا اور گھر سے باہر نکلنا مشکل کر دیتا ہے۔ ہر جگہ اُن کی بدخواہی کرتا ہے۔ ایسی ایسی غلیظ اور گندی تہمتیں لگاتا ہے کہ کمزور عقیدہ والے جن کا ایمان پہلے ہی نہ ہونے کے برابر تھا اب بدظن ہوکر اپنی زبان طعن وتشنیع میں دراز کر دیتے ہیں۔ طرح طرح کی تہمتیں لگائیں گے۔ یہ لوگ تصدیق یا ثبوت ڈھونڈنے کی کوشش نہیں کریں گے۔ نتیجہ یہ ہوگا کہ کچے اِیمان کے لوگ بھاگنا شروع ہو جائیں گے۔ اور چند سچے مرید ہی رہ جائیں گے۔ گھبرانے کی کوئی بات نہیں۔ روزِ قیامت بعض نبی ایسے بھی ہونگے جن کا ایک ہی اُمتی ہوگا۔

خلیفہ صاحب کو پہلے تالیفِ قُلُوب پر زور دینا چاہیئے ناخوشگوار باتوں سے بچنا چاہیئے۔ دلوں کو احسان اور لُطف سے مُوہ لینا چاہیئے۔ کسی نے کیا خوب کہا ہے:

Marfat.com

ع "لُطف کُن لُطف تا بیگانہ شود حلقہ بگوش"

جِس کے پاس اخلاقِ محمدیؐ ہے اُس کے پاس ہر مُشکل کی کنجی ہے۔ اگر اللہ کا یہ فرمان یاد رکھے گا تو لاکھوں مُصیبتوں سے بچا رہے گا کہ "اے ایمان والو! بہت سے گمانوں سے بچو۔ کچھ گمان گناہ ہیں۔ دوسرے کے عیب مت ڈھونڈو۔ غیبت سے بچو"۔ ہدایت کا دریا اِن آیات کے کوزے میں بند ہے۔ اہل سمجھ کے لیے یہ نصیحت سب کچھ ہے نادان کے لیے نہیں اور یہ بھی بتایا گیا کہ جاہلوں سے مُنہ پھیر لو۔ جب یہ آپ کہیں گے تو مسلمان فوراً کہیں گے کہ یہ جس آیت میں ہے وہ کافروں کے لیے ہے۔ ٹھیک ہے۔ اس کا مطلب یہ بھی ہوسکتا ہے کہ مسلمان تو بس اتنا ہی پڑھتے ہیں کہ جنّت کے باغ، شہد اور دودھ کی نہریں، خیموں میں حسین حُوریں، ایسی حُوریں جن کو کسی نے ہاتھ نہیں لگایا۔ نتیجہ یہ ہوا کہ آج کے دور بیں جب کہ کلام پاک کے ترجمے بے شمار زبانوں میں ہوچکے ہیں۔ عیسائیوں اور دوسرے مذاہب کے لوگوں نے پڑھ پڑھ کر اِن باتوں سے پرہیز کیا اور اسلام کی خوبیوں کو اپنایا۔ مُسلمان خوش فہمی میں مبتلا رہا اور اپنی اصلاح سے اِس قدر غافل ہوگیا کہ کافروں والے کام کرنے شروع کر دیئے۔ کوئی خطرہ اِس لیے محسوس نہیں کیا کیونکہ وہ اپنے پاس جنّت کا لائسنس قرآن کے ذریعے سمجھتا ہے۔ حالانکہ ایک حدیث شریف یہ ہے کہ "بندہ (مسلمان) اور کُفر کے درمیان صرف نماز کی دیوار حائِل ہے"۔ ترک نماز اِس فرق کو دُور کر دیتا ہے۔ غور کریں جب ایک چیز کے ترک کرنے سے تو اِس حدیث کے مُطابق انسان کُفر کی وادی میں پہنچ جاتا ہے اور دوسری طرف جن چیزوں کو کافروں سے منسوب کیا گیا ہے اگر وہ مسلمان بھی کریں گے تو وہ پکڑے نہیں

Marfat.com

جائیں گے۔ یہ سب عذاب کافروں کے لیے ہے کیونکہ آیت کے شان نزول سے ثابت ہے کہ یہ آیت شریفہ کافروں کے لئے اُتری ہے۔ مسلمانوں کے لیے وہی حوریں جن کو کسی نے ہاتھ نہیں لگایا وغیرہ وغیرہ۔ دوسرے الفاظ میں دُنیا میں بھی ٹھاٹ کئے اور آخرت میں تو حوریں ہیں ہی۔

آج اِن کوتاہیوں کی وجہ سے اِن مسلمانوں کا جو حال ہے وہ ہم سب دیکھ رہے ہیں روپیہ، پیسہ، حکومت، دولت، صحت، عقل و دانش کسی چیز کی کمی نہیں مگر خطّہِ ارض پر ہر جگہ ذلیل و رسوا ہیں۔ ان کی وجوہات کے بیان کی ضرورت نہیں۔ ہر شخص جانتا ہے۔ قرآن، حدیث میں تاویلیں نکال نکال کر عمل سے گریزاں ہے۔ اِن مُقدّس کتابوں کو صِرف چومنا ہی کافی سمجھتے ہیں اور یہ سمجھتے ہیں کہ اِسی میں نجات ہے اور اِسی میں ثواب ہے۔ اِن کو کوئی سمجھائے۔ سمجھانے کے لئے پہلے شیطانی بحث میں پڑے اور پھر اِن کو اپنا دشمن بنائے۔ نادان نادان ہی ہوتا ہے اس کو سمجھانا بہت مشکل ہے۔ علاّمہ اقبالؒ نے کہا ہے

؎ پھُول کی پتّی سے کٹ سکتا ہے ہیرے کا جگر
مَردِ ناداں پہ کلامِ نرم و نازک بے اثر

خُلفاء کو چاہیئے کہ مریدوں اور دوسرے لوگوں کو معافی دینے میں عجلت کریں۔ گستاخ، بے ادب اور غدار کو معاف کرنا ظلم ہے یہ بدامنی کو فروغ دیتا ہے۔ ایسے لوگوں کو معاف کرنا نیکوں پر ظُلم کرنا ہے۔ اس طرح یہ طاقت ور ہوتے جاتے ہیں۔ اور نیک لوگوں کا جینا مُشکل کر دیتے ہیں ان کو شیطان کی مَدد حاصل ہوتی ہے۔ اور شیطان کی مدد شیطان کے مُرید ہی کر سکتے ہیں۔

Marfat.com

حضور صلّی اللہ علیہ وسلّم نے بھی ایک خاص وقت تک مُنافقوں کی ظالمانہ حرکات پر صبر فرمایا اور جب فرمانِ الٰہی نازل ہوا تو آپ (صلّی اللہ علیہ وسلّم) نے مسجد سے ایک ایک کو ان کا نام لے کر باہر نکالا ۔ غالباً بتیس ۳۲ مُنافق تھے جن کی نشاندہی کرکے نام پُکار پُکار کے باہر نکالا گیا ۔ اور صحابہؓ اور مومنین نے اِس واقعہ پر بے حد خوشی کا اظہار کیا ۔ اس فِعل سے اَخلاقِ مُحمّدی میں کوئی فرق نہیں آیا ۔ یاد رکھئے ایسے لوگ ہر زمانے میں اپنے کمینے حربے استعمال کرتے رہیں گے ۔ لہٰذا اِن حرکات پر صبر کرنا ضروری ہے اور معاملہ اَللہ پر چھوڑ دینا چاہیئے ۔ فقیرِ توحیدی یا فقیرِ محمّدی کبھی بددُعا نہیں دیتا لیکن جب اُس کو تکلیف پہنچتی ہے تو اُس کا مالک اور خالق جِس نے اُس کو اپنا دیوانہ بنا کر مخلوق کی خدمت کے لئے اِس مَسند پر بٹھایا ہے ۔ وُہ خوب جانتا ہے اور دیکھ رہا ہوتا ہے ۔ جب دنیا کے مال دار کے نوکر کو کوئی بُرا بھلا کہے یا مارے تو اُس کا مالِک نوکر کے دشمن کی خوب خبر لیتا ہے ۔ تو اللہ جو قادر مطلق ہے اور جو فرماتا ہے "بے شک اَللہ تعالےٰ کی پکڑ سخت ہے ۔ بے شک اَللہ جلد حساب کرنے والا ہے ۔ اور اَللہ ظالم لوگوں کو راہ نہیں دیتا اور اَللہ فساد پھیلانے والوں کو پسند نہیں کرتا ۔" وہ اپنے فقیر کے معاملے میں کیسے خاموش رہے گا ۔ اُس پر ظلم کرنے والا دُنیا سے چلا بھی جائے تو قبر اور حشر میں حساب اور عذاب سے کیسے بچے گا اکثر اوقات اس کی اولاد اور نسل یہ سزا بھگتتی ہے ۔ شیخ کا مقام حدیث شریف میں یوں بیان ہے کہ "شیخ اپنی قوم میں ایسے ہی ہے جیسے نبی اپنی اُمّت میں ۔"

Marfat.com

اور یہ ظالم اگر زندہ بھی رہے اور شیخ کا پہلے ہی اِنتقال ہو جائے تو کیا مضائقہ۔ کوئی فرق نہیں پڑتا۔ فقیر نے تو اللہ کے لیے برداشت کیا تھا اب اس کا مولیٰ جانے۔ یہ اُس کا کام ہے۔ جب کوئی گروہ مَردِ کامل کی نافرمانی کرنے پر تُل جاتا ہے اور درپئے آزار ہو جاتا ہے تو اللہ تعالےٰ اپنے فقیر کی ڈیوٹی دوسری جگہ لگا دیتا ہے۔ وہاں پر اُس کی قدر و منزلت پہلے سے بھی زیادہ ہو جاتی ہے اور فیضان حاصِل کرنے کے لئے پہلے سے بہتر لوگ بھیج دیتا ہے۔ فقیر کِسی ایک جگہ کے لیئے نہیں ہوتے۔ جہاں جہاں اُن کا کام ختم ہو جاتا ہے یا لوگ اُنہیں ستانے لگ جاتے ہیں وہ ہجرت کرتا جاتا ہے یہ کہہ کر کہ ؎

"مُلکِ خُدائے ما تنگ نیست
پائے گدا را لَنگ نیست"

جب وہ اپنی برکات و فیُوض لے کر کِسی بستی سے ہجرت کر جاتا ہے تو جو نیک لوگ یا ذاکر یا سلیمُ القلب ہوتے ہیں وُہ خلا محسُوس کرتے ہیں اور جان جاتے ہیں کہ بستی کتنی بڑی نعمتِ خُداوندی سے محروم ہو گئی ہے۔

خلیفہ صاحب کو اپنے خاصُ الخاص مُریدوں کے نفس کی سرزنش اور ڈانٹ ڈپٹ وقتاً فوقتاً کرتے رہنا چاہیئے۔ اِنسان کا جِسم ایک غار کی مانند ہے اور نفس اِس میں سانپ کی طرح کُنڈلیاں مار کے بیٹھا ہے۔ قلب مَعدنُ الخیر ہے، نفس مَنبعِ شَر ہے۔ بدقسمتی کی بات یہ ہے کہ قلب اور نفس ایک دوسرے کے جانی دُشمن ہیں مگر ہیں قریب ترین پڑوسی۔ خلیفہ صاحب کو پہلے نفس کو قابو کرنا چاہیئے۔ نفس کو قابُو

Marfat.com

کرنا آسان کام نہیں یہ بلّی اور چوہے کا کھیل ہے مگر کاملین مثل سپیروں کے ہوتے ہیں۔ ہر شخص کے نفس کے معاملے میں جُدا ترکیب کرنا پڑتی ہے اور جب قابو میں آجائے تو پنجرہ میں بند کر دے۔ پھر توجُہ قلب دے۔ توجہ دینا آسان کام نہیں۔ کاملین ہر شخص کو توجہ مختلف طریقہ سے دیتے ہیں۔ اُن کے مزاج، طبیعت اور کیفیات کو اچھی طرح سمجھنا پڑتا ہے ذرا توجہ غلط دے دی پہلی نمازیں بھی اکارت ہو جاتی ہیں۔ ایسی رُجعت لاحق ہو جاتی ہے۔ پھر ٹھیک ہوتے ہوتے وقت لگتا ہے چاہیئے کہ اس کو اَوراد وظائف بھی شروع میں کم سے کم بتلائے اور پھر جُوں جُوں اُس کی استعداد میں ترقی ہو اس کے مُطابق بڑھاتا جائے۔

خلیفہ صاحب کو روحانی طور پر شیخ پاک کے برزخ سے رابطہ کرکے شروع شروع میں مسلسل ہدایات لیتے رہنا چاہیئے۔ جب دسترس حاصل ہو جائے تو مُرشد پاک کو کم تکلیف دے۔ اگر کوئی معاملہ بس سے باہر ہو جائے تو اُس وقت روحانی ذرائع سے وہ مُعاملہ فوراً مرشد کامِل کے نوٹس میں لائے۔ انشاء اللہ خیر ہو جائے گی۔ ایسے معاملات میں مُرشد کی مَدَد کافی عرصہ تک لینا ہو گی۔ مگر یہ مجبوری ہے اور مُرشد کامِل بُرا نہیں مانے گا۔ اس کو آپ کی برخورداری پر محمُول کرے گا۔

جب وقت گذرتا جائے گا تو حَاسِد، مُنافق، بَدخواہ اور مُفسِد سب اللہ کے فضل وکرم سے اپنے اپنے انجام کو پہنچ جائیں گے اور حق باطل پر غالب آجائے گا۔ اللہ تعالےٰ ہم سب پر اپنا فضل و کرم کرے اور سب کی رُوحانی منزلیں آسان کرے۔ آمین۔

Marfat.com

رُوحانی پرَوازیں

جب خاصُ الخاص طالبوں اور خلیفہ صاحبان پر اَللہ تعالیٰ کا انعام خصوصی ہوتا ہے تو اُنہیں قوّتِ پرواز عطا ہوتی ہے۔ ان میں اکثر ایسے لوگ ہوتے ہیں جو بچپن میں آسمان تک یا کسی خاص اونچائی تک پرواز کرتے رہے ہیں۔ اُن کی یاد سے یہ بات اُتر گئی ہوتی ہے۔ لیکن جب اللہ تعالےٰ اُن کو تصوّف کی رَاہ پر ڈال دیتا ہے، کمال سے نوازتا ہے، پرواز عطا کرتا ہے تو بچپن کی پروازیں یاد آنا شروع ہو جاتی ہیں۔ اور وہ نظامِ قُدرت پر حیرت کرتے ہیں۔

ایک پرواز تو محدود ہے یعنی جِس دربار کا کُرسی نشین ہے آنکھ لگتے ہی دربار کے وقت اُس کی رُوح وہاں پہنچ جاتی ہے۔ کارروائی میں شامل ہونے کے مجاز تو نہیں ہوتے مگر کارروائی سُننے کی اجازت ہوتی ہے کچھ اور اُمور کا بھی مُشاہدہ کرتے ہیں۔ اس کی نوعیت ایک قسم کے ٹریننگ کورس کی سی ہوتی ہے۔

دوسری قِسم کی پرواز اس وقت عطا ہوتی ہے جب جسم اور رُوح لطافت میں ایک جیسے ہو جاتے ہیں۔ طالب دونوں کو لے کر بغیر کسی دقّت کے پرواز کرتا ہے اس میں نیند کی کوئی قید نہیں۔ بیداری کی حالت میں بھی اکثر اوقات پرَواز کرنا پڑتی ہے

تیسری قِسم کی پروازیہ ہے کہ جِسم کثیف ہوتا ہے یا اتنا لطیف

Marfat.com

نہیں ہوتا کہ پرواز کر سکے۔ اِس لئے روح جسم کو زبردست دھچکا دے کر نکل جاتی ہے۔ اور پرواز میں محو ہو جاتی ہے۔ سب سے بہتر تو یہ ہے کہ مُرشد کی ہمراہی میں ایسی پرواز کرے وہ مُرید کو اِس طرح بغل میں دبوچ لیتا ہے جیسے باز چڑیا کو۔ اور پھر لے اُڑتا ہے وہ مُرید کو سیر بھی کرواتا ہے اور مقامات کے متعلق درس بھی دیتا جاتا ہے۔ مگر یہ چیز کسی قسمت والے کو نصیب ہوتی ہے۔ اِس میں ایک عجیب سکون اور سلامتی محسوس ہوتی ہے۔ طالب بالکل بے خطر اور نڈر ہو جاتا ہے۔

اِس میں طالب کا زبردست امتحان ہوتا ہے اگرچہ اُسے بعد میں حق الیقینی نصیب ہو جاتی ہے۔ مگر پہلی پرواز میں خوف، حیرت، اور انجام کیا ہوگا۔ اور کیا پیش آئے گا یہ سب دِل و دماغ پر شدّت سے حملہ کرتے ہیں۔ لیکن مشغول پرواز ہونے کی وجہ سے پورا تَوَکَّلْ اَللّٰہ پر رہتا ہے۔ اِس کے علاوہ اور کوئی چارہ بھی نہیں اور اِن خیالات کی طرف اتنا خیال نہیں کرتا۔ جب وہ مُختلف کرّوں سے نکلتا ہے تو ہر کُرّہ کی نئی فضا، نیا رنگ، ایک عجیب دِل کشی (جو بیان سے باہر ہے) کا مُشاہدہ کرتا ہے۔ اور سمجھتا ہے کہ یہ سماں تو کہیں بھی نہیں ہے۔ اگر اللہ تعالےٰ اُسے دوسرے کرّے کی پرواز عطا کرتے ہیں تو اُس کو دیکھ کر پہلے کو بھول جاتا ہے۔ یہی کمالِ قُدرت ہے۔ اس کے کمال تک پہنچنے کے لیے اِنسانی ادراک عاجز ہے۔ اِنسان کا جسم غبارے کی طرح ہلکا اور فضا میں تیر رہا ہوتا ہے۔ ہاں اِتنا ضرور ہے کہ کسی کرّے میں قوّت پرواز کا زور متناسب رہتا ہے

Marfat.com

اور کسی میں زیادہ بہت زیادہ بڑھ جاتا ہے۔ وہاں کا تقاضا یہی ہے اور اللہ تعالےٰ کے قانون کے مُطابق اس سے نبٹنے کے لئے بغیر مانگے ہوئے اس کے زور میں اضافہ ہوتا رہتا ہے۔ اور ہر فضا میں طالب مختلف ذکر کرتا ہوا گذرتا ہے۔ وہ اپنی استعداد اور اِجازت ربّی کے مُطابق ایک مُقرر حد تک جا سکتا ہے۔ انتہائی بُلند پرواز انبیاء علیہم السّلام کے اِختیار میں ہے اور اس سے کم درجہ کی اِن درویشوں کے لئے جو فَنَا فِی اللہ بَقَا بِاللہ کی منزل میں ہوتے ہیں۔ اور کسی کی مجال نہیں کہ پَر مار سکے۔ فضا میں اتنی کشش ہوتی ہے اور پرواز میں اتنی لذّت ہوتی ہے کہ اُس کا دِل پھر عالم کثیف کی طرف آنے سے گھبراتا ہے۔ دیکھا گیا ہے کہ بعض درویشوں نے اِن کرّوں کے خاص راز بتا دیئے اس لئے دوبارہ انہیں کبھی اس عالم کی پرواز نصیب نہیں ہوئی۔ اس کے بعد اُن کی حالت پریشان کن ہوئی پھر کسی مردِ کامِل کی تلاش میں مارے مارے سَفر در سَفر کرتے رہے تاکہ یہ مقام دوبارہ مِل جائے۔ وہ یہ بھُول جاتے ہیں کہ جو درباری بادشاہ کے دربار کا راز فاش کرتا ہے وہ صحبت سے نکال دیا جاتا ہے۔

اہل پرواز کے ہاتھ ریشم یا روئی کی طرح ملائم ہوتے ہیں اور جسم بھی نہایت نرم ہو جاتا ہے ان کی آنکھ میں ایک پیاری چمک ہوتی ہے۔ بظاہر اُن کی جسامت بھاری کیوں نہ ہو۔ جب ذکر ہُوْ عطا ہوتا ہے تو جِسم میں پرواز کا مادہ بے حد پیدا ہوتا ہے اور پرواز میں ایک خاص گرم جوشی رہتی ہے۔

آج کا دَور سائنس کا دور ہے۔ بہت سے لوگ اَللہ کی عَطا کردہ

Marfat.com

روحانی طاقتوں کا اِنکار بغیر سوچے سمجھے کر دیتے ہیں۔ انسان کی اپنی ایجادات پر غور کریں ۷۰۷ طیارہ اور جمبو جیٹ جو کئی کئی سَو انسان بٹھا کر، ۳۸۰۰۰ فٹ کی یا اس سے بھی زیادہ بُلندی پر پرواز ہی نہیں کرتے بلکہ تھوڑے عرصے میں ہزاروں میل کی مُسافت طے کرتے ہیں۔ انسان کا چھوڑا ہوا راکٹ انسان کو چاند پر اُتار سکتا ہے اور پھر وہاں کے نمونے لے کر واپس بھی آجاتا ہے۔ اسی طرح دیگر ایجادات آج حیرت میں ڈال رہی ہیں۔ یہ سب اللہ کی دِی ہوئی عقل، فہم اور ادراک کی قوتوں ہی کا کمال ہے۔ انہی عطا کردہ قوتوں کی بدولت اِنسان یہ کمالات دکھاتا ہے۔ مگر اللہ تعالےٰ جو مالکِ کُل ہے جس کی قدرت کا کوئی اندازہ نہیں کرسکتا۔ وہ قادرِ مطلق ہے جو چاہے کرسکتا ہے اسباب کا محتاج نہیں کیا وہ انسان کو روحانی قوت پرواز عطا نہیں کرسکتا؟ اُس کی دی ہوئی طاقت سے حضرتِ انسان تو ہزاروں مَن کے بوجھ والے راکٹ کو چاند پر اُتار سکتا ہے اور واپس بھی آسکتا ہے اور پھر اُسکی پرواز کو زمین سے مشینی آلات کے ذریعے کنٹرول کرسکتا ہے۔ ہدایات دے سکتا ہے۔ ایک دوسرے سے بات بھی کی جاسکتی ہے۔

روحانی پرواز سے طالب کے اندر حِلم اور عاجزی پیدا ہوجاتے ہیں۔ اُس کی صفاتِ بردباری، تحمل، صبر و شکر میں بہت اِضافہ ہوجاتا ہے۔ اُس میں تفکّر کا مادّہ بڑھ جاتا ہے۔ وہ زیادہ تر خاموش رہتا ہے۔ اور طالب اس میں کمال حاصل کرنے کے لیے مجاہدہ کرتا ہے اور تدابیر بھی۔ مگر اِس میں کامیابی صِرف فضلِ رَبّی پر ہی موقوف ہے۔

بسا اوقات یہ پروازیں جلدی جلدی نہیں ہوتیں۔ اس وجہ سے

Marfat.com

طالبان کو اکثر فِکر لاحق ہو جاتی ہے۔ یہ اُن کی ناسمجھی ہے مقصُود تو اللہ کی ذات ہے۔ اُس کا وصل ہے۔ فنا فِی اللہ ہو کر بقا بِا للہ ہونا ہے۔ اگر منزل حاصل نہیں ہو رہی ہے تو نہ سہی۔ اپنے کام میں لگا رہے یہ بھی ایک بڑا مجاہدہ ہے اِس پر اللہ کا شُکر ادا کرے۔ چاہے پرواز دیر سے ہی ہو مگر یہ خیال رکھا جائے کہ وہ کہیں اپنی بے صبری اور ناشکری کی وجہ سے گمراہی میں نہ چلا جائے۔ طالب ہمیشہ بہتر پہلو کی طرف نگاہ رکھے۔ اگر اپنے سے کم فیض پانے والوں کی طرف نگاہ کرے گا تو وہ ہمیشہ قناعت، شکر و صبر سے مالا مال ہو گا۔

Marfat.com

محفلِ ذکر

خلیفہ صاحب کو چاہیئے کہ جب اپنے ہم نشینوں کی تالیفِ قُلوب کر چکیں تو ظاہری اور باطنی طریقہ سے لوگوں کا بغور جائزہ لیں۔ اگر اُن میں تڑپ پائیں اور ایسے لوگوں کی اکثریت ہو جائے تو اُن کی سہولت کے مُطابق محفل ذکر کے لیے ہفتہ میں ایک دِن مُقرر کریں یا پندرہ دن یا مہینے میں ایک دن۔ دن اور وقت کا تعین لوگوں کی سہولت دیکھ کر رکھیں۔ اگر تیس کے قریب لوگ قرآن خواندہ ہوں تو محفل والے روز ایک ایک سپارہ سب کو پڑھنے کے لیے دیا جائے۔ جب سب قرآن کی تلاوت ختم کر چکیں تو اپنے سلسلہ کے مُطابق ختم خواجگان بھی پڑھوائیں۔ اس کے بعد ایصال ثواب کریں بعد ازاں چائے اور بسکٹ یا پھل وغیرہ پیش کریں۔ اسراف نہ کریں اور نماز کا وقت ہو جائے تو نماز باجماعت ادا کی جائے۔ پھر سب مِل کر حلقہ بنا لیں اور اپنے شیخ کا تصور کر کے آنکھیں بند کر لیں۔ اور دھیان مکمّل طور پر دُنیا سے منقطع کر لیں۔ اور ذکر بِالجہر "اَللّٰہ اَللّٰہ" کریں۔ شروع شروع میں دس پندرہ مِنٹ تک ذکر جاری رکھیں جب ذوق و شوق اور مستی بڑھنا شروع ہو جائے تو ذکر کا وقت بڑھا دیا جائے۔

جب اللہ تعالیٰ کے فیضان کی خوب بارش ہونے لگ جائے تو سمجھ لو کہ دلوں کی بنجر زمین اب زرخیز ہونا شروع ہو گئی ہے۔ جن

Marfat.com

مریدوں کا ذکر کے دوران خلیفہ صاحب کے سامنے تصوّر آئے تو وہ اُن پر غائبانہ رُوحانی توجہ دیں۔ اگر خلیفہ صاحب جذب میں ہوں تو پھر توجہ نہ دیں کیونکہ ایسی حالت میں توجہ کا تیر تو نکل جاتا ہے مگر طالب کو اِس سے نقصان پہنچ جاتا ہے اور پھر پیر کو اصلاح حال کے لیے بہت محنت کرنا پڑتی ہے۔

جب ذکر ختم ہو جائے تو جامع مگر مختصر دُعا مانگے اور لوگوں کو یہ حدیث شریف بتائے کہ "دُعا عبادت کا مغز ہے"۔ دُعا اگر ٹھیک عاجزی سے مانگی جائے تو طالبین خدا کے خزانے لوٹ سکتے ہیں۔ ہر دُعا کو اللہ کی ثنا سے شروع کیجیے اور حضور صلّی اللہ علیہ وسلم پر دل سے درُود بھیجیے۔ اس کے بعد دُعا شروع کریں اور جمیع مومنین و مومنات کی مَغفرت کے لئے بھی اور اسلام کی سربلندی کے لیئے، اپنے ملک کی سلامتی کے لیئے، اَعزّا واقربا، اپنے شیخ کی اور پیر بھائیوں کے بُلندی درجات کے لیے بھی دعا کریں۔ اور جس جس محب نے دُعا کے لئے کہا ہو اُن سب کے لئے بھی دُعا کریں۔

جب دُعا ختم ہو جائے تو حاضرین کو جانے کی اجازت دیں کہ وہ جا سکتے ہیں۔ اگر کچھ لوگ رُک جائیں تو اُن کے ساتھ کچھ وقت گذاریں۔ کیونکہ یہ عاشق قسم کے لوگ ہوتے ہیں۔ اِن کا دِل اَللہ والوں کی محفل کے سوا کہیں بھی نہیں لگتا۔ اُن کی خاطر و مدارت کریں۔ دل جوئی کریں تاکہ اس راہ کو وہ آسان سمجھیں اور ان کا ذوق و شوق قائم رہے۔ جس طرح مُرشد کا مِل مُرید صادق کے لیے ایک عظیم نعمت ہے اس طرح مُرشد کے لیے مُرید صادق کا

Marfat.com

ملنا آللہ کا انعام ہے۔ معلوم نہیں کس طالب کے ذریعے یہ شمع روشن ہو۔ اگر اِن میں سے کوئی طالب کام کا نِکل آیا تو آپ کو کتنی خوشی ہوگی۔ اُس کے سارے نیک اعمال کے ثواب میں آپ کا حصّہ بھی ہوگا اور وہ آپکے مشن کو بھی جاری رکھے گا۔ ایک درویش کامل نے ارشاد فرمایا کہ میں مُرشد کامل کی تلاش میں تیس برس مارا مارا پھرا اور ایک دوسرے دُرویش کامل نے فرمایا کہ میں تیس سال تک مُرید صادق کی تلاش کرتا رہا۔

خلیفہ صاحب کو چاہیئے کہ تبرّکاً بیعت تو جتنی چاہے کرلیں لیکن حقیقی بیعت میں بہت احتیاط سے کام لیں ایسے طالبین کی جانچ پڑتال اچھی طرح کرلیں یہ نہ ہو کہ جب کسی کام کے ہو جائیں تو کسی اور سے پریت لگا بیٹھیں آپ کی زندگی بھر کی محنت برباد کر دیں اور آپ کی تنظیم کو نقصان پہنچانے لگیں۔ مُنافقین اور مُفسدوں، چُغل خوروں اور غیبت کرنے والوں کو حکمتِ عملی سے دُور کر دیں اور اپنی محفل کی فضا پاک رکھیں۔ ان سے لڑائی یا دشمنی مول نہ لیں۔ ہاں کوشش کے باوجُود بھی سر پر مصیبت آن پڑے تو پھر اللہ تعالےٰ سے مدد طلب کرکے ایسے مُفسدوں سے ڈٹ کر مقابلہ کریں اور ان کا خاتمہ کرکے ہی دَم لیں۔

شروع شروع میں طالب کو اَوراد وظائف بتلاتے وَقت ہدایت دیں کہ جب ان اَوراد میں اِستقامت آجائے گی تو بیعت کا مسئلہ بھی حل ہو جائے گا۔

خلیفہ صاحب کو چاہیئے کہ رات کے کچھ حِصّے میں اپنے مریدین کو غائبانہ طور پر رُوحانی توجہ دیں اگر اللہ تعالیٰ نے اتنا باطنی تصرّف دیا ہوا ہے تو اُن کے لطائف کا ذِکر بھی غائبانہ طور پر سُنیں اگر کہیں گڑبڑ ہے

Marfat.com

تو بغیر بتلائے ہوئے روحانی تصرُّف سے ٹھیک کر دیں ۔ جو پریشان حال ہیں اُن کے لئے دُعا کریں ۔ اور اگر مالی حالات اجازت دیں تو زیادہ پریشان حالوں کے لیے مالی صدقہ بھی اپنی جیب سے نکالیں ۔ صدقہ سے بڑی بڑی بلائیں ٹل جاتی ہیں ۔ مصیبت میں مُبتلا مرید یا کسی دوسرے سائل کے لیے صرف دُعا کر دینا ہی کافی نہیں ۔ اس کو بتائے اور جتائے بغیر خاموشی سے صدقہ دیں ۔ پھر دیکھیں کتنی جلدی اس کی بَلا ٹلتی ہے ۔ خالی " اللہ کرم کریگا " کہدینا کافی نہیں ۔

جب ذِکر فِکر میں لوگ ترقی کر جائیں تو پھر اُنہیں مُراقبہ کی مشق پر لگایا جائے اور ایک بار آیتہ الکرسی ایک ایک بار چاروں قل اور دُرود شریف تین بار ' پھر کلمہ طیبہ شریف تین بار پڑھ کر تصوّرِ شیخ میں غرق ہو جائیں ۔ قلب سے یا زبان سے ذِکر کو جاری رکھیں ۔ ذکر چھوٹ بھی جائے تو کوئی حرج نہیں مگر نگاہ کو شیخ پاک کے تصوّر سے اِدھر اُدھر نہ ہونے دیں ۔ اِنْشَآءَ اللہ ذکر خود بخود دوبارہ شروع ہو جائے گا ۔ اور مُراقبے کے خاتمے کے بعد دُعا مانگیں ۔ اس دوران جتنی دیر جس دم کے ساتھ ذکر یا تصوُّر کیا جائے گا بہت فائدہ مند ہوگا ۔

کبھی مہینے دو مہینے میں طعام پر سرکار دو عالم صلّی اللہ علیہ وسلّم کی نیاز دلا دیں ۔ کلام پاک کی تلاوت کا ہدیہ ، دُرود شریف ' کلمہ طیبہ ، سُورہ فاتحہ ، سورہ اِخلاص اور دیگر اَوراد کا ھَدیہ بھی پیش کریں ۔

یہ اَوراد اہلِ حلقہ آپس میں تقسیم کرلیں ۔ اور ختم سے پیشتر ایک جگہ اکٹھے کرلیں ۔ فاتحہ سے پہلے اِن اَوراد کو جو لکھے ہوئے ہوں

Marfat.com

بلند آواز میں سنوادیں اور بعد میں فاتحہ دیں۔ اس سے لوگوں میں زیادہ اوراد پڑھنے کا جذبہ اور شوق پیدا ہوگا۔

حلقہ میں چندہ وغیرہ اِکٹھا کرنے کی کوشش نہ کریں۔ ہاں یہ کہہ دیں کہ خام جنس لنگر کے لئے دے سکتے ہیں۔ سب کو موقع مِلنا چاہیئے۔ کوئی دو روپے کی جنس بھی پیش کرے تو اُس کی قدر کرنی چاہیئے تو ہر ایک اپنے وسائل کے مُطابق حصّہ لیتا ہے سوائے بخیل کے۔ بخیل کا مال دوسروں کے مال کی برکت بھی ضائع کر دیتا ہے اور اس سے کوئی چیز قبول نہ کریں۔ بغیر دل شکنی کئے ہوئے کِسی حیلے بہانے سے بلا کو ٹال دیں۔ اَللّٰہ تعالیٰ بخیل کے سائے سے بھی محفوظ رکھے۔ آمین۔

Marfat.com

عَامِل اور عملیات

عملیات کی دُنیا بھی اپنا ہی طِلسم رکھتی ہے۔ جن کو اِن عملیات کے طِلسم کی واقفیت ہے وہ طِلسم کو خوُب سمجھتے ہیں۔ بعض سُورہ قُرآنی کے عَامِل ملیں گے۔ کچھ آیات قرآنی، اسمائے بَاری تعالےٰ کے، کچھ اسمائے حضور صلّی اللہ علیہ وسلّم۔ دُرُود شریف کے عَامِل ہیں۔ اِن عملیات میں جو کامیاب ہو جاتا ہے وہ اپنے اپنے عمل کے دائرہ اختیار میں مُحیّرُ العقول چیزیں کرکے دِکھا دیتا ہے اور لوگ اس کے قائل ہو جاتے ہیں۔

جب عام لوگ یہ چیزیں دیکھتے ہیں تو اُن میں بھی تڑپ پیدا ہو جاتی ہے کہ وہ بھی ایسا کمال پیدا کریں جس سے خوُب دولت کمائیں اور لوگوں میں عزّت حاصل ہو۔

عمل دو[۲] قسم کے ہیں ایک علوی اور دوسرا سِفلی۔ دوسرا تو محض جادو ہے۔ اَللہ تَعَالیٰ محفوظ رکھے۔ سرے سے ناپاک۔ اور ناپاک کرنے والا کتنا ناپاک ہوگا۔ اس کے اثرات نہایت ہی خوفناک اور جان لیوا ہوتے ہیں۔

علوی عمل کرنے والا خُدا اور رسُول صلّی اللہ علیہ وسلّم کے احکام کا پابند ہوگا اور عمل کرنے کا جو قانوُن ہے اُس کی پابندی کرے گا۔ کیونکہ اُس کو معلوم ہے کہ اگر پکڑ ہو گئی تو کہیں کا نہ رہے گا۔ اور یہ سب طاقت چھین لی جائے گی۔ پھر اس کو قائم رکھنے کے لیئے صغیرہ وکبیرہ گناہوں سے

Marfat.com

پرہیز کرے گا۔ اپنے تقویٰ اور پرہیزگاری کی حفاظت کرے گا۔

عمل کرنے کے مختلف طریقے ہیں۔ بعض دفعہ مُرشد کامل مُرید کو ایک عمل کی اجازت دیتا ہے اور یہ عمل اپنی نگرانی میں اوّل تا آخر بخیر ختم کرواتا ہے۔ دوسرا عامل کسی مُرید یا شاگرد سے جس سے وُہ مہربان ہو جاتا ہے عمل کرواتا ہے۔ مگر عمل سیکھنا سر پھروں کا کام ہے یہ نارمل آدمی کا کام نہیں۔ درویشوں کو اِس سے کوئی رغبت نہیں ہوتی ہے۔ جب اللہ تعالیٰ دُرویشی عطا کرتا ہے تو وہ دُرویش ہر قرآنی آیت اور دوسری علوی اوراد کا عامل آنِ واحد میں ہو جاتا ہے کسی چلے کی یا عمل کی اُس کو ضرورت ہے ہی نہیں۔

عامل کے لیے شرائط ہی بہت سخت ہوتی ہیں ان شرائط کے معلوم ہوتے ہی ایک عام آدمی کا حوصلہ تو فوراً پست ہو جاتا ہے۔ مثلاً اُسے کہا جاتا ہے کہ ایک عمل کے لیے ایک جگہ مخصوص کرنا ہوگی۔ جہاں کسی اور کی آمد نہ ہو۔ بدن کی طہارت کا پُورا پورا اور ہر وقت خیال کرنا ہوگا۔ اِسی طرح لباس کی پاکی کا خیال بھی ضروری ہوگا۔ پھر مُرشد کامل یا عامل کی اجازت حاصِل کرنا لازمی شرط ہوتی ہے۔ پھر جھُوٹ سے سخت پرہیز کرنا ہوگا۔ عمل پڑھتے وقت دِل و دماغ کو ہر قسم کے شیطانی اور نفسانی وسوسوں سے پاک کرنا ضروری ہوگا۔ عمل کے وِرد کو پوری توجہ اور انہماک سے پڑھنا ہوگا ہر عمل کے اوّل وآخر مُقررہ تعداد میں درود شریف بھی پڑھنا لازمی ہوگا۔ دُرود شریف کے بغیر کسی عمل میں کوئی کامیابی اور برکت نہیں ہوتی۔ اِنتہائی خُضُوع و خُشُوع کے علاوہ ترکِ حیوانات جلالی و جمالی (جس کی تفصیل مُرشدِ

Marfat.com

کامِل یا عَاملِ کامِل پوری طرح بتلا دے گا کرنا ہوں گے۔

اِن شرائط میں نامحرم سے بچنا، آنکھ کو بالکل پاک صاف اور نوری رکھنا، حلال کی روزی کا کھانا وغیرہ وغیرہ۔ اور زکوٰۃ کا ادا کرنا ہے (ہر عمل کی زکوٰۃ ہوتی ہے) اِس زکوٰۃ کا خاص طریقہ ہوتا ہے اور ہر عمل کا جُدا جدا ہوتا ہے۔ اس تفصیل سے آپ کو اندازہ ہوا ہوگا کہ عامِل کو کِن سخت مراحل سے گذرنا پڑتا ہے۔ اس پر طرّہ یہ کہ اُسے یقینی طور پر یہ معلوم نہیں ہوگا کہ اُسے عمل کرنے کے بعد کامیابی بھی ہوگی یا نہیں۔ ہوسکتا ہے اس دوران میں کوئی سخت حادثہ پیش آجائے یا عمل ہی اُلٹ جائے۔

اکثر لوگ (بالخصوص نوجوان) عاملوں پیر، جوگیوں پر خوب پیسہ خرچ کرتے ہیں کہ کوئی ایک عمل ان کے ہاتھ آجائے۔ بعض عاملوں کو یا کامل مرشدوں کو ایسے عمل بخش دینے کی اجازت ہوتی ہے۔ وہ صرف اتنا کہہ دیتے ہیں کہ یہ یہ عمل میں نے تمہیں بخشا اور تمہیں اِجازت ہے یہ عمل کام میں لاسکتے ہو۔ ایسی صورت میں طالب کو کوئی مشق نہیں کرنا پڑتی۔ مگر ایسے باکمال لوگ بہت کم ہیں۔ زیادہ تر چلّے کرواتے ہیں اور خود نگہداشت کرتے ہیں تاکہ خیر و سلامتی سے عمل میں کامیابی ہوجائے۔ اِس طرح حاصل کیا ہوا عمل بہتر ہوتا ہے۔ اگر خُدانخواستہ کسی بدپرہیزی اور گناہ سے ضائع ہوجائے تو دوبارہ عمل کرکے عمل کی مشق از سرِنو خود کرے یا پھر کسی کی نگرانی میں۔

اکثر لوگ اِسم اعظم کی تلاش میں رہتے ہیں لیکن اپنے پیٹ میں حلال لقمہ پہنچانے سے قاصر ہیں۔ یہ اپنی زبان کو بھی جھوٹ سے پاک

Marfat.com

نہیں رکھ سکتے ہیں۔ یہ اُونچے درجے کے احمق اور نا عاقبت اندیش ہیں اور خُدا کے قانُون سے مذاق کرتے ہیں۔ ایسے لوگوں کو اکثر بے نیل و مرام در بدر بھٹکتے ہوئے ہی دیکھا گیا ہے۔

ایک عمل دعوتِ قبور ہے۔ یہ بہت زبردست عمل ہے۔ اکثر درویشوں نے اِس پر عمل کیا ہے۔ یہ کسی طرح اِسم اعظم سے کم نہیں۔ مگر اِس میں کوئی قسمت والا ہی کامیاب ہوتا ہے۔ ناقص مُرشدِ یا ناقص عامل، طالب کو ترکیب تو ٹھیک ٹھیک سمجھا دیتے ہیں اور جب اس کے فوائد بتاتے ہیں تو طالب اندھا ہو جاتا ہے اور یہ نہیں جانتا "ایں دریا چہ موج خُون فشاں دارد"۔ خُوشی خُوشی کسی مزار کا انتخاب کر لیتا ہے اور شیر بن کر اُس مزار پر گھڑ سوار کی طرح ٹانگیں دونوں طرف لٹکا کر سوار ہو جاتا ہے اور پھر پڑھنا شروع کر دیتا ہے۔ اِس فقیر نے کچھ کا حال دیکھا ہے اَلْاَمَانُ اَلْحَفِیْظُ۔ رات کو ایک یا دو بجے یہ لوگ شیر ہو کر جاتے ہیں تاکہ اس وقت مزار شریف پر کوئی نہ ہو اور اُنہیں کسی قسم کی مزاحمت پیش نہ آئے۔ ایک دفعہ ایک ایسے شیر صاحب کا یہ حال رات کے دو بجے دیکھا کہ صاحب مزار نے جب اپنا جلوہ دکھایا تو دس دس فٹ فضا میں پھینکے جاتے اور پھر مزار شریف پر بُری طرح گرتے۔ چار پانچ چیخنیوں سے یہ معلوم ہوتا تھا کہ حواس گم ہو گئے ہیں اور ایسا لگتا تھا کہ "بچاؤ" "بچاؤ" کہہ رہے ہیں۔ لیکن ایسے وقت صاحبِ مزار کے جلال کی وجہ سے ایسی دہشت ہوتی ہے کہ ساری فضا ساکت ہوتی ہے۔ کسی پرندے کو پَر مارنے کی جرات نہیں ہوتی۔ ہاں دل ہی دل میں دیکھنے والا

Marfat.com

اللہ تعالےٰ سے اُن کے لیے توبہ کی دُعا کرسکتا ہے اور نجات کی دُعا کرسکتا ہے۔ اُدھر دوسری طرف یہ حال ہے جنہوں نے اجازت دی ہوتی ہے کہ وہ خود ناقص ہونے کی وجہ سے کسی کی کیا مدد کریں گے۔ ان کے پاس نہ وہ دل ہے نہ وہ آنکھ۔ اُن کو واردات کے متعلق کوئی باطنی آگہی ہی نہیں ہوتی۔ پھر رُوحانی تصرّفات کے مالِک بھی نہیں ہوتے کہ مناسب مدد کرسکیں۔ اور جب طالب کا دماغ پلٹ جاتا ہے اور وہ نیم پاگل ہوجاتا ہے تو خود بھی نہایت سادگی کے انداز میں اُس کے ماں باپ کی ہاں میں ہاں ملا کر یوں کہتے ہیں کہ معلوم نہیں اسے کیا ہوگیا ہے۔ اکثر کو دیکھا جب ڈاکٹروں نے پاگل قرار دے دیا تو اقرباء اور اَعزّا نے پاگل خانے میں ڈال دیا۔ یہ مریض کبھی درست نہ ہوئے۔ جنہوں نے ایسے عمل کی ترغیب اور تعلیم دی قیامت کے دِن اُن کی سخت پُرسش ہوگی۔

جو لوگ کِسی عمل میں کامیاب ہو جاتے ہیں اگر خُدا ترس ہوتے ہیں اور اپنے نفس کی خُوب سَرزنش کرتے ہیں، دل کو طمع و حِرص سے پاک کرتے ہیں اور اِس عمل میں کامیابی کے بعد فی سبیل اللہ خدمتِ خلق میں مصروف ہوجاتے ہیں۔ یہ وہ لوگ ہیں جن کی خدمت ایک نہ ایک دن بارگاہ الٰہی میں قبول ہوتی ہے اور انہیں دُرویشی کا مرتبہ عطا ہوتا ہے اور خدمت کی باطنی ڈیوٹی بھی عطا ہوتی ہے۔

اِس فقیر نے اکثر ایسے لوگوں کو دیکھا کہ بیس بیس سال سے ایک ہی خدمت میں لگے ہوئے ہیں اور تھک گئے ہیں اور اِس انتظار میں ہیں کہ کوئی مردِ کامِل انہیں دُرویشی کی نعمت سے نواز کر کوئی اور خدمت سپُرد فرمائے۔

Marfat.com

جو لوگ ہوا و حِرص کے مارے ہوتے ہیں وہ تو عمل کو سمجھتے ہیں کہ روپیہ بنانے والی ٹکسال گھر میں لگ گئی ہے۔ خُوب پیسا کماتے ہیں۔ غریبوں کی بھی کھال اُتارتے ہیں اور اُنہیں خُدا کا خوف بھی نہیں آتا۔ پھر ایک دن آتا ہے کہ عمل کی برکت و طاقت چھین لی جاتی ہے۔ جو تعویذ دیتے ہیں اثر الٹا ہو جاتا ہے۔ لوگوں کے جب کام نہیں بنتے تو وُہ لعن طعن کرتے ہیں اور پھر کوئی شخص اُن کے پاس تک نہیں پھٹکتا۔ کچھ عرصے بعد پُونجی ختم ہو جاتی ہے۔ اب جوتیاں چٹخاتے پھرتے ہیں۔ اُن کی بدنامی کافی پھیل چکی ہوتی ہے پھر کوئی کامِل دُرویش اور خُدا ترس عامل اُن کو مُنہ تک نہیں لگاتا۔

فقراء کو کسی چلّے کی ضرورت نہیں۔ جب فقیری عطا ہوتی ہے تو وہ تمام قرآن پاک کے عامل ہو جاتے ہیں اور جو آیت شریفہ بھی پڑھکر دم کر دیں گے انشاء اللہ مریض کو شفا ہوگی۔ اور جو فقراء اعلیٰ درجے پر فائز ہیں اُن سب کو ایک اِسم اعظم عطا ہوتا ہے مگر آفرین ہے اُن کی ہمّت اور اعلیٰ ظرفی پر کہ۔ بڑی سے بڑی مصیبت جھیل لیں گے مگر اپنے لئے اِسم اعظم کام میں نہیں لائیں گے۔ اگر اَمرِ ربّی ہے تو اطاعت فرض ہو جاتی ہے اور اس کو بھی بادل ناخواستہ بجا لاتے ہیں۔ فقراء کشف و کرامات سے سخت پرہیز کرتے ہیں۔ وہ اللہ کے کاموں میں قطعاً دخل نہیں دیتے کیونکہ وہ جانتے ہیں ؎

"جہاں دار داند جہاں داشتن
یکے را بُریدن یکے کاشتن"

ہاں اُن سے کبھی کبھی کرامت سرزد ہو جاتی ہے یا کِسی حال کا

Marfat.com

کشف بیان ہو جاتا ہے یہ اس وقت ہوتا ہے جب وہ اختیاری حالت میں نہیں ہوتے بلکہ اضطراری حالت میں ہوتے ہیں اور کچھ ہوش نہیں ہوتا۔

جو عامل مخلص اور خُدا ترس نہیں ہوتے اُن کے پاس جانا ہمیشہ ہمیشہ کے لیے اپنے آپ کو ان کے چُنگل میں پھنسانا ہے۔۔ یہ لوگ سائل کی جیب پر نگاہ رکھتے ہیں۔ اگر غریب ہے تو اُس سے جان چُھڑاتے ہیں۔ اور اگر امیر ہے تو پہلے صحیح تعویذ دے کر اُن کے اِعتقاد کو قائم کرتے ہیں۔ پھر یک لخت دوسرا عمل کر کے لنگڑی لگاتے ہیں اچانک سائل کے حالات خراب ہو جاتے ہیں۔ اور وہ بے چارہ بھاگا بھاگا آتا ہے۔ اُس سے مزید رقم کی فرمائش کی جاتی ہے۔ یہ کھیل اِسی طرح جاری رہتا ہے۔ حتّٰی کہ سائل تنگ آکر اپنی مالی پریشانی بیان کرتا ہے۔ عامل صاحب کہتے ہیں دیکھ لو پھر پچھتاؤ گے۔ اب جب کامیابی قریب ہے تم ہمت ہار رہے ہو۔ دَرحقیقت ہمت ہارنے کا سوال نہیں بلکہ جب دانے ہی ختم ہو گئے تو وہ بے چارہ رقم کہاں سے لائے اب اُن کی غیر حاضری قیامت بن جاتی ہے۔ یہ سائل کسی اور خُدا ترس کے دروازے پر جاتا ہے اور ایک دِن اُسے پتہ چلتا ہے کہ پہلے صاحب انتقاماً اُسے پریشان کرنے کے لیے اس پر عمل کر رہے ہیں بعض سائل بے چاروں کو دوسری یا تیسری بار بھی اسی قسم کے خَریص دُنیا دار عامل سے ہی سابقہ پڑتا ہے اور یوُں وُہ غریب مُسلسل مقروض ہو کر برباد ہو جاتا ہے۔ میرا مخلصانہ مشورہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کریم کی بارگاہ میں کثرت سے توبہ کی جائے۔ توبۃ النّصُوح۔ حضور صلّی اللہ علیہ وسلّم

Marfat.com

پر کثرت سے دُرود بھیجیں۔ اللہ کی راہ میں صدقہ دیں۔ صدقہ اَللہ کے فضل سے بلاؤں سے نجات دلاتا ہے اور اللہ کے غصّے کو ٹھنڈا کرتا ہے اور بُری موت کو روکتا ہے۔ مُجھے یقین ہے کہ اَللہ کے ہاں شُنوائی ہوگی اور مُشکل حل ہو جائیگی میں نے کچھُ عمل اور دُعائیں مختلف پریشانیوں کے لیئے اسی کتاب میں ایک خصُوصی باب میں لکھ دی ہیں تاکہ ہر مُسلمان بھائی جائز مقصد کے لیے اُسے پڑھے اور اپنی مراد پائے۔ اور اِن دُنیا دار عاملوں اور دُنیا دار پیروں سے جہاں تک ممکن ہو بچیے۔

اگر آپ ان لوگوں کے مارے ہوئے مظلُوم سائلوں کو دیکھیں تو آپ اِن عاملین اور نام نہاد شیوخ کی گراوٹ دیکھکر مایوس ہو جائیں گے اور یہی کہیں گے کہ ہر طرف لوٹ مچی ہوئی ہے اب کیا ہوگا۔ ظلم کب ختم ہوگا۔ بھٹکی ہوئی انسانیت کو کب مخلص رہنما کی سرپرستی میں حقیقی کامیابی حاصل ہوگی اور جَآءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ کی خُوش خبری ملیگی۔

Marfat.com

خَلوتُ نشینی

راہِ سلوک میں جب طالب کو کشائشِ باطنی نصیب ہونے لگتی ہے تو اس پر عجیب عجیب حالتیں طاری ہوتی ہیں۔ کبھی خوف، کبھی اُمید، کبھی یاس و حیرت، کبھی مَسرّت کی لہریں، اور کبھی بالکل خالی خالی طبیعت اور بے کیف، نہ غمی نہ خوشی، نہ فِکر نہ ذکر بلکہ گم صُم۔ اِس طرح اِن عجیب حالتوں کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔

جن کا تصوّرِ شیخ ٹھیک شروع ہو چکا ہوتا ہے وُہ ایسے موقع پر ہمہ وقت تصوّر میں رہتے ہیں جب تک کہ اُن کی طبیعت میں اعتدال نہیں پیدا ہوتا۔ لیکن جو لوگ ابھی اِبتدائی مَراحِل میں ہیں اُن پر مختلف وار ہو جاتے ہیں۔ انسان جب اپنے خیالوں سے محبت کرنے لگ جاتا ہے وہ درصل نفس کے ہاتھوں اَحمق بننا شروع ہو جاتا ہے اور یہ حالت اُس کو اِصلاح سے بہت دُور لے جاتی ہے۔ اکثر اوقات اپنے شیخ کی ھدایات پر عمل تو کرتا ہے لیکن اپنی عقل کا دخل بھی ساتھ ساتھ رکھتا ہے۔ عقل طرح طرح کے مشورے دیتی ہے۔ انتہائی قدم اُٹھانے کے لیئے سبز باغ دِکھاتی ہے۔ کبھی طالب کو کہتی ہے کہ "اَللّٰہ تو سب چیزیں چھوڑ دینے سے اور ہر ایک سے تعلق ختم کرنے سے ملتا ہے یا بندہ خدا بن یا بندہ زمانہ" غرضیکہ عقل کا کیسٹ چلتا ہی رہتا ہے اور وہ (عقل)

Marfat.com

انسان کی صحیح قوتِ فیصلہ کو مفلوج کرکے رکھ دیتی ہے یکا یک اُس کے اندر طوفان بپا کر دیتی ہے کہ چھوڑو اور جنگل یا پہاڑ کی راہ لو یا اپنے گھر میں اپنے کمرے میں بند ہو جاؤ۔ بلا ضرورت باہر نہ نکلو نہ بلا اشد ضرورت کسی سے ملو۔ چنانچہ وہ مُرشد کی اِجازت لئے بغیر اُس پر عمل پیرا ہو جاتا ہے۔ اِس لئے اُس کی حالت بگڑنا شروع ہو جاتی ہے۔ مُرشد کامل آگہی پاکر محفل میں اشاروں اور کنایوں سے اس موضوع پر تعلیم دیتا ہے اور یہ حضرت سمجھتے ہیں کہ شاید کسی اور کی گت بن رہی ہے۔ اپنا مُحاسبہ کرنے کی بجائے لُطف اندوز ہوتے رہتے ہیں حتّٰی کہ مُرشد مجبُور ہو کر اُنہیں تنہائی میں بلا کر پُوچھتے ہیں کہ یہ کیا ہو رہا ہے اور کس کی ہدایت سے ہو رہا ہے۔ وہ اِسے پیار اور شفقت سے فرماتا ہے۔ نیز توجُّہ باطنی بھی دیتا ہے تاکہ شعُور نوری ہو جائے۔ خوش نصیب لوگ تو فوراً ٹھیک ہو جاتے ہیں۔ مگر بدنصیب اور نفس کے مارے ہوئے اس مشورے کو خاطر میں نہیں لاتے۔ انہیں شیطان کہتا رہتا ہے کہ تمہارا وہ مرتبہ ہوگا جس پر بڑے بڑے ولی بھی رشک کریں گے اور تمہارے پیر صاحب ملنے والے بُلند مرتبہ کی وجہ سے تم سے جلنے لگے ہیں۔ وہ سمجھتا ہے کہ وہ خلوت نشینی اختیار کرکے اَللّٰہ کا ہم نشین ہو گیا ہے حالانکہ ایسا نہیں وہ درحقیقت شیطان کا ہم نشیں ہو چکا ہوتا ہے۔ تنہائی کا حُکم تو جب کہیں ہوتا ہے جب فقیر مجذُوب ہو گیا ہو یا اپنی دُنیاوی ڈیوٹی عمُر کے ایک حصّے تک اَحسن طریقے سے ادا کر چکا ہو۔ اپنے دُنیاوی فرائض مع گھر والوں کی ذمّہ داریوں کے سب ادا کرکے

Marfat.com

فارغ ہوگیا ہو۔ یا کوئی ایسی باطنی ڈیوٹی دی جائے جس میں مکمّل گوشہ نشینی اس کے لئے لازم کر دی گئی ہو۔

جب ایسی خلوت نشینی کا مُرشد پاک حکم دے یا باطن سے حُکم عطا ہو تو یہ خدا کی ہم نشینی ہے۔ خلوت میں ہر وقت جلوت ہے۔ طرح طرح کے مشاہدے طرح طرح کی کیفیّات کا ورود اور دیگر اِنعامات ہوتے رہتے ہیں اور ایسے فقیر کو پتہ ہی نہیں چلتا کہ کب دن چڑھا اور کب رات ہوئی۔ زندگی ایسی پُرکیف ہو جاتی ہے۔ جسم اور رُوح ہر وقت نُور و حضور میں غرق رہتے ہیں۔ سلسلے کے تمام خواجگانؒ کی نگاہِ خاص اور توجۂ خاص رہتی ہے اور درجات میں ترقی ہوتی رہتی ہے۔ خود اختیار کردہ خلوت نشینی سے انسان تنہائی سے گھبرا جاتا ہے۔ طبیعت میں ہیجان آنا شروع ہو جاتا ہے نفس اور شیطان اکیلا پا کر تابڑ توڑ حملے کرتے ہیں۔ خوب ایمان لوٹتے ہیں اُس کو اس غرور میں رکھتے ہیں کہ آپ خلوت میں پہنچتے ہی ولی ہو گئے ہیں۔ کچھ عرصہ کے بعد جب آپ نکلیں گے تو لوگوں میں خوب شہرت ہو گی لوگ بہت عزت کریں گے۔ مرشد بھی دیکھ کر حیران ہو جائینگے اور کہیں گے کہ اس نے میدان مار ہی لیا اور بڑی ہمّت والا نکلا۔ غرضیکہ شیطان اُنہیں اچھا خاصا شیخ چلی بنا دیتا ہے۔ پھر اُنہیں کہتا ہے کہ پانچ وقت کی نماز تو جُزوقتی ہے تُو تو ہمہ وقت نماز میں ہے یعنی ہر وقت ذکر میں ہے تجھ پر نماز فرض نہیں۔ شیطان جب اِدھر اُدھر سے ہاتھ مار چُکا ہوتا ہے تو پھر آہستہ آہستہ ذِکر خراب کرتا ہے اور پھر طبیعت کا اِس طرف لگاؤ ایک ہی چرکے میں ختم کرتا ہے۔ اب یہ حضرت شرما شرمی اندر پڑے رہتے ہیں

Marfat.com

لیکن کسی کو بتاتے نہیں کہ روحانی طور پر بالکل خالی ہو چکے ہیں۔ پھر شیطان نئی نئی تجویزیں بتاتا ہے اور جب بالکل خانہ خراب کر دیتا ہے تو چپکے سے علیحدہ ہو کر اپنے شکار کا تماشہ دیکھتا ہے۔ اب نہ تو وہ شرم کے مارے مرشد کے پاس جا سکتا ہے اور نہ گھر والوں کو مُنہ دکھا سکتا ہے۔ آہستہ آہستہ تنہائی کو ختم کرتا ہے اور پھر اپنے یاروں کی جھنڈلی میں شریک ہو جاتا ہے۔ جو اپنے مرشد کی ہدایات پر عمل نہیں کرتا اُس کا یہی حشر ہوتا ہے۔

خلوت نشینی کبھی بغیر حُکم کے نہ کرے۔ نہایت ہی مُضر چیز ہے۔ مخلوق میں رہ کر اُن کی خدمت کرنے سے، اُن کے درد کو اپنانے سے روحانی درجات میں بہت تیزی سے ترقی ہوتی ہے۔ خالی تسبیح گھُمانے سے خدا نہیں ملتا۔ اللہ تعالےٰ ٹوٹے ہوئے دلوں کے قریب ہے اُن کی دِل جوئی کرنا چاہیئے۔ اُن کے دُکھ کو دُور کرنا چاہیئے پھر دیکھے کہ دِل سے حجاب کتنی جلدی اُٹھتے ہیں۔ اللہ کی راہ میں اپنی عزیز چیز قربان کرے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے تم نیکی کے مقام کو ہرگز نہیں پا سکتے جب تک کہ اپنی عزیز چیز اللہ کی راہ میں نہ دو۔ جب تک مُرشد کی صحبت نصیب ہے از خود خلوت کا خیال تک نہ لائے۔ جو اُس کی صحبت میں عطا ہو گا اُس کا عشرِ عشیر بھی ایسی خلوت میں نہیں مِل سکتا۔ مردِ کامِل کی صُحبت اُٹھانے سے اِنسان ایک نہ ایک دن ضرور خُدا رسیدہ ہو جاتا ہے۔

Marfat.com

قرض

قرض کے بارے میں ہر ایک اپنے اپنے خیال اور طریقے رکھتا ہے مگر جو بزرگوں کے نقشِ قدم پر چلتا ہے۔ اُسے اگر نقصان بھی ہوتا ہے تو اللہ کے ہاں اُس کو ثواب ملتا ہے۔ اِس دُنیا میں فائدہ نہ ہوا۔ آخرت کا فائدہ اِس سے کہیں زیادہ ہوا۔ لیکن بعض اپنے غلط طریقے سے یہاں تو نقصان اُٹھاتے ہی ہیں آخرت کے ثواب سے بھی محروم ہو جاتے ہیں۔

آج قرض مانگنا بھی ایک مکمل فن ہو چکا ہے۔ چھوٹی قومیں بڑی قوموں۔ چھوٹی اور غریب حکومتیں بڑی حکومتوں سے قرضہ لیتی ہیں اور یہ سب قرضے بھاری سُود پر دیئے جاتے ہیں۔ اور سچ تو یہ ہے کہ اب تو یہ صورت ہو گئی ہے کہ اِن بھاری قرضوں کی وجہ سے قوموں کے ضمیر خریدے جا چکے ہیں۔ مغرب کی اندھی تقلید غیر شعوری طور پر شروع ہو چکی ہے۔ چھوٹی حکومتیں اپنی خارجہ پالیسی تو کجا بلکہ اپنے داخلی امور میں بھی محفوظ نہیں ہیں۔ بڑی حکومتیں جب چاہتی ہیں چھوٹی حکومتوں کا تختہ اپنے خفیہ ایجنٹوں کے ذریعے تخریب کاری کروا کے اُلٹ دیتی ہیں۔ ملکوں کو خانہ جنگی میں مُبتلا کر کے تباہ و برباد کر دیتی ہیں۔ مشرقی پاکستان کا سانحہ اِسی تخریب کاری کا نتیجہ ہے

اسی طرح چھوٹے پیمانے پر خاندان اور قبیلے قرض کی وجہ سے بُری

Marfat.com

طرح جکڑے جاتے ہیں اور انفرادی طور پر انسان کی بددیانتی اور بدمعاملگی کی وجہ سے لڑائی فساد ہوتے ہیں۔ اِس طرح خاندان کے خاندان برباد ہو جاتے ہیں۔ یہ سب اِس لئے کہ اِنسان اللہ اور رسُول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم کے اَحکام سے غافل اور نیک صحبت سے دُور ہو چکا ہے ورنہ قرض کے لیے تو اتنے سخت احکام ہیں کہ شہید تک کو اِس معاملے میں رعایت نہیں۔ شہادت کا درجہ ہونے کے باوجود اُس کی رُوح قرضے کی وجہ سے معلق رہے گی۔ اور مقروض ہو تو اُس کا جنازہ تک پڑھنا ایک مسئلہ ہو جاتا ہے۔ انسان اگر احادیثِ نبوی (صلّی اللہ علیہ وسلّم) پر عمل کرے تو پھر وہ امانت، دیانت اور راست بازی کا مجسّمہ ہوگا۔ اِس ضمن میں کچھ احادیث بیان کر رہا ہوں۔

حضور صلّی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا کہ اگر چار خوبیاں تم میں موجود ہیں تو پھر کِسی خوبی کے نہ ہونے پر رنجیدہ نہ ہونا :-

(۱) راست بازی (۲) امانت داری (۳) حُسن اخلاق (۴) حلال رزق۔ اور پھر فرمایا یہ چار شخص اللہ کو بہت ناپسند ہیں (۱) قسم کھا کر مال فروخت کرنے والا دوکاندار (۲) مغرور بھیک مانگنے والا (۳) سن رسیدہ زانی (۴) ظالم اور بے رحم حاکم۔ جو حاکم اپنی رعایا پر رحم نہ کھائے اَللہ اُن پر جنّت حرام کرے گا۔ مت بھولو کہ لوگوں کو ذلیل و رُسوا کرنے والے سے بدتر کوئی آدمی نہیں ہے۔

قرض لینا تو ہر حال میں بُرا ہے مگر ضرورت کے وقت گنجائش ہے۔ اگر بچ سکے تو بہت عُمدہ بات ہے ورنہ قرضہ لیتے وقت پُختہ اِرادہ رکھے کہ اِنشاءاللہ پہلی خوشحالی میں پائی پائی ادا کر دی جائے گی۔

Marfat.com

جو ایسی نیّت کرتا ہے اللہ تعالیٰ اُس کے ارادے میں برکت عطا کرتا ہے اور اُس کو نجات کے اسباب عطا کرتا ہے اور جو پہلے دِن سے یہ نیّت کرتا ہے کہ دینے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا یہ تو ہاتھ کی صفائی سے رقم یا چیز ہتھیا لی ہے اب ہماری ہی ہے وہ مفلوک الحال ہی رہتا ہے۔ النیّت وَالمراد۔ اِس جہاں میں تو زندگی گذار لیتا ہے مگر آخرت میں بُرا حال ہوتا ہے۔ وہاں تو کوئی کسی کو اپنی نیکی نہیں دیتا۔ کیونکہ عمل کا تعلق تو دنیائے فانی سے تھا اب اگر وہ نیکی دے تو اس کی کمی کو کیسے پوری کرے۔ اور حدیث شریف کے مُطابق قریبًا تین پیسے کے عوض ۷۰ مقبول نمازیں دینا پڑیں گی (اور اگر نماز بھی نہیں پڑھی تو پھر کیا ہوگا اور یہ لوگ اگر نماز پڑھتے تو ایسے کیوں ہوتے نماز تو انسان کو فحاشی اور منکرات سے بچاتی ہے) اِس طرح یہ لوگ نفس اور شیطان کے بہکائے میں آکر سخت خسارے میں رہتے ہیں۔ اُن کو اِس دنیا میں بھی کبھی دل کا سکون نصیب نہیں ہوتا۔

جن کی شہرت شراب، جوئے، زِنا اور ایسی بُری عادات کی ہو تو ظاہر ہے کہ وہ قرض خرافات کے لیے مانگتے ہیں۔ دوسرے الفاظ میں آپ قرض دے کر فحاشی کو پھیلا رہے ہیں اور معاشرے میں فتنہ و فساد پھیلا رہے ہیں ایسے لوگوں کو قطعًا قرض یا کوئی چیز مستعار نہیں دینا چاہیئے۔

جو لوگ نیک ہیں یا ان کی شہرت اچھی ہے۔ نماز روزے کے پابند ہیں۔ اُن کی جائز ضروریات کے لیے قرض دینا یا کوئی چیز مُستعار دینا باعث ثواب ہے۔ بہتر تو یہ ہے کہ اگر صاحبِ استطاعت

Marfat.com

ہے تو اس کو وہ رقم یا مطلوبہ چیز نہایت ہی خوش اَخلاقی سے تحفہ کے طور پر دے دے اور اس کا دل رکھنے کے لیئے کہے کہ یہ خیرات نہیں۔ آپ کا مجھ پر حق ہے۔ یہ سب اللہ کا دیا ہوا ہے جو میری ضرورت سے زیادہ ہے اُس پر آپ کا بھی حق ہے۔ وہ تو میرے پاس اللہ کی امانت ہے۔ آپ اپنے دل پر بوجھ نہ لائیں قبول کرلیں۔ اگر خدانخواستہ مجھ پر کبھی ایسا وقت آگیا تو آپ میری مدد شوق سے کر دینا۔ میں بخوشی قبول کرلوں گا اور ساتھ کہہ دیں آپ اِس کا ذِکر کسی سے نہ کریں۔ یہ معاملہ میرے اور آپ کے درمیان ہے۔ اس سے سائل کی طبیعت کو سکون اور اِطمینان ہو جائے گا اور اُس کی عزتِ نفس کو چوٹ نہیں پہنچے گی نیکی کرنی چاہیئے اور نہایت ہی احسن اور دل لُبھانے کے انداز میں کرنی چاہیئے۔ خصُوصًا جب کہیں موت ہو جائے اور کفنانے دفنانے اور دیگر لوازمات کے لیے رقم درکار ہو۔ اگر فی سبیل اللہ مدد کر دی جائے تو بہت ہی اچھا ورنہ اُس کو رقم دے کر کہے کہ یہ قرض حسنہ ہے آپ کو جب سہولت ہو اُس وقت ادا کر دیں قطعًا کوئی جلدی نہیں آپ اِس کا بار کبھی محسوس نہ کریں۔

اب ایسے مفلس لوگوں کا فرض ہے کہ جائز حد تک قرضہ لیں۔ یہ نہیں کہ سوئم اور چالیسویں والے دن برادری کے دکھاوے کے لیے شاندار کھانوں کا انتظام ہو رہا ہے۔ وہ اگر اپنے گھر میں مل کر کلام پاک اور دوسرے اوراد پڑھ کر کسی معمولی سی خوردنی چیز یا شیرینی پر ختم دلا دیں وہ بارگاہِ رب العزت میں زیادہ مقبول ہوگا۔ بہ نسبت قرض کا بوجھ اٹھا کر برادری کے دکھاوے کے لیے خود بوجھ تلے دب جائیں۔

Marfat.com

دینے والا جب جائز سمجھ کر دیتا ہے تو اُسے اِس دُنیا میں اور آخرت میں کوئی خسارہ نہیں بلکہ ایک روایت کے مُطابق جب وقت مُقررہ گذر جاتا ہے اور مقروض رقم ادا نہیں کرتا تو دینے والے کے اعمال نامے میں جتنی رقم قرض ہے اُتنی رقم کی خیرات روزانہ لکھی جاتی ہے۔

حضور صلّی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا قرض دِین کا عَیب ہے اور فرمایا قرض کے غم کے برابر کوئی غم نہیں اور آنکھ کے دَرد کے برابر کوئی درد نہیں۔ کچھ حدیثیں اِس ضمن میں مزید بیان کر رہا ہوں :-

آپ (صلّی اللہ علیہ وسلّم) نے فرمایا :-

(۱) ایک شخص لین دین کرتا تھا اور اپنے کارندوں سے یہ کہہ رکھا تھا کہ تم جب کسی تنگدست کے پاس قرض وصُول کرنے جاؤ تو اُس سے درگذر کرو۔ شاید خداوند تعالیٰ ہم سے درگذر فرمائے۔ چنانچہ جب وہ مَرگیا تو خداوند تعالیٰ نے اُس سے درگذر کی اور اس کے گناہوں کو معاف کر دیا۔

(۲) جِس شخص کو یہ بات پسند ہو کہ خداوند تعالےٰ قیامت کی سختیوں سے اُس کو بچائے وہ تنگ دست کو مُہلت دے یا اپنا قرض (پورا یا جِس قدر ممکن ہو) معاف کر دے۔

(۳) جو شخص مفلس کو مُہلت دے یا اپنا قرض معاف کر دے (قیامت کے دن) خداوند تعالےٰ اُس کو اپنے سَائے میں جگہ دے گا۔

(۴) رسُول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم نے ایک جوان اُونٹ قرض لیا۔ پھر صدقہ کے اُونٹ آئے۔ آپ (صلّی اللہ علیہ وسلّم) نے حکم دیا کہ ایک جوان اُونٹ قرض خواہ کو دے دو۔ ابُورافع رضؓ نے عرض کیا اِن

Marfat.com

اونٹوں میں ایک جوان اونٹ ہے جو اُس کے اُونٹ سے بہتر اور سا تو یں برس میں لگا ہوا ہے۔ فرمایا وہی اس کو دے دو اِس لئے کہ بہتر شخص وہ ہے جو قرض کو خوبی کے ساتھ ادا کرے۔

(۵) ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ ایک شخص نے جس سے آپ (صلّی اللہ علیہ وسلّم) نے اونٹ قرض لیا تھا آپ (صلّی اللہ علیہ وسلّم) پر تقاضا کیا اور سختی کے ساتھ تقاضا کیا۔ صحابہؓ اس کو مارنے یا دھمکانے کے اِرادے سے اُٹھے۔ فرمایا اِس کو کچھ نہ کہو اِس لیے کہ حقدار کو کہنے کا حق حاصل ہے۔ پھر فرمایا اُونٹ خرید کر اسے دے دو۔ صحابہؓ نے عرض کیا اِس کے اُونٹ سے بہتر اور عمر میں زیادہ ہے۔ فرمایا۔ وہی خرید کر دے دو۔ بہتر آدمی وہ ہے جو قرض کو خوبی سے ادا کرے۔

(۶) آپ (صلّی اللہ علیہ وسلّم) نے فرمایا: مالدار آدمی کو اپنا قرض ادا کرنے میں دیر کرنا ظلم ہے۔

(۷) ایک جنازہ لایا گیا۔ آپ (صلّی اللہ علیہ وسلّم) نے پوچھا اس پر قرض ہے عرض کیا تین ۳ دینار۔ فرمایا کچھ چھوڑ کر مرا ہے۔ عرض کیا کچھ نہیں۔ فرمایا اپنے دوست پر نماز پڑھ لو۔ ابو قتادہؓ نے عرض کیا یا رسُولَ اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم اِس کی نماز پڑھ لیجئے۔ اس کا قرض میں ادا کروں گا۔ آپ (صلّی اللہ علیہ وسلّم) نے اس پر نماز پڑھ لی۔

(۸) آپ (صلّی اللہ علیہ وسلّم) نے فرمایا شہید کے تمام گناہ بخش دیئے جائیں گے مگر قرض معاف نہیں کیا جائے گا۔

(۹) ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ جب حضور صلّی اللہ علیہ وسلّم کے پاس اُس شخص کے جنازے کو لایا جاتا جس پر قرض واجب ہوتا تو

Marfat.com

آپ (صلّی اللہ علیہ وسلّم) پوچھتے کیا قرض ادا کرنے کے لیے کچھ چھوڑ کر مَرا ہے۔ اگر بیان کیا جاتا کہ اِتنا مال چھوڑ کر مَرا ہے جس سے اُس کا قرض اَدا ہو جائے گا تو اُس کے جنازے پر نماز پڑھ لیتے۔ پھر جب خدا نے فتوحات بخشیں اور کشادگی نصیب ہُوئی تو آپ (صلّی اللہ علیہ وسلّم) نے فرمایا میں مسلمانوں کے لیے اُن کی جان سے زیادہ عزیز ہوں۔ پس جو شخص مسلمانوں میں سے مَر جائے اور اس پر قرض ہو تو اُس کے قرض کے ادا کرنے کا میں ذمّہ دار ہوں اور جو مال وہ چھوڑ مَرے وہ اُس کے وارثوں کا ہے۔

(۱۰) مومن کی روح قرض کے سبب مُعلّق رہتی ہے (یعنی جنّت میں داخل نہیں کی جاتی) جب تک کہ اُس کا قرض ادا نہ ہو جائے۔

(۱۱) جو شخص وفات پائے اور غرُور و تکبّر، خیانت اور قرض سے پاک ہو خدا وند تعالےٰ اُس کو جنّت میں دَاخِل کرے گا۔

(۱۲) جابِر رضؓ کہتے ہیں کہ رسولُ اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم پر میرا کچھ قرض تھا آپ (صلّی اللہ علیہ وسلّم) نے مجھ کو میرا قرض دیا اور کچھ زیادہ دیا۔

اِن احادیث شریف کے بعد اِس موضوع میں کوئی تشنگی باقی نہیں رہتی۔

Marfat.com

کُفر و شِرک کے فتوے لگانے سے بچو!

اکثر دیکھا گیا ہے کہ ایک فِرقہ کے عُلماء نے دوسرے فرقہ کے عُلماء پر یا فِرقہ پر کُفر کا یا شِرک کا فتوےٰ صادر کر دیا۔ پہلے تو یہ سانحہ کبھی کبھار ہوتا تھا۔ مناظرے بھی ہوتے تھے۔ چونکہ نیتیں ٹھیک ہوتی تھیں اِس لیئے اگر کبھی غلط فتوٰی دیا گیا تو افہام وتفہیم سے معاملہ طے ہو جاتا تھا۔ اس میں شک نہیں کہ بعض فرقوں کے عُلماء نے ایک دوسرے کے خلاف بہت سخت زبان اِستعمال کی اور بعض کی تحریریں پڑھنے کے بعد اہل دِل کے رونگٹے کھڑے ہو جاتے کہ کتنی گُستاخانہ طرزِ تحریر ہے۔ یہ کیسی بے باکی؟ دوسری طرف بِدعت کا بھی اتنا زور رہے اور شان کہ بجائے اُس خطا کا اعتراف کیا جائے اُس بدعت کے جواز کے لیے تاویلیں ڈھونڈی جاتی ہیں اور سارا عِلم اِسی پر صرف کیا جاتا ہے۔ نصف صدی سے زیادہ عرصے سے یہ فقیر اِس چیز کو دیکھتا چلا آرہا ہے آجکل معلُوم ہوتا ہے کہ علم کا سیلاب آگیا ہے۔ کُتُب کا کوئی شمار نہیں لیکن ہر عربی دان اپنے آپ کو عالم فاضل بتلا رہا ہے چاہے اس کے پاس کوئی سند ہو یا نہ ہو۔ وہ کہتے ہیں کہ عُلماء کی اجارہ داری کیوں ہو۔ اِن ہی جھگڑوں کی وجہ سے نئے نئے فرقے وجود میں آرہے ہیں۔ نوبت یہاں تک آپہنچی ہے کہ اب ایک فرقے نے پانچ کی بجائے تین نمازیں فرض قرار دیں۔ اس طرح ارکانِ اسلام

Marfat.com

پر بھی چوٹ پڑ رہی ہے اور کہیں پڑ گئی ہے ایک فرقے نے تو جہاد کے رکن کو ہی ختم کر دیا ہے رحمانی علم تو تصفیہ باطن اور تزکیّہ نفس انسان کو نیک عمل کے قابل بناتا ہے۔ شیطانی علم ایسا نشہ دیتا ہے کہ نقطے پر نقطہ لگایا جاتا ہے جس کی تشہیر بھی خوب ہوتی ہے۔ اخبارات میں خطوط چھپ رہے ہیں۔ مضمون آ رہے ہیں۔ ایسی گھما پھرا کر چوٹ دی جاتی ہے کہ چوٹ کھانے والے کو بھی احساس تک نہیں ہوتا۔ اصول تو یہ ہونا چاہیئے کہ کسی مسئلہ میں اختلاف کو دور کرنے کے لیئے علماء کو مل کر تبادلہ خیالات کرنا چاہیئے یا کھلے عام مناظرہ کریں تاکہ عوام کا اعتماد بحال ہو جائے۔ رہبری کا حق ادا کریں۔ اب تو نیک ہستیاں چند ہی گنی چنی رہ گئیں ہیں۔ یہ وہ لوگ ہیں جن کے متعلّق فرمایا گیا ہے کہ اُن کے پیچھے نماز پڑھنی ایسی ہے جیسے مُرسل کے پیچھے۔ غرضیکہ ایسے نیک عُلماء کی بڑی شان بیان کی گئی ہے۔ اب تو ایسے معلوم ہوتا ہے کہ مُسلمان فرقوں میں ہندو مُسلم عداوت سے بھی زیادہ گہری عداوت ہے۔ وضع داری اور بُردباری تو بالکل ہی ختم نظر آتی ہے۔ اللہ کی شان کہ علماء تبلیغ اِسلام کے لیے یورپ کے دورے کر رہے ہیں ـــ مگر افسوس کہ اپنے گھر کی خبر نہیں۔ ان کی روانگی اور واپسی کی خبریں اخبار میں شائع ہوتی رہتی ہیں اور یہ بتایا جاتا ہے کہ کتنے لوگ اُن کے ہاتھ پر بیرونِ ممالک مُسلمان ہو رہے ہیں لیکن اپنے مُلک کو بھی دیکھنا چاہیئے کہ یہاں پر کتنے کمیونسٹ بن رہے ہیں۔ کتنے دہریئے مُسلمانوں میں بن رہے ہیں۔ کتنے منافق اور غدّار ہو رہے ہیں۔ اب تو جو عالِم بیمار ہوتا ہے وہ اپنا علاج یورپ کروانے جاتا ہے جب اپنے مُلک کے اندر کُفر اور الحاد زور پکڑتا جائے گا۔ دین ختم ہوتا جائیگا تو پاکستان جو اسلام کا

Marfat.com

قلع ہے کہاں رہے گا۔ دعوے یہ ہیں کہ یورپ میں ہزاروں لوگ اسلام لے آئے مگر پاکستان کے مُتعلق کہا کہ یہاں کتنے کافر مُشرف بہ اِسلام ہوئے یا کتنے مسلمان بدقسمتی سے عیسائی ہوگئے۔ جب یہ لوگ اکثریت میں ہوجائینگے اور مسلمان اقلیت میں تو اسوقت کیا حشر ہوگا۔ آج کا دور بظاہر UNO کا ہے جوکہ سب سے پیچیدہ عالمی ادارہ ہے جِس کی بُنیاد ہی کمزور رکھی گئی ہے اس کا ثبوت اسی سے مل جائیگا کہ بڑی طاقتوں کو ویٹو کا حق ہے۔ جِس طاقت کے خلاف کسی نے ووٹ دیا تو اُس کے نمائندے نے اُٹھ کر کہا کہ یہ قرارداد میرا مُلک ویٹو کرتا ہے۔ معاملہ وہیں ختم۔ نہ دوا نہ فریاد۔ نہ اصول کی پروا نہ اِنسانی خون کا احترام۔ کمزور ظالم کے ظلم سے پس گیا۔ انصاف حاصل نہ کرسکا اور UNO بے بس ہے۔ جب مخالفین پاکستان آبادی کے لحاظ سے اکثریت میں ہوجائینگے تو باہر کی تخریب کار طاقتیں بھی پاکستان کی حکومت کو مجبور کردیں گی کہ حکومت ایسے ناپسندیدہ لوگوں کو اکثریت کی بنا پر سُپرد کی جائے اور ہم اُن کی جوتیاں اُٹھائیں۔ جہاں ذرا توازنِ طاقت کا بگڑتا نظر آیا فوراً حکومت کا تختہ اُلٹوا دیا۔ افغانستان کا حال سامنے ہے۔ یہ وہ واحد مُلک ہے جس نے UNO میں پاکستان کو تسلیم کرنے سے اِنکار کیا تھا اور پاکستان کے خلاف ووٹ دیا تھا اور پھر پاکستان وقتاً فوقتاً جو اِن افغان حکومتوں کے ہاتھوں نقصان اُٹھاتا رہا وہ سب کے سامنے ہے۔ اِن افغانی حکومتوں نے پاکستان دشمن لوگوں کو خوش آمدید کہا، ہمارے لئے طرح طرح کے مصائب کھڑے کیئے۔ آخر وہاں کے مسلمانوں پر وہ لمحہ آگیا کہ ان کے مُلک پر روس کا مکمل تسلط ہوگیا۔ فوجیں داخِل ہوگئیں مُسلسل چھ سال سے

Marfat.com

زیادہ نہتے مُجاہدین پر اور اُن کے لواحقین کے گاؤں پر آندھا دُھند بمباری ہو رہی ہے۔ ۴۰ لاکھ سے زائد افغانی مہاجر بن کر افغانستان سے باہر چلے گئے ہیں۔ ایران گئے اور پاکستان آئے۔ پاکستان میں ابھی بھی اِسلام کی محبت ہے اِس جذبۂ اسلام کے تحت پاکستان نے اپنا مسلمان بھائی سمجھتے ہوئے ۳۰ لاکھ مہاجرین کو کافی عرصے سے پناہ دے رکھی ہے۔ اُن کی خوراک، رہائش، علاج معالجہ تعلیم سب کا انتظام حکومت اپنے محدود وسائل سے کر رہی ہے دوسرے بیرونی ممالک بھی امداد دے رہے ہیں۔

دوسرے ممالک کے مسلمانوں کا جو حال ہے وہ آپ کے سامنے ہے۔ عرب مُسلم ممالک میں بھی کمیونزم اور سوشلزم گھر کر چکا ہے اور جہاں جہاں مُسلم بادشاہتیں ہیں وہ سب خطرے میں ہیں۔ کسی وقت بھی کوئی اِنقلاب آسکتا ہے۔ کعبہ شریف میں جو افسوس ناک واقعہ ہوا تھا اور خانہ کعبہ کی بے حرمتی سے جو دُکھ مسلمانانِ عالم کو ہوا تھا وہ سچا مسلمان کیسے فراموش کرسکتا ہے۔ اِنسان جب اپنے مقام سے گرنا شروع ہوجاتا ہے تو اُس کی گراوٹ اُسے اَسْفَلُ السَّافِلِیْن تک پہنچا دیتی ہے۔ کاش ہم مُسلمان اپنی حقیقت کو پہچان جائیں اور غیر اقوام کے پھندوں سے نِکل آئیں اور اپنے پیروں پر کھڑے ہو کر اِسلام اور مُسلمانوں کی خدمت کریں۔

لارنس آف عریبیا کو دیکھ لو جس نے خطۂ عرب میں امامت کی۔ جیّد عالم کا روپ دھارا۔ وہ عربی مقامی لوگوں سے بھی زیادہ رواں دواں بولتا تھا۔ عربوں کے اندر نفاق پیدا کرکے اور اپنا مشن مُکمّل کرکے گیا۔ پھر ۱۹۳۵ء میں ہندوستان پہنچ گیا اور نام پیر کرم شاہ رکھا اور سِلسلہ چشتیہ صابریہ بتایا اور

Marfat.com

حضرت حاجی امداد اللہ مہاجر مکّی کا خلیفہ ظاہر کیا۔ امرتسر میں ایک تقریر کی دسمبر ۱۹۳۵ء میں غالباً اور عجیب سماں باندھ دیا۔ بڑی اچھی سمجھ بوجھ والے اور دین سے واقفیت رکھنے والے لوگ بھی متاثر ہوکر مُرید ہوئے اور یہ بھی بتایا جاتا ہے کہ بعد میں اس شخص نے شیخ عبداللہ مرحوم وزیر اعظم مقبوضہ کشمیر کی موجودہ بیگم سے شادی کی۔ پھر طلاق ہوئی اور شیخ صاحب مرحوم سے شادی ہوئی۔

اب آپ سمجھ لیں یہ تخریب کار ایجنٹ کن کن ہتھکنڈوں کو استعمال کرکے اپنے مشن میں کامیاب ہوتے ہیں۔

ایک طرف تو یہ حال ہے اور دوسری طرف اُمّتِ محمّدیہ (صلی اللہ علیہ وسلّم) کو عقائد کی جنگ میں مبتلا کرکے فرقے پر فرقے بناتے چلے گئے۔ پنجاب میں ایک صاحب نے نبوّت کا دعوٰی کیا۔ انگریز نے پُشت پناہی کی۔ پھر سندھ میں چند سال ہوئے ایک صاحب نے نہ صرف نبوّت کا دعوٰی کیا بلکہ تمام عُلماء کو مناظرے کا چیلنج بھی کر دیا انہوں نے اپنا ایک رسالہ بھی ماہانہ نِکالا۔ ہوسکتا ہے اب بھی نکلتا ہو۔ انہوں نے بڑی پیشین گوئیاں کیں۔ بندہ نے نہیں دیکھا کہ عُلماء نے متّحد ہوکر مناظرے کا چیلنج قبول کیا ہو۔ کم ازکم کسی اخبار میں علماء کی طرف سے کوئی جواب نظر سے نہیں گذرا اور ہو بھی کیسے سکتا ہے جب یہ ایک دوسرے کو کافر اور مشرک کہنے میں لگے ہوئے ہیں تو باہر کے دشمن کا مقابلہ کیسے کیا جائے۔ آپ خود سوچیں دیوبندیوں نے بریلویوں پر اور بریلویوں نے دیوبندیوں پر اور اُنہوں نے وہابیوں اور اہلِ حدیث پر اور اس طرح وہابیوں اور اہلِ حدیث نے ایک دوسرے کے خلاف

Marfat.com

کارروائی کی کہیں اسلامی جماعت ہے، کہیں تبلیغی جماعت ہے۔ کہیں پرویزی فرقہ ہے۔ کہیں شیعہ ہیں۔ کہیں داؤدی بوہرے ہیں، کہیں آغاخانی ہیں۔ غرضیکہ بے شمار گروہ بن چکے ہیں۔ ان سب میں سے اکثر لوگ اپنے آپ کو مسلمان کہتے ہیں اور دوسرے کو گمراہ یا ناقابلِ تقلید سمجھتے ہیں۔ اب بتائیے مسلمان کون ہے۔ جب ہر فرقے پر گمراہی لیبل کسی نہ کسی طرح چسپاں ہو گیا نتیجہ یہ ہوا کہ انتہائی تعصّب پھیل چکا ہے اور کیفیت وہی ہو چکی ہے جو کبھی تقسیم سے پہلے ہندوؤں اور سکھوں کی مسلمانوں کے خلاف تھی۔ اُس وقت پھر بھی کچھ تحمل اور وضع داری تھی جس کا اب مکمل جنازہ نکل چکا ہے۔ ایک فرقہ جب دوسرے فرقے سے اپنے تہواروں پر فساد کرتا ہے تو ہندو مسلم فسادات سے بڑھ کر کہیں زیادہ قتل و غارت ہوتی ہے۔ لوگ سیاست دانوں سے بھی تنگ، مذہبی راہنماؤں کی کارکردگی سے بھی ناخوش۔ اُن کو اب کسی پر بھروسہ نہیں رہا۔

موجودہ تعلیم یافتہ جوان تو اسلام سے اتنی ہی واقفیت رکھتا ہے کہ وہ مُسلمان گھرانے میں پیدا ہوا اس لئے مُسلمان ہے۔ مسلمانی اُسے ورثے میں ملی ہے۔

یہ بندہ عاجز اپنے ارادت مندوں اور عقیدت مندوں سے درخواست کرتا ہے کہ وہ قطعاً کسی کو کافر یا مشرک نہ کہیں یہ کسی مستند عالم یا مفتی کا کام ہے۔ میری پھر آپ سے دوبارہ گذارش ہے کہ آپ کسی کو کافر یا مُشرک کہنے سے پرہیز کریں اس لیے کہ مُستند عالم یا مفتی سے بھی غلطی ہو سکتی ہے۔ یاد رکھیں عالم دین ہونا اور بات ہے

Marfat.com

مگر فتوےٰ دینے کی اہلیت رکھنا ایک قانونی بات ہے اور جب تک کہ تمام دینی علوم پر، فقہ، تفسیر، حدیث وغیرہ پر مکمّل عبُور نہ ہو، عربی زبان ولغت پر مکمل دسترس نہ ہو، معاملہ کے ہر پہلو کو دین کے ہر قانون متعلقہ پر غور کرنے کی صلاحیّت اتنی رکھتا ہو۔ کہ کوئی ٹھوس نتیجہ نکال سکے اُس وقت تک وہ مُفتی نہیں کہلایا جاسکتا۔ اسلئے فتوےٰ دینے والے علماء کو۔ پہلے زمانے میں لوگ قاضی کہا کرتے تھے کیونکہ شرعی نظام تھا اور اُس کے تحت شرعی عدالتیں قائم تھیں اور اُن کے لیئے حکومت وقت کی طرف سے قاضی مُقرر تھے۔ اگر اِن کے علاوہ کوئی نیم عالم یا اس قسم کا کوئی نیم عربی داں فتوےٰ دے تو وہ مجرم ہے اور اپنی حدا ور اختیار سے تجاوز کر رہا ہے اِس سلسلے میں میں حضور صلّی اللہ علیہ وسلّم کی ایک پیاری حدیث بیان کرنے کے بعد اِس موضوع کو ختم کرتا ہوں۔

"جناب انسؓ سے روایت ہے فرمایا رسُولُ اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم نے کہ جو شخص ہماری طرح نماز پڑھے۔ ہمارے قبلہ کی طرف رُخ کرے اور ہمارے ذبح کئے ہوئے (جانور کو) کھائے۔ وہ مُسلمان ہے اور وہ خُدا اور خُدا کے رسُول (صلّی اللہ علیہ وسلّم) کے عہدواماں میں ہے۔ پس خُدا نے جس کو اپنی امان میں لیا ہے تم اُس کے عہد کو نہ توڑو (یعنی اس شخص کو نہ ستاؤ اس سے خدا کا عہد ٹوٹ جائے گا)"۔

یہ فتوےٰ لگانے کا کام عُلماء اور فقیہانِ دین پر چھوڑ دیں۔

Marfat.com

بے شرع درویش سے بچو!

آپ نے اکثر دیکھا ہو گا کہ کہیں چَا روں ابرُو کا صفایا کئے ہوئے دُرویش صاحب بیٹھے ہیں اور بے شمار لوگ جن میں اکثر فاسِق و فاجر ہوتے ہیں اُن کے گِرد بیٹھے ہوتے ہیں۔ اذانیں دِی جارہی ہیں۔ دُرویش صاحب بھی سُن رہے ہیں، وقفے وقفے کے بعد نعرے لگائے جارہے ہیں مگر نماز کا نام تک نہیں اور اُن کے ہم نشین بھی بہت چین محسُوس کر رہے ہیں۔ یہاں نماز، زکوٰۃ، روزہ، حج، جہاد کِسی کا نہ ذکر ہے نہ پُوچھ ہے۔ دُرویش صاحب گھن گرج کے ساتھ مُتکبّرانہ آواز سے یہ پُوچھ رہے ہیں کیوں بے تیری "Race" کا کیا بنا؟ نمبر نکلا یا نہیں۔ ایک چیلا فوراً ہاتھ باندھ کر کہتا ہے کہ ہاں بابا! جب آپ نے کہہ دیا تھا تو کیسے نہ نکلتا۔ یہ ہے آپ کا نذرانہ اور مِٹھائی بھی کار میں رکھی ہوئی ہے۔ ابھی لاتا ہوں۔

اِدھر یہ دُرویش، جو جاہل مُطلق ہیں جنہیں خیر اور شر میں فرق کرنے کی کوئی تمیز نہیں بے ساختہ اور متکبّرانہ انداز میں کہتے ہیں کہ جب اللہ کرم کرتا ہے تو کون روک سکتا ہے۔ یہ سب اللہ کا کرم ہے۔ جو بھی فقیروں اور مستوں کی خدمت کرتا ہے اُس کی تجوری بھری رہتی ہے۔

Marfat.com

پھر دوسرے صاحب کی باری آتی ہے۔ کیوں بے کچھ ہُوا کہ نہیں۔
ہاں بابا لڑکی والوں نے ہاں کردی ہے۔ اب شادی کی تاریخ بتائیں۔
بابا یہ سب آپ کے کرم سے ہوا ہے وغیرہ وغیرہ اور ایک لفافہ نوٹوں سے بھرا چپکے سے پاؤں میں رکھ دیا اور دُرویش صاحب نے تھپکی دی اور ایک طرف بیٹھنے کا اشارہ کیا۔

بس پھر کیا ہے درویش صاحب کو طرح طرح کے خطاب دیئے جاتے ہیں اور ان کی کرامتوں کی دھوم مچ جاتی ہے۔

آپ بتائیں جو نماز روزے ہی سے غافل ہو وہ کیسا درویش اور اُس کی صحبت میں سوائے گمراہی کے کیا مِل سکتا ہے۔ اِن میں سے اکثر لوگوں نے جادُو سیکھا ہوا ہوتا ہے۔ یہ کسی کو معلوم نہیں ہوتا اور وہ جادُو کی شعبدہ بازیاں دکھاتے رہتے ہیں۔ ان کی صُحبت سے سِوائے گمراہی کے کچھ نہیں ملتا۔

ایک فِرقہ اور بھی ہے جو اپنے آپ کو ملامتیہ کہلاتا ہے۔ آپ کے سامنے نماز روزہ غائب۔ لیکن چھُپ کر سارے دینی ارکان ادا کرتے ہیں۔ ایسی حرکات اِس لئے کرتے ہیں کہ لوگ ملامت کریں انھیں بُرا سمجھیں۔ ان کے پاس نہ آئیں۔ اب انہیں کیا کہا جائے۔ یہ کہاں کا دین ہے۔ اس طرح صوم وصلوٰۃ کے پابند مسلمان کے دین کو خراب کرنے سے کیا حاصِل ہوتا ہے وہ بھی اپنی ذات کی خاطر۔ وہ جب یہ دیکھے گا کہ شریعت مُقدّسہ کی پابندی کے بغیر فقیری مِل سکتی ہے وہ ان کی تقلید میں کہے گا کہ ان دھندوں کو چھوڑو۔ وہ کرو جو یہ کرتے ہیں یہ جانیں اور خدا جانے۔ نَعُوْذُ بِاللّٰہ مِن ذَالِک ملامت کروانے کی ضرورت ہی کیا ہے۔

Marfat.com

ایسے درویش بن کر اپنی اور دوسروں کی عاقبت خراب کرنے کے علاوہ کیا حاصل ہوگا بہتر ہو کہ درویشی ہی ظاہر نہ کرو۔ کہیں جنگل پہاڑ میں پوشیدہ مقام پر بیٹھ جاؤ۔ وہاں نہ کوئی آئے نہ جائے۔ دنیا والوں میں کیوں رہتے ہو۔ یہ سب نفس کے فریب ہیں۔ اگر کوئی ہوا میں اُڑتا ہے تو کیا؟۔ سب سے بڑی کرامت تو یہ ہے کہ شریعت کی پیروی کی جائے اور اپنے عمل میں خواہ قلیل ہی کیوں نہ ہو اُس میں استقامت اور مداومت قائم رکھے۔ ایسے دنیا دار دُرویشوں نے کوئی شعبدہ دکھایا بھی تو کیا۔ جوگی اِن سے زیادہ جنتر منتر سے تماشے دکھاتے ہیں۔ وہ اُڑ کر بھی دکھاتے ہیں اور اپنے طریقے سے توجّہ بھی دیتے ہیں۔ ہاں وہ اسلام کی دولت سے محرُوم ہوتے ہیں۔ اِس لیئے ایسے لوگوں کی صحبت سے بچو۔ ان کے پاس جانا چھوڑ دو یہ جادُو وغیرہ دوسرے گندے عملوں سے آپ کو پریشان کریں گے۔ یہ مُفت کا آزار خرید نا ہے۔ ان پر تنقید نہ کرو۔ اگر کہیں چلے بھی جاؤ تو طریقے سے اور بڑی حکمت سے رستگاری حاصل کرو اور اپنے دوستوں کو حقیقت سے آگاہ کر دو۔ اور اُن کو بھی اِس گمراہی سے بچاؤ۔

Marfat.com

چند احادیثِ نبوی (صلّی اللہ علیہ وسلّم)

جن سے مجھے بیحد فیض پہنچا اور پہنچ رہا ہے!

① فرمایا رسولُ اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم نے کہ اِسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر رکھی گئی ہے:
۱۔ اِس امر کی گواہی دینا کہ خدا کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمّد صلّی اللہ علیہ وسلّم خدا کے بندے اور رسُول ہیں۔ ۲۔ نماز قائم کرنا۔ ۳۔ زکوٰۃ دینا۔ ۴۔ حج کرنا۔ ۵۔ رمضان کے روزے رکھنا۔

② ایک شخص نے رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم سے دریافت کیا کہ مُسلمانوں میں سب سے اچھّا کون ہے؟ آپ (صلّی اللہ علیہ وسلّم) نے فرمایا وہ شخص جس کی زبان اور ہاتھ سے مُسلمان محفوظ رہیں۔

③ آپ (صلّی اللہ علیہ وسلّم) نے فرمایا کہ اذیّت رساں باتوں کو سُن کر صبر کرنے والا خدا کے سوا کوئی نہیں۔ لوگ خدا کے لیے بیٹا قرار دیتے ہیں وہ سُنتا ہے صبر کرتا ہے اور پھر اُن کو عافیت سے رکھتا اور رزق دیتا ہے۔

④ ابوہریرہؓ سے روایت ہے فرمایا رسولُ اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم نے مسلمان وہ ہے جس کی زبان اور ہاتھ سے مُسلمان محفُوظ رہیں۔ اور مومن وہ ہے جِس سے لوگ اپنی جانوں اور مالوں سے مامُون رہیں۔

Marfat.com

⑤ ابو ذرؓ سے روایت ہے فرمایا رسولُ اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم نے خُدا کے لیے محبت کرنا اور خدا کی راہ میں بغض رکھنا بہترین اعمال میں سے ہے۔

⑥ انسؓ کہتے ہیں کہ بہت کم ایسا ہوا ہے کہ رسولُ اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم نے ہمارے سامنے کوئی خطبہَ دیا ہو (یعنی خطاب کیا ہو) اور اس میں یہ نہ فرمایا ہو کہ جو شخص امین و دیانت دار نہ ہو اس کا ایمان کامل نہیں ہے اور جو شخص عہد کا پابند نہ ہو اُس کا دین کامل نہیں ہے۔

⑦ فرمایا رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم نے منافق کی تین نشانیاں ہیں اگرچہ وہ شخص روزہ رکھتا ہو، نماز پڑھتا ہو اور اپنے مُسلمان ہونے کا دعویٰ کرتا ہو۔ جب بات کرے تو جھوٹ بولے۔ جب وعدہ کرے تو وعدہ خلافی کرے اور کوئی امانت اُس کے پاس رکھی جائے تو اُس میں خیانت کرے (اور ایک جگہ چوتھی نشانی یہ بھی فرمائی کہ کسی سے لڑے تو گالیاں بکے)

⑧ آپ (صلّی اللہ علیہ وسلّم) نے فرمایا کہ میری امّت کے دل میں جو وسوسے پیدا ہوتے ہیں اللہ تعالےٰ نے اُن کو معاف کر دیا ہے۔ جب تک کہ انسان اِن وسوسوں کے موافق عمل نہ کرے یا زبان سے کچھ نہ کہے۔

⑨ فرمایا رسولُ اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم نے کہ شیطان انسان کی رگوں میں اس طرح جاری وساری ہے جس طرح خون جاری وساری ہے۔

⑩ عثمانؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب میّت کے دفن سے فارغ ہوتے تو قبر کے پاس کھڑے ہو کر فرماتے اپنے بھائی کیلئے استغفار کرو اور اسکے لیے ثابت قدم رہنے کی دعا مانگو۔ اسلئے کہ اِسوقت اُس سے سوال کیا جاتا ہے۔

⑪ فرمایا رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم نے کہ جب میّت کو قبر کے اندر

Marfat.com

دفن کر دیا جاتا ہے تو اُس کے سامنے آفتاب کے غروب ہونے کا وقت ہوتا ہے (پس اگر وہ مومن ہے) تو وہ ہاتھوں سے آنکھوں کو ملتا ہوا اُٹھ بیٹھتا ہے اور کہتا ہے مجھ کو چھوڑ دو کہ میں نماز پڑھ لوں۔

(۲) عائشہؓ کہتی ہیں فرمایا رسُولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم نے کہ جس نے ہمارے دین میں کوئی ایسی نئی بات نکالی جو اُس میں نہیں ہے پس وہ مردُود ہے۔

(۱۳) فرمایا رسُولُ اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم نے خدا کی حمد کے بعد معلوم ہونا چاہیئے کہ سب سے بہتر حدیث (بات) خدا کی کتاب ہے اور بہترین راہ (طریقہ) محمّد صلی اللہ علیہ وسلّم کی راہ ہے اور بدترین چیزوں میں وہ چیز ہے جو دین میں نئی بات نکالی گئی ہو اور ہر بدعت (نئی نکالی ہوئی چیز) گمراہی ہے۔

(۱۴) فرمایا رسولُ اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم نے کہ جو شخص نیکی کی ہدایت کرے (یعنی کسی کو دین کے راستے پر بلائے) اُس کو اُتنا ہی اجر ملے گا جتنا کہ اُس کو جو اِس کی پیروی اختیار کرے اور اُس (اطاعت گذار) کے اَجر میں سے کچھ بھی کم نہ ہوگا اور جو گمراہی کی طرف بلائے اُس کو اتنا ہی گناہ ہوگا جتنا کہ اُس کو جو اُس کی دعوت پر عمل کرے اور اُس کے گناہ سے کچھ بھی کم نہ ہوگا۔

(۱۵) فرمایا رسُولُ اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم نے کہ تم ایسے زمانہ میں ہو کہ اگر تم میں سے کوئی خُدا کے اَحکام کا دسواں حِصّہ بھی چھوڑ دے گا تو ہلاک ہوگا لیکن ایک ایسا زمانہ آئے گا کہ اگر کوئی شخص خُدا کے

Marfat.com

احکام کے دسویں حصّے پر عمل کرے گا نجات پائیگا۔

(۱۶) فرمایا رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم نے کہ پہنچاؤ میری طرف سے اگرچہ ہو ایک ہی آیت (یعنی میری نہایت صحیح حدیثیں لوگوں تک پہنچاؤ اگرچہ وہ تھوڑی ہی ہوں) اور بنو اسرائیل سے جو قصّے سُنو ان کو لوگوں کے سامنے بیان کر دو۔ اِس میں کوئی گناہ نہیں۔ اور جو شخص جان کر میری طرف جھوٹی بات منسُوب کرے گا وہ اپنا ٹھکانہ دوزخ میں تلاش کرے۔

(۱۷) فرمایا رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم نے کہ جس شخص کے ساتھ خُدا بھلائی کا ارادہ کرتا ہے تو اُس کو دین کی سمجھ عطا فرما دیتا ہے اور میں تو تقسیم کرنے والا ہوں۔ عطا کرنے والا خدا ہی ہے۔

(۱۸) فرمایا رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم نے کہ دو شخصوں پر (یعنی دو خصلتوں پر) حسد کرنا ٹھیک ہے۔ ایک تو اُس شخص پر جس کو خدا نے مال دیا اور پھر اُس کو راہِ حق میں خرچ کرنے کی توفیق (بھی) دی اور دوسرا وہ شخص جس کو خدا نے علم دیا پس وہ اس علم کے موافق حکم کرتا ہے دوسروں کو سکھاتا ہے۔

(۱۹) فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم نے کہ جب انسان مَر جاتا ہے تو اُس کے عمل (کے ثواب) کا سلسلہ منقطع ہو جاتا ہے مگر تین کاموں کا ثواب برابر جاری رہتا ہے۔ (صدقہ جاریہ (جیسے وقف کرنا یا کنواں کھدوانا وغیرہ) علم جس سے نفع حاصل کیا جائے (جیسے کسی کو علم پڑھایا یا کوئی کتاب لکھی) اور اولادِ صالح جو مرنے کے بعد اُس کے لیے دُعا کرے۔

Marfat.com

(۲۰) فرمایا رسولُ اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم نے کہ ایک فقیہہ (عالم دین) زیادہ سخت ہے شیطان پر ہزاروں عابدوں سے۔

(۲۱) فرمایا رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم نے کہ جو شخص علم کو حاصل کرنے کے لیے (گھر سے) نکلے وہ اُس وقت تک جب تک کہ (گھر) واپس نہ آجائے خدا کی راہ میں ہے۔

(۲۲) فرمایا رسولُ اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم نے کہ جس شخص نے قرآن شریف کے اندر اپنی رائے سے کچھ کہا اُس کو چاہیئے کہ وہ اپنا ٹھکانہ آگ میں (دوزخ) تلاش کرے۔(۱۱) پھر فرمایا کہ قرآن میں جھگڑنا کفر ہے۔

(۲۳) فرمایا رسولُ اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم نے کہ جو فتویٰ بغیر علم کے دیا گیا ہو اُس کا گناہ فتوے دینے والے پر ہوگا اور جس نے اپنے بھائی کو غلط مشورہ دیا اُس نے خیانت کی۔

(۲۴) فرمایا رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم نے کہ خُدائے عزّ و جل اس اُمت کے لیے ہر نئی صدی پر ایک شخص کو بھیجتا ہے۔ جو اللہ کے دین کو تازہ کرتا ہے۔

(۲۵) رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم سے پوچھا گیا کہ کیا ہے مقدار علم کی کہ جب اِنسان اتنا علم حاصِل کرے تو فقیہہ (عالم) بن جائے (اور دنیا و آخرت میں اُس کا شمار عالموں میں ہو) آپ (صلّی اللہ علیہ وسلّم) نے فرمایا جو شخص میری اُمّت کو فائدہ پہنچانے کے لیے چالیس حدیثیں امور دین کی یاد کرے اللہ تعالےٰ اس کو قیامت میں فقیہہ اُٹھائے گا اور قیامت کے دن میں اُس کا شفیع اور گواہ ہوں گا۔

(۲۶) فرمایا رسولُ اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم نے کیا تم جانتے ہو کہ سخاوت

Marfat.com

کرنے والوں میں کون سب سے بڑا سخی ہے ؟ صحابہؓ نے عرض کی اللہ اور اُس کا رسول (صلّی اللہ علیہ وسلّم) خوب جانتے ہیں آپ (صلّی اللہ علیہ وسلّم) نے فرمایا اللہ تعالےٰ سخاوت کرنے والوں میں سب سے زیادہ سخی ہے۔ پھر آدم کی اولاد میں سب سے بڑا سخی میں ہوں اور میرے بعد سب سے بڑا سخی وہ شخص ہوگا جس نے علم کو سیکھا اور اُس کو پھیلایا یہ شخص قیامت کے دن ایک امیر یا ایک جماعت کی (شان وشکوہ) طرح آئیگا۔

(۲۷) فرمایا رسُولُ اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم نے کہ عِلم کی آفت بھُولنا ہے اور علم کا ضائع کرنا یہ ہے کہ اِس کو تو نا اہل کے سامنے بیان کرے۔

(۲۸) ایک شخص نے رسولُ اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم سے بُرائی کی بابت سوال کیا آپ (صلّی اللہ علیہ وسلّم) نے فرمایا کہ بُرائی کی بابت مجھُ سے (کچھُ) نہ پُوچھو بلکہ بھلائی کے متعلق پُوچھو۔ آپ (صلّی اللہ علیہ وسلّم) نے تین بار اِن جُملوں کو دُہرایا اور پھر فرمایا کہ خبردار ہو کہ شریروں میں بدترین بُرے عُلماء ہیں اور بھلے لوگوں میں سب سے بہتر بھلے عُلماء ہیں۔

(۲۹) آپ (صلّی اللہ علیہ وسلّم) نے فرمایا کہ خدا کے نزدیک قیامت کے دن مرتبہ کے اعتبار سے سب سے بدتر شخص وہ عالِم ہے جس کے عِلم سے نفع حاصل نہ کیا جائے۔

(۳۰) اِسلام کو تباہ وبرباد کرنے والی چیزیں :۔

اسلام کو تباہ کرنا ہے پھسلنا عالم کا (یعنی اس کا غلطی یا گناہ کرنا) اور جھگڑنا منافق کا کتابُ اللہ کے اندر اور تباہ کرنا، اور گمراہ سرداروں کا حُکم جاری کرنا۔

(۳۱) ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اُللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم سے

Marfat.com

دو باتیں (یعنی دو قسم کے علم) یاد رکھی ہیں۔ ان میں سے ایک کو تو میں نے تمہارے درمیان پھیلا دیا ہے (یعنی علمِ ظاہری کو) اور دُوسرا یہ کہ اگر میں اس کو بیان کروں تو میرا یہ گلا کاٹ ڈالا جائے (یعنی علم باطنی)۔

(۳۲) فرمایا رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم نے کہ پاک و صاف رہنا آدھا ایمان ہے اور اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ کہنا (اعمال کی) ترازُو کو بھر دیتا ہے اور سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ آسمانوں اور زمین کے درمیان کو بھر دیتے ہیں اور نماز نُور ہے اور صَدقہ دلیل ہے اور صبر روشنی ہے اور قرآن تیرے لئے یا تیرے اُوپر دَلیل ہے۔

(۳۳) فرمایا رسولُ اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم نے کہ جو شخص وضو کرے اور اچھی طرح کرے اُس کے (تمام) گناہ اُس کے جسم سے جھڑ جاتے ہیں یہاں تک کہ ناخنوں کے نیچے کے گناہ بھی۔

(۳۴) آپ (صلّی اللہ علیہ وسلّم) نے فرمایا جنّت کی کُنجی نماز ہے اور نماز کی کُنجی وضُو۔

(۳۵) بے وضو کی نماز قبول نہیں کی جاتی جب تک کہ وہ وضو نہ کرے۔

(۳۶) اگر میں اپنی امّت پر اِس بات کو مُشکل نہ جانتا تو اس کو یہ حکم دیتا کہ وہ عشاء کی نماز دیر سے پڑھیں اور ہر نماز کے لیے وضو کرے۔

(۳۷) فرمایا رسولُ اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم نے تم میں سے کوئی یہ بتائے کہ اگر کِسی کے دروازے پر نہر ہو اور وہ روزانہ پانچ مرتبہ غسل کرتا ہو تو کیا اُس کے جسم پر کچھ میل کچیل باقی رہ جائے گا؟ صحابہؓ نے عرض کیا کہ اُس کے بدن پر ایسی حالت میں میل باقی نہیں رہے گا۔ آپ (صلّی اللہ علیہ وسلّم) نے فرمایا بس یہی کیفیت ہے پانچوں نمازوں

Marfat.com

کے ادا کرنے والے کی۔ اللہ تعالےٰ اُس کے سب گُناہ معاف کر دیتا ہے۔

(۳۸) آپ (صلّی اللہ علیہ وسلّم) نے فرمایا کہ بندہ (مسلمان) اور کُفر کے درمیان نماز کی دیوار حائل ہے اور ترکِ نماز اِس فرق کو دور کرتا ہے۔

(۳۹) فرمایا رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم نے کہ پانچ نمازیں ہیں جن کو فرض کیا ہے اللہ تعالےٰ نے۔ پس جس شخص نے اِن نمازوں کے لیے اچھی طرح وضو کیا۔ اُن کے وقت پر اُن کو پڑھا اور رکوع کو خوبی کے ساتھ ادا کیا اور حضورِ قلب سے نماز کو ادا کیا اُس کے لیے خدا کا وعدہ کہ وہ بخش دے اس کو اور جو ایسا نہ کرے اس کے لیے خدا کا کوئی وعدہ نہیں۔ وہ چاہے اُس کو بخشے چاہے اُس کو عذاب دے۔

(۴۰) حضرت ابو ذرؓ نے کہا کہ (ایک روز) جاڑوں کے موسم میں جبکہ درختوں کے پتّے گر رہے تھے (یعنی پت جھڑ کا موسم تھا) آپ (صلّی اللہ علیہ وسلّم) باہر تشریف لے گئے۔ پس آپ (صلّی اللہ علیہ وسلّم) نے ایک درخت کی دو ٹہنیاں پکڑیں اور اِن شاخوں سے پتّے گرنے لگے۔ آپ (صلّی اللہ علیہ وسلّم) نے فرمایا اے ابُو ذرؓ! ابو ذرؓ نے عرض کیا حاضر ہوں یا رسولَ اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم۔ آپ (صلّی اللہ علیہ وسلّم) نے فرمایا جب بندہ مسلمان خالِص اللہ کے لیے نماز پڑھتا ہے تو اُس کے گناہ اِس طرح گرتے ہیں جس طرح یہ پتّے درخت سے جھڑ رہے ہیں۔

(۴۱) فرمایا رسولُ اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم نے کہ جس شخص کی عصر کی نماز فوت ہو جائے اُس کی حالت ایسی ہے کہ گویا اُس کے اہل و عیال اور مال لوٹ لیے گئے۔

Marfat.com

(۴۲) فرمایا حضرت علی رضؓ نے۔ تین کاموں میں دیر نہیں کرنی چاہیئے ۔ ایک تو نماز ادا کرنے میں جب وقت ہو جائے۔ دوسرے جنازے میں جبکہ تیار ہو جائے اور تیسرے غیر منکوحہ عورت کے نکاح میں جبکہ اُس کا ہم کفو (ہم قوم مرد) پایا جائے۔

(۴۳) نماز کو اوّل وقت ادا کرنا خُدا کی خُوشنودی کا مُوجب ہے اور آخر وقت میں ادا کرنا خُدا کی معافی کا سبب ہے۔

(۴۴) آپ (صلّی اللہ علیہ وسلّم) سے پوچھا گیا کہ کون سا عمل سَب سے بہتر ہے۔ آپ (صلّی اللہ علیہ وسلّم) نے فرمایا نماز کو اوّل وقت میں ادا کرنا۔

(۴۵) آپ (صلّی اللہ علیہ وسلّم) نے فرمایا کہ درمیانی نماز عصر کی ہے۔

(۴۶) فرمایا رسولُ اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم نے کہ میری مسجد میں (یعنی مسجد نبوی میں) ایک نماز بہتر ہے دوسری مساجد کی ہزاروں سے سوائے مسجد حرام کے۔

(۴۷) آپ (صلّی اللہ علیہ وسلّم) نے فرمایا کہ خدا کے نزدیک تمام آبادیوں میں محبوب ترین مقامات مساجد ہیں اور بدترین مقامات بازار ہیں۔

(۴۸) جو شخص خدا کے لیے مسجد بنائے خُداوند تعالےٰ اُس کے لیے جنّت میں ایک گھر بناتا ہے۔

(۴۹) آپ (صلّی اللہ علیہ وسلّم) نے فرمایا کہ عنقریب ایسا زمانہ آنے والا ہے کہ لوگ دنیا کی باتیں مسجدوں میں کریں گے۔ پس اُس وقت تم ان لوگوں میں نہ بیٹھنا۔ خدا کو ایسے لوگوں کی ضرورت نہیں۔

(۵۰) رسولُ اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم نے رات کو اِس قدر طویل قیام کیا کہ آپ (صلّی اللہ علیہ وسلّم) کے پاؤں پر ورم ہو گیا۔ صحابہ رضؓ نے عرض کی

Marfat.com

یا رسولَ اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم آپ (صلّی اللہ علیہ وسلّم) ایسا کیوں کرتے ہیں آپ (صلّی اللہ علیہ وسلّم) کے پچھلے سارے گناہ بخشے گئے ہیں۔ آپ (صلّی اللہ علیہ وسلّم) نے فرمایا کیا میں اللہ کا شُکر گذار بندہ نہ بنُوں؟

(۵۱) فرمایا رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم نے اُترتا ہے پروردگار روزانہ رات کے آخری تہائی کے وقت دنیا کے آسمان پر اور فرماتا ہے کون ہے جو مجھ سے مانگے تاکہ میں اُس کے سوال کو پُورا کروں۔ کون ہے جو مغفرت چاہے مجھ سے میں اُسے بخش دُوں۔ پھر خُداوند تعالےٰ کھولتا ہے اپنے لطف اور رحمت کے ہاتھوں کو اور کہتا ہے کون ہے جو قرض دے ایسے شخص کو جو نہ فقیر ہے اور نہ ظالم۔ صبح تک خداوند تعالیٰ یہی فرماتا رہتا ہے۔

(۵۲) آپ (صلّی اللہ علیہ وسلّم) نے فرمایا کہ رات میں ایک ساعت ہے اگر اُس میں کوئی مُسلمان دین و دنیا کی بھلائی مانگے تو خداوند تعالےٰ اُس کو عطا فرما دیتا ہے اور یہ ساعت ہر رات میں ہوتی ہے۔

(۵۳) فرمایا رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم نے کہ لازم کرو تم اپنے آپ پر رات کے قیام کو یعنی تہجّد کی نماز پڑھنے کو یہ طریقہ اُن نیک لوگوں کا ہے جو تم سے پہلے تھے اور رات کا قیام تمہارا اللہ تعالےٰ سے نزدیکی کا سبب ہے۔ گناہوں کا کفّارہ ہے اور گناہوں سے روکنے والا۔

(۵۴) آپ (صلّی اللہ علیہ وسلّم) نے فرمایا فرض نمازوں کے بعد سب سے بہتر نماز رات کی نماز ہے یعنی تہجُّد۔

(۵۵) حضرت اَبُوہُریرہؓ کہتے ہیں کہ ایک شخص نبی (صلّی اللہ علیہ وسلّم) کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ فلاں شخص رات کو نماز

Marfat.com

پڑھتا ہے اور جب صبح ہوتی ہے تو چوری کرتا ہے۔ آپ (صلّی اللہ علیہ وسلّم) نے فرمایا نماز بہت جلد اُس کو اس کام سے روک دے گی جس کا تُو نے ذکر کیا ہے۔

(۵۶) حضرت عائشہ رضؓ کہتی ہیں کہ فرمایا رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم نے کہ خُدا کے نزدیک بہترین اعمال میں سے وہ عمل ہے جو ہمیشہ کیا جائے اگرچہ وہ تھوڑا ہی ہو۔

(۵۷) آپ (صلّی اللہ علیہ وسلّم) نے فرمایا نماز میں جب تم میں سے کوئی اُونگھنے لگے تو اُس کو چاہیئے کہ وہ سو جائے یہاں تک کہ اُس کی نیند جاتی رہے۔ اِس لئے کہ اُونگھتے ہوئے نماز پڑھنے کی حالت میں وہ یہ نہیں جان سکتا ہے کہ کیا کہہ رہا ہے ممکن ہے کہ وہ مغفرت کا طالب ہو اور اُس کی زبان سے بد دُعا نکل جائے۔

(۵۸) آپ (صلّی اللہ علیہ وسلّم) نے فرمایا کہ جب کہ تم میں سے کوئی شخص اپنی مسجد میں نماز پڑھے تو اُس کو چاہیئے کہ وہ نماز میں سے گھر کا حصّہ بھی رکھے یعنی نوافل اور سُنتیں گھر جا کر پڑھے۔ اسلئے کہ خداوند تعالیٰ گھر میں نماز پڑھنے کے سبب بھلائی اور برکت عطا کرتا ہے۔

(۵۹) آپ (صلّی اللہ علیہ وسلّم) نے فرمایا کہ جو شخص نمازِ فجر سے فارغ ہو کر مسجد میں اپنی جگہ بیٹھا رہے یہاں تک کہ (آفتاب نکل آئے اور وہ) اشراق کی دو رکعتیں پڑھے اور درمیان میں بجز کلمہ خیر کچھ نہ کہے تو بخشے جاتے ہیں اُس کے گناہ اگرچہ وہ دریا کے جھاگ سے بھی زیادہ ہوں۔

(۶۰) رسولُ اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم کو اپنے لکڑی کے ممبر پر یہ فرماتے سُنا ہے کہ لوگ جُمعہ کو چھوڑنے سے باز رہیں یعنی جُمعہ کے دِن کی نماز کو نہ چھوڑیں ورنہ خُداوند تعالےٰ اُن کے دلوں پر مُہر لگا دے گا۔

Marfat.com

اور وہ غافل لوگوں میں شمار ہونے لگیں گے۔

(۶۱) فرمایا رسُول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم نے کہ جُمعہ کے دن مجُھ پر کثرت سے دُرُود بھیجو۔ اِس لیے کہ یہ دن حاضری کا ہے اور اس میں فرشتے حاضر ہوتے ہیں اور جو شخص تم میں سے اِس روز مجھ پر دُرُود بھیجتا ہے وہ میرے سامنے پیش کیا جاتا ہے جب تک کہ وہ درود سے فارغ ہوتا ہے۔ اَبُو دَرْدَاءؓ نے عرض کیا کہ کیا آپ (صلّی اللہ علیہ وسلّم) کی وفات کے بعد بھی درود شریف پیش کیا جائے گا۔ آپ (صلّی اللہ علیہ وسلّم) نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے زمین پر حرام کیا ہے اِس بات کو کہ وہ انبیاءؑ کے جسموں کو کھائے۔ پس خُدا کے نبی زندہ ہیں اور ان کو رزق دیا جاتا ہے۔

(۶۲) آپ (صلّی اللہ علیہ وسلّم) نے فرمایا جُمعہ حق ہے، واجب ہے ہر مُسلمان پر جماعت سے لیکن چار لوگوں پر نماز جُمعہ واجب نہیں ہے یعنی غلام پر، عورت پر، بچہ پر اور بیمار پر۔

(۶۳) آپ (صلّی اللہ علیہ وسلّم) نے فرمایا جب اِمام خطبہ پڑھ رہا ہو تو اُس وقت تو نے اپنے مسلمان بھائی سے یہ بھی کہا خاموش رہ تو تُو نے لغو کام کیا۔

(۶۴) عید الفطر کے دن جب تک رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم چند کھجوریں نہ کھا لیتے عیدگاہ تشریف نہیں لے جاتے اور آپ (صلّی اللہ علیہ وسلّم) طاق کھجوریں کھاتے یعنی تین، پانچ، سات، تو وغیرہ۔

(۶۵) عید کے دن آپ (صلّی اللہ علیہ وسلّم) دو مختلف راستوں سے آتے تھے۔

(۶۶) آپ (صلّی اللہ علیہ وسلّم) نے فرمایا کہ جس شخص نے نماز سے پہلے ذبح کر ڈالا اُس کو چاہیے کہ وہ اُس کی جگہ دوسری قربانی کرے۔ جس نے

Marfat.com

نماز کے بعد ذبح کیا اُس کی قربانی پُوری ہوئی اور ہمارے طریقے پر عمل کیا۔

(۶۷) عید کے دِن بارش ہوئی تو نبی (صلّی اللہ علیہ وسلّم) نے لوگوں کو عید کی نماز مسجد میں پڑھائی۔ (عیدگاہ کھُلے میدان میں تشریف نہیں لے گئے)

(۶۸) آپ (صلّی اللہ علیہ وسلّم) نے فرمایا کہ عید قربان کی نماز جلد پڑھو اور عیدالفطر کی نماز دیر سے پڑھو اور لوگوں کو نصیحت کرو۔

(۶۹) فرمایا رسولُ اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم نے کہ بھُوکے کو کھانا کھلاؤ بیمار کی عیادت (یعنی مزاج پُرسی) کرو اور قیدی کو چھُڑاؤ۔

(۷۰) فرمایا رسولُ اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم نے کہ مُسلمان کے مُسلمان پر چھ حق ہیں۔ پوچھا گیا یا رسولَ اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم وہ کیا ہیں؟ آپ (صلّی اللہ علیہ وسلّم) نے فرمایا کہ:

۱۔ جب تو کِسی مُسلمان سے ملاقات کرے تو اُس کو سلام کر۔

۲۔ جب تجھ کو کوئی دعوت دے (یعنی اپنی مدد کو بلائے یا کھانے پر بلائے) تو اُس کی دعوت کو قبُول کر۔

۳۔ جب تجھ سے کوئی نصیحت اور خیرخواہی چاہے تو اُس کو نصیحت کر۔

۴۔ جب کوئی چھینکے اور پھر اَلْحَمْدُ لِلّٰہ کہے تو اُس کی چھینک کا جواب دے یعنی یَرْحَمُكَ اللّٰہ کہے۔

۵۔ جب کوئی بیمار ہو تو اُس کی عیادت کو جا۔

(۷۱) آپ (صلّی اللہ علیہ وسلّم) نے فرمایا کہ مُسلمان کو نہیں پہنچتا کوئی رَنج کوئی دُکھ کوئی فکر کوئی غم اور کوئی ایذا یہاں تک کہ کوئی کانٹا مگر یہ کہ اَللّٰہ بسبب اُس کے اُس کے گناہوں کو دُور کرتا ہے۔

(۷۲) آپ (صلّی اللہ علیہ وسلّم) نے فرمایا شُہداء پانچ ہیں۔ ایک طاعون زدہ۔

Marfat.com

دوسرا جو پیٹ کی بیماری میں مَرے۔ تیسرا جو پانی میں بے اختیار ڈوب کر مَرے۔ چوتھا جو دیوار یا چھت کے نیچے دب کر مَرے۔ پانچواں جو خدا کی راہ میں شہید ہو۔

(۷۳) رسولُ اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم کو یہ فرماتے سُنا کہ جب کوئی مُسلمان اپنے مسلمان بھائی کی صبح کے وقت عیادت کرتا ہے تو ستّر ہزار فرشتے اُس کے لیے رحمت و مغفرت کی دُعا کرتے ہیں شام تک اور جو عیادت کرتا ہے شام کے وقت اُس کے لیے رحمت و مَغفرت کی دُعاء کرتے ہیں ستّر ہزار فرشتے صبح تک اور بہشت میں اُس کے لیے ایک باغ مُقرّر کر دیا جاتا ہے۔

(۷۴) زیدؓ بن ارقم کہتے ہیں کہ میری آنکھوں میں درد تھا اور نبی (صلّی اللہ علیہ وسلّم) نے میری عیادت کی۔

(۷۵) آپ (صلّی اللہ علیہ وسلّم) نے فرمایا جب مُبتلا کیا جاتا ہے کسی مُسلمان کو جسمانی بیماری میں تو فرشتہ سے کہا جاتا ہے تو اس کے نامہ اعمال میں وہی عمل صالح لکھتا رہ۔ جو وہ تندرستی کی حالت میں کرتا تھا پھر اگر شفا دی اُس کو اللہ نے تو اُس کے گناہوں کو دھوتا اور اُس کو پاک کرتا ہے اور اگر اُس کو اُٹھا لیتا ہے تو بخشتا ہے اور اس پر رحم کرتا ہے۔ جو شخص مریض کی عیادت کرتا ہے وہ رحمت کے دریا میں داخل رہتا ہے اور جب مریض کے پاس بیٹھتا ہے تو رحمت کے دریا میں ڈوب جاتا ہے۔

(۷۶) آپ (صلّی اللہ علیہ وسلّم) نے فرمایا سفر میں مرنا شہادت ہے۔

(۷۷) آپ (صلّی اللہ علیہ وسلّم) نے فرمایا تم میں سے کوئی شخص موت کی آرزو

Marfat.com

نہ کرے اِسلئے کہ وہ نیکوکار ہے تو ممکن ہے کہ (زندہ رہے تو) اُس کے اعمال صالحہ میں زیادتی ہو جائے اور اگر بدکار ہے تو ممکن ہے وہ آیندہ خدا کو (نیک اعمال سے) خوش کر سکے۔

(۷۸) فرمایا رسُول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم نے جب کسی شخص کو کوئی تکلیف پہنچے تو وہ مرنے کی آرزو نہ کرے اور اگر اِس قسم کی تمنّا ضروری ہو تو یہ کہے اے اللہ زندہ رکھ مجھ کو اُس وقت تک جب تک زندگی میرے لئے بہتر ہو اور موت دے مجھ کو اُس وقت جبکہ میرا مرنا بہتر ہو۔

(۷۹) آپ (صلّی اللہ علیہ وسلّم) نے فرمایا مومن بندہ راحت پاتا ہے مرنے کے بعد دنیا کے رَنج وآلام سے اور دنیا کی تلخیوں سے اور چلا جاتا ہے خُدا کی رحمت میں اور فاجر و بدکار کے مَرنے سے راحت پاتے ہیں خُدا کے بندے اور شہر اور درخت اور جانور اُس کے شر سے۔

(۸۰) عبدُ اللہ بن عمرؓ کہتے ہیں کہ رسولُ اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم نے میرا مونڈھا پکڑ کر فرمایا دُنیا میں اِس طرح رہ گویا تو مُسافر ہے یا راستہ سے گذرنے والا۔ اِس کے بعد فرمایا اور جب صُبح ہو جائے تو شام کا انتظار نہ کر اور غنیمت جان صحت کو بیماری سے اس لیئے کہ صحت میں جو عمل کرے گا بیماری میں اُس کا ثواب پائے گا اور غنیمت جان زندگی کو موت سے یعنی زندگی میں عمل کر تاکہ مرنے کے بعد اُس کا ثواب پائے۔

(۸۱) آپ (صلّی اللہ علیہ وسلّم) نے فرمایا بہت یاد کرو لذّتوں کو مُنقطع کر دینے والی چیز کو یعنی موت کو۔

(۸۲) آپ (صلّی اللہ علیہ وسلّم) نے فرمایا موت مومن کا تحفہ ہے۔

Marfat.com

(۸۴) آپ (صلّی اللہ علیہ وسلّم) نے فرمایا کہ ناگہانی موت غضب الٰہی کی پکڑ ہے کافر کے لیے اور رحمت ہے مومن کے لیے)۔

(۸۴) آپ (صلّی اللہ علیہ وسلّم) نے فرمایا مرنے والے کے سامنے 'لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ' پڑھا کرو۔

(۸۵) آپ (صلّی اللہ علیہ وسلّم) نے فرمایا کہ جس شخص کا آخری کلام لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ ہو وہ جنّت میں داخل ہوگا۔

(۸۶) آپ (صلی اللہ علیہ وسلّم) نے فرمایا مرنے والوں کے سامنے سُورۂ یٰسین پڑھا کرو۔

(۸۷) محمّد بن منکدرؒ کہتے ہیں کہ میں جابر بن عبدُ اللہؓ کے پاس گیا جبکہ اُن کی موت کا وقت قریب آچکا تھا اور اُن سے کہا رسُولُ اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم کو میرا سلام پہنچا دینا۔

(۸۸) آپ (صلّی اللہ علیہ وسلّم) نے فرمایا تم میں سے جب کوئی اپنے بھائی کو کفن دے تو اُس کو چاہیے کہ اچھّا کفن دے۔

(۸۹) رسولُ اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم ایک قبر کے پاس سے گُذرے جسے رات کو ہی دفن کیا گیا تھا۔ آپ (صلّی اللہ علیہ وسلّم) نے پُوچھا اِس کو کب دفن کیا گیا ہے۔ صحابہؓ نے عرض کی آج کی رات۔ آپ (صلّی اللہ علیہ وسلّم) نے پُوچھا تم نے مجھ کو کیوں نہ خبر دی۔ صحابہؓ نے عرض کی ہم نے اندھیری رات میں اُس کو دفن کیا تھا اور ایسے وقت آپ (صلّی اللہ علیہ وسلّم) کو جگانا مناسب خیال نہیں کیا۔ یہ (سُن کر) آپ (صلّی اللہ علیہ وسلّم) کھڑے ہوگئے اور ہم نے آپ (صلّی اللہ علیہ وسلّم) کے پیچھے صف باندھ لی اور آپ (صلّی اللہ علیہ وسلّم) نے اُس قبر پر نماز پڑھی۔

Marfat.com

(۹۰) ایک کالی عورت مسجد (نبوی) میں جھاڑو دیا کرتی تھی۔ یا ایک جوان جھاڑو دیا کرتا تھا۔ رسولُ اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم نے اُس کو غائب پایا تو پوچھا (وہ کہاں ہے؟) صحابہؓ نے عرض کی وہ مرگئی (یا وہ مرگیا) آپ (صلّی اللہ علیہ وسلّم) نے فرمایا تم نے اِس کی خبر مجھ کو نہ دی۔ ابوہریرہؓ کہتے ہیں گویا صحابہؓ نے اِس عورت کی موت کو معمولی بات خیال کیا اور اس کی اطلاع نہ دی۔ آپ (صلّی اللہ علیہ وسلّم) نے فرمایا اچھا مجھے اُس کی قبر بتا ؤ تو صحابہؓ آپ (صلّی اللہ علیہ وسلّم) کو اس کی قبر پر لے گئے اور آپ (صلّی اللہ علیہ وسلّم) نے اُس کی نماز پڑھی اور پھر فرمایا کہ یہ قبریں تاریکیوں سے بھری ہوتی ہیں اور ان پر میرا نماز پڑھنا اِن کو روشن کر دیتا ہے۔

(۹۱) فرمایا رسولُ اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم نے کہ جو شخص جنازہ کے ساتھ گیا اور تین بار اُس کو کاندھا دیا اُس نے اپنا حق ادا کر دیا۔

(۹۲) آپ (صلّی اللہ علیہ وسلّم) نے فرمایا جب تم میّت کے لئے دُعا کرو تو خلوص دل سے کرو۔

(۹۳) آپ (صلّی اللہ علیہ وسلّم) نے فرمایا کہ مُردوں کو بُرا نہ کہو اِس لیے کہ جو کچھ اُنہوں نے کیا وہ اس کی جزا و سزا کو پہنچ چکے۔

(۹۴) آپ (صلّی اللہ علیہ وسلّم) نے فرمایا کہ یاد کرو نیکیاں اپنے مُردوں کی اور نہ ذِکر کرو ان کی بُرائیوں کا۔

(۹۵) آپ (صلّی اللہ علیہ وسلّم) نے فرمایا جب کوئی مُسلمان مَرے اور اُس کے جنازے پر تین صفیں نماز پڑھیں تو اللہ اُس کے لیئے جنّت کو واجب کر دیتا ہے۔

Marfat.com

(۹۶) منع فرمایا ہے رسولُ اللہ صلّی اللہ علیہ وسلم نے قبروں کو پُختہ کرنے سے اور قبروں پر لکھنے سے اور قبروں کو روندنے سے۔

(۹۷) عَمرُو بن حَزم رضؓ کہتے ہیں رسولُ اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم نے مجھ کو ایک قبر کے سہارے بیٹھے دیکھا تو فرمایا تو اس قبر والے کو اذیّت نہ دے

(۹۸) آپ (صلّی اللہ علیہ وسلّم) نے فرمایا وہ شخص ہم میں سے نہیں ہے جو رُخساروں کو پیٹے گریبان کو پھاڑے اور ایّام جاہلیت کی طرح پُکار پُکار کر روئے

(۹۹) رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلم ایک عورت کے پاس سے گذرے جو کہ قبر پر چلّا چلّا کے رو رہی تھی۔ آپ (صلّی اللہ علیہ وسلّم) نے اُس سے فرمایا خُدا سے ڈر اور صبر کر۔ عورت نے کہا میرے پاس سے علیٰحدہ ہو تجھ کو مجھ جیسی مصیبت نہیں پہنچی (یعنی تو میری جیسی مصیبت میں گرفتار نہیں ہوا) اس عورت نے آپ (صلّی اللہ علیہ وسلّم) کو پہچانا نہیں اور رنج کی حالت میں یہ الفاظ اُس کی زبان سے نکل گئے۔ اس سے کہا گیا کہ آپؐ نبی صلّی اللہ علیہ وسلّم تھے۔ پس وہ عورت آپ (صلّی اللہ علیہ وسلّم) کے دروازے پر گئی اور عرض کیا۔ میں نے آپ (صلّی اللہ علیہ وسلّم) کو پہچانا نہیں تھا۔ آپ (صلّی اللہ علیہ وسلّم) نے فرمایا صبر تو صدمہ کے آغاز میں ہی ہوتا ہے یعنی صدمہ کے فوراً بعد ہی صبر قابل اعتبار ہوتا ہے۔

(۱۰۰) لعنت فرمائی ہے حضورؐ صلّی اللہ علیہ وسلّم نے نوحہ کرنے والی اور نوحہ سُننے والی عورت پر۔

(۱۰۱) جب حضرت جعفرؓ کے مرنے کی خبر آئی تو نبی (صلّی اللہ علیہ وسلّم) نے فرمایا جعفرؓ کے گھر کے لوگوں کے لیے کھانا تیار کرو۔ اِس لئے کہ اُن کو وہ مُصیبت پہنچی ہے جو ان کو کھانا پکانے سے باز رکھے گی۔

Marfat.com

(۱۰۲) آپ (صلّی اللہ علیہ وسلّم) نے فرمایا تم میں سے جب کسی کے جوتے کا تسمہ بھی ٹوٹ جائے تو اُس کو چاہیئے کہ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ ○ کہے کیونکہ یہ بھی ایک مُصیبت ہے۔

(۱۰۳) آپ (صلّی اللہ علیہ وسلّم) نے فرمایا جوشخص اپنے ماں باپ کی قبروں کی زیارت کرے یا ان میں سے کسی ایک کی قبر کی ہر جُمعہ کے دن تو بخشش کی جاتی ہے اُس کے لیے اور لکھا جاتا ہے وہ نیکی کرنے والا۔

(۱۰۴) آپ (صلّی اللہ علیہ وسلّم) نے فرمایا میں تمہیں قبروں کی زیارت سے منع کیا کرتا تھا۔ اب تم ان کی زیارت کیا کرو اِس لئے کہ قبروں کی زیارت کرنا بیزار کرتا ہے دُنیا سے اور آخرت کی یاد دلاتا ہے۔

(۱۰۵) آپ (صلّی اللہ علیہ وسلّم) نے فرمایا قبروں پر نہ بیٹھو اور نہ نماز پڑھو قبروں کیطرف مُنہ کرکے۔

(۱۰۶) فرمایا رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم نے کہ جوشخص حاصل کرے مال پس اس پر اُس وقت تک زکوٰۃ نہیں ہے جب تک اُس پر ایک سال نہ گذر جائے۔

(۱۰۷) آپ (صلّی اللہ علیہ وسلّم) سے سال گذرنے سے پہلے زکوٰۃ ادا کرنے کی بابت پوچھا آپ (صلّی اللہ علیہ وسلّم) نے اُس کی اِجازت دے دی۔

(۱۰۸) آپ (صلّی اللہ علیہ وسلّم) نے لوگوں سے فرمایا خبردار جو کسی یتیم کا سرپرست ہو اور اُس یتیم کے پاس مال ہو (نصاب شرعی سے زیادہ مال) تو اُس سرپرست کو چاہیئے کہ وہ اس مال سے تجارت کرے اور بغیر تجارت کے اُس کو نہ چھوڑے ورنہ زکوٰۃ اُس کو کھا جائے گی۔

(۱۰۹) آپ (صلّی اللہ علیہ وسلّم) نے فرمایا جس مال میں زکوٰۃ مخلوط ہو جاتی ہے یعنی زکوٰۃ اُس میں سے نہیں نکالی جاتی تو وہ مال ضائع ہو جاتا ہے۔

(۱۱۰) واجب کیا ہے رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم نے صدقہ فِطر کو روزوں

Marfat.com

کو پاک کرنے کے لیے ہے، ہودہ اور لغو کلام سے اور واجب کیا ہے
واسطے کھلانے مساکین کے۔

(۱۱۱) فرمایا رسولُ اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم نے کہ یہ صدقات یعنی زکوٰۃ وغیرہ آدمیوں کا میل ہیں اور اُن کا کھانا محمّد صلّی اللہ علیہ وسلّم اور اولادِ محمّد صلّی اللہ علیہ وسلّم کے لیے جائز نہیں۔

(۱۱۲) عائشہ رضہ کہتی ہیں کہ رسولُ اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم ہدیہ کو قبول فرمالیا کرتے تھے اور اس کا بدلہ دیا کرتے تھے۔

(۱۱۳) آپ (صلّی اللہ علیہ وسلّم) نے فرمایا اگر میرے پاس اُحد پہاڑ کے برابر سونا ہو تو مجھ کو یہ امر پسند نہ ہو کہ اُس پر تین دِن گذریں اور اُس کے بعد اُس میں کچھ میرے پاس باقی رہے مگر صرف اتنا کہ میں قرضہ ادا کر سکوں۔

(۱۱۴) آپ (صلّی اللہ علیہ وسلّم) نے فرمایا کوئی دن ایسا نہیں ہے کہ جس میں صُبح کے وقت دو فرشتے نہ اترتے ہوں جن میں سے ایک تو یہ کہتا رہتا ہے کہ اَللّٰھ خرچ کرنے والے کو اُس کا بدل دے یعنی جو شخص مصرفِ خیر میں یا دوسرے مناسب موقع پر خرچ کرتا ہے اُس کو اِس سے زیادہ دے اور دوسرا یہ کہتا رہتا ہے اے اَللّٰھ بخیل کے مال کو تلف کر دے۔

(۱۱۵) فرمایا رسولُ اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم نے کہ خُداوند تعالےٰ فرماتا ہے اے آدمؑ کے بیٹے تو خرچ کر میں تجھ پر خرچ کروں گا یعنی تجھ کو دُوں گا۔

(۱۱۶) آپ (صلّی اللہ علیہ وسلّم) نے فرمایا کہ انسان کا اپنی تندرستی کے اَیّام میں ایک درہم خرچ (خیرات) کرنا مرتے وقت کے سو درہم خرچ (خیرات) کرنے سے بہتر ہے۔

(۱۱۷) جو شخص مرتے وقت خیرات کرے یا غلام کو آزاد کرے اُس کی مثال ایسی ہے جبکہ کوئی شخص تحفہ کے طور پر کھانا اُس وقت بھیجے

Marfat.com

جبکہ اس کا پیٹ بھرا ہوا ہے۔

(۱۱۸) آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) نے فرمایا مومن میں دو باتیں جمع نہیں ہوتیں یعنی بُخل اور بَد خُلقی۔

(۱۱۹) جنّت میں مَکّار اور بخیل داخل نہیں ہوگا۔ اور نہ وہ جو احسان کر کے جتلائے۔

(۱۲۰) فرمایا رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ بنُو اسرائیل میں سے ایک شخص نے کہا میں آج رات کو کچھ خیرات کروں گا۔ چنانچہ وُہ مال لے کر چلا اور (اندھیرے میں) ایک چور کو دے کر آیا۔ جب صُبح ہُوئی لوگوں میں چرچا ہوا کہ آج کی رات چور کو خیرات دِی گئی۔ اُس شخص نے یہ سن کر کہا اے اللہ تیرے ہی لئے تعریف ہے چور کو صدقہ دینے پر۔ اِس کے بعد اُس نے کہا آج (رات کو) میں پھر خیرات کروں گا۔ چنانچہ وہ مال لے کر نِکلا اور ایک زانی کے ہاتھ میں دے آیا۔ جب صُبح ہوئی تو لوگوں میں چرچا ہوا کہ رات کو زانی کو صدقہ دیا گیا۔ اُس شخص نے یہ سُن کر کہا اے اللہ تیرے ہی لئے تعریف ہے زانی کو صدقہ دینے پر۔ اس کے بعد اُس نے کہا آج (رات کو) میں پھر خیرات کروں گا۔ چنانچہ وہ مال لے کر نِکلا اور ایک خوش حال شخص کے ہاتھ میں دے دیا۔ جب صُبح ہوئی تو لوگوں میں چرچا ہوا کہ رات کو غنی کو صدقہ دیا گیا۔ اُس شخص نے جب یہ سُنا تو کہا اے اللہ تیرے ہی لیئے تعریف ہے چور کو صدقہ دینے پر، زانی کو صدقہ دینے پر اور غنی کو صدقہ دینے پر۔ پس اُس کو خواب میں دکھایا گیا اور اُس کو کہا گیا تمہارے تمام صدقات قبول ہوئے جو صدقہ تُو نے چور کو دیا ہے ممکن ہے وہ اس کو چوری سے باز رکھے۔

Marfat.com

اور جو صدقہ تو نے زانی کو دیا ہے ممکن ہے وہ اس کو زنا سے باز رکھے۔ اور جو صدقہ تو نے غنی کو دیا ہے ممکن ہے وہ اُس کے موجب نصیحت و عبرت ہو۔ اور جو کچھ خدا نے اُسے دیا ہے اُس میں سے صرف کرے۔

(۱۲۱) گھر میں کچھ بھی نہ ہو تو آپ (صلّی اللہ علیہ وسلّم) نے فرمایا جلا ہوا کھُر بھی موجود ہو تو وہی اُس کے (سائل کے) ہاتھ پر رکھ دے۔ یعنی معمولی سے معمولی چیز ہی دے دے۔

(۱۲۲) آپ (صلّی اللہ علیہ وسلّم) نے فرمایا جلدی کرو صدقات اور خیرات دینے میں (یعنی مرنے سے پہلے پہلے صدقہ و خیرات کرو) اِس لئے کہ صدقہ سے بلا نہیں بڑھتی یعنی صدقہ بلا کو روکتا ہے۔

(۱۲۳) فرمایا رسولُ اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم نے کہ نیکی میں تو کسی چیز کو حقیر اور معمولی نہ جان (خواہ وہ نیکی یہی ہو کہ) تو اپنے بھائی سے بشاش چہرہ بنا کر ملاقات کرے۔

(۱۲۴) فرمایا رسولُ اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم نے کہ ہر نیکی صدقہ ہے۔

(۱۲۵) آپ (صلّی اللہ علیہ وسلّم) نے فرمایا کہ ہر تسبیح یعنی سُبْحَانَ اللہ کہنا صدقہ ہے اور ہر تکبیر یعنی اَللّٰہُ اَکْبَرُ کہنا صدقہ ہے اور ہر تحمید یعنی اَلْحَمْدُ لِلّٰہ کہنا صدقہ ہے اور ہر تہلیل یعنی لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کہنا صدقہ ہے اور نیک بات کی ہدایت کرنا صدقہ ہے۔ اور بُری بات سے منع کرنا صدقہ ہے۔

(۱۲۶) آپ (صلّی اللہ علیہ وسلّم) نے فرمایا بخشش کی گئی ایک بدکار عورت کی اِس بنا پر کہ وہ راستہ سے گذر رہی تھی کہ اُس نے کنوئیں کے پاس ایک

Marfat.com

کتا دیکھا جو پیاس سے اپنی زبان باہر نکالے ہوئے تھا اور قریب تھا کہ پیاس اُس کو ہلاک کر دے پس اُس عورت نے اپنا موزہ نکالا اور اپنی اوڑھنی میں باندھ کر کنوئیں میں سے اُس کے لیے پانی کھینچا۔ اِس کام کے سبب اُس کی بخشش کی گئی۔ پوچھا گیا کیا جانوروں پر احسان کرنے میں بھی ہم کو ثواب ملتا ہے۔ آپ (صلّی اللہ علیہ وسلّم) نے فرمایا ہر جان کے ساتھ اِحسان کرنے میں بھی ہم کو ثواب ملتا ہے۔

(۱۲۷) آپ (صلّی اللہ علیہ وسلّم) نے فرمایا کہ ایک عورت کو بلّی کے سبب عذاب دیا گیا جس کو اُس نے باندھ رکھا تھا یہاں تک کہ وہ بلّی مر گئی وہ نہ تو خود اُس کو کھانے کو دیتی تھی اور نہ کھولتی تھی کہ زمین سے کچھ کھا لیتی۔

(۱۲۸) آپ (صلّی اللہ علیہ وسلّم) نے فرمایا ایک شخص ایک درخت کے ٹہنے سے گذرا جو درمیان راہ میں واقع تھا اور کہا کہ میں اُس کو مسلمانوں کے راستہ سے دُور کر دوں گا تاکہ وہ اِس سے اذیّت نہ پائیں پس داخل کیا گیا اِس شخص کو جنّت میں (اُس کے اِس فعل پر)۔

(۱۲۹) ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ میں نے عرض کیا یا نبیَّ اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم مجھ کو کوئی ایسی بات بتایئے کہ میں اُس سے نفع پاؤں آپ (صلّی اللہ علیہ وسلّم) نے فرمایا مُسلمانوں کے راستے سے موذی چیز کو دُور کیا کر۔

(۱۳۰) فرمایا رسولُ اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم نے کہ صدقہ خدائے تعالیٰ کے غُصّے کو ٹھنڈا کرتا ہے اور بُری موت کو روکتا ہے۔

(۱۳۱) فرمایا رسولُ اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم نے کہ بہترین صدقہ وہ ہے جو بے پروائی کے ساتھ دیا جائے اور شروع کر صدقہ اُس شخص سے جس کا نفقہ تجھ پر واجِب ہے۔

Marfat.com

(۱۳۲) آپ (صلّی اللہ علیہ وسلّم) نے فرمایا مسلمان جب اپنے اہل و عیال پر کچھ خرچ کرتا ہے اور اُس سے ثواب کی توقع رکھتا ہے تو یہ بھی اس کے لیے صدقہ میں شمار ہوتا ہے۔

(۱۳۳) ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ ایک شخص نے نبی صلّی اللہ علیہ وسلّم کی خدمت میں حاضر ہو کر کہا میرے پاس ایک دینار ہے کس پر خرچ کروں۔ آپ (صلّی اللہ علیہ وسلّم) نے فرمایا خرچ کر تو اس کو اپنی ذات پر۔ پھر اُس نے کہا میرے پاس ایک اور دینار ہے۔ فرمایا خرچ کر تو اس کو اپنی اولاد پر۔ پھر اس نے کہا ایک دینار اور ہے۔ فرمایا اس کو اپنے گھر والوں پر خرچ کر۔ پھر اس نے کہا ایک دینار اور ہے۔ فرمایا اس کو اپنے خادم پر خرچ کر۔ اُس نے پھر کہا ایک دینار اور ہے آپ (صلّی اللہ علیہ وسلّم) نے فرمایا اب تُو زیادہ جاننے والا ہے (یعنی اُس کے مستحق کا حال تو ہی خوب جانتا ہے۔ جس کو جان لے دے دے)

(۱۳۴) آپ (صلّی اللہ علیہ وسلّم) نے فرمایا مسکین کو خیرات دینا ایک ہی صدقہ ہے۔ یعنی اس کا ایک ہی ثواب ہے اور قرابت دار کو صدقہ دینا صدقہ بھی ہے اور رُشوک بھی۔ یعنی اِس صدقے کا دُہرا ثواب ملتا ہے۔

(۱۳۵) فرمایا رسولُ اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم نے کہ بہترین صدقہ ہے کہ پیٹ بھر دے تو بھوکے کا ـــــ (خواہ وہ مسلمان ہو یا کافر)

(۱۳۶) عُمر بن الخطابؓ کہتے ہیں کہ سوار کیا میں نے ایک شخص کو گھوڑے پر۔ خدا کی راہ میں یعنی ایک مُجاہد کو گھوڑا دیا۔ پس خراب کر دیا اُس نے اس گھوڑے کو یعنی اُس کو بے پروائی سے رکھا اور وہ دُبلا کمزور ہو گیا میں نے اِرادہ کیا کہ میں اُس کو اُس سے خرید لوں اور میرا خیال

Marfat.com

تھا کہ وہ اُس کو سستا بیچ ڈالے گا۔ پس پُوچھا میں نے رسُولُ اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم سے یعنی یہ کہ کیا میں اُس کو خرید لُوں۔ آپ (صلّی اللہ علیہ وسلّم) نے فرمایا ہرگز اُس کو نہ خرید اور اپنے صدقے کو واپس نہ لے۔ اگرچہ وُہ تجھے ایک درہم میں دے۔ اس لیے کہ اپنے صدقے کو واپس لینا ایسا ہے جیسا کہ کُتّا قے کرے اور اُس کو پھر چاٹ لے اور ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ اپنے صدقہ کو واپس نہ لے اس لئے کہ صدقہ کو واپس لینے والا اُس شخص کی مانند ہے جو قے کرکے اُس کو چاٹ لے۔

(۱۳۷) فرمایا رسُولُ اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم نے کہ تم میں سے کوئی شخص رمضان سے ایک دن یا دو دِن پہلے روزہ نہ رکھے مگر وُہ شخص جو روزہ رکھنے کا عادی ہو اُس دن کا روزہ رکھ سکتا ہے۔

(۱۳۸) آپ (صلّی اللہ علیہ وسلّم) نے فرمایا کہ سحری کھاؤ سحری کھانے میں برکت ہے۔

(۱۳۹) آپ (صلّی اللہ علیہ وسلّم) نے فرمایا لوگ ہمیشہ بھلائی میں رہیں گے جب تک افطار میں جلدی کریں گے غروب آفتاب کے بعد فوراً ہی افطار کریں گے۔

(۱۴۰) آپ (صلّی اللہ علیہ وسلّم) نے فرمایا جو شخص فجر سے پہلے روزہ کی نیّت نہ کرے اُس کا روزہ نہیں ہے۔

(۱۴۱) آپ (صلّی اللہ علیہ وسلّم) نے فرمایا جب سُنے تم میں سے کوئی اذان فجر اور اُس کے ہاتھ میں پانی ہو تو برتن کو اُس وقت تک ہاتھ سے نہ رکھے جب تک اپنی ضرورت کو پُورا نہ کرے یعنی پانی پینا ہو تو پی لے۔

(۱۴۲) آپ (صلّی اللہ علیہ وسلّم) نے فرمایا کہ خُدا کے بندوں میں سب سے پیارا بندہ وہ ہے جو روزہ افطار کرنے میں جلدی کرے۔

(۱۴۳) آپ (صلّی اللہ علیہ وسلّم) نے فرمایا جو شخص روزہ افطار کرنا چاہے اُس کو

Marfat.com

چاہیئے کہ وہ کھجور سے افطار کرے اِس لیے کہ کھجور برکت کا سبب ہے۔
اگر کھجور نہ مِلے تو پانی سے افطار کرے اِس لیئے کہ پانی پاک کرنے والا ہے۔

(۱۴۴) آپ (صلّی اللہ علیہ وسلّم) نے فرمایا جو شخص افطار کرائے روزہ دار کو یا سامان درست کرے کسی غازی کا تو اُس کو اسی کے برابر ثواب مِلے گا۔

(۱۴۵) عرباض بن ساریہ رضؓ کہتے ہیں کہ رسولُ اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم نے ایک مرتبہ رمضان میں مجھ کو سحری کھانے کے لیے طلب فرمایا اور کہا آ تو بابرکت کھانے کی طرف۔

(۱۴۶) فرمایا رسُولُ اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم نے کہ مومن کا بہترین سحر کا کھانا کھجور ہے۔

(۱۴۷) آپ (صلّی اللہ علیہ وسلّم) نے فرمایا کہ جو شخص جھوٹ بولنا اور بُرا کام کرنا نہ چھوڑے روزے میں پس خُدا کو ضرورت نہیں ہے کہ کوئی چھوڑ دے اپنا کھانا پینا۔

(۱۴۸) آپ (صلّی اللہ علیہ وسلّم) نے فرمایا جو شخص روزہ کی حالت میں بھول کر کچھ کھا پی لے تو وہ اپنے روزے کو پُورا کرے۔ اِس لیئے کہ جو کچھ بھُول کر اُس نے کھایا پیا ہے وہ خُدا نے اس کو کھلایا پلایا ہے۔

(۱۴۹) آپ (صلّی اللہ علیہ وسلّم) نے فرمایا کہ خداوند تعالےٰ نے معاف کر دی ہے مُسافر کے لیے آدھی نماز اور معاف کر دیا روزہ کو مسافر کے لیے، دودھ پلانے والی اور حاملہ کے لیے۔

(۱۵۰) آپ (صلّی اللہ علیہ وسلّم) نے فرمایا کہ شوہر کی موجودگی میں عورت کو نفل روزہ رکھنا جائز نہیں مگر شوہر کی اجازت سے رکھ سکتی ہے عورت کو چاہیئے کہ بلا اِجازت شوہر کے کسی کو گھر میں نہ آنے دے۔

(۱۵۱) آپ (صلّی اللہ علیہ وسلّم) نے فرمایا کہ جو شخص مرجائے اور اُس کے ذمّے قضا

Marfat.com

روزے ہوں تو اُس کا وارث اُس کی طرف سے فدیہ دے۔

(۱۵۲) عائشہؓ کہتی ہیں کہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم پیر اور جمعرات کا روزہ رکھتے تھے۔

(۱۵۳) آپ (صلی اللہ علیہ وسلّم) نے فرمایا اے ابو ذرؓ جب تو روزے رکھنا چاہے تو مہینے میں تین دن کے روزے رکھ۔ ہر مہینے کی تیرھویں، چودھویں اور پندرھویں کو (جن کو ایامِ بیض کے روزے کہا جاتا ہے) حضور صلی اللہ علیہ وسلّم ان کو کبھی نہ چھوڑتے تھے (سفر میں ہوں یا حضر میں)

(۱۵۴) ابو بکرؓ کہتے ہیں کہ میں نے رسُولُ اللہ صلی علیہ وسلّم کو یہ فرماتے سُنا ہے تلاش کرو شب قدر کو اکیسویں کو تیسویں کو، پچیسویں کو ستائیسویں کو، انتیسویں کو، یا آخری رات کو۔

(۱۵۵) آپ (صلی اللہ علیہ وسلّم) نے فرمایا تم میں سے بہترین شخص وہ ہے جس نے قرآن کو سیکھا اور سکھایا۔

(۱۵۶) فرمایا رسُولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم نے کہ خُداوند بزرگ و برتر فرماتا ہے جس شخص کو قرآن خوانی کا شغل دُعا و ذِکر الٰہی سے غافل بنا دے میں اُس کو دُعا مانگنے والوں سے بہتر و زیادہ دیتا ہوں اور کلامُ اللہ کی بزرگی دوسرے کلاموں پر ایسی ہے جیسی کہ میری زندگی (ذات) تمام مخلوقات پر۔

(۱۵۷) آپ (صلی اللہ علیہ وسلّم) نے فرمایا جو شخص کتابُ اللہ میں سے ایک حرف پڑھے اُس کو ہر حرف کے بدلے ایک نیکی ملے گی اور ہر نیکی دس نیکیوں کے برابر ہوگی۔ میں الٓمٓ کو ایک حرف نہیں کہتا الف ایک حرف ہے لام ایک حرف ہے اور میم ایک حرف ہے۔

(۱۵۸) آپ (صلی اللہ علیہ وسلّم) نے فرمایا کہ قُرآن مجید کو اُس وقت تک پڑھو

Marfat.com

جب تک اُس میں دِل لگا رہے جب طبیعت گھبرا جائے تو اُٹھ کھڑے ہو۔

(۱۵۹) آپ (صلّی اللہ علیہ وسلّم) نے فرمایا نہیں ہے ہم میں سے وہ شخص (یعنی ہمارے طریقے پر نہیں ہے) جو قرآن کو خوش الحانی سے نہ پڑھے۔

(۱۶۰) فرمایا رسولُ اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم نے ہر نبی کی ایک دُعا قبول کی جاتی ہے۔ پس جلدی کی ہر نبی نے اپنی دُعا کے مانگنے میں اور میں نے چھُپا رکھا ہے اِس دُعا کو قیامت کے دِن اپنی اُمّت کی شفاعت کے لیے۔ پس میری یہ دُعا میری اُمت میں اُس شخص کو پہنچیگی۔ جو اِس حال میں مَرا ہے کہ اُس نے خدا کی ذات میں کسی کو شریک نہ کیا ہو۔

(۱۶۱) آپ (صلّی اللہ علیہ وسلّم) نے فرمایا جب تم میں سے کوئی دُعا مانگے تو اِس طرح نہ کہے کہ اے اللہ بخش دے مجھ کو اگر تو چاہے، رحم کر مجھ پر اگر تو چاہے، رزق دے مجھے اگر تو چاہے، بلکہ دُعا میں پختہ ارادہ کرے (شک کا کلمہ نہ کہے) اِس واسطے کہ اللہ تعالےٰ وہی کرتا ہے جو وہ چاہتا ہے کوئی اُس پر زبردستی نہیں کرنے والا ہے۔

(۱۶۲) آپ (صلّی اللہ علیہ وسلّم) نے فرمایا مُسلمان کی دُعا اپنے مسلمان بھائی کے لیے اُس کی عدم موجودگی میں قبول کی جاتی ہے۔

(۱۶۳) فرمایا رسولُ اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم نے دُعا عبادت کا مغز ہے۔

(۱۶۴) فرمایا رسُولُ اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم نے تم کو چاہیئے کہ تم اپنی تمام حاجتوں کو خُدا سے مانگو یہاں تک کہ اپنی جوتی کا تسمہ بھی مانگو جبکہ وہ ٹوٹ جائے۔

(۱۶۵) آپ (صلّی اللہ علیہ وسلّم) نے فرمایا جو اللہ سے سوال نہیں کرتا اللہ اُس سے ناراض ہو جاتا ہے۔

Marfat.com

(۱۶۶) فرمایا رسولُ اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم نے جب کوئی قوم ذِکرِ الٰہی کے لیئے بیٹھتی ہے تو اللہ کے فرشتے اُس کو گھیر لیتے ہیں اور ان پر رحمت چھا جاتی ہے۔ اس قوم پر سکینہ (سکُون) نازل ہوتی ہے قلب پر اور ذکر کرتا ہے خدا وند تعالیٰ اُن لوگوں کا اُن شخصوں (نفسوں) میں جو اُس کے قریب ہیں یعنی مُقرّب فرشتے۔

(۱۶۷) آپ (صلّی اللہ علیہ وسلّم) نے فرمایا خداوند تعالےٰ فرماتا ہے جو شخص مجھ سے مِلے گا مقدار زمین کے گناہ لے کر اور میرے ساتھ شریک نہ کرتا ہو کسی کو۔ میں اُس سے ملوں گا اُتنی ہی بخشش لے کر۔

(۱۶۸) آپ (صلّی اللہ علیہ وسلّم) نے فرمایا جب لوگ کسی جگہ بیٹھ کر اُٹھیں اور اُس نشست میں خدا کا ذکر نہ کریں تو اُن کا وہاں سے کھڑا ہونا مردار گدھے کی مانند ہوگا اور اُن پر حسرت ہوگی۔

(۱۶۹) آپ (صلّی اللہ علیہ وسلّم) نے فرمایا کہ خُدا کے ذِکر کے سوا اور بہت باتیں نہ کیا کرو اس لیے کہ خدا کے ذِکر کے سوا کثرت سے اور باتیں کرنا دل کو سخت کر دیتا ہے اور وہ لوگ جو خدا سے دُور ہیں (یعنی اُس کے ذِکر سے غافل ہیں) سخت دِل آدمی ہیں۔

(۱۷۰) آپ (صلّی اللہ علیہ وسلّم) نے فرمایا ہر چیز کے لیے ایک صفائی ہے۔ اور دل کی صفائی خدا کا ذِکر ہے اور کوئی چیز خدا کے عذاب سے بچانے والی، ذِکرِ الٰہی سے بہتر نہیں ہے۔ صحابہ رضؓ نے عرض کیا کہ کیا خدا کی راہ میں جہاد کرنا بھی نہیں۔ آپ (صلّی اللہ علیہ وسلّم) نے فرمایا نہیں اگرچہ جہاد کرنے والے کی تلوار لڑتے لڑتے ٹوٹ جائے۔

(۱۷۱) آپ (صلّی اللہ علیہ وسلّم) نے فرمایا کہ قسم ہے خدا کی میں استغفار کرتا ہوں

Marfat.com

اللہ سے اور توبہ کرتا ہوں خدا کی بارگاہ میں دِن میں ستّر بار سے زیادہ۔

(۱۷۲) آپ (صلّی اللہ علیہ وسلّم) نے فرمایا کہ بندہ جب اقرار کرتا ہے اپنے گناہ کا اور پھر توبہ کرتا ہے تو اللہ اُس کی توبہ قبول کرتا ہے۔

(۱۷۳) آپ (صلّی اللہ علیہ وسلّم) نے فرمایا کہ اَللہ تعالےٰ جنّت میں اپنے نیک بندے کا درجہ بلند فرماتا ہے تو وہ بندہ پوچھتا ہے اے پروردگار مُجھ کو یہ درجہ کیونکر مِلا خداوند تعالےٰ فرماتا ہے تیرے بیٹے کے استغفار کی بدولت۔

(۱۷۴) آپ (صلّی اللہ علیہ وسلّم) نے فرمایا کہ خُدا وند تعالےٰ اپنے اُس مومن بندے کو بہت دوست رکھتا ہے جو بہت سے گناہوں میں مبتلا ہوتا ہے اور بہت توبہ کرتا ہے۔

(۱۷۵) آپ (صلّی اللہ علیہ وسلّم) نے فرمایا کہ گناہ سے توبہ کرنے والا شخص ایسا (پاک وصاف) ہوجاتا ہے جیسے اُس نے کبھی گناہ نہیں کیا۔

(۱۷۶) آپ (صلّی اللہ علیہ وسلّم) نے فرمایا حج ساری زندگی میں صِرف ایک مرتبہ فرض ہے اور جو شخص اِس سے زیادہ کرے وہ نفل ہے۔

(۱۷۷) آپ (صلّی اللہ علیہ وسلّم) نے فرمایا جو شخص حج کا ارادہ کرے تو پھر جلدی سے پورا کرے (یعنی جلد حج کرے)

(۱۷۸) فرمایا رسُولُ اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم نے نہیں کھایا کسی نے کبھی کوئی کھانا جو بہتر ہو اُس کھانے سے جو اپنے ہاتھ کی محنت سے کما کر کھائے اور خدا کے نبی داؤدؑ اپنے ہاتھوں سے کما کر کھاتے تھے۔

(۱۷۹) آپ (صلّی اللہ علیہ وسلّم) نے فرمایا لوگوں پر ایک وقت آئے گا کہ مال میں جو چیز آدمی کو ملے گی وہ اُس چیز کی پرواہ نہیں کرے گا کہ

Marfat.com

یہ حلال ہے یا حرام۔

(۱۸۰) آپ (صلّی اللہ علیہ وسلّم) نے فرمایا کہ پاک و حلال کی کمائی فرض ہے۔

(۱۸۱) آپ (صلّی اللہ علیہ وسلّم) نے فرمایا کہ جب خداوند تعالےٰ رزق کا کہیں سامان کردے تو اُس کو نہ چھوڑو جب تک اُس میں اِنقلاب واقع نہ ہو۔ یا اُس سے نقصان پہنچے۔

(۱۸۲) آپ (صلّی اللہ علیہ وسلّم) نے فرمایا کہ جس بدن نے حرام مال سے پرورش پائی وُہ جنّت میں داخل نہ ہوگا۔

(۱۸۳) آپ (صلّی اللہ علیہ وسلّم) نے فرمایا خداوند تعالیٰ اُس شخص پر رحم فرمائے جو نرمی کرتا ہے جبکہ بیچتا ہے اور جب خریدتا ہے تقاضا کرتا ہے۔

(۱۸۴) آپ (صلّی اللہ علیہ وسلّم) نے فرمایا کہ قسم کا رواج برکت کو زائل کردیتا ہے۔

(۱۸۵) لعنت فرمائی ہے رسُولُ اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم نے سُود کھانے والے پر سُود لینے والے پر سُود دینے والے پر اور گواہوں پر اور فرمایا وہ سب برابر ہیں۔

(۱۸۶) آپ (صلّی اللہ علیہ وسلّم) نے فرمایا ہدیہ اور تحفہ آپس میں بھیجا کرو۔ اس سے بُغض و کینہ دور ہوتا ہے (اور محبّت بڑھتی ہے)

(۱۸۷) آپ (صلّی اللہ علیہ وسلّم) نے فرمایا کہ تم کو کوئی شخص خوشبُودار پھُول دے تو انکار نہ کرو۔ اِس لیے کہ پھُول جنّت سے آیا ہے۔

(۱۸۸) آپ (صلّی اللہ علیہ وسلّم) نے فرمایا مُسلمان کافر کا وارث نہیں ہوتا اور نہ کافر مُسلمان کا وارِث ہوتا ہے۔

(۱۸۹) آپ (صلّی اللہ علیہ وسلّم) نے فرمایا دو مختلف مَذہب رکھنے والے ایک دوسرے کے وارث نہیں ہوتے۔

Marfat.com

(۱۹۰) آپ (صلّی اللہ علیہ وسلّم) نے فرمایا جس مسلمان کے معاملات میں یا تعلقات میں کوئی بات وصیت کے قابل ہو اُس کو چاہیئے کہ وہ دو راتوں کے گذرنے سے پہلے ان کو لکھ رکھے۔

(۱۹۱) آپ (صلّی اللہ علیہ وسلّم) نے فرمایا عورت کے ساتھ چار باتوں سے نکاح کیا جاتا ہے۔ مال دار ہونے کے سبب سے حسب کی وجہ سے حُسن کے سبب سے اور مذہب کی وجہ سے اِن میں سے جس نے دین و مذہب کے سبب سے نکاح کیا وہ کامیاب ہوا۔ اور خاک آلودہ ہوں تیرے ہاتھ اگر تو مال اور حُسن کے سبب نکاح کرے۔

(۱۹۲) آپ (صلّی اللہ علیہ وسلّم) نے فرمایا ساری دُنیا متاع ہے (یعنی دُنیوی فائدہ) اور دُنیا کی بہترین متاع نیک بخت عورت ہے۔

(۱۹۳) آپ (صلّی اللہ علیہ وسلّم) نے فرمایا اگر کوئی ایسا شخص تمہارے پاس نکاح کا پیغام بھیجے۔ جس کے دِین اور خلق سے تم راضی ہو اور خوش ہو تو اُس کا پیام منظور کر کے اُس سے نکاح کر دو۔ اگر ایسا نہ کرو گے تو زمین پر سخت فتنہ برپا ہوگا۔

(۱۹۴) آپ (صلّی اللہ علیہ وسلّم) نے فرمایا جس نے نکاح کیا اپنا آدھا دین پُورا کر لیا اب اُس کو چاہیئے کہ باقی آدھے دین میں خُدا سے خوف اور تقویٰ کرے۔

(۱۹۵) اَنس رضؓ کہتے ہیں فرمایا رسُولُ اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم نے کہ جو شخص مجھ پر ایک بار درُود بھیجے گا اَللہ اُس پر دس مرتبہ رحمت نازل کرے گا۔ اُس کے دس گناہوں کو معاف فرمائے گا اور دس درجے بلند فرمائے گا۔

(۱۹۶) آپ (صلّی اللہ علیہ وسلّم) نے فرمایا قیامت کے دن لوگوں میں سب سے

Marfat.com

زیادہ میرے قریب وہ شخص ہوگا جو مجھ پر اکثر درُود پڑھنے والا ہے۔

(۱۹۷) آپ (صلی اللہ علیہ وسلّم) نے فرمایا اپنے گھروں کو قبروں کی مانند نہ بناؤ اور میری قبر پر عیدا در خوشی نہ کرو۔ البتہ مجھ پر درُود بھیجو۔ اِس لئے کہ تمہارا درود میرے پاس پہنچتا ہے۔ خواہ تم کہیں ہو۔

(۱۹۸) اُبَیّ بن کعبؓ کہتے ہیں کہ میں نے رسُولُ اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم سے عرض کیا یا رسُولَ اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم میں آپ پر کثرت سے درُود بھیجتا ہوں۔ یہ تبلائیے کہ میں اس کے لیے کتنا وقت مُقرر کردوں اپنے اعمال واَوراد میں سے آپ (صلّی اللہ علیہ وسلّم) نے فرمایا جس قدر تو چاہے اگر زیادتی کرے گا تو یہ تیرے لیے بہتر ہوگا۔ میں نے عرض کیا آدھا وقت مُقرر کردوں اپنے اعمال واَوراد میں سے فرمایا جس قدر تو چاہے اگر زیادتی کرے گا تو تیرے لیے بہتر ہوگا۔ میں نے عَرض کیا دو تہائی وقت کروں۔ فرمایا جس قدر تو چاہے اگر زیادہ کرے گا تو تیرے لیئے بہتر ہوگا۔ میں نے عرض کیا اپنا دُعا کا سارا وقت مقرر کردوں یا رسُولَ اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم۔ فرمایا یہ کفایت کرے گا اور تیرے دین ودُنیا کے مقاصد کو پُورا کرے گا اور تیرے گُناہ دور کیئے جائیں گے۔

(۱۹۹) فضالہ بن عبیدؓ کہتے ہیں کہ (ایک روز) جب کہ رسُولُ اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم تشریف فرما تھے۔ ایک شخص حاضر ہوا۔ اور نماز پڑھی اور پھر یہ دُعا مانگی "اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ وَارْحَمْنِیْ" آپ (صلّی اللہ علیہ وسلّم) نے فرمایا اے نماز پڑھنے والے تو نے جلدی کی جب تو نماز پڑھے تو آخیر میں بیٹھ اور خدا کی ایسی تعریف کر جو اس کی

Marfat.com

عظمت کے مناسب ہو اور پھر مجھ پر درُود پڑھ اور پھر مانگ
اللہ تعالےٰ سے جو چاہے۔

(۲۰۰) عبدُ اللہ بن مسعودؓ کہتے ہیں کہ میں نماز پڑھ رہا تھا اور نبی صلّی اللہ علیہ وسلّم تشریف رکھتے تھے اور ابو بکرؓ اور عمرؓ بھی آپ (صلّی اللہ علیہ وسلّم) کے ساتھ تھے. جب میں نماز کے بعد بیٹھا تو خُدا کی تعریف کی پھر نبی صلّی اللہ علیہ وسلّم پر درُود بھیجا۔ پھر اپنے لئے دُعا کی (یہ سُن کر) نبی صلّی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا۔ مانگ، دیا جائے گا۔ مانگ، دیا جائے گا۔

(۲۰۱) آپ (صلّی اللہ علیہ وسلّم) نے فرمایا جو شخص میری قبر کے پاس مجھ پر درُود پڑھتا ہے میں اُس کو سُنتا ہوں اور جو شخص درُود بھیجے مجھ پر دُور سے پہنچایا جاتا ہے وہ میرے پاس۔

(۲۰۲) آپ (صلّی اللہ علیہ وسلّم) نے فرمایا دُعا اُس وقت آسمان اور زمین کے درمیان مُعلّق رہتی ہے اور اُس میں سے کوئی چیز اوپر نہیں چڑھتی جب تک کہ درُود نہ بھیجے اپنے نبی صلّی اللہ علیہ وسلّم پر۔

(۲۰۳) عباسؓ کہتے ہیں کہ نبی صلّی اللہ علیہ وسلّم نے ان سے فرمایا اے عباسؓ میرے چچا کیا نہ دوں میں تُم کو، کیا نہ بتاؤں میں تم کو ایسی دس خصلتیں کہ اگر تم اُن پر عمل کرو تو خداوند تعالےٰ تمہارے تمام اگلے پچھلے پُرانے اور نئے قصدًا اور سہوًا، چھوٹے اور بڑے مخفی اور ظاہر گناہوں کو بخش دے۔ تُم چار رکعت نماز پڑھو ہر رکعت میں ایک الحمد (پُوری سُورہ الحمد) اور ایک سُورہ پڑھو۔ جب قرات سے فارغ ہو چکو تو کھڑے کھڑے پندرہ مرتبہ "سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ"

Marfat.com

پڑھو۔ پھر رکوع کرو اور رکوع کے اندر بھی دس۱۰ مرتبہ اِن کلموں کو کہو۔ پھر رکوع سے سر اٹھاؤ۔ پھر سجدہ کرو اور سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی کے بعد دس۱۰ مرتبہ اِن کلموں کو کہو۔ پھر سجدے سے سر اٹھاؤ اور دس۱۰ مرتبہ ان کلموں کو کہو۔ پھر سجدے سے سر اُٹھاؤ اور دس۱۰ مرتبہ اِن کلموں کو کہو۔ یہ سب پچھتر۷۵ مرتبہ ہر رکعت میں ہو۔ چار رکعتوں میں اِسی طرح کرو اور تمہاری قُدرت و امکان میں ہو تو روزانہ ایک مرتبہ یہ نماز پڑھو۔ اور یہ ممکن نہ ہو تو پھر ہر جُمعہ کے دن پڑھو۔ یہ بھی ممکن نہ ہو تو مہینہ میں ایک مرتبہ۔ یہ بھی ممکن نہ ہو تو سال میں ایک مرتبہ اور یہ بھی ممکن نہ ہو تو ساری عُمر میں ایک مرتبہ پڑھو (یہ "صَلٰوۃُ التَّسْبِیْح" کہلائی)۔

(۲۰۴) اَبُوہُریرہؓ کہتے ہیں کہ ہم رسُولُ اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ ایک شخص نے حاضِر ہو کر عَرض کیا یا رسُولَ اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم میں تو ہلاک ہو گیا۔ آپ (صلّی اللہ علیہ وسلّم) نے پُوچھا کیا ہوا اُس نے کہا میں نے روزہ کی حالت میں اپنی بیوی سے جماع کر لیا۔ رسُولُ اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا کیا تیرے پاس کوئی غُلام ہے کہ اُس کو آزاد کر دے۔ اُس نے کہا نہیں۔ آپ (صلّی اللہ علیہ وسلّم) نے فرمایا کیا تو اتنی طاقت رکھتا ہے کہ مُسلسل دو۲ مہینے کے روزے رکھ سکے۔ اُس نے کہا نہیں۔ آپ (صلّی اللہ علیہ وسلّم) نے فرمایا کہ کیا تُو ساٹھ۶۰ مِسکینوں کو کھانا کھلا سکتا ہے اس نے کہا نہیں۔ آپ (صلّی اللہ علیہ وسلّم) نے فرمایا بیٹھ جا اور رسولُ اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم بھی خاموش بیٹھ گئے (گویا کسی کا انتظار کر رہے ہوں) غرض ہم اس طرح

Marfat.com

بیٹھے تھے کہ نبی صلّی اللہ علیہ وسلّم کے پاس ایک عرق کھجوروں کا لایا گیا (عرق کھجوروں کے پیٹھوں کا بڑا تھیلا) آپ (صلّی اللہ علیہ وسلّم) نے پُوچھا سَائِل کہاں ہے اُس نے کہا میں حاضر ہوں آپ (صلّی اللہ علیہ وسلّم) نے فرمایا اُس کو لے جا اور خیرات کر دے۔ اُس نے کہا یا رسُولَ اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم کیا اُس شخص کو خیرات دوں جو مجھ سے زیادہ محتاج ہو۔ قسم ہے خُدا کی مدینے کی دونوں طرف میں کوئی گھر والا، میرے گھر والوں سے زیادہ مُحتاج نہیں ہے۔ (دونوں طرفوں سے مُراد وہ دو پہاڑیاں تھیں جو مَدِینہ کے مشرق و مغرب میں وَاقِع ہیں) رسُولُ اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم نے یہ سُن کر تبسّم فرمایا یہاں تک کہ آپ (صلّی اللہ علیہ وسلّم) کی کچلیاں ظاہر ہو گئیں اور پھر فرمایا کِھلا اپنے گھر والوں کو۔

(۲۰۵) فرمایا رسُولُ اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم نے کہ ایک شخص جس نے کبھی کوئی نیک کام نہیں کیا تھا اپنے گھر والوں سے کہا اور ایک روایت میں یہ اَلفاظ ہیں کہ زیادتی کی تھی ایک شخص نے اپنی جان پر (یعنی گناہ بہت کئے تھے) پس جب اُس کی موت کا وقت آیا تو اُس نے اپنے بیٹوں کو وصیّت کی کہ جب وہ مَر جائے تو اُس کو جَلا دینا اور اُس کی آدھی راکھ کو جنگل میں اُڑا دینا اور آدھی دریا میں بہا دینا۔ قسم ہے خُدا کی کہ اگر اللہ کو اس پر قابو حَاصِل ہو گیا تو وہ اِس کو ایسا عذاب دے گا کہ دُنیا میں (آج تک) کسی کو نہ دیا ہو گا۔ پس جب وہ مر گیا تو اُس کے بیٹوں نے اُس کی وصیّت کے موافق عمل کیا۔ پھر خُدا نے حُکم دیا دریا کو اور جمع کی اُس نے

Marfat.com

وہ راکھ جو اُس کے اندر تھی اور حکم دیا جنگل کو اور جمع کی اُس نے وہ راکھ جو اُس کے اندر تھی۔ پھر خداوند تعالیٰ نے اُس سے پوُچھا تو نے ایا کیوں پیش کیا؟ اُس نے عَرض کیا پروردگار تیرے خوف سے اور تُو خوب جانتا ہے۔ پس بخش دیا اللہ نے اُس کو۔

بے شُمار اَحادیث شریف ہیں۔ چند اَحادیث شَرِیف کو قلم بند کیا گیا ہے۔

چھ کتابیں زیادہ مُستند اور بے حد مشہُور و مَقبُول ہیں۔ اُن کے نام یہ ہیں اور اُن کو صِحاح سِتّہ بھی کہا جاتا ہے:

۱	بُخَارِیُ شَرِیف۔	۲	مُسلِم شَرِیف۔
۳	تِرمُذِیُ شَرِیف۔	۴	اَبُوْدَاؤُد شَرِیف۔
۵	نِسَائِیُ شَرِیف۔	۶	اِبنِ مَاجَہ شَرِیف۔

کلامِ الٰہی کے بعد دینِ اِسلام کی بُنیاد کلامِ رسُولُ اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم پر ہے، پھر صحابہؓ اور تابعینؒ کے فرمُودات ہیں اور جب ان کی حقیقت پائیں گے تو طالب کو معلوم ہوگا کہ قرآن مجید کا واضح بیان اور کلام الٰہی کی مُستند تفسیریں ہیں جبکہ کلام پاک کی تفسیر کلام پاک کی دوسری آیات سے نہ مِل سکیں۔

ہزاروں احادیث نبوی (صلّی اللہ علیہ وسلّم) میں سے صِرف دو سو پانچ (۲۰۵) احادیث تبرّکاً یہاں بیان کی گئیں ہیں۔ ساری احادیث

Marfat.com

پر عمل کرنا تو ایک کرامت ہو گی۔ جس کو مثالاً پیش نہیں کیا جا سکتا۔ ہاں چند اَحادِیث ہر ایک مُطالعہ کرنے والے کو ایسی مل جائیں گی اور اُس کے (طالب کے) اندر سے آواز آئے گی کہ اِس پر عمل کرو۔ یا یہ کہ اِنْشَآءَ اللہ اِن پر عمل کروں گا۔ یا دل میں یہ خیال پیدا ہوگا کہ اِن پر عمل کرنا تو بہت آسان ہے۔ جب یہ صورت ہو گی تو عمل کی راہ آسان ہو جائے گی۔ جب انسان ایک دو۲ احادیث پر عمل کرے گا تو پھر عمل میں دِن بدن اِنشاءَ اللہ اضافہ ہوتا جائے گا۔ عمل کرنے والے کو اللہ تعالےٰ عجیب برکت و توفیق عطا کرتا ہے۔ اُسکی صفائی قلب کا عمل تیز ہو جاتا ہے۔ حتّٰی کہ جو نماز نہیں پڑھتے وہ اپنے آپ کو پہلے پہلے تو مائل پائیں گے پھر اُنہیں خود نہیں معلُوم ہو گا کہ کوئی طاقت اُنہیں اُٹھا کر وضو بھی کرواتی ہے اور نماز بھی پڑھواتی ہے۔ یہی فَضلِ ربّی ہے۔

جب اَحادِیث پر عمل شروع ہو جاتا ہے تو حضور صلّی اللہ علیہ وسلّم سے محبّت پیدا ہو جاتی ہے۔ اور شریعت مُقدّسہ کو جاننے کیلئے تڑپ پیدا ہو جاتی ہے۔ غرضیکہ نیکی کا آٹو میٹک سِسٹم پیدا ہو جاتا ہے۔ جب حضور صلّی اللہ علیہ وسلّم کی محبّت پیدا ہوتی ہے تو لَا مَحَالَہ اَللّٰہُ تَعَالٰی کی محبّت پیدا ہو جاتی ہے۔ اَللہ تعالیٰ بھی فرماتا ہے:۔

"کہدو اگر تم اَللہ کو چاہتے ہو تو میری پیروی کرو اَللہ بھی تمہیں چاہنے لگے گا۔"

"جس نے رسول صلّی اللہ علیہ وسلّم کا حُکم مانا پس اُس نے اَللہ کی اطاعت کی"

Marfat.com

"تمہارے لیے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات میں اچھا نمونہ ہے"

یہاں پر چند احادیث شریف اِس لئے تحریر کی ہیں تاکہ ہمارے بھائیوں کو جن کو احادیث کی ضخیم کُتُب پڑھنے کی فرصت نہیں یا ضخامت کو دیکھ کر ہی سُست پڑ جاتے ہیں وہ شائد ان چند احادیث کے پڑھنے میں آسانی محسوس کریں اور اللہ تعالیٰ ان پر اپنے فضل و رحمت کے دروازے کھول دے۔ آمین - ثم آمین۔

Marfat.com

رَسُولُ اللہ صَلّی اللہ علیہ وسَلّم کے آخری خُطبہ کے اِقتباسات حَجّۃُ الوِدَاع کے موقع پر

یہ خُطبہ شریف اِنفرادی، اِجتماعی اَخلاقیات اور اُصُول شریعت کا مکمّل ضابطہ ہے۔ سمندر کو کوزے میں بند اور دینِ اِسلام کا عِطر نچوڑ کر عطا فرمایا:

آپ (صلّی اللہ علیہ وسلّم) نے اَللہ کی حَمد فرمائی اور فرمایا:

لوگو! میری بات سُنو آئندہ ہم کِسی اس طرح کی مجلس میں اِکٹھّے نہ ہونگے۔ اَللہ تعالیٰ نے سب کو ایک ہی مَرد اور عورت سے پیدا کیا۔ جماعتوں اور قبیلوں میں بانٹا تاکہ ایک دوسرے کو پہچان سکیں۔ زیادہ عزّت وکرامت والا وُہی ہے "اِنَّ اَکْرَمَکُمْ عِنْدَ اللہِ اَتْقٰکُمْ" نہ کسی عرب کو عجمی پر اور نہ کسی عجمی کو عرب پر فوقیت ہے اور نہ کالے کو گورے پر اور گورے کو کالے پر۔ ہاں بزرگی کا معیار ہے تو تقویٰ ہے۔

اِنسان سب آدمؑ کی اَولاد ہیں برتَری کے سارے دعوے، خون ومال کے سارے مطالبے اور سارے اِنتقام میرے پاؤں تلے روندے جا چکے ہیں۔

قریش کے لوگو ایسا نہ ہو خُدا کے حضُور تم اِس طرح آؤ کہ دنیا کا

Marfat.com

بوجھ لدا ہوا ہو اور دوسرے لوگ سامانِ آخرت لے کر پہنچیں۔ ایسا ہوا تو میں خدا کے سامنے تمہارے کچھ کام نہ آسکوں گا۔

دیکھو کہیں میرے بعد گمراہ نہ ہو جانا۔ امانت کی پابندی کرو۔ ہر مسلمان دوسرے مسلمان کا بھائی ہے۔ غلاموں کا خیال رکھو۔ دورِ جاہلیت کا سب کچھ میں نے پیروں تلے روند دیا۔ حق دار کو خدا نے حق دیا۔ وصیت ضروری نہیں۔ غلام اپنے آقا کے معاملے میں کسی اور کو آقا ظاہر کرے گا خدا کی لعنت ہے۔ جائز نہیں کہ اپنے بھائی سے لے جب تک کہ وہ خود خوش ہو کر نہ دے۔ عورت شوہر کا مال بغیر اجازت نہ دے۔

جاہلیت کے خون معاف کر دیئے گئے ہیں۔ اور پہلا خون جو اپنے خونوں سے معاف کرتا ہوں ابن ربیعہ ابن حارث کا خون ہے (یہ آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) کے چچا تھے) جاہلیت کا سود معاف کیا گیا۔ سب سے پہلا سود جو میں معاف کرتا ہوں اپنے سودوں میں سے وہ عباسؓ ابن مطلب کا سود ہے۔ پس اُس کو معاف کر دیا گیا۔

(اے لوگو) ڈرو اللہ تعالیٰ سے عورتوں کے معاملے میں تم نے ان کو اللہ تعالیٰ کی امان کے ساتھ لیا۔ یعنی خدائے تعالیٰ کی امان کے ساتھ لیا — یعنی خدائے تعالیٰ سے ان کو امن میں رکھنے کا عہد کیا یا خود عورتوں سے امان میں رکھنے کا عہد کیا ہے اور حلال کیا تم نے اپنے لیے ان کی شرم گاہوں کو اللہ تعالیٰ کے حکم سے اور عورتوں پر تمہارا حق یہ ہے کہ وہ تمہارے بچھونے پر کسی کو نہ آنے دیں (یعنی تمہاری اجازت کے بغیر کسی ایسے آدمی کو گھر میں نہ آنے دیں جس کے آنے کو

Marfat.com

تم بُرا جانتے ہو خواہ وہ مرد ہو یا عورت) پھر اگر وہ اِس معاملے میں تمہارا کہا نہ مانیں (یعنی ایسے لوگوں کو گھر میں آنے دیں) تم اُن کو مارو لیکن زیادہ نہ مارو (یعنی ہلکی مار مارو) اور تم پر عورتوں کا حق یہ ہے کہ اُن کو کھانا دو اور مقدور کے مطابق کپڑا دو اور اے لوگو! اپنے رب کی عبادت کرو۔ پانچ وقت کی نماز، روزے، زکوٰۃ خوشی سے دو۔ خدا کے گھر کا حج کرو۔ اَہلِ امر کی اطاعت کرو۔

اور (اے لوگو) میں نے تمہارے پاس ایسی چیز چھوڑی ہے جس کو تم مضبوطی سے تھامے رہو گے تو میرے بعد کبھی گمراہ نہ ہو گے وہ خُداوند تعالیٰ کی کتاب ہے۔

اور (اے لوگو) تم سے پُوچھا جائے گا میری بابت (یعنی میں نے دِین کے احکام تمہارے پاس پہنچائے ہیں یا نہیں) تم کیا جواب دو گے۔ عرض کیا ہم اس امر کی شہادت دیں گے کہ آپ (صلی اللہ علیہ وسلّم) نے ہم تک احکامِ دین کو پہنچایا۔ اپنا فرض ادا کر دیا اور ہماری خیر خواہی کی۔ اِس کے بعد آپ (صلی اللہ علیہ وسلّم) نے شہادت کی اُنگلی کو آسمان کی طرف اٹھایا اور پھر لوگوں کی طرف جھکا کر کہا اے اللہ تو گواہ رہ۔ یا الٰہی تُو گواہ رہ۔ تین بار آپ (صلی اللہ علیہ وسلّم) نے یہ کلمہ کہا۔ اس کے بعد حضرت بلال رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے اذان دی۔

(حضور صلی اللہ علیہ وسلّم کی آواز مُبارک بہت گرجدار تھی اور دُور دُور تک سنائی دیتی تھی۔ مجمع کے متعلق کہا جاتا ہے کہ ایک لاکھ آدمیوں سے زیادہ تھا)

Marfat.com

حضور صلّی اللہ علیہ وسلّم

کی عاداتِ حسنہ کی مختصر سی جھلک

آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) کی سُنّت مُطہرہ اور اُسوۂ حسنہ اور حیاتِ طیبہ کے تمام اجزا پیدائش سے لے کر وفات تک ہمارے سامنے ہیں عبادات، جنگ، صُلح سے لے کر کنگھی، سرمہ، مسواک کرنے اور نہانے دھونے تک کی تفصیلات موجود ہیں۔ اگر یہ نہ ہوتا تو اللہ کے حکم کی تعمیل ناممکن ہو جاتی۔ آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) کے اسوۂ حسنہ پر کیسے چلتے۔

کسی نے حضرت عائشہ صدیقہ رضؓ سے عرض کیا کہ حضور صلّی اللہ علیہ وسلّم کے بارے میں کچھ بتائیں۔ فرمایا کیا تم نے قرآن نہیں پڑھا؟ جو قرآن میں ہے وہی حضور صلّی اللہ علیہ وسلّم کے اخلاق ہیں۔

آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) نہایت رحم دِل تھے۔ ہر ایک سے محبت سے مِلتے تھے۔ نہایت ہی سخی اور فیّاض کِسی کی درخواست رَدنہ فرماتے۔ خُود بھُوکے رہتے دوسروں کو کِھلاتے مہمانوں کی خود خدمت کرتے۔ راتوں کو اُٹھ اُٹھ کر مہمانوں کی دیکھ بھال فرماتے۔ کہ کوئی تکلیف میں تو نہیں ہے۔ گھر کے کام اپنے ہاتھ سے کرتے۔ کپڑے پھٹ جاتے تو خود سی لیتے۔ جوتے بھی خود گانٹھ لیتے۔ بکریوں کا دُودھ اپنے ہاتھ سے دوہتے۔ مجلس میں سب کے برابر ہو کر بیٹھتے۔ مظلوموں کی فریاد سُنتے۔ بیماروں کو تسلّی دیتے۔ اور اُن کو دیکھنے جاتے۔ جانی دشمنوں سے انتقام نہیں لیتے تھے۔ ہمسایوں کی خیرگیری

Marfat.com

فرماتے اور اُن کو تحفے بھیجتے۔ بچّوں سے بڑی محبّت فرماتے۔ اُن کو چُومتے اور پیار کرتے۔ راستے میں اگر بچے مِل جاتے تو اُن کو خود سلام کرتے۔

آپ (صلّی اللہ علیہ وسلّم) کی غذا بہت سادہ تھی۔ جَو کا بے چھنا آٹا استعمال فرماتے۔ اُونٹ، بھیڑ بکری کا گوشت بھی پسند تھا۔ کھجُور، دُودھ اور سرکہ بھی نوش فرماتے۔ پیٹ بھر کر کھانے کو منع کیا جو بھی کھانا سامنے آتا اُسے رد نہ کرتے۔ کوئی چیز خلاف طبع ہوتی تو اُسے چھوڑ دیتے۔ کبھی کسی کھانے میں نقص نہیں نکالتے تھے۔ کھانے سے پہلے ہمیشہ اَللّٰہ کا نام اور بعد میں حمد و ثنا کرتے۔

نیکیاں آپ (صلّی اللہ علیہ وسلّم) کی مبارک عادات کا نام ہے۔ سچّائی، سخاوت، عِفّت، پاک بازی، امانت، دیانت داری، شرم وحیا، عدل و رحم، ایفائے عہد، احسان، عفو، درگذر، حِلم و بردباری، تواضع و انکساری، اِیثار، خوش کلامی، اعتدال، میانہ روی، لطف وکرم، خود داری وعزّتِ نفس، شجاعت وبہادری، اِستقامت وحق گوئی وغیرہ وغیرہ آپ (صلّی اللہ علیہ وسلّم) کی مِثل کسی دوسرے میں نہیں ہیں۔

عورتوں کے حُقُوق :۔

تم میں سب سے بہتر وہ ہے جو اپنی بیویوں سے بہتر سُلُوک کرے۔ لوگو! عورتوں کے حق میں تمہیں بھلائی کی وصیّت کرتا ہوں کہ یہ تمہارے ہاتھوں میں قید ہیں۔

Marfat.com

والدین :۔

دائی حلیمہؓ آئیں۔ آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) نے اپنی چادر بچھائی اور اُٹھ کر استقبال کیا۔ کھجور کی گھٹلی خود نکال کر عطا کی۔

آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) نے فرمایا جنّت ماں کے قدموں کے نیچے ہے۔ ایک مقام پر فرمایا والد جنت کا دروازہ ہے۔ والد کو ناراض کر کے جنّت سے انسان محروم ہو جاتا ہے۔ جس نے والد کو راضی کیا اُس نے اللہ کو راضی کیا۔ جس نے ناراض کیا اللہ کو ناراض کیا۔ ایک مقام پر فرمایا جسے اپنی عمر اور رزق میں برکت کی خواہش ہو وُہ اپنے والدین کی خدمت کرے۔

بُوڑھوں کے مُتعلّق :۔

اُن کے سفید بالوں سے اللہ بھی حیا کرتا ہے۔ اِنسانوں کو بھی اُن کی عزت اور آبرُو کرنی چاہیئے۔

یتیموں اور بیواؤں کے حُقُوق :۔

بیواؤں اور مساکین کے لیے دوڑ دُھوپ کرنے والا ایسا ہے جیسے کہ جہاد کی راہ میں دوڑنے والا۔

بچّوں کی خاطِر شادِی نہ کرنے والی بیوہ :۔

قیامت کے دِن سب سے پہلے جنّت کا دروازہ کھولوں گا

Marfat.com

تو دیکھوں گا کہ ایک عورت مجھ سے پہلے جنّت میں داخل ہونا چاہتی ہے۔ پوچھوں گا کون ہو؟ وہ کہے گی چند یتیم بچّوں کی پرورش کی خاطر شادی کی قدرت رکھتے ہوئے بھی شادی نہیں کی تھی۔

مُسلمانوں کے حُقُوق :۔

ہر مومن اور مسلمان آپس میں بھائی بھائی ہیں۔ فرمایا مُسلمان وہ ہے جِس کی زبان اور ہاتھ سے مُسلمانوں کو تکلیف نہ پہنچے۔ جو کوئی مسلمان بھائی کی ضرورت پوُری کرتا رہے گا اَللہ تعالیٰ اُس کی تنگی کو دُور فرمائیں گے۔

جو کوئی مسلمان کی پردہ پوشی کرے گا تو اللہ تعالیٰ قیامت کے دِن اُسکے گناہوں سے پردہ پوشی فرمائیں گے۔

مُسلمان کو گالی دینا فسق اور قتل کرنا کُفر ہے۔

تین چیزوں پر بیعت :۔

نماز قائم کرنا ،زکوٰۃ دینا اور ہر مُسلمان کی خیر خواہی کرنا۔

حاجت مندوں پر شفقت :۔

جو اپنے بھائی کی حاجتیں پورا کرے گا تو خدا اُس کی ضرورتوں کو پوُرا فرمائیں گے۔ جو کوئی مُسلمان کسی کی مُصیبت کو دُور کرے گا تو اَللہ تعالیٰ قیامت کی مصیبتوں میں سے اُس کی مصیبت کو دُور فرمائیگا

ایک چادر ایک صحابیؓ نے پیش کی۔ زیب تن فرمایا۔ ایک شخص

Marfat.com

آیا کہنے لگا اے اللہ کے رسول (صلّی اللہ علیہ وسلّم) یہ چادر مجھے دے دیجئے۔ آپ (صلّی اللہ علیہ وسلّم) نے فوراً چادر اُتار کر سائل کے حوالے کر دی۔ لوگوں نے اُس کو سخت سُست کہا اور کہا یہ ایک ہی چادر آپ (صلّی اللہ علیہ وسلّم) کے پاس تھی۔ فرمایا اِس کو مت کچھ کہو۔ ضرورت مند مجبور ہوتا ہے۔

ایک جگہ فرمایا اگر ضرورت مندوں کی اعانت کرنے کی تم میں طاقت نہیں تو اُن کی سفارش کرکے ہی ثواب حاصل کرو۔

بیماروں پر شفقت :۔

اپنے تو اپنے دشمنوں تک کی عیادت کے لیے جاتے تھے۔

ایک یہودی لڑکا وقتاً فوقتاً آپ (صلّی اللہ علیہ وسلّم) کی خدمت میں حاضر ہوتا رہتا تھا (بیماری کا معلوم ہوا تو) عیادت کے لیے تشریف لے گئے فرمایا اے لڑکے اِسلام قبول کرلے۔ لڑکے نے باپ کی طرف دیکھا جو بہت بڑا یہودی عالم تھا۔ اُس نے کہا ابوالقاسم (قاسم آپ (صلّی اللہ علیہ وسلّم) کے صاحبزادے کا نام ہے) کی بات مان لے لڑکا مُسلمان ہوگیا۔ آپ (صلّی اللہ علیہ وسلّم) نے فرمایا اُس خدا کی تعریف جس نے اِس بچّے کو دوزخ سے بچا لیا۔

مکّہ مکرمہ میں ایک عورت رہتی تھی جو آپ (صلّی اللہ علیہ وسلّم) کی دشمنی میں بہت مشہور تھی اور آپ (صلّی اللہ علیہ وسلّم) کا جب اُس گھر سے گذر ہوتا تھا تو وہ اپنے گھر کا کوڑا کرکٹ آپ (صلّی اللہ علیہ وسلّم) پر پھینکا کرتی تھی۔ چند دِن وہ نظر نہ آئی تو آپ (صلّی اللہ علیہ وسلّم) نے لوگوں سے دریافت فرمایا کہ وہ کہاں گئی۔ عرض کیا وُہ بیمار ہے۔ ساتھیوں سے کہا چلو بیمار پُرسی کے لیے۔ جب پہنچے تو وہ ڈر گئی کہ شائد انتقام لینے آئے ہیں۔ آپ (صلّی اللہ علیہ وسلّم) نے فرمایا

Marfat.com

انتقام نہیں دُعا دینے آئے ہیں۔

غلاموں پر شفقت :۔

غلاموں پر رحم وکرم کی تلقین کرتے ہوئے فرمایا۔ آقا کو غلام پر اور غلام کو آقا پر کوئی فضیلت نہیں۔

رنگ نسل کا خاتمہ :۔

عربی کو غیر عربی پر فضیلت نہیں۔ غیر مسلموں کے ساتھ حُسنِ سلوک۔ لوگوں کے لیے تم وہی چاہو گے جو اپنے لئے (جب) مسلمان بن جاؤ گے۔

جانوروں کا تحفُّظ :۔

جو رحم نہیں کرتا اُس پر رحم نہیں کیا جاتا۔

سخاوت :۔

ایک دفعہ ایک بدّو حاضر ہوا۔ عرض کرنے لگا آپ (صلّی اللہ علیہ وسلّم) تو بڑے اَمیر ہو گئے ہیں۔ آپ (صلّی اللہ علیہ وسلّم) نے دریافت کیا وہ کیسے (ایک بہت بڑا جنگل تھا بکریوں کا بھرا ہوا) اُس جنگل کی طرف اشارہ کرکے کہنے لگا آپ (صلّی اللہ علیہ وسلّم) تو اِتنے بڑے جنگل کے مالِک ہو گئے۔ آپ (صلّی اللہ علیہ وسلّم) نے کریمانہ مُسکراہٹ فرمائی اور اُسی وقت فرمایا جاؤ اب تم اس کے مالِک ہو۔ وہ بدّو جب اپنے قبیلے میں واپس آیا لوگوں کو اِکٹھا کرکے بلند آواز سے مُخاطب کرکے کہنے لگا لوگو مُحمّد صلّی اللہ علیہ وسلّم

Marfat.com

خدا کے سچّے رسُول ہیں۔ وہ اتنا دیتے (یعنی سخاوت کرتے ہیں) کہ اپنی غربت کی بھی پرواہ نہیں کرتے۔

ایسی ہستی کے بارے میں کون پُوری طرح بیان کر سکتا ہے۔ وہ ہستی جس کا تصوّر اَللّٰہ کا تصور ہے جس کا خیال اللہ کا خیال ہے جس کا ارادہ اللہ کا اِرادہ ہے۔ جس کا فعل اَللّٰہ کا فعل ہے جس کی زبان اللہ کا حکم ہے۔ جس کی ذات اللہ کے مقاصد کی تکمیل۔ جن کی صفات کا ترجمان اَللّٰہ کا قرآن۔ جن کی ذات مجموعہ صفاتِ انبیاء۔ غیر بھی اُن کے خُلقِ عظیم کے ثناخواں ہیں۔ اُنہوں نے آدمیت کو اِنسانیت تک پہنچایا۔

آپ (صلّی اللہ علیہ وسلّم) کو تمام عالمین کے لیے بھیجا گیا۔ آپ (صلّی اللہ علیہ وسلّم) کی سیرتِ مُبارک سے ہر طبقہ کا شخص ہدایت پا سکتا ہے۔ نبوّت میں مُقدّس رنگ موجُود تھے مگر رحمۃٌ للعالمین صلّی اللہ علیہ وسلّم نے تمام رنگوں کو اپنے اندر لے کر عجیب فضیلت وحُسن کا جلوہ دِکھایا۔

آپ (صلّی اللہ علیہ وسلّم) کی عمر شریف ۔ ۶۳ سال چار دن ۔ وفات شریف ۱۲ ربیع الاوّل ۱۱ھ یوم دوشنبہ وقت چاشت تھا جسم اَطہر سے رُوح پاک نے پرواز کی۔ اُس وقت عُمر مبارک ۶۳ سال قمری پر چار دن تھے۔

سیّدہ فاطمۃ الزہرا رضؓ نے کہا: "پیارے باپ نے دعوتِ حق کو قبُول کیا اور فردوس بریں میں نزول فرمایا۔ آہ جبرائیل کو خبر انتقال کون پہنچا سکتا ہے۔" پھر فرمایا:

الٰہی رُوح فاطمہ رضؓ کو رُوح مُحمّد صلّی اللہ علیہ وسلّم کے پاس پہنچا دے۔ الٰہی مجھے دیدار رسولُ اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم سے مسرُور بنا دے۔

Marfat.com

الٰہی مجھے اس مُصیبت کے ثواب سے تو بے نصیب نہ رکھ اور بروزِ محشر شفاعت مُحمد صلّی اللہ علیہ وسلّم سے محروم نہ فرما"

حضرت عائشہ رضؓ نے اِس پر کہا :

" دریغ ! وہ نبی (صلّی اللہ علیہ وسلّم) جِس نے فقر کو غنا پر اور مسکینی کو تونگری پر اختیار فرمایا۔ حیف ! وہ دین پرور جو اُمّت عاصی کے فِکر میں کبھی پُوری رات آرام سے نہ سویا جس نے ہمیشہ بڑی اِستقامت و اِستقلال سے نفس کے ساتھ مُحاسبہ کیا۔ جس نے مَنہیات کو ذرّہ بھر بھی نگاہ التفات سے نہ دیکھا۔ جِس نے بر و احسان کے دروازے ارباب فقر و احتیاج پر کبھی بند نہ کئے۔ جس کے ضمیر منیر کے دامن پر دشمنوں کے ایذا کا ذرّہ بھر بھی غبار نہ تھا۔"

حیف ! وہ جِس کے موتی جیسے دانت پتھر سے توڑے گئے۔ اور جس کی پیشانی نورانی کو زخمی کیا گیا۔ آج دُنیا سے رُخصت ہوا۔

وفات والے دن اپنی پیاری بیٹی فاطمہ رضؓ بتول کو پاس بُلا کر کان میں کوئی بات کہی اور وہ رونے لگیں۔ اس کے بعد آپ (صلّی اللہ علیہ وسلّم) نے پھر کچھ کہا تو آپ ہنسیں۔

بتول پاک سے روایت ہے:

آپ (صلّی اللہ علیہ وسلّم) نے فرمایا کہ اہلِ بیت میں سب سے پہلے تم ہی میرے پاس پہنچو گی۔ اسی روز آپ کو حضُور صلّی اللہ علیہ وسلّم نے سَیِّدَۃُ النِّسَاءِ الْعَالَمِیْن ہونے کی بشارت عطا فرمائی۔

پھر (دونوں شہزادگان) حضرت امام حسن رضؓ اور سَیِّدُ الشہداء حضرت اِمام حُسین رضؓ کو چُوما اور اُن کے احترام کی وصیّت فرمائی۔

Marfat.com

پھر ازواج مُطہرات کو بلایا اور نصیحتیں فرمائیں۔

پھر مولائے کائنات سیّدنا حضرت علی کرم اللہ وجہہٗ کو پاس بلایا اور اُنہوں نے اپنی گود میں حضور صلّی اللہ علیہ وسلّم کا سر مُبارک رکھ لیا۔ حضور صلّی اللہ علیہ وسلّم نے نصیحت فرمائی۔

سیّدنا حضرت ابوبکرؓ آئے۔ جسم اَطہر دیکھا۔ مُنہ سے مُنہ لگایا پیشانی کو چُوما۔ آنکھوں سے آنسوؤں کا دریا جاری ہوگیا اور پھر کہا :۔

"میرے پدر مادر حضور صلّی اللہ علیہ وسلّم پر نثار۔ وَاللہ۔ اللہ تعالیٰ آپ پر دو موتیں وارد نہ کرے گا۔ یہی ایک موت تھی جو آپ (صلّی اللہ علیہ وسلّم) پر لکھی ہوئی تھی۔"

پھر آپؓ نے مسجد میں اعلان وفات کا خطبہ پڑھا حمد و صلوٰۃ کے بعد یہ کہا "معلوم ہو کہ جو شخص تم میں حضور صلّی اللہ علیہ وسلّم کی عبادت کرتا تھا تو وہ وفات پاگئے اور جو کوئی اللہ تعالیٰ کی عبادت کرتا تھا تو بے شک اللہ تعالےٰ تو زندہ ہے اُسے موت نہیں۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے "مُحمد صلی اللہ علیہ وسلّم تو ایک رسُول ہیں اُن سے پہلے بھی رسُول ہو چکے ہیں۔ کیا اگر وہ مر گئے یا شہید ہو گئے تو تم اُلٹے پاؤں پھر جاؤ گے۔ ہاں جو کوئی ایسا کرے گا تو اللہ تعالیٰ کا کچھ نہ بگاڑ سکے گا۔ اور اللہ تعالیٰ تو شکر گذاروں کو اَچھّا بدلہ دینے والا ہے۔"

آپ (صلّی اللہ علیہ وسلّم) کو غسل دیتے وقت حضرت علی مرتضیٰؓ یہ کہہ رہے تھے۔ کہ میرے مادر و پدر آپ (صلّی اللہ علیہ وسلّم) پر قربان۔ آپ (صلّی اللہ علیہ وسلّم) کی موت سے وہ چیز جاتی رہی جو کسی دوسرے کی موت سے نہ لی گئی تھی۔ یعنی نبوّت اور غیب کی خبروں اور وحیِ آسمان کا انقطاع ہوگیا۔

Marfat.com

آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) کی موت خاص صدمہ عظیم ہے۔ کہ اب سب مصیبتوں سے دل سرد ہو گیا ہے اور ایسا عام حادثہ ہے کہ سب لوگ اِس میں یکساں ہیں۔ اگر آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) نے صبر کا حکم نہ دیا ہوتا اور آہ وزاری سے منع نہ فرمایا ہوتا تو ہم آنسوؤں کو آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) پر بہا دیتے۔ پھر بھی یہ درد لا علاج اور زخم لازوال ہی ہوتا اور ہماری یہ حالت بھی اِس مُصیبت کے مقابلہ میں کم ہوتی۔ اس مصیبت کا تو علاج ہی نہیں اور یہ غم تو جانے والا ہی نہیں۔ میرے وَالدین حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر نثار پروردگار کے ہاں ہمارا ذکر فرمانا اور ہم کو اپنے دِل سے بھول نہ جانا۔

آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) کی تدفین حُجرہ مُبارک میں ہی کی گئی۔

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ ۝

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ ط اَللّٰھُمَّ بَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ ط

Marfat.com

قرآنی جواہر پارے

(اُردو ترجمہ)

جن سے مجھے بیحد فیض پہنچا!

سُورَۃُ الفَاتِحَۃِ

اللہ کے نام سے شروع جو بہت مہربان رحمت والا۔ سب خوبیاں اللہ کو جو مالک سارے جہاں والوں کا بہت مہربان رحمت والا۔ روزِ جزا کا مالک۔ ہم تجھی کو پوجیں اور تجھی سے مدد چاہیں۔ ہم کو سیدھا راستہ چلا۔ راستہ اُن کا جن پر تُو نے اِحسان کیا نہ اُن کا جن پر غضب ہوا اور نہ بہکے ہوؤں کا۔

پہلا پارہ ——— سُورَۃُ البَقَرَۃِ

وہ بلند رُتبہ کتاب (قرآن) کوئی شک کی جگہ نہیں۔ اس میں

Marfat.com

ہدایت ہے ڈرنے والوں کو۔ وہ جو بے دیکھے ایمان لائیں اور نماز قائم رکھیں اور ہماری دی ہوئی روزی میں سے ہماری راہ میں اُٹھائیں اور وہ کہ ایمان لائیں اُس پر جو (اے محبُوب) تمہاری طرف اُترا اور جو تم سے پہلے اُترا اور آخرت پر یقین رکھیں۔"

"وہی لوگ اپنے رب کی طرف سے ہدایت پر ہیں اور وُہی مُراد کو پہنچنے والے۔"

"بے شک وُہ جِن کی قسمت میں کُفر ہے انہیں برابر ہے چاہے تم انہیں ڈراؤ یا نہ ڈراؤ وہ ایمان لانے کے نہیں۔ اللہ نے اُن کے دلوں اور کانوں پر مُہر کردی اور اُن کی آنکھوں پر گھٹا ٹوپ ہے اور اُن کے لیے بڑا عذاب۔"

اور کچھ لوگ کہتے ہیں کہ ہم اللہ اور پچھلے دن پر ایمان لائے اور وہ ایمان والے نہیں۔

فریب دیا چاہتے ہیں اللہ اور ایمان والوں کو اور حقیقت میں فریب نہیں دیتے مگر اپنی جانوں کو اور اُنہیں شعُور نہیں۔

اُن کے دلوں میں بیماری ہے تو اللہ نے اُن کی بیماری اور بڑھائی اور ان کے لئے دردناک عذاب ہے بدلا اُن کے جھوٹ کا۔

"اور جو اُن سے کہا جائے زمین میں فساد نہ کرو تو کہتے ہیں ہم تو سنوارنے والے ہیں۔"

"سُنتا ہے وہی فسادی ہیں مگر اُنہیں شعور نہیں اور جب اُن سے کہا جائے ایمان لاؤ جیسے اور لوگ ایمان لائے ہیں تو کہیں کیا ہم احمقوں کی طرح ایمان لے آئیں۔"

Marfat.com

"اورجب ایمان والوں سے ملیں تو کہیں ہم ایمان لائے اورجب اپنے شیطانوں کے پاس اکیلے ہوں تو کہیں ہم تمہارے ساتھ ہیں۔ ہم تو یوں ہی ہنسی کرتے تھے۔"

"اللہ اُن سے استہزا فرماتا ہے (جیسا اُس کی شان کے لائق ہے) اور اُنہیں ڈھیل دیتا ہے کہ اپنی سرکشی میں بھٹکتے رہیں۔ یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے ہدایت کے بدلے گمراہی خریدی تو اُن کا سودا کچھ نفع نہ لایا اور وہ سودے کی راہ جانتے نہ تھے۔"

"بہرے گونگے اندھے تو پھر وہ آنے والے نہیں۔"

"اے لوگو اپنے رَب کو پُوجو جس نے تمہیں اور تم سے اگلوں کو پیدا کیا یہ اُمید کرتے ہوئے کہ تمہیں پرہیزگاری ملے۔"

"وہ جس نے تمہارے لئے زمین کو بچھونا اور آسمان کو عمارت بنایا اور آسمان سے پانی اتارا تو اُس سے کچھ پھل نکالے تمہارے کھانے کو۔ تو اللہ کے لئے جان بُوجھ کر برابر والے نہ ٹھہراؤ۔"

"اور اگر تمہیں کچھ شک ہو اُس میں جو ہم نے اپنے خاص بندے پر اُتارا تو اس جیسی ایک سُورت تو لے آؤ اور اللہ کے سوا اپنے سب حمایتیوں کو بلا لو اگر تم سچے ہو۔"

"پھر اگر نہ لاسکو اور ہم فرمائے دیتے ہیں کہ ہرگز نہ لاسکو گے تو ڈرو اُس آگ سے جس کا ایندھن آدمی اور پتھر ہیں، تیار کر رکھی ہے کافروں کے لیے۔"

"اور خوش خبری دے دو انہیں جو ایمان لائے اور اچھے کام کئے کہ اُن کے لئے باغ ہیں جن کے نیچے نہریں رواں ہیں جب انہیں ان باغوں سے

Marfat.com

کوئی پھل کھانے کو دیا جائے گا صورت دیکھ کر کہیں گے یہ تو وہی رزق ہے۔ جو ہمیں پہلے ملا تھا اور وہ صورت میں مِلتا جُلتا اُنہیں دیا گیا اور ان کے لیئے ان باغوں میں ستھری بیبیاں ہیں اور وہ اُن میں ہمیشہ رہیں گے۔"

"بے شک اللہ اس سے حیا نہیں فرماتا کہ مثال سمجھانے کو کیسی ہی چیز کا ذِکر فرمادے۔ مچھر ہو یا اِس سے بڑھ کر تو وہ جو ایمان لائے وہ تو جانتے ہیں کہ یہ اُن کے رب کی طرف سے حق ہے۔"

"تمہارے رَب نے فرشتوں سے فرمایا میں زمین میں اپنا نائب بنانے والا ہوں بولے کیا ایسے کو نائب کرے گا جو زمین میں فساد پھیلائے اور خوں ریزیاں کرے اور ہم تجھے سراہتے ہوئے تیری تسبیح کرتے اور تیری پاکی بولتے ہیں فرمایا مجھے معلوم ہے جو تم نہیں جانتے۔"

"اور اللہ تعالےٰ نے آدمؑ کو تمام اشیاء کے نام سکھائے۔ پھر سب اشیاء ملائکہ پر پیش کرکے فرمایا سچے ہو تو اُن کے نام تو بتاؤ۔ بولے پاکی ہے تجھے ہمیں کچھ علم نہیں مگر جتنا تُو نے ہمیں سکھایا بے شک تو ہی علم و حکمت والا ہے۔"

فرمایا اے آدمؑ بتادے انہیں سب اشیاء کے نام۔ جب آدمؑ نے انہیں سب کے نام بتا دیئے فرمایا میں نہ کہتا تھا کہ میں جانتا ہوں آسمانوں اور زمین کی سب چھپی چیزیں اور میں جانتا ہوں جو کچھ تم ظاہر کرتے اور جو کچھ تم چھپاتے ہو۔"

"اور یاد کرو جب ہم نے فرشتوں کو حکم دیا کہ آدمؑ کو سجدہ کرو تو سب نے سجدہ کیا سِوا ابلیس کے مُنکر ہوا اور غرور کیا اور کافر ہوگیا۔"

Marfat.com

"اور ہم نے فرمایا اے آدمؑ تو اور تیری بی بی اس جنّت میں رہو اور کھاؤ اس میں سے بے روک ٹوک جہاں تمہارا جی چاہے مگر اس پیڑ کے پاس نہ جانا کہ حد سے بڑھنے والوں میں ہو جاؤ گے۔"

تو شیطان نے جنّت سے اُنہیں لغزش دی اور جہاں رہتے تھے وہاں سے اُنہیں الگ کر دیا اور ہم نے فرمایا نیچے اُترو آپس میں ایک تمہارا دوسرے کا دشمن اور تمہیں ایک وقت تک زمین میں ٹھہرنا اور برتنا ہے"

"پھر سیکھ لئے آدمؑ نے اپنے رب سے کچھ کلمے تو اللہ نے اس کی توبہ قبول کی بے شک وہی ہے بہت توبہ قبول کرنے والا مہربان۔"

"ہم نے فرمایا تم سب جنّت سے اُتر جاؤ پھر اگر تمہارے پاس میری طرف سے کوئی ہدایت آئے تو جو میری ہدایت کا پیرو ہو اسے نہ کوئی اندیشہ نہ کچھ غم ہے۔"

"اور وہ جو کُفر کریں اور میری آیتیں جھٹلائیں گے تو وُہ دوزخ والے ہیں۔"

"اور نماز قائم رکھو اور زکوٰۃ دو اور رکوع کرنے والوں کے ساتھ رکوع کرو۔"

"کیا لوگوں کو بھلائی کا حکم دیتے ہو اور اپنی جانوں کو بھولتے ہو حالانکہ تم کتاب پڑھتے ہو تو کیا تمہیں عقل نہیں۔"

"اور صبر اور نماز سے مدد چاہو اور بے شک نماز ضرور بھاری ہے مگر اُن پر جو دِل سے میری طرف جھکتے ہیں جنہیں یقین ہے کہ اُنہیں اپنے رب سے ملنا ہے اور اسی کی طرف پھرنا ہے"۔

اے اولادِ یعقوبؑ یاد کرو میرا وہ احسان جو میں نے تم پر کیا اور

Marfat.com

یہ کہ اس سارے زمانے پر تمہیں بڑائی دی"

اور جب تم نے کہا اے موسیٰؑ ہم ہرگز تمہارا یقین نہ لائیں گے جب تک اعلانیہ خدا کو نہ دیکھ لیں تو تمہیں کڑک نے آلیا اور تم دیکھ رہے تھے اور پھر مرے پیچھے ہم نے تمہیں زندہ کیا کہ کہیں تم احسان مانو"

"اور ابراہیمؑ کے کھڑے ہونے کی جگہ کو نماز کا مقام بناؤ"

اور اسی دین کی وصیت کی ابراہیمؑ نے اپنے بیٹوں کو اور یعقوبؑ نے کہ اے میرے بیٹو بے شک اللہ نے یہ دین تمہارے لیے چن لیا تو نہ مرنا مگر مسلمان"

"ہم نے اللہ کی رنگ لی اور اللہ سے بہتر کس کی رنگ ہے اور ہم اُسی کو پوجتے ہیں"

دوسرا پارہ ـــــــــ سُورَۃُ الْبَقَرَۃِ

"جیسا ہم نے تم میں بھیجا ایک رسُول تم میں سے کہ تم پر ہماری آیتیں تلاوت فرماتا ہے اور تمہیں پاک کرتا اور کتاب اور پختہ علم سکھاتا اور تمہیں وہ تعلیم فرماتا ہے جس کا تمہیں علم نہ تھا"

تو میری یاد کرو میں تمہارا چرچا کروں گا اور میرا حق مانو اور میری ناشکری نہ کرو۔ اے ایمان والو صبر اور نماز سے مدد چاہو بے شک اللہ صابروں کے ساتھ ہے اور جو خدا کی راہ میں مارے جائیں اُنہیں مُردہ نہ کہو بلکہ وہ زندہ ہیں ہاں تمہیں خبر نہیں۔ اور ضرور ہم تمہیں آزمائیں گے کچھ ڈر اور بھوک سے اور کچھ مالوں اور جانوں اور پھلوں کی کمی سے اور خوش خبری سُنا اُن صبر والوں کو کہ جب ان پر

Marfat.com

کوئی مُصیبت پڑے تو کہیں ہم اللہ کے مال ہیں اور ہم کو اُسی طرف پھرنا ہے۔ یہ لوگ ہیں جن پر ان کے رَب کی درُود ہیں اور رحمت اور یہی لوگ راہ پر ہیں"۔

"بے شک صفا اور مَروہ اللہ کی نشانیوں سے ہیں"

"وہ جو توبہ کریں اور سنواریں اور ظاہر کریں تو میں اُن کی توبہ قبول فرماؤں گا اور میں ہی ہوں بڑا توبہ قبول کرنے والا مہربان"۔

"اور تمہارا معبود ایک معبود ہے اس کے سوا کوئی معبود نہیں وہی بڑی رحمت والا مہربان"

"ایمان والوں کو اللہ کے برابر کسی کی محبت نہیں"۔

"شیطان کے قدم پر قدم نہ رکھو بیشک وہ تمہارا کھُلا دشمن ہے۔ وہ تو تمہیں یہی حکم دے گا بدی اور بے حیائی کا اور یہ کہ اللہ پر وہ بات چھوڑو جس کی تمہیں خبر نہیں۔"

"اے ایمان والو تم پر روزے فرض کئے گئے جیسے کہ اگلوں پر فرض ہوئے تھے کہ کہیں تمہیں پرہیزگاری ملے"۔

"اور جب تم سے میرے بندے مجھے پوچھیں تو میں نزدیک ہوں، دعا قبول کرتا ہوں پکارنے والے کی جب مجھے پکارے"

"اللہ یوں ہی بیان کرتا ہے لوگوں سے اپنی آیتیں کہ کہیں انہیں پرہیزگاری ملے"۔

"اور آپس میں ایک دوسرے کا مال ناحق نہ کھاؤ۔
اَللہ سے ڈرتے رہو اس اُمید پر کہ فلاح پاؤ۔
اللہ پسند نہیں رکھتا حد سے بڑھنے والوں کو

Marfat.com

فساد تو قتل سے بھی سخت ہے۔"

"جو تم پر زیادتی کرے اُس پر زیادتی کرو اُتنی ہی جتنی اُس نے کی اور اللہ سے ڈرتے رہو اور جان رکھو کہ اللہ ڈرنے والوں کے ساتھ ہے

بے شک بھلائی والے اللہ کے محبوب ہیں۔"

"اور جان رکھو کہ اللہ کا عذاب سخت ہے۔"

"اور مجھ سے ڈرتے رہو اے عقل والو۔"

"پھر جب اپنے حج کے کام پورے کر چکو تو اللہ کا ذکر کرو جیسے اپنے باپ دادا کا ذکر کرتے تھے بلکہ اس سے زیادہ۔"

"اور کوئی یوں کہتا ہے کہ اے رب ہمارے ہمیں دُنیا میں بھلائی دے اور ہمیں آخرت میں بھلائی دے اور ہمیں عذاب دوزخ سے بچا۔"

"اللہ جلد حساب کرنے والا ہے۔"

"اللہ فساد سے راضی نہیں۔"

"اے ایمان والو اسلام میں پورے داخل ہو اور شیطان کے قدموں پر نہ چلو بے شک وہ تمہارا کھلا دشمن ہے۔"

"سب کاموں کی رجوع اللہ ہی کی طرف ہے۔"

"بے شک اللہ کا عذاب سخت ہے۔"

"اور خدا جسے چاہے بے گنتی دے۔"

"تم فرماؤ جو کچھ مال نیکی میں خرچ کرو تو وہ ماں باپ اور قریب کے رشتہ داروں اور یتیموں اور محتاجوں اور راہ گیر کے لیے ہے۔"

"قریب ہے کہ تمہیں کوئی بات بُری لگے اور وہ تمہارے حق میں بہتر ہو اور قریب ہے کہ کوئی بات تمہیں پسند آئے اور تمہارے حق میں

Marfat.com

بُری ہو۔"

"اور تم میں جو کوئی اپنے دین سے پھرے پھر کافر ہو کر مرے تو ان لوگوں کا کیا اکارت گیا دُنیا اور آخرت میں وہ دوزخ والے ہیں انہیں اس میں ہمیشہ رہنا ہے وہ جو ایمان لائے اور وہ جنہوں نے اللہ کے لیے گھر بار چھوڑے اور اللہ کی راہ میں لڑے وہ رحمت الٰہی کے امیدوار ہیں اور اللہ بخشنے والا مہربان"

"اور شرک والی عورتوں سے نکاح نہ کرو جب تک وُہ مسلمان نہ ہو جائیں۔"

"اور اللہ جنّت اور بخشش کی طرف بُلاتا ہے اپنے حکم سے اور اپنی آیتیں لوگوں کے لیے بیان کرتا ہے کہ کہیں وہ نصیحت مانیں۔"

"اللہ بخشنے والا حِلم والا ہے۔"

"جو اللہ کی حدوں سے آگے بڑھے تو وُہی لوگ ظالم ہیں۔"

"جان رکھو کہ اللہ سب کچھ جانتا ہے"

"جان رکھو کہ اللہ تمہارے کام دیکھ رہا ہے۔"

"جان لو کہ اللہ بخشنے والا حلیم ہے۔"

"نگہبانی کرو سب نمازوں کی اور بیچ کی نماز کی اور کھڑے ہو اللہ کے حضور ادب سے۔"

"بے شک اللہ لوگوں پر فضل کرنے والا ہے مگر اکثر لوگ ناشکرے ہیں۔"

"اللہ خوب جانتا ہے ظالموں کو۔"

"بارہا کم جماعت غالب آئی ہے زیادہ گروہ پر اللہ کے حُکم سے

Marfat.com

اور اللہ صابروں کے ساتھ ہے۔"

تیسرا پارہ ——— سُورَۃُ الْبَقَرَۃِ

"یہ رسول ہیں کہ ہم نے اِن میں ایک کو دوسرے پر افضل کیا اِن میں کسی سے اَللہ نے کلام فرمایا اور کوئی وہ ہے جسے سب پر درجوں بلند کیا اور ہم نے مریم کے بیٹے عیسیٰ کو کھلی نشانیاں دیں اور پاکیزہ روح سے اس کی مدد کی۔"

"اے ایمان والو اللہ کی راہ میں ہمارے دیئے میں سے خرچ کرو وہ دِن آنے سے پہلے جس میں نہ خرید وفروخت ہے اور نہ کافروں کے لیے دوستی اور نہ شفاعت۔"

"اللہ ہے جس کے سوا کوئی معبود نہیں وہ آپ زندہ اوروں کو قائم رکھنے والا اُسے نہ اُونگھ آئے نہ نیند اُسی کا ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں۔"

"اُس کی کُرسی میں سمائے ہوئے ہیں آسمان وزمین اور اُسے بھاری نہیں اُن کی نگہبانی اور وہی ہے بلند بڑائی والا۔"

"اللہ والی ہے مسلمانوں کا اُنہیں اندھیریوں سے نوُر کی طرف نکالتا ہے اور کافروں کے لیے حمایتی شیطان ہیں وہ اُنہیں نُور سے اندھیریوں کی طرف نکالتے ہیں۔"

"اللہ راہ نہیں دکھاتا ظالموں کو۔"

وہ جو اپنے مال اللہ کی راہ میں خرچ کرتے ہیں پھر دینے پیچھے نہ احسان رکھیں نہ تکلیف دیں۔ اُن کا اَجر اُن کے رب کے پاس ہے۔

Marfat.com

اور انہیں نہ کچھ اندیشہ ہو اور نہ کچھ غم ۔ اچھی بات کہنا اور درگذر کرنا اس خیرات سے بہتر ہے جس کے بعد ستانا ہو اور اللہ بے پرواہ حلم والا ہے"

"اے ایمان والو اپنے صدقے باطل نہ کرو احسان رکھ کر اور ایذا دے کر اس کی طرح جو اپنا مال لوگوں کے دکھاوے کے لئے خرچ کرے اور اللہ اور قیامت پر ایمان نہ لائے ۔"

اللہ کافروں کو راہ نہیں دیتا ۔"

اے ایمان والو اپنی پاک کمائیوں میں سے کچھ دو اور اُس میں سے جو ہم نے تمہارے لئے زمین سے نکالا ۔"

"شیطان تمہیں اندیشہ دلاتا ہے مُحتاجی کا اور حُکم دیتا ہے بے حیائی کا اور اللہ تم سے وعدہ فرماتا ہے بخشش اور فضل کا ۔"

"اللہ حکمت دیتا ہے جسے چاہے اور جسے حکمت ملی اُسے بہت بھلائی ملی ۔"

"اگر خیرات اعلانیہ دو تو وہ کیا ہی اچھی بات ہے اور اگر چھپا کر فقیروں کو دو یہ تمہارے لئے سب سے بہتر ہے اور اس میں تمہارے کچھ گناہ گھٹیں گے ۔"

"اللہ ہلاک کرتا ہے سُود کو اور بڑھاتا ہے خیرات کو اور اللہ کو پسند نہیں آتا کوئی ناشُکرا بڑا گناہ گار"

"اگر قرض دار تنگی والا ہے تو اُسے مُہلت دو آسانی تک اور قرض اُس پر بالکل چھوڑ دینا تمہارے لئے اور بھلا ہے اگر جانو ۔"

"اے اِیمان والو جب تم ایک مُقرّرہ مُدّت تک کسی دَین کا لین دین کرو تو اُسے لکھ لو اور چاہیئے کہ تمہارے درمیان کوئی لکھنے والا ٹھیک

Marfat.com

ٹھیک لکھے اور لکھنے والا لکھنے سے انکار نہ کرے۔"

"جسے چاہے گا بخشے گا جسے چاہے گا عذاب دے گا۔ اور اللہ ہر چیز پر قادر ہے۔"

"اللہ کسی جان پر بوجھ نہیں ڈالتا مگر اُس کی طاقت بھر اُس کا فائدہ ہے جو اچھا کمایا اور اُس کا نقصان ہے جو بُرائی کمائی۔ اے رب ہمارے ہمیں نہ پکڑ اگر ہم بھولیں یا چوکیں اے رب ہمارے اور ہم پر بھاری بوجھ نہ رکھ جیسا تُو نے ہم سے اگلوں پر رکھا تھا۔ اے رب ہمارے اور ہم پر وہ بوجھ نہ ڈال جس کی ہمیں سہار نہ ہو اور ہمیں معاف فرما دے اور بخش دے اور ہم پر رحم کر تو ہمارا مولیٰ ہے تو کافروں پر ہمیں مدد دے۔"

تیسرا پارہ ——— سُورَۃُ اٰلِ عِمرَان

"وہی ہے جس نے تم پر یہ کتاب اُتاری اس کی کچھ آیتیں صاف معنیٰ رکھتی ہیں وہ کِتاب کی اصل ہیں اور دوسری وُہ ہیں جن کے معنیٰ میں اِشتباہ ہے وہ جن کے دلوں میں کجی ہے وہ اِشتباہ والی کے پیچھے پڑتے ہیں گمراہی چاہنے اور اُس کا پہلو ڈھونڈنے کو اور اس کا ٹھیک پہلو اللہ ہی کو معلوم ہے اور پُختہ علم والے کہتے ہیں ہم اس پر ایمان لائے سب ہمارے رَب کے پاس سے ہے اور نصیحت نہیں مانتے مگر عقل والے۔"

"اے رب ہمارے دل ٹیڑھے نہ کر بعد اس کے کہ تُو نے ہمیں ہدایت دی اور ہمیں اپنے پاس سے رحمت عطا کر بے شک تو ہے بڑا دینے والا۔"

Marfat.com

"بے شک اللہ کا وعدہ نہیں بدلتا۔"

"بے شک اللہ کے ہاں اسلام ہی دین ہے۔"

"بے شک اللہ جلد حساب لینے والا ہے۔"

"یوں عرض کر اے اللہ مُلک کے مالک تو جسے چاہے سلطنت دے اور جس سے چاہے سلطنت چھین لے اور جسے چاہے عزت دے اور جسے چاہے ذلت دے ساری بھلائی تیرے ہی ہاتھ ہے بے شک تو سب کچھ کر سکتا ہے۔"

"اگر تم اپنے جی کی بات چھپاؤ یا ظاہر کرو اللہ کو سب معلوم ہے اور جانتا ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے اور ہر چیز پر اللہ کا قابو ہے۔"

"تم فرما دو لوگو اگر تم اللہ کو دوست رکھتے ہو تو میرے فرماں بردار ہو جاؤ اللہ تمہیں دوست رکھے گا اور تمہارے گناہ بخش دے گا اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔"

اور وہ جو ایمان لائے اور اچھے کام کئے اللہ اُن کا نیگ اُنہیں بھرپور دے گا اور ظالم اللہ کو نہیں بھاتے۔"

"اور جو اسلام کے سوا کوئی دین چاہے گا وُہ ہرگز اُس سے قبول نہ کیا جائے گا اور وہ آخرت میں زیاں کاروں سے ہے۔"

چوتھا پارہ ——— سُورَۃُ اٰلِ عِمرَان

"تم ہرگز بھلائی کو نہ پہنچو گے جب تک راہِ خدا میں اپنی پیاری چیز نہ خرچ کرو۔"

Marfat.com

"بے شک سب میں پہلا گھر جو لوگوں کی عبادت کا مُقرّر ہوا وہ ہے جو مکّہ میں ہے برکت والا اور سارے جہاں کا رہنما۔"

"اور اللہ کی رسّی مضبوط تھام لو سب مِل کر آپس میں پھٹ نہ جانا۔"

"اللہ تم سے یوں ہی اپنی آیتیں بیان فرماتا ہے کہ کہیں تم ہدایت پاؤ۔"

"اور تم میں ایک گروہ ایسا ہونا چاہیئے کہ بھلائی کی طرف بلائیں اور اچھی بات کا حکم دیں اور بُری سے منع کریں اور یہی لوگ مُراد کو پہنچے۔"

"سب ایک سے نہیں کتابیوں میں کچھ وہ ہیں کہ حق پر قائم ہیں۔ اللہ کی آیتیں پڑھتے ہیں رات کی گھڑیوں میں اور سجدہ کرتے ہیں۔ اللہ اور پچھلے دن پر ایمان لاتے ہیں اور بھلائی کا حُکم اور بُرائی سے منع کرتے ہیں اور نیک کاموں پر دوڑتے ہیں اور یہ لوگ لائق ہیں۔"

"اے ایمان والو غیروں کو اپنا راز دار نہ بناؤ وہ تمہاری بُرائی میں کمی نہیں کرتے۔"

"اللہ اور رسُول صلّی اللہ علیہ وسلّم کے فرمانبردار رہو اِس اُمید پر کہ تم رحم کیے جاؤ۔"

"زمین میں چل کر دیکھو کیسا انجام ہوا جھٹلانے والوں کا۔"

"اللہ دوست نہیں رکھتا ظالموں کو۔"

"قریب ہے ہم شُکر والوں کو صلہ عطا کریں۔"

"اور جو کسی بات کا ارادہ پکّا کر لو تو اللہ پر بھروسہ کرو بے شک توکّل والے اللہ کو پیارے ہیں۔"

"اگر تمہاری مدد کرے اللہ تو کوئی تم پر غالب نہیں آسکتا

Marfat.com

اوراگر وہ تمہیں چھوڑ دے تو ایسا کون ہے جو پھر تمہاری مدد کرے اور مسلمانوں کو اللہ ہی پر پھروسہ چاہیئے۔"

" اور دنیا کی زندگی تو یہی دھوکے کا مال ہے۔"

"بے شک آسمانوں اور زمین کی پیدائش اور رات اور دن کی باہم بدلیوں میں نشانیاں ہیں عقل مندوں کے لئے۔"

چوتھا پارہ ——— سُورَۃُ النِّسَآءِ

"تو نکاح میں لاؤ جو عورتیں تمہیں خوش آئیں دو دو تین تین اور چار چار اور پھر اگر ڈرو کہ دو بیبیوں کو برابر نہ رکھ سکو گے تو ایک ہی کرو۔"

پانچواں پارہ ——— سُورَۃُ النِّسَآءِ

"اللہ چاہتا ہے کہ اپنے احکام تمہارے لئے بیان کر دے اور تمہیں اگلوں کی روشیں بتا دے اور تم پر اپنی رحمت سے رجوع فرمائے اور اللہ علم وحکمت والا ہے۔"

" اگر بچتے رہو کبیرہ گناہوں سے جن کی تمہیں ممانعت ہے تو تمہارے اور گناہ ہم بخش دیں گے اور تمہیں عزت کی جگہ داخل کریں گے۔"

"مرد افسر ہیں عورتوں پر اس لئے کہ اللہ نے اُن میں ایک کو دوسرے پر فضیلت دی اور اس لئے کہ مردوں نے اُن پر اپنے مال خرچ کئے تو نیک بخت عورتیں ادب والیاں ہیں۔ خاوند کے پیچھے حفاظت رکھتی ہیں جس طرح اللہ نے حفاظت کا حکم دیا۔"

Marfat.com

"اور اللہ کی بندگی کرو اور اُس کا شریک کسی کو نہ ٹھہراؤ اور ماں باپ سے بھلائی کرو اور رشتہ داروں اور یتیموں اور مُحتاجوں اور پاس کے ہمسائے اور دُور کے ہمسائے اور کروٹ کے ساتھی اور راہگیر اور اپنے باندی غلام سے بے شک اللہ کو خوش نہیں آتا کوئی اترانے والا، بڑائی مارنے والا۔"

"اللہ ایک ذرہ بھر ظُلم نہیں فرماتا اور اگر کوئی نیکی ہو تو اسے دونی کرتا اور اپنے پاس سے بڑا ثواب دیتا ہے۔"

اے ایمان والو نشہ کی حالت میں نماز کے پاس نہ جاؤ جب تک اتنا ہوش نہ ہو کہ جو کہو اسے سمجھو۔"

"جب تم لوگوں میں فیصلہ کرو تو انصاف کے ساتھ کرو۔"

"اے اِیمان والو حکم مانو اللہ کا اور حُکم مانو رسُول صلّی اللہ علیہ وسلّم کا اور اُن کا جو تم میں حکومت والے ہیں۔"

"اور ہم نے کوئی رسُول نہ بھیجا مگر اس لئے کہ اللہ کے حکم سے اُس کی اطاعت کی جائے اور اگر جب وہ اپنی جانوں پر ظلم کریں تو (اے محبوب) تمہارے حضور حاضر ہوں پھر اللہ سے معافی چاہیں اور رسُول (صلّی اللہ علیہ وسلّم) ان کی شفاعت فرمائے تو ضرور اللہ کو بہت توبہ قبُول کرنے والا مہربان پائیں۔ تمہارے رب کی قسم وُہ مُسلمان نہ ہونگے جب تک اپنے آپس کے جھگڑے میں تمہیں حاکم نہ بنائیں اور پھر جو کچھ تم حکم فرما دو اپنے دلوں میں اُس سے رکاوٹ نہ پائیں اور جی سے مان لیں۔"

"دنیا کا برتنا تھوڑا ہے اور ڈر والوں کے لئے آخرت اچھی اور تم پر دھاگے کے برابر ظُلم نہ ہوگا۔ تم جہاں کہیں ہو موت تمہیں

Marfat.com

آلے گی اگرچہ مَضبُوط قلعوں میں ہو۔"

"جس نے رسُول (صلی اللہ علیہ وسلّم) کا حُکم مانا، بیشک اُس نے اللہ کا حکم مانا۔"

"تو کیا غور نہیں کرتے قرآن میں اور اگر وُہ غیر خُدا کے پاس سے ہوتا تو ضرور اُس میں بہت اختلاف پاتے۔"

"اور جب تمہیں کوئی کسی لفظ سے سلام کرے تو تم اُس سے بہتر لفظ جواب میں کہو یا وہی کہہ دو۔"

"اے ایمان والو انصاف پر خوب قائم ہو جاؤ۔"

چھٹا پارہ ——— سُورَۃُ النِّسَآءِ

"اللہ پسند نہیں کرتا بُری بات کا اِعلان کرنا مگر مظلُوم سے اور اللہ سُنتا جانتا ہے۔"

"اور وہ جو اللہ اور اُس کے سب رسُولوں پر ایمان لائے اور اُن میں سے کسی پر ایمان میں فرق نہ کیا انہیں عنقریب اللہ اُن کے ثواب دے گا اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔"

"اے لوگو بے شک تمہارے پاس اللہ کی طرف سے واضح دلیل آئی اور ہم نے تمہاری طرف روشن نُور اُتارا۔ تو وہ جو اللہ پر ایمان لائے اور اُس کی رسّی مضبوط تھامی تو عنقریب اللہ انہیں اپنی رحمت اور فضل میں داخل کرے گا اور انہیں اپنی طرف سیدھی راہ دکھائے گا۔"

چھٹا پارہ ——— سُورَۃُ الْمَائِدَۃِ

"اے ایمان والو! اپنے قول پُورے کرو۔"

Marfat.com

"نیکی اور پرہیزگاری پر ایک دوسرے کی مدد کرو اور گناہ اور زیادتی پر باہم مدد نہ دو اور اللہ سے ڈرتے رہو بے شک اللہ کا عذاب سخت ہے۔"

"آج میں نے تمہارے لئے تمہارا دین کامل کر دیا اور تم پر اپنی نعمت پوری کر دی اور تمہارے لیئے اِسلام کو دین پسند کیا۔"

"اور یاد کرو اللہ کا احسان اپنے اوپر اور وہ عہد جو اُس نے تم سے لیا جب کہ تم نے کہا ہم نے سُنا اور مانا اور اللہ سے ڈرو بے شک اللہ دِلوں کی بات جانتا ہے۔ اے ایمان والو اَللہ کے حکم پر خُوب قائم ہو جاؤ انصاف کے ساتھ گواہی دیتے رہو اور تم کو کسی قوم کی عداوت اِس پر نہ اُبھارے کہ انصاف نہ کرو۔ اِنصاف کرو وہ پرہیزگاری سے زیادہ قریب ہے اور اللہ سے ڈرو بے شک اللہ کو تمہارے کاموں کی خبر ہے۔ ایمان والے نیکوکاروں سے اللہ کا وعدہ ہے کہ اُن کے لیے بخشش اور بڑا ثواب ہے۔"

"اے کِتاب والو بے شک تمہارے پاس ہمارے یہ رسول تشریف لائے کہ تم پر ظاہر فرماتے ہیں بہت سی وہ چیزیں جو تم نے کتاب میں چھپا ڈالی تھیں اور بہت سی معاف فرماتے ہیں بے شک تمہارے پاس اللہ کی طرف سے ایک نُور آیا اور روشن کتاب۔ اللہ اِس سے ہدایت دیتا ہے اُسے جو اللہ کی مرضی پر چلا سلامتی کے راستے اور انہیں اندھیریوں سے روشنی کی طرف لے جاتا ہے اپنے حُکم سے اور انہیں سیدھی راہ دِکھاتا ہے۔"

"بے شک کافر ہوئے وہ جنہوں نے کہا کہ اللہ مسیح بِن مریم ہی ہے

Marfat.com

اور یہودی اور نصرانی بولے کہ ہم اللہ کے بیٹے اور اُس کے پیارے ہیں تم فرما دو پھر تمہیں کیوں تمہارے گناہوں پر عذاب فرماتا ہے"

"اے ایمان والو اللہ سے ڈرو اور اُس کی طرف وسیلہ ڈھونڈو اور اس کی راہ میں جہاد کرو اس اُمید پر کہ فلاح پاؤ"

"بے شک انصاف والے اللہ کو پسند ہیں"

ساتواں پارہ ——— سُورَۃُ الْمَآئِدَۃِ

"اور جب سُنتے ہیں وہ جو رسُول کی طرف اُترا تو اُن کی آنکھیں دیکھو کہ آنسوؤں سے اُبل رہی ہیں اس لئے کہ وہ حق کو پہچان گئے کہتے ہیں اے رب ہمارے ہم ایمان لائے تو ہمیں حق کے گواہوں میں لکھ لے"

"اور وہ جنہوں نے کفر کیا اور ہماری آیتیں جھٹلائیں وہ ہیں دوزخ والے"

"اے ایمان والو حرام نہ ٹھہراؤ وہ ستھری چیزیں کہ اللہ نے تمہارے لیے حلال کیں اور حد سے نہ بڑھو بے شک حد سے بڑھنے والے اللہ کو ناپسند ہیں"

"اللہ تمہیں نہیں پکڑتا تمہاری غلط فہمی کی قسموں پر ہاں اُن قسموں پر گرفت فرماتا ہے جنہیں تم نے مضبوط کیا"

"اے ایمان والو شراب اور جوا اور بُت اور پانسے ناپاک ہی ہیں شیطانی کام تو ان سے بچتے رہنا کہ تم فلاح پاؤ"

"اللہ نیکوں کو دوست رکھتا ہے"

Marfat.com

"رسُول پر نہیں مگر حکم پہنچانا اور اللہ جانتا ہے جو تم ظاہر کرتے
اور جو تم چھپاتے ہو"

"اللہ سے ڈرتے رہو اے عقل والو کہ تم فلاح پاؤ"

ساتواں پارہ ——— سُورَۃُ الْاَنْعَامِ

"اور اُس سے بڑھ کر ظالم کون جو اللہ پر جھوٹ باندھے یا
اُس کی آیتیں جھٹلائے بے شک ظالم فلاح نہ پائیں گے"

"دُنیا کی زندگی نہیں مگر کھیل کود اور بے شک پچھلا گھر بھلا اُن کے لیے
جو ڈرتے ہیں تو کیا تمہیں سمجھ نہیں"

"ہم نہیں بھیجتے رسولوں کو مگر خوشی اور ڈر سُنانے تو جو ایمان لائے
اور سنورے اُن کو نہ کچھ اندیشہ نہ کچھ غم"

"جو ہماری آیتوں پر ایمان لاتے ہیں تو اُن سے فرماؤ تم پر سلام
تمہارے رب نے اپنے ذِمّہ کرم پر رحمت لازم کر لی ہے کہ تم میں کوئی نادانی سے
کچھ بُرائی کر بیٹھے پھر اس کے بعد توبہ کرلے اور سنور جائے تو بے شک
اللہ بخشنے والا مہربان ہے"

"اور وہی ہے جس نے تمہارے لیے تارے بنائے کہ ان سے راہ پاؤ
خشکی اور تری کے اندھیروں میں"

"بے کسی نمونہ کے آسمانوں اور زمین کا بنانے والا اور اُس کا
بچہ کہاں سے ہو حالانکہ اُس کی عورت نہیں اور اُس نے ہر چیز پیدا کی اور
وہ سب کچھ جانتا ہے"

"آنکھیں اُسے احاطہ نہیں کرتیں اور سب آنکھیں اُس کے احاطہ

Marfat.com

میں ہیں اور وہی ہے پُورا باطن پُورا خبردار۔"

"اور اُنہیں گالی نہ دو جن کو وہ اللہ کے سوا پُوجتے ہیں کہ وہ اللہ کی شان میں بے ادبی کریں گے زیادتی اور جہالت سے۔"

آٹھواں پارہ ——— سُورَۃُ الْاَنْعَامِ

"اور پوری ہے تیرے ربّ کی بات سچ اور انصاف میں اس کی باتوں کا کوئی بدلنے والا نہیں اور وہی ہے سُنتا جانتا۔"

"تیرا رب خوب جانتا ہے کہ کون بہکا اُس کی راہ سے اور وُہ خوب جانتا ہے ہدایت والوں کو۔"

"اور اُسے نہ کھاؤ جس پر اللہ کا نام نہ لیا گیا اور وہ بے شک حکم عدولی ہے۔"

"اور جسے اللہ راہ دِکھانا چاہے اُس کا سِینہ اسلام کے لیے کھول دیتا ہے۔"

"اور ہر ایک کے لیے اُن کے کاموں سے درجے ہیں اور تیرا رب ان کے اعمال سے بے خبر نہیں۔"

"اور یہ برکت والی کتاب ہم نے اُتاری تو اِس کی پیروی کرو اور پرہیزگاری کرو کہ تم پر رحم ہو۔"

"جو ایک نیکی لائے تو اس کے لئے اُس جیسی دس ہیں اور جو بُرائی لائے تو اسے بدلہ نہ ملے گا مگر اس کے برابر اور اُن پر ظُلم نہ ہوگا۔"

"تم فرماؤ بے شک میری نماز اور میری قُربانیاں اور میرا جینا اور میرا مرنا سب اللہ کے لئے ہے جو رب سارے جہان کا۔"

Marfat.com

آٹھواں پارہ ——— سُورَۃُ الْاَعْرَافِ

"دونوں (آدمؑ و حوّاؑ) نے عرض کی اے رب ہمارے ہم نے اپنا آپ بُرا کیا تو اگر تُو ہمیں نہ بخشے اور ہم پر رحم نہ کرے تو ہم ضرور نقصان والوں میں ہوئے"۔

"اے آدم کی اولاد اپنی زینت لو جب مسجد میں جاؤ اور کھاؤ اور پیو اور حد سے نہ بڑھو۔ بے شک حد سے بڑھنے والے اُس کو پسند نہیں۔"

"بے شک تمہارا رب اللہ ہے جس نے آسمان و زمین چھ دن میں بنائے پھر عرش پر استوا فرمایا جیسا اُس کی شان کے لائق ہے رات دن کو ایک دوسرے سے ڈھانکتا ہے کہ جلد اُسکے پیچھے لگا آتا ہے اور سُورج اور چاند اور تاروں کو بنایا سب اُس کے حُکم کے دبے ہوئے سُن لو اُسی کے ہاتھ ہے پیدا کرنا اور حکم دینا بڑی برکت والا ہے اللہ رب سارے جہاں کا۔ اپنے رب سے دُعا کرو گڑگڑاتے اور آہستہ۔"

"اور زمین میں فساد نہ پھیلاؤ اُس کے سنوارنے کے بعد اور اُس سے دُعا کرو ڈرتے اور طمع کرتے بے شک اللہ کی رحمت نیکوں سے قریب ہے"۔

نواں پارہ ——— سُورَۃُ الْاَعْرَافِ

"موسیٰؑ نے اپنی قوم سے فرمایا اللہ کی مدد چاہو اور صبر کرو بے شک زمین کا مالک اللہ ہے اپنے بندوں میں جسے چاہے وارث بنائے اور

Marfat.com

آخر میدان پرہیزگاروں کے ہاتھ ہے۔"

"اور میری رحمت ہر چیز کو گھیرے ہے تو عنقریب میں نعمتوں کو اُن کے لئے لکھ دوں گا جو ڈرتے اور زکوٰۃ دیتے ہیں اور وہ ہماری آیتوں پر ایمان لائے ہیں۔"

"اے محبوب (صلّی اللہ علیہ وسلّم) معاف کرنا اختیار کرو اور بھلائی کا حکم دو اور جاہلوں سے منہ پھیر لو۔"

"اور اے سُننے والے اگر شیطان تجھے کوئی کونچا دے تو اللہ کی پناہ مانگ بے شک وہی سُنتا جانتا ہے۔"

"اور جب قرآن پڑھا جائے تو اُسے کان لگا کر سُنو اور خاموش رہو کہ تم پر رحم ہو۔ اور اپنے رب کو اپنے دِل میں یاد کرو زاری اور ڈر سے اور بے آواز نکلے زبان سے صُبح اور شام اور غافلوں میں نہ ہونا۔"

نواں پارہ ——— سُورَۃُ الْاَنْفَالِ

"ایمان والے وہی ہیں کہ جب اللہ کو یاد کیا جائے اُن کے دِل ڈر جائیں اور جب اُن پر اُس کی آیتیں پڑھی جائیں اُن کا ایمان ترقی پائے اور اپنے رَب ہی پر بھروسہ کریں۔"

"جب تم اپنے رَب سے فریاد کرتے تھے تو اس نے تمہاری سُن لی کہ میں تمہیں مَدد دینے والا ہوں ہزار فرشتوں کی قطار سے اور یہ تو اللہ نے نہ کیا مگر تمہاری خوشی کو اور اس لئے کہ تمہارے دِل چین پائیں اور مدد نہیں مگر اللہ کی طرف سے بے شک اللہ غالب حکمت والا ہے۔"

"اور جو اللہ اور اُس کے رسُول سے مخالفت کرے تو بے شک اللہ

Marfat.com

کا عذاب سخت ہے۔"

"اور اے محبوب (صلّی اللہ علیہ وسلّم) وہ خاک جو تم نے پھینکی، تم نے نہ پھینکی تھی بلکہ اللہ نے پھینکی اور اس لیے کہ مُسلمانوں کو اِس سے اچّھا انعام عطا فرمائے بے شک اللہ سُنتا جانتا ہے۔"

"اے اِیمان والو اللہ اور رسول (صلّی اللہ علیہ وسلّم) کے بُلانے پر حاضر ہو جب رسول تمہیں اس چیز کے لیے بلائیں جو تمہیں زندگی بخشے گی۔"

"اے ایمان والو! اللہ اور رسول صلی اللہ علیہ وسلّم سے دَغا نہ کرو اور نہ اپنی امانتوں میں دانستہ خیانت اور جان رکھو کہ تمہارے مال اور تمہاری اولاد سب فتنہ ہے اور اللہ کے پاس بڑا ثواب ہے۔"

"اللہ کی خفیہ تدبیر سب سے بہتر ہے۔"

اور اللہ کا کام نہیں کہ انہیں عذاب کرے جب تک (اے محبوب) تم ان میں تشریف فرما ہو۔"

دَسواں پارہ ——— سُورَۃُ الْاَنْفَالِ

"اے ایمان والو جب کسی فوج سے تمہارا مقابلہ ہو تو ثابت قدم رہو اور اللہ کی بہت یاد کرو کہ تم مُراد کو پہنچو۔"

"اور کبھی تو دیکھے جب فرشتے کافروں کی جان نکالتے ہیں مار رہے ہیں اُن کے مُنہ پر اور اُن کی پیٹھ پر اور چکھو آگ کا عذاب"۔ "یہ اس لئے کہ اللہ کسی قوم سے جو نعمت اُسے دی تھی بدلتا نہیں جب تک وہ خود بدل نہ جائیں۔"

"اگر تم کسی قوم سے دغا کا اندیشہ کرو تو اُن کا عہد ان کی طرف

Marfat.com

پھینک دو برابری پر۔ بے شک دغا والے اللہ کو پسند نہیں۔"

"اور وہ جو ایمان لائے اور ہجرت کی اور اللہ کی راہ میں لڑے اور جنہوں نے جگہ دی اور مدد کی وہی سچے ایمان والے ہیں۔ اُن کے لیے بخشش ہے اور عزت کی روزی۔"

دسواں پارہ ——— سُورَۃُ التَّوبَۃِ

"بے شک اللہ پرہیزگاروں کو دوست رکھتا ہے۔"

"اللہ جس کی چاہے توبہ قبول کرے اور اللہ علم و حکمت والا ہے۔"

"وہ جو ایمان لائے اور ہجرت کی اور اپنے مال و جان سے اللہ کی راہ میں لڑے اللہ کے یہاں اُن کا درجہ بڑا ہے اور وہی مُراد کو پہنچے۔"

"اللہ فاسقوں کو راہ نہیں دیتا۔"

"اور کیا اچھا ہوتا اگر وہ اس پر راضی ہوتے جو اللہ و رسول نے اُن کو دیا اور کہتے ہمیں اللہ کافی ہے اب دیتا ہے ہمیں اللہ اپنے فضل سے اور اللہ کا رسول ہمیں اللہ ہی کی طرف رغبت ہے۔"

زکوٰۃ تو انہیں لوگوں کے لیے ہے جو محتاج اور نرے نادار ہوں اور جو اسے تحصیل کر کے لائیں اور جن کے دلوں کو اسلام سے اُلفت دی جائے اور گردنیں چھڑوانے میں اور قرض داروں کو اور اللہ کی راہ میں اور مسافر کو یہ ٹھہرایا ہوا ہے اللہ کا اور اللہ علم و حکمت والا ہے۔"

"اور اُن میں کوئی وہ ہیں جنہوں نے اللہ سے عہد کیا تھا کہ اگر ہمیں اپنے فضل سے دے گا تو ہم ضرور خیرات کریں گے اور ہم ضرور بھلے آدمی ہو جائیں گے تو جب اللہ نے انہیں اپنے فضل سے دیا اُس میں

Marfat.com

بخل کرنے لگے اور مُنہ پھیر کر پلٹ گئے۔"

"تم اُن کی معافی چاہو یا نہ چاہو اگر تم ستّر بار۔ اُن کی معافی چاہو گے تو اللہ ہرگز اُنہیں نہیں بخشے گا یہ اِس لیے کہ وہ اللہ اور اُس کے رَسُول (صلّی اللہ علیہ وسلّم) سے مُنکر ہوئے اور اللہ فاسقوں کو راہ نہیں دیتا۔"

گیارھواں پارہ ——— سُورَۃُ التَّوبَۃِ

"(اے محبُوب) اُن کے مال میں سے زکوٰۃ تحصیل کر جس سے تم انہیں سُتھرا اور پاکیزہ کر دو اور اُن کے حق میں دُعائے خیر کرو بے شک تمہاری دُعا ان کے دلوں کا چین ہے اور اللہ سُنتا جانتا ہے۔"

کیا اُنہیں خبر نہیں کہ اللہ ہی اپنے بندوں کی توبہ قبول کرتا اور صَدقے خود اپنے دستِ قدرت میں لیتا ہے اور یہ کہ اللہ ہی توبہ قبُول کرنے والا مہربان ہے۔"

"بے شک اللہ نے مسلمانوں سے اُن کے مال اور جان خرید لیے ہیں اس بدلے پر کہ اُن کے لئے جنّت ہے۔"

"نبی اور ایمان والوں کو لائق نہیں کہ مُشرکوں کی بخشش چاہیں اگرچہ وہ رشتہ دار ہوں جب کہ اُنہیں کھُل چکا کہ وہ دوزخی ہیں۔"

"اور اللہ کی شان نہیں کہ کسی قوم کو ہدایت کر کے گمراہ فرمائے جب تک اُنہیں صاف نہ بتا دے کہ کس چیز سے اُنہیں بچنا ہے بے شک اللہ سب کچھ جانتا ہے۔"

"بے شک اللہ ہی کے لیے ہے آسمانوں اور زمین کی سلطنت جلاتا ہے

Marfat.com

اور مارتا ہے اور اللہ کے سوا نہ تمہارا کوئی والی اور نہ مددگار۔"

"اے ایمان والو اللہ سے ڈرو اور سچوں کے ساتھ ہو۔"

"بے شک اللہ نیکوں کا نیگ ضائع نہیں کرتا۔"

"اور جان رکھو کہ اللہ پرہیزگاروں کے ساتھ ہے۔"

"بے شک تمہارے پاس تشریف لائے تم میں سے وہ رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) جن پر تمہارا مشقت میں پڑنا گراں ہے۔ تمہاری بھلائی کے نہایت چاہنے والے مسلمانوں پر کمال مہربان۔"

گیارھواں پارہ ——— سُورَۃُ یُونُسُ

"وہی ہے جس نے سورج کو جگمگاتا بنایا اور چاند چمکتا اور اُس کے لیے منزلیں ٹھہرائیں کہ تم برسوں کی گنتی اور حساب جانو اللہ نے اُسے نہ بنایا مگر حق نشانیاں مُفصّل بیان فرماتا ہے علم والوں کیلئے۔

بے شک وہ جو ہمارے ملنے کی اُمید نہیں رکھتے اور دُنیا کی زندگی پسند کر بیٹھے اور اس پر مطمئن ہو گئے اور وہ جو ہماری آیتوں سے غفلت کرتے ہیں ان لوگوں کا ٹھکانہ دوزخ ہے بدلہ اُن کی کمائی کا۔"

"بے شک جو ایمان لائے اور اچھے کام کیے اُن کا رب اُن کے ایمان کے سبب اُنہیں راہ دے گا اُن کے نیچے نہریں بہتی ہونگی نعمت کے باغوں میں۔ اُن کی دُعا اس میں یہ ہوگی کہ اللہ تجھے پاکی ہے اور اُن کے مِلتے وقت خوشی کا پہلا بول سلام ہے اور اُن کی دُعا کا خاتمہ یہ ہے کہ سب خوبیوں والا اللہ جو رب ہے سارے جہان کا۔"

"اور جب آدمی کو تکلیف پہنچتی ہے ہمیں پکارتا ہے لیٹے اور

Marfat.com

بیٹھے اور کھڑے پھر جب ہم اُس کی تکلیف دُور کر دیتے ہیں چل دیتا گویا کبھی کسی تکلیف کے پہنچنے پر ہمیں پُکارا ہی نہ تھا۔"

"اور اللہ سلامتی کے گھر کی طرف پُکارتا ہے اور جسے چاہے سیدھی راہ چلاتا ہے۔"

"اور اس قرآن کی یہ شان نہیں کہ کوئی اپنی طرف سے بنالے بے اللہ کے اتارے۔ ہاں وہ اگلی کتابوں کی تصدیق ہے اور لوح میں جو کچھ لکھا ہے سب کی تفصیل ہے اس میں کچھ شک نہیں ہے پروردگار عالم کی طرف سے۔"

"اور تمہارا رب مُفسدوں کو خُوب جانتا ہے۔"

"بے شک اللہ لوگوں پر کچھ ظلم نہیں کرتا ہاں لوگ ہی اپنی جانوں پر ظلم کرتے ہیں۔"

"اور ہر اُمّت میں ایک رسُول ہوا جب اُن کا رسُول ان کے پاس آتا اُن پر انصاف کا فیصلہ کر دیا جاتا اور اُن پر ظلم نہ ہوتا۔"

"سُن لو بے شک اللہ ہی کا ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور زمین میں سن لو بے شک اللہ کا وعدہ سچا ہے مگر ان میں اکثر کو خبر نہیں وہ جلاتا اور مارتا ہے اور اسی کی طرف پھروگے۔

"اے لوگو تمہارے پاس تمہارے رب کی طرف سے نصیحت آئی اور دلوں کی صحت اور ہدایت اور رحمت ایمان والوں کے لیے۔"

"بے شک اللہ لوگوں پر فضل کرتا ہے مگر اکثر لوگ شُکر نہیں کرتے۔"

"سُن لو بے شک اللہ کے ولیوں پر نہ کچھ خوف ہے نہ کچھ غم۔ وہ جو ایمان لائے اور پرہیز گاری کرتے ہیں اُنہیں خُوش خبری ہے دُنیا کی

Marfat.com

زندگی میں اور آخرت میں اللہ کی باتیں بدل نہیں سکتیں یہی بڑی کامیابی ہے"

" وہی ہے جس نے تمہارے لئے رات بنائی کہ اس میں چین پاؤ اور دن بنایا جو تمہاری آنکھیں کھولتا ہے بے شک اِس میں نشانیاں ہیں۔ سننے والوں کے لیے"

"اور اللہ اپنی باتوں سے حق کو حق کر دکھاتا ہے۔ پڑے بُرا مانیں مجرم"

"اور اگر تجھے اللہ کوئی تکلیف پہنچائے تو اُس کا کوئی ٹالنے والا نہیں اُس کے سوا اور اگر تیرا بھلا چاہے تو اُس کے فضل کا رد کرنے والا کوئی نہیں اسے پہنچاتا ہے اپنے بندوں میں جسے چاہے اور وہی بخشنے والا مہربان ہے"

" تو جو راہ پر آیا وہ اپنے بھلے کو راہ پر آیا اور جو بہکا وہ اپنے بُرے کو بہکا"

گیارھواں پارہ ——— سُورَۃُ ھُودُ

"یہ ایک کِتاب ہے جس کی آیتیں حکمت بھری ہیں پھر تفصیل کی گئیں حکمت والے خبردار کی طرف سے"

بارھواں پارہ ——— سُورَۃُ ھُودُ

"اور زمین پر چلنے والا کوئی ایسا نہیں جس کا رزق اللہ کے ذِمّہ کرم پر نہ ہو"

" وہی ہے جس نے آسمانوں اور زمین کو چھ دن میں بنایا اور اُس کا

Marfat.com

عرش پانی پر تھا۔"

"مگر جنہوں نے صبر کیا اور اچھے کام کئے اُن کے لیئے بخشش اور بڑا ثواب ہے۔"

جو اللہ کی راہ سے روکتے ہیں اور اس میں کجی چاہتے ہیں اور وہی آخرت کے مُنکر ہیں۔"

"بے شک نیکیاں بُرائیوں کو مٹا دیتی ہیں۔"

بارھواں پارہ ——— سُورَۃُ یُوسُف

"یہ روشن کتاب کی آیتیں ہیں۔ بے شک ہم نے اِسے عربی قرآن اُتارا تاکہ تم سمجھو۔"

"اور اللہ اپنے کاموں پر غالب ہے مگر اکثر لوگ نہیں جانتے۔"

"اللہ دغا بازوں کا مکر نہیں چلنے دیتا۔"

تیرھواں پارہ ——— سُورَۃُ یُوسُف

"ہم جسے چاہیں درجوں بلند کریں اور ہر علم والے سے اُوپر ایک علم والا ہے۔"

"میرا یہ کُرتا لے جاؤ اِسے میرے باپ کے مُنہ پر ڈالو اُن کی آنکھیں کھُل جائیں گی۔"

تیرھواں پارہ ——— سُورَۃُ الرَّعْدِ

"بے شک اللہ کسی قوم سے اپنی نعمت نہیں بدلتا جب تک وہ

Marfat.com

اپنی حالت نہ بدل دیں اور جب اللہ کسی قوم سے بُرائی چاہے تو وہ پھر نہیں سکتی اور اُس کے سِوا اُن کا کوئی حمایتی نہیں۔"

"اور اللہ ہی کو سجدہ کرتے ہیں جتنے آسمانوں اور زمین میں ہیں خوشی سے خواہ مجبُوری سے۔"

"اللہ ہر چیز کا بنانے والا ہے اور وہ اکیلا سب پر غالب ہے۔"

"نصیحت وہی مانتے ہیں جنہیں عقل ہے وہ جو اللہ کا عہد پُورا کرتے ہیں اور قول باندھ کر پھرتے نہیں۔"

"اور وہ جنہوں نے صبر کیا اپنے رَب کی رضا چاہنے کو اور نماز قائم رکھی اور ہمارے دیئے سے ہماری رَاہ میں چُھپے اور ظاہر کچھ خرچ کیا اور بُرائی کے بدلے بھلائی کرکے ٹالتے ہیں اُنہیں کے لیے بھلے گھر کا نفع ہے!!"

"اور وہ جو اللہ کا عہد اُس کے پکّے ہونے کے بعد توڑتے اور جِس کے جوڑنے کو اللہ نے فرمایا اُسے قطع کرتے اور زمین میں فساد پھیلاتے ہیں اُن کا حصّہ لعنت ہی ہے اور اُن کا نصیبہ بُرا گھر۔"

"اللہ جِس کے لئے چاہے رزق کشادہ اور تنگ کرتا ہے۔"

"وہ جو ایمان لائے اور اُن کے دِل اللہ کی یاد سے چین پاتے ہیں سُن لو اللہ کی یاد ہی میں دلوں کا چین ہے۔"

"بے شک اللہ وَعدہ خلاف نہیں کرتا۔"

تیرھواں پارہ ——— سُورَۃُ اِبرَاھِیم

"ایک کتاب ہے کہ ہم نے تمہاری طرف اُتاری کہ تم لوگوں کو اندھیریوں سے اُجالے میں لاؤ۔"

Marfat.com

"اللہ ہے جس نے آسمان اور زمین بنائے اور آسماں سے پانی اتارا تو اُس سے کچھ پھل تمہارے کھانے کو پیدا کئے اور تمہارے لئے کشتی کو مسخر کیا کہ اُس کے حکم سے دریا میں چلے اور تمہارے لیے ندیاں مسخر کیں اور تمہارے لئے سورج اور چاند مسخر کئے جو برابر چل رہے ہیں اور تمہارے لئے رات اور دن مسخر کئے اور تمہیں بہت کچھ منہ مانگا دیا اور اگر اللہ کی نعمتیں گنو تو شمار نہ کر سکو گے۔ بے شک آدمی بڑا ظالم بڑا ناشکرا ہے۔"

چودھواں پارہ ——— سُورَۃُ الحِجر

"بے شک ہم نے اُتارا ہے یہ قرآن اور بے شک ہم خود اِس کے نگہبان ہیں"

"اور بے شک ہم نے آسمان میں بُرج بنائے اور اُسے دیکھنے والوں کے لیے آراستہ کیا۔"

"اور ہم نے زمین پھیلائی اور اس میں لنگر ڈالے اور اس میں ہر چیز اندازے سے اُگائی۔"

"اور کوئی چیز نہیں جس کے ہمارے پاس خزانے نہ ہوں اور ہم اُسے نہیں اُتارتے مگر ایک معلوم اندازے سے۔"

"اور ہم نے ہوائیں بھیجیں بادلوں کو بار ور کرنے والیاں تو ہم نے آسمان سے پانی اُتارا پھر وہ تمہیں پینے کو دیا اور تم کچھ اس کے خزانچی نہیں اور بیشک ہم ہی جِلائیں اور ہم ہی ماریں اور ہم ہی وارث ہیں۔"

"اور یاد کرو جب تمہارے رب نے فرشتوں سے فرمایا کہ میں

Marfat.com

آدمی کو بنانے والا ہوں بجتی مٹی سے جو بدبو دار سیاہ گارے سے ہے
تو جب میں اُسے ٹھیک کر لوں اور اُس میں اپنی طرف کی خاص معزز
رُوح پھُونک دُوں تو اُس کے لئے سجدہ میں گر پڑنا تو جتنے فرشتے تھے
سب کے سب سجدے میں گرے، سوائے ابلیس کے اُس نے سجدہ والوں
کا ساتھ نہ مانا فرمایا اے ابلیس تجھے کیا ہوا کہ سجدہ کرنے والوں سے
الگ رہا بولا مجھے زیبا نہیں کہ بشر کو سجدہ کروں جسے تو نے بجتی مٹی سے
بنایا جو سیاہ بدُودار گارے سے تھی ۔ فرمایا تو جنّت سے نکل جا کہ
تو مردُود ہے اور بے شک قیامت تک تجھ پر لعنت ہے ۔ بولا اے میرے
رَب تو مجھے مہلت دے اُس دِن تک کہ وہ اُٹھائے جائیں فرمایا
تو اُن میں ہے جن کو اُس معلوم وقت کے دِن تک مہلت ہے ۔ بولا:
اے میرے رَب قسم اس کی کہ تُو نے مجھے گمراہ کیا میں انہیں زمین میں بہلاوے
دوں گا اور ضرور میں ان سب کو بے راہ کر دوں گا مگر جو اُن میں تیرے
چُنے ہوئے بندے ہیں ۔ فرمایا یہ راستہ سیدھا میری طرف آتا ہے ۔
بے شک میرے بندوں پر تیرا کچھ قابُو نہیں سوا اُن گمراہوں کے جو
تیرا ساتھ دیں اور بے شک جہنّم ان سب کا وعدہ ہے ۔"

"اپنے رَب کی رحمت سے کون نا اُمید ہو مگر وہی جو گمراہ ہوئے"

"اور ہم نے آسمان اور زمین اور جو کچھ اُن کے درمیان ہے
عبث نہ بنایا اور بے شک قیامت آنے والی ہے تو تم اچھی
طرح درگذر کرو۔"

❖ ❖ ❖

Marfat.com

چودھواں پارہ ——— سُورَۃُ النَّحل

"اور چوپائے پیدا کئے ان میں تمہارے لئے گرم لباس اور منفعتیں ہیں اور ان میں سے کھاتے ہو۔"

"اور گھوڑے اور خچر اور گدھے کہ ان پر سوار ہو اور زینت کیلئے اور وہ پیدا کرے گا جس کی تمہیں خبر نہیں۔"

"اور اس نے تمہارے لئے مُسخّر کئے رات اور دِن اور سُورج اور چاند اور ستارے اُس کے حُکم کے باندھے ہیں بے شک اِس میں نشانیاں ہیں عقل مندوں کو۔ اور وہ جو تمہارے لئے زمین میں پیدا کیا رنگ برنگ بے شک اس میں نشانی ہے یاد کرنے والوں کو اور وہی ہے جس نے تمہارے لئے دریا مسخّر کیا کہ اس میں سے تازہ گوشت کھاتے ہو اور اس میں سے گہنا نکالتے ہو جسے پہنتے ہو اور تو اس میں کشتیاں دیکھے کہ پانی چیر کر چلتی ہیں اور اس لئے کہ تم اس کا فضل تلاش کرو اور کہیں احسان مانو۔"

"اور اس نے زمین میں لنگر ڈالے کہ کہیں تمہیں لے کر نہ کانپے اور ندیاں اور راستے کہ تم راہ پاؤ اور علامتیں اور ستارے سے وہ راہ پاتے ہیں۔ تو کیا جو بنائے وہ ایسا ہو جائے گا جو نہ بنائے تو کیا تم نصیحت نہیں مانتے اور اگر اللہ کی نعمتیں گِنو تو انہیں شمار نہ کر سکو گے۔ بے شک اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔"

اور جنہوں نے اللہ کی راہ میں اپنے گھر بار چھوڑے مظلوم ہو کر ضرور ہم انہیں دنیا میں اچھی جگہ دیں گے اور بے شک آخرت کا ثواب بہت بڑا ہے کسی طرح لوگ جانتے۔"

Marfat.com

"اور اللہ کی شان سب سے بلند اور وہی عزت و حکمت والا ہے"

" اور ہم نے تم پر یہ قرآن اُتارا کہ ہر چیز کا روشن بیان ہے اور ہدایت اور رحمت اور بشارت مُسلمانوں کو"

"بے شک اللہ حکم فرماتا ہے انصاف اور نیکی اور رشتہ داروں کے دینے کا اور منع فرماتا ہے بے حیائی اور بُری بات اور سرکشی سے تمہیں نصیحت فرماتا ہے کہ تم دھیان کرو"

" اور اللہ کا عہد پُورا کرو جب قول باندھو اور قسمیں مضبوط کر کے نہ توڑو اور تم اللہ کو اپنے اُوپر ضامن کر چکے ہو بے شک اَللہ تمہارے کام جانتا ہے"

"جو اچھا کام کرے مرد ہو یا عورت اور ہو مُسلمان تو ضرور ہم اسے اچھی زندگی جلائیں گے اور ضرور اُنہیں اُن کا نیگ دیں گے جو اُن کے سب سے بہتر کام کے لائق ہوں تو جب تم قرآن پڑھو تو اللہ کی پناہ مانگو شیطان مردود سے۔ بے شک اُس کا کوئی قابُو اُن پر نہیں جو اِیمان لائے اور اپنے رَب ہی پر بھروسہ رکھتے ہیں۔ اُس کا قابو تو انہیں پر ہے جو اس سے دوستی کرتے ہیں اور اُسے شریک ٹھہراتے ہیں"

"تو اللہ کی دی ہوئی روزی حلال پاکیزہ کھاؤ اور اللہ کی نعمت کا شُکر کرو اگر تم اس کو پوجتے ہو"

"اپنے رَب کی راہ کی طرف بُلاؤ پکّی تدبیر اور اچھّی نصیحت سے اور اُن سے اِس طریقہ پر بحث کرو جو سب سے بہتر ہو"

"بے شک اَللہ اُن کے ساتھ ہے جو ڈرتے ہیں اور جو نیکیاں کرتے ہیں"

Marfat.com

پندرھواں پارہ ـــــ سُورَۃُ بَنِی اِسرَآءِیل

"پاکی ہے اُسے جو اپنے بندے کو راتوں رات لے گیا مسجد حرام سے مسجد اقصٰی تک جس کے گرد اگرد ہم نے برکت رکھی کہ ہم اُسے اپنی عظیم نشانیاں دکھائیں بے شک وہ سُنتا دیکھتا ہے۔"

"اگر تم بھلائی کروگے اپنا بھلا کروگے اور اگر بُرا کروگے تو اپنا۔"

"بے شک یہ قرآن وہ راہ دکھاتا ہے جو سب سے سیدھی ہے اور خوشی سُناتا ہے ایمان والوں کو جو اچھے کام کریں کہ اُن کے لیے بڑا ثواب ہے۔"

"جو راہ پر آیا وہ اپنے ہی بھلے کو راہ پر آیا اور جو بہکا تو اپنے ہی بُرے کو بہکا اور کوئی بوجھ اُٹھانے والی جان دوسرے کا بوجھ نہ اُٹھائے گی اور ہم عذاب کرنے والے نہیں جب تک رسُول نہ بھیج لیں۔"

"اور ماں باپ کے ساتھ اچھا سلوک کرو اگر تیرے سامنے اُن میں ایک یا دونوں بڑھاپے کو پہنچ جائیں تو اُن سے ہوں نہ کہنا اور اُن سے تعظیم کی بات کہنا اور اُن کے لیے عاجزی کا بازو بچھا نرم دلی سے اور عرض کر کہ اے میرے رب تو اِن دونوں پر رحم کر جیسا کہ ان دونوں نے مجھے بچپن میں پالا۔"

"اور رشتہ داروں کو اُن کا حق دے اور مسکین اور مسافر کو اور فضول نہ اُڑا بے شک اُڑانے والے شیطان کے بھائی ہیں اور شیطان اپنے رب کا بڑا ناشکرا ہے۔"

اور بدکاری کے پاس نہ جاؤ بے شک وہ بے حیائی ہے اور بہت ہی

Marfat.com

بُری راہ۔"

"اور ماپو تو پورا ماپو اور برابر ترازو سے تولو یہ بہتر ہے اور اس کا انجام اچھا۔"

"اور زمین میں اترا تا نہ چل بے شک ہرگز زمین نہ چیر ڈالے گا اور ہرگز بلندی میں پہاڑوں کو نہ پہنچے گا۔"

"اور بے شک ہم نے اولادِ آدم کو عزت دی اور اُن کو خشکی اور تری میں سوار کیا اور اُن کو ستھری چیزیں روزی دیں اور ان کو اپنی بہت مخلوق سے اَفضل کیا۔"

"جو اس زندگی میں اندھا ہو وہ آخرت میں اندھا ہے اور بھی زیادہ گمراہ۔"

"اور تم ہمارا قانون بدلتا نہ پاؤ گے نماز قائم رکھو سُورج ڈھلنے سے رات کی اندھیری تک اور صُبح کا قُرآن بے شک صُبح کے قرآن میں فرشتے حاضر ہوتے ہیں اور رات کے کچھ حصّے میں تہجد کرو یہ خاص تمہارے لیے زیادہ ہے۔ قریب ہے کہ تمہیں تمہارا رب ایسی جگہ کھڑا کرے جہاں سب تمہاری حمد کریں۔"

"اور فرماؤ کہ حق آیا اور باطل مٹ گیا بے شک باطِل کو مٹنا ہی تھا۔ اور ہم قرآن میں اُتارتے ہیں وہ چیز جو ایمان والوں کے لیے شِفا اور رحمت ہے اور اس سے ظالموں کو نقصان ہی بڑھتا ہے اور جب ہم آدمی پر احسان کرتے ہیں منہ پھیر لیتا ہے اور اپنی طرف دُور ہٹ جاتا ہے اور جب اسے بُرائی پہنچے تو نا اُمید ہو جاتا ہے۔ تم فرماؤ سب اپنے کینڈے پر کام کرتے ہیں تو تمہارا رب خُوب جانتا ہے کون زیادہ راہ پر

Marfat.com

اور تم سے رُوح کو پوچھتے ہیں تم فرماؤ روح میرے ربّ کے حکم سے ایک چیز ہے اور تمہیں عِلم نہ مِلا مگر تھوڑا۔"

"تم فرماؤ اگر آدمی اور جن سب اِس بات پر مُتّفق ہو جائیں کہ اس قرآن کی مانند لے آئیں تو اس کا مثل نہ لا سکیں گے اگرچہ ان میں ایک دوسرے کا مددگار ہو۔ اور بے شک ہم نے لوگوں کے لیے اِس قرآن میں ہر قسم کی مثل طرح طرح بیان فرمائی تو اکثر آدمیوں نے نہ مانا مگر ناشکری کرنا۔"

"اور ہم نے قرآن کو حق ہی کے ساتھ اُتارا اور حق ہی کے لئے اُترا اور ہم نے تمہیں نہ بھیجا مگر خوشی اور ڈر سُنانے والا اور قرآن ہم نے جُدا جُدا کرکے اُتارا کہ تم اسے لوگوں پر ٹھہر ٹھہر کر پڑھو۔ اور ہم نے اسے بتدریج رَہ رَہ کر اُتارا تم فرماؤ کہ تم لوگ اِس پر ایمان لاؤ یا نہ لاؤ۔"

"تم فرماؤ اللہ کہہ کر پکارو یا رحمٰن کہہ کر جو کہہ کر پکارو سب اُسی کے اچھے نام ہیں اور اپنی نماز نہ بہت آواز سے پڑھو نہ بالکل آہستہ اور اِن دونوں کے بیچ میں راستہ چاہو۔"

"اور یوں کہو سب خوبیاں اللہ کو جس نے اپنے لئے بچّہ اختیار نہ فرمایا اور بادشاہی میں کوئی اُس کا شریک نہیں اور کمزوری سے کوئی اس کا حمایتی نہیں اور اُس کی بڑائی بولنے کو تکبیر کہو۔"

پندرھواں پارہ ——— سُورَۃُ الکَھف

"اور اس کا کہا نہ مانو جس کا دل ہم نے اپنی یاد سے غافل کر دیا

Marfat.com

اور وہ اپنی خواہش کے پیچھے چلا اور اس کا کام حد سے گذر گیا۔"

"مال اور بیٹے یہ جیتی دُنیا کا سنگھار ہے اور باقی رہنے والی اچھی باتیں اُن کا ثواب تمہارے رَب کے یہاں بہتر اور وہ اُمیدیں سب سے بھلی۔"

"اور بے شک ہم نے لوگوں کے لئے اِس قرآن میں ہر قسم کی مثل طرح طرح بیان فرمائی اور آدمی ہر چیز سے بڑھ کر جھگڑالو ہے۔"

سولہواں پارہ ——— سُورَۃُ الکَھفِ

"بے شک ہم نے کافروں کی مہمانی کو جہنّم تیار کر رکھی ہے۔ تم فرماؤ کیا ہم تمہیں بتا دیں کہ سب سے بڑھ کر ناقِص عمل کِن کے ہیں۔ اُن کے جِن کی ساری کوشش دنیا کی زندگی میں گم ہو گئی اور وہ اِس خیال میں ہیں کہ ہم اچھا کام کر رہے ہیں۔"

"بے شک جو ایمان لائے اور اچھے کام کئے فردوس کے باغ اُن کی مہمانی ہے۔"

"تم فرما دو اگر سمندر میرے رَب کی باتوں کے لیے سیاہی ہو تو ضرور سمندر ختم ہو جائے گا اور میرے رَب کی باتیں ختم نہ ہوں گی اگرچہ ہم ویسا ہی اور اُس کی مدد کو لے آئیں۔"

"تم فرماؤ ظاہر صُورت بشری میں تو میں تم جیسا ہوں مجھے وحی آتی ہے کہ تمہارا معبُود ایک ہی معبُود ہے تو جسے اپنے رَب سے ملنے کی اُمید ہو اُسے چاہیئے کہ نیک کام کرے اور اپنے رَب کی بندگی میں کسی کو شریک نہ ٹھہرائے۔

Marfat.com

سولھواں پارہ ——— سُورَۃُ مَریَمُ

جب کِسی کام کا حکم فرماتا ہے تو یوں ہی کہ اُس سے فرماتا ہے ہو جا وہ فوراً ہو جاتا ہے۔"

"اور آدمی کہتا ہے کیا جب میں مر جاؤں گا تو ضرور عنقریب جِلا کر نکالا جاؤں گا اور کیا آدمی کو یاد نہیں کہ ہم نے اس سے پہلے اُسے بنایا اور وُہ کچھ نہ تھا۔"

"تو ہم نے یہ قرآن تمہاری زبان میں یوں ہی آسان فرمایا کہ تم اِس سے ڈر والوں کو خوش خبری دو اور جھگڑالو لوگوں کو اس سے ڈر سُناؤ اور ہم نے اِن سے پہلے کتنی سنگتیں کھپائیں کیا تم ان میں کسی کو دیکھتے ہو یا اُن کی بھنک سُنتے ہو۔"

سولھواں پارہ ——— سُورَۃُ طٰہٰ

"(اے محبُوب) ہم نے تم پر یہ قرآن اِس لئے نہ اُتارا کہ تم مُشقّت میں پڑو ہاں اُس کو نصیحت جو ڈر رکھتا ہو۔"

"عرض کی اے میرے رَب میرے لئے میرا سینہ کھول دے اور میرے لیے میرا کام آسان کر۔

"اور میری زبان کی گرہ کھول دے کہ وہ میری بات سمجھیں اور میرے لیے میرے گھر والوں میں سے ایک وزیر کر دے وہ کون میرا بھائی ہارُون اس سے میری کمر مضبوط کر اور اُسے میرے کام میں شریک کر کہ ہم بکثرت تیری پاکی بولیں۔ اور بکثرت تیری یاد کریں۔ بے شک تو ہمیں دیکھ رہا ہے

Marfat.com

فرمایا اے موسیٰ تیری مانگ تجھے عطا ہوئی "

" اور جس نے میری یاد سے مُنہ پھیرا تو بے شک اُس کے لیے تنگ زندگانی ہے اور ہم اُسے قیامت کے دن اَندھا اُٹھائیں گے "

" اور اپنے رَب کو سراہتے ہوئے اُس کی پاکی بولو سُورج چمکنے سے پہلے اور اس کے ڈوبنے سے پہلے اور رات کی گھڑیوں میں اُس کی پاکی بولو اور دِن کے کِنارو ں پر اس اُمید پر کہ تم راضی ہو "

" اور اپنے گھر والوں کو نماز کا حکم دے اور خود اُس پر ثابت رہ "

سترھواں پارہ ——— سُورَۃُ الْاَنْبِیَآءِ

" لوگوں کا حساب نزدیک اور وُہ غفلت میں منہ پھیرے ہیں۔ جب اُن کے رَب کے پاس سے اُنہیں کوئی نئی نصیحت آتی ہے تو اسے نہیں سنتے مگر کھیلتے ہوئے "

" اے لوگو عِلم والوں سے پوچھو اگر تمہیں عِلم نہ ہو "

" اور ہم نے تم سے پہلے کوئی رسُول نہ بھیجا مگر یہ کہ ہم اُس کی طرف وحی فرماتے ہیں کہ میرے سوا کوئی معبود نہیں تو مجھی کو پُوجو " " اور ہم نے ہر جاندار چیز پانی سے بنائی "

" اور ہم نے تم سے پہلے کسی آدمی کے لیے دُنیا میں ہمیشگی نہ بنائی تو کیا اگر تم انتقال فرماؤ تو یہ ہمیشہ رہیں گے ۔ ہر جان کو موت کا مزا چکھنا ہے اور ہم تمہاری آزمائش کرتے ہیں بُرائی اور بھلائی سے جانچنے کو اور ہماری ہی طرف تمہیں لوٹ کر آنا ہے "

" آدمی جلد باز بنایا گیا ہے "

Marfat.com

"بے شک تم سے اگلے رسُولوں کے ساتھ ٹھٹھا کیا گیا تو مسخری کرنے والوں کا ٹھٹھا اُنہیں کو لے بیٹھا۔"

"اور ہم عدل کی ترازوئیں رکھیں گے قیامت کے دِن تو کسی جان پر کچھ ظلم نہ ہوگا اور اگر کوئی چیز رائی کے دانہ کے برابر ہو تو ہم اُسے لے آئیں گے اور ہم کافی ہیں حساب کو۔"

"اور ایوّب کو (یاد کرو) جب اُس نے اپنے رَب کو پُکارا کہ مجھے تکلیف پہنچی اور تو سب مہر والوں سے بڑھ کر مہر والا ہے تو ہم نے اُس کی دُعا سن لی تو ہم نے دُور کر دی جو تکلیف اُسے تھی۔"

"اور ذُوالنُّون کو (یاد کرو) جب چلا غصّہ میں بھرا تو گمان کیا کہ ہم اُس پر تنگی نہ کریں گے تو اندھیریوں میں پکارا کوئی معبُود نہیں سوا تیرے۔ پاکی ہے تجھ کو بے شک مجھ سے بے جا ہوا۔ تو ہم نے اُس کی پُکار سُن لی اور اُسے غم سے نجات بخشی اور ایسی ہی نجات دیں گے مسلمانوں کو۔"

"بے شک یہ قرآن کافی ہے عبادت والوں کو اور ہم نے تمہیں نہ بھیجا مگر رحمت سارے جہاں کے لئے۔"

سترھواں پارہ ——— سُورَۃُ الحَجّ

"اے لوگو اپنے رَب سے ڈرو بے شک قیامت کا زلزلہ بڑی سخت چیز ہے۔"

"اور جو اللہ کے نشانوں کی تعظیم کرے تو یہ دِلوں کی پرہیزگاری سے ہے۔"

Marfat.com

"اللہ کو ہرگز نہ اُنکے گوشت پہنچتے ہیں نہ اُن کے خون ہاں تمہاری پرہیزگاری اُس تک بارِیاب ہوتی ہے۔"

"اور وہی ہے جس نے تمہیں زندہ کیا پھر تمہیں مارے گا۔ پھر تمہیں جلائے گا بے شک آدمی بڑا ناشکرا ہے۔"

"اللہ چُن لیتا ہے فرشتوں میں سے رسُول اور آدمیوں میں سے بے شک اللہ سُنتا دیکھتا ہے۔"

"اے ایمان والو! رکوع اور سجدہ کرو اور اپنے رَب کی بندگی کرو اور بھلے کام کرو اس اُمید پر کہ تمہیں چھٹکارا ہو۔ اور اللہ کی راہ میں جہاد کرو جیسا حق ہے جہاد کرنے کا اس نے تمہیں پسند کیا اور تم پر دین میں کچھ تنگی نہ رکھی۔ تمہارے باپ ابراہیمؑ کا دین اللہ نے تمہارا نام مسلمان رکھا ہے۔ اگلی کتابوں میں اور اس قرآن میں تاکہ رسُول (صلّی اللہ علیہ وسلّم) تمہارا نگہبان و گواہ ہو اور تم اور لوگوں پر گواہی دو تو نماز برپا رکھو اور زکوٰۃ دو اور اللہ کی رسّی مضبُوط تھام لو وہ تمہارا مولیٰ ہے تو کیا ہی اچھا مولیٰ اور کیا ہی اچھا مددگار۔"

اٹھارھواں پارہ ——— سُورَۃُ الْمُؤْمِنُوْن

"بے شک مُراد کو پہنچے ایمان والے جو اپنی نماز میں گڑگڑاتے ہیں اور وہ جو کسی بے ہودہ بات کی طرف التفات نہیں کرتے اور وہ کہ زکوٰۃ دینے کا کام کرتے ہیں اور وہ جو اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کرتے ہیں۔ مگر اپنی بیبیوں یا شرعی باندیوں پر جو اُن کے ہاتھ کی ملک ہیں کہ اُن پر کوئی ملامت نہیں تو جو ان دو کے سوا کچھ اور چاہے وہ حد سے

Marfat.com

بڑھنے والے ہیں اور وہ جو اپنی امانتوں اور اپنے عہد کی رعایت کرتے ہیں اور وہ جو اپنی نمازوں کی نگہبانی کرتے ہیں یہی لوگ وارث ہیں کہ فردوس کی میراث پائیں گے وہ اس میں ہمیشہ رہیں گے۔"

"اور بے شک ہم نے آدمی کو چنی ہوئی مٹی سے بنایا پھر اسے پانی کی بوند کیا ایک مضبوط ٹھہراؤ میں پھر ہم نے اُس پانی کی بوند کو خون کی پھٹک کیا پھر خون کی پھٹک کو گوشت کی بوٹی پھر گوشت کی بوٹی کو ہڈیاں پھر اِن ہڈیوں پر گوشت پہنایا پھر اُسے اور صورت میں اٹھان دی تو بڑی برکت والا ہے اللہ سب سے بہتر بنانے والا ہے۔ پھر اُس کے بعد تم ضرور مرنے والے ہو پھر تم سب قیامت کے دِن اُٹھائے جاؤ گے۔"

"اور ہم نے آسمان سے پانی اُتارا ایک اندازہ پر پھر اُسے زمین میں ٹھہرایا اور بے شک ہم اِس کے لے جانے پر قادر ہیں۔"

"اللہ نے کوئی بچہ اِختیار نہ کیا اور نہ اُس کے ساتھ کوئی دوسرا خُدا یوں ہوتا تو ہر خدا اپنی مخلوق لے جاتا اور ضرور ایک دوسرے پر اپنی تَعَلّی چاہتا۔ پاکی ہے اللہ کو ان باتوں سے جو یہ بناتے ہیں۔"

"تو جن کی تولیں بھاری ہوئیں وہی مُراد کو پہنچے اور جن کی تولیں ہلکی پڑیں وہی ہیں جنہوں نے اپنی جانیں گھاٹے میں ڈالیں ہمیشہ دوزخ میں رہیں گے۔"

اٹھارھواں پارہ ——— سُورَۃُ النُّورِ

"اے اِیمان والو شیطان کے قدموں پر نہ چلو اور جو شیطان کے قدموں پر چلے تو وہ تو بے حیائی اور بُری ہی بات بتائے گا اور اگر

Marfat.com

اللہ کا فضل اور اُس کی رحمت تم پر نہ ہوتی تو تم میں کوئی بھی کبھی ستھرا نہ ہوسکتا۔ ہاں اللہ ستھرا کر دیتا ہے جسے چاہے اور اللہ سُنتا جانتا ہے۔"

اے ایمان والو اپنے گھروں کے سِوا اور گھروں میں نہ جاؤ جب تک اجازت نہ لے لو اور ان کے ساکنوں پر سلام نہ کر لو یہ تمہارے لئے بہتر ہے کہ تم دھیان کرو۔"

"اور چاہیئے کہ بچے رہیں وہ جو نکاح کا مقدور نہیں رکھتے یہاں تک کہ اللہ مقدور والا کر دے اپنے فضل سے۔"

اور بے شک ہم نے اُتاریں تمہاری طرف روشن آیتیں اور کچھ اُن لوگوں کا بیان جو تم سے پہلے ہو گذرے اور ڈر والوں کے لئے نصیحت۔"

"اللہ نُور ہے آسمانوں اور زمین کا۔"

"جسے اللہ نُور نہ دے اُس کے لئے کہیں نُور نہیں کیا تم نے نہ دیکھا کہ اللہ کی تسبیح کرتے ہیں جو آسمانوں اور زمین میں ہیں اور پرندے پَر پھیلائے۔ سب نے جان رکھی ہے اپنی نماز اور اپنی تسبیح اور اللہ اُن کے کاموں کو جانتا ہے۔"

"مسلمانوں کی بات تو یہی ہے جب اللہ اور رسُول کی طرف بلائے جائیں کہ رسُول اُن میں فیصلہ فرمائے کہ عرض کریں ہم نے سُنا اور حکم مانا اور یہی لوگ مُراد کو پہنچے اور جو حکم مانے اللہ اور اُسکے رسُول صلّی اللہ علیہ وسلّم کا اور اللہ سے ڈرے اور پرہیزگاری کرے تو یہی لوگ کامیاب ہیں۔"

"جب کسی گھر میں جاؤ تو اپنوں کو سلام کرو ملتے وقت کی اچھی دُعا اللہ کے پاس سے مُبارک پاکیزہ اللہ یونہی بیان فرماتا ہے تم سے آیتیں کہ تمہیں سمجھ ہو۔"

Marfat.com

اُنیسواں پارہ ——— سُورَۃُ الفُرقَان

اُس دِن سچّی بادشاہی رحمٰن کی ہے اور وہ دِن کافروں پر سخت ہے اور جِس دِن ظالم اپنے ہاتھ چبا چبالے گا کہ ہائے کسی طرح سے میں نے رسُول (صلّی اللہ علیہ وسلّم) کے ساتھ راہ لی ہوتی۔ وائے خرابی میری ہائے کسی طرح میں نے فلانے کو دوست نہ بنایا ہوتا بے شک اُس نے مجھے بہکا دیا میرے پاس آئی ہوئی نصیحت سے اور شیطان آدمی کو بے مدد چھوڑ دیتا ہے۔"

اور کافر بولے قرآن اُن پر ایک ساتھ کیوں نہ اُتار دیا۔ ہم نے یوں ہی بتدریج اِسے اُتارا ہے کہ اِس سے تمہارا دل مضبوط کریں اور ہم نے اِسے ٹھہر ٹھہر کر پڑھا۔"

" اور وہی ہے جس نے رات کو تمہارے لئے پردہ کیا اور نیند کو آرام، اور دن بنایا اُٹھنے کے لئے اور وہی ہے جس نے ہوائیں بھیجیں اپنی رحمت کے آگے مژدہ سناتی ہوئی اور ہم نے آسمان سے پانی اُتارا پاک کرنے والا۔"

" اور وہی ہے جِس نے مِلے ہوئے رواں کئے دو سمندر۔ یہ میٹھا ہے نہایت شیریں اور یہ کھاری ہے نہایت تلخ اور ان کے بیچ میں پردہ رکھا اور روکی ہوئی آڑ اور وہی ہے جس نے پانی سے بنایا آدمی پھر اُس کے رشتے اور سُسرال مقرر کی اور تمہارا رب قدرت والا ہے۔"

" اور رحمٰن کے وہ بندے کہ زمین پر آہستہ چلتے ہیں اور جب جاہل اُن سے بات کرتے ہیں تو کہتے ہیں بس سَلَام اور وہ جو رات کاٹتے ہیں اپنے رَب کے لئے سجدے اور قیام میں۔"

Marfat.com

"اور وہ کہ جب خرچ کرتے ہیں نہ حد سے بڑھیں اور نہ تنگی کریں اور ان دونوں کے بیچ اعتدال پر رہیں"

"جو توبہ کرے اور ایمان لائے اور اچھا کام کرے تو ایسوں کی برائیوں کو اللہ بھلائیوں سے بدل دے گا اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔ اور جو توبہ کرے اور اچھا کام کرے تو وہ اللہ کی طرف رجوع لایا جیسی چاہیئے تھی اور جو جھوٹی گواہی نہیں دیتے اور جب بیہودہ پر گذرتے ہیں اپنی عزت سنبھالے گذر جاتے ہیں۔ اور وہ کہ جب انہیں اُن کے رب کی آیتیں یاد دلائی جائیں تو اُن پر بہرے اندھے ہو کر نہیں گرتے۔ اور وہ جو عرض کرتے ہیں اے ہمارے رب ہمیں دے ہماری بیبیوں اور ہماری اولاد سے۔ آنکھوں کی ٹھنڈک اور ہمیں پرہیزگاروں کا پیشوا بنا۔ اُن کو جنت کا سب سے اُونچا بالاخانہ انعام ملے گا بدلہ اُن کے صبر کا اور وہاں مجرے اور سلام کے ساتھ اُن کی پیشوائی ہوگی ہمیشہ اُس میں رہیں گے کیا ہی اچھی ٹھہرنے اور بسنے کی جگہ"

اُنیسواں پارہ ——— سُورَۃُ الشُّعَرَآء

"موسیٰؑ نے اُن سے فرمایا ڈالو جو تمہیں ڈالنا ہے تو انہوں نے اپنی رسیاں اور لاٹھیاں ڈالیں اور بولے فرعون کی عزت کی قسم بے شک ہماری ہی جیت ہے تو موسیٰؑ نے اپنا عصا ڈالا جبھی وہ اُن کی بناوٹوں کو نگلنے لگا۔ اب سجدہ میں گرے جادوگر بولے ہم ایمان لائے اُس پر جو سارے جہاں کا رب ہے"

Marfat.com

"اور بے شک یہ قرآن رَبّ العالمین کا اُتارا ہوا ہے۔ اسے رُوحُ الاَمین لے کر اُترا تمہارے دل پر کہ تم ڈر سُناؤ۔ روشن عربی زبان میں اور بے شک اس کا چرچا اگلی کتابوں میں ہے۔"

"اور اگر ہم اسے کسی غیر عربی شخص پر اُتارتے کہ وہ انہیں پڑھ کر سُناتا جب بھی اس پر ایمان نہ لاتے۔"

"اور ہم نے کوئی بستی ہلاک نہ کی جسے ڈر سُنانے والے نہ ہوں نصیحت کے لئے اور ہم ظلم نہیں کرتے۔"

اُنیسواں پارہ ——— سُورَۃُ النّمل

"یہ آیتیں ہیں قُرآن اور روشن کِتاب کی۔ ہدایت اور خُوش خبری ایمان والوں کو وہ جو نماز برپا رکھتے ہیں اور زکوٰۃ دیتے ہیں اور وہ آخرت پر یقین رکھتے ہیں۔"

"ہم نے داؤدؑ اور سلیمانؑ کو بڑا عِلم عطا فرمایا اور دونوں نے کہا سب خُوبیاں اللہ کو جس نے ہمیں اپنے بہت سے ایمان والے بندوں پر فضیلت بخشی۔"

بیسواں پارہ ——— سُورَۃُ النّمل

"تم فرماؤ زمین میں چل کر دیکھو کیسا ہوا انجام مجرموں کا اور تم ان پر غم نہ کھاؤ اور اُن کے فکر سے دِل تنگ نہ ہو۔"

"اور بے شک تیرا رَب فضل والا ہے آدمیوں پر لیکن اکثر آدمی حق نہیں مانتے۔"

Marfat.com

"اور جس دن پھونکا جائے گا صُور تو گھبرا جائیں گے جتنے آسمانوں میں ہیں اور جتنے زمین میں ہیں مگر جسے خدا چاہے اور سب اُس کے حضور حاضر ہونگے عاجزی کرتے اور تُو دیکھے گا پہاڑوں کو خیال کرے گا کہ وہ جمے ہوئے ہیں اور وہ چلتے ہوں گے بادل کی چال یہ کام ہے اللہ کا جس نے حکمت سے بنائی ہر چیز بے شک اُسے خبر ہے تمہارے کاموں کی۔ جو نیکی لائے اُس کے لیے اس سے بہتر صِلہ ہے اور اُن کو اُس دن کی گھبراہٹ سے اَمان ہے اور جو بدی لائے تو اُن کے مُنہ اوندھے گئے آگ میں تمہیں کیا بدلہ ملے گا مگر اُسی کا جو کرتے تھے"

بیسواں پارہ ——— سُورَۃُ الْقَصَصْ

"اللہ کے ساتھ دُوسرے خُدا کو نہ پوُج اس کے سوا کوئی خُدا نہیں ہر چیز فانی ہے سوا اُس کی ذات کے اُسی کا حکم ہے اور اُسی کی طرف پھر جاؤ گے"

بیسواں پارہ ——— سُورَۃُ الْعَنْکَبُوْتْ

"کیا لوگ اِس گھمنڈ میں ہیں کہ اتنی بات پر چھوڑ دیئے جائیں گے کہ کہیں ہم ایمان لائے اور اُن کی آزمائش نہ ہوگی اور بے شک ہم نے اُن سے اگلوں کو جانچا تو ضرور اللہ سچوں کو دیکھے گا اور ضرور جھوٹوں کو دیکھے گا۔ یا یہ سمجھے ہوئے ہیں وہ جو بُرے کام کرتے ہیں کہ ہم سے کہیں نکل جائیں گے کیا ہی بُرا حکم لگاتے ہیں"

Marfat.com

"اللہ نے آسمان اور زمین حق بنائے بے شک اس میں نشانی ہے مسلمانوں کے لیے۔"

اکیسواں پارہ ——— سُورَۃُ العَنکبُوت

"(اے محبوب) پڑھو جو کتاب تمہاری طرف وحی کی گئی اور نماز قائم فرماؤ بے شک نماز منع کرتی ہے بے حیائی اور بری بات سے اور بے شک اللہ کا ذکر سب سے بڑا اور اللہ جانتا ہے جو تم کرتے ہو۔ اور اے مسلمانو کتابیوں سے نہ جھگڑو مگر بہتر طریقہ پر مگر وہ جنہوں نے ان میں سے ظلم کیا اور کہو ہم ایمان لائے اُس پر جو ہماری طرف اُترا اور جو تمہاری طرف اُترا اور ہمارا تمہارا معبود ایک ہے اور ہم اُس کے حضور گردن رکھے ہیں۔"

"اور یہ دُنیا کی زندگی تو نہیں مگر کھیل کود اور بے شک آخرت کا گھر ضرور وہی سچی زندگی ہے کیا اچھا تھا اگر جانتے۔"

"اور جنہوں نے ہماری راہ میں کوشش کی ضرور ہم انہیں اپنے راستے دکھا دیں گے اور بے شک اللہ نیکوں کے ساتھ ہے۔"

اکیسواں پارہ ——— سُورَۃُ الرُّوم

"اللہ کی پاکی بولو جب شام کرو اور جب صبح ہو اور اسی کی تعریف ہے آسمانوں اور زمین میں اور کچھ دن رہے اور تمہیں دوپہر ہو۔ وہ زندہ کو نکالتا ہے مُردے سے اور مُردے کو

Marfat.com

نکالتا ہے زندہ سے اور زمین کو جلاتا ہے اُس کے مرے پیچھے اور یونہی تم نکالے جاؤ گے۔"

"اور اس کی نشانیوں سے ہے کہ تمہارے لئے تمہاری ہی جنس سے جوڑے بنائے کہ اُن سے آرام پاؤ اور تمہارے آپس میں محبت اور رحمت رکھی بے شک اس میں نشانیاں ہیں دھیان کرنے والوں کے لئے۔"

"اللہ ہے جس نے تمہیں ابتدا میں کمزور بنایا پھر تمہیں ناتوانی سے طاقت بخشی پھر قوت کے بعد کمزوری اور بڑھاپا دیا بناتا ہے جو چاہے اور وہی علم و قدرت والا ہے۔" "یونہی مہر کر دیتا ہے اللہ جاہلوں کے دلوں پر۔"

اکیسواں پارہ ——— سورۃ لقمان

"اُس نے آسمان بنائے بے ایسے ستونوں کے جو تمہیں نظر آئیں اور زمین میں ڈالے لنگر کہ تمہیں لے کر نہ کانپے اور اس میں ہر قسم کے جانور پھیلائے اور ہم نے آسمان سے پانی اُتارا تو زمین میں ہر نفیس جوڑا اُگایا۔ یہ تو اللہ کا بنایا ہوا ہے مجھے وہ دکھاؤ جو اُس کے سوا اوروں نے بنایا بلکہ ظالم کھلی گمراہی میں ہیں۔"

اور جو شکر کرے وہ اپنے بھلے کو شکر کرتا ہے اور جو ناشکری کرے تو بے شک اللہ بے پرواہ ہے سب خوبیوں سراہا۔"

"اے لوگو اپنے رب سے ڈرو اور اُس دن کا خوف کرو

Marfat.com

جس میں کوئی باپ اپنے بچّے کے کام نہ آوے گا اور نہ کوئی کامی بچہ اپنے باپ کو کچھ نفع دے بے شک اللہ کا وعدہ سچّا ہے تو ہرگز تمہیں دھوکا نہ دے دنیا کی زندگی اور ہرگز تمہیں اللہ کے علم پر دھوکا نہ دے وہ بڑا فریبی۔"

اکّیسواں پارہ ——— سُورَۃُ السّجدَۃ

"وہ جس نے جو چیز بنائی خوب بنائی اور پیدائش انسان کی ابتدا مٹی سے فرمائی پھر اُس کی نسل رکھی ایک بے قدر پانی کے خلاصہ سے پھر اُسے ٹھیک کیا اور اُس میں اپنی طرف کی رُوح پھونکی اور تمہیں کان اور آنکھیں اور دِل عطا فرمائے کیا ہی تھوڑا حق مانتے ہو۔"

"ہماری آیتوں پر وہی اِیمان لاتے ہیں کہ جب وہ انہیں یاد دلائی جاتی ہیں سجدہ میں گر جاتے ہیں اور اپنے رَب کی تعریف کرتے ہوئے اُس کی پاکی بولتے ہیں اور تکبّر نہیں کرتے۔ اُن کی کروٹیں جدا ہوتی ہیں خواب گاہوں سے اور اپنے رَب کو پکارتے ہیں ڈرتے اور اُمید کرتے اور ہمارے دیئے ہوئے میں سے کچھ خیرات کرتے ہیں۔"

اکّیسواں پارہ ——— سُورَۃُ الاَحزَاب

اور تمہاری اُن عورتوں کو جنہیں تم ماں کے برابر کہدو تمہاری ماں نہ بنایا اور نہ تمہارے لے پالکوں کو تمہارا بیٹا بنایا یہ تمہارے اپنے مُنہ کا کہنا ہے اور اللہ حق فرماتا ہے اور وہی راہ

Marfat.com

دکھاتا ہے۔ انہیں ان کے باپ ہی کا کہہ کر پکارو یہ اللہ کے نزدیک زیادہ ٹھیک ہے۔"

"نبی مسلمانوں کا اُن کی جان سے زیادہ مالک ہے اور اُس کی بیبیاں اُن کی مائیں ہیں۔"

"بے شک تمہیں رسُول اللہ (صلّی اللہ علیہ وسلّم) کی پیروی بہتر ہے اس کے لئے کہ اللہ اور پچھلے دِن کی اُمّید رکھتا ہو اور اللہ کو بہت یاد کرے۔"

بائیسواں پارہ ——— سُورَۃُ الْاَحْزَاب

"بے شک اللہ اور اُس کے فرشتے درود بھیجتے ہیں اُس غیب بتانے والے نبی (صلّی اللہ علیہ وسلّم) پر، اے ایمان والو! اُن پر درود اور خوب سلام بھیجو۔"

"تم اللہ کا دستُور ہرگز بدلتا نہ پاؤ گے۔"

"اے ایمان والو اللہ سے ڈرو اور سیدھی بات کرو۔"

"جو اللہ اور اُس کے رسُول (صلّی اللہ علیہ وسلّم) کی فرمانبرداری کرے، اُس نے بڑی کامیابی پائی۔"

"بے شک ہم نے امانت پیش فرمائی آسمانوں اور زمین اور پہاڑوں پر تو انہوں نے اُس کے اُٹھانے سے انکار کیا اور اُس سے ڈر گئے، اور آدمی نے اُٹھالی بے شک وہ اپنی جان کو مُشقّت میں ڈالنے والا بڑا ناداں ہے۔"

Marfat.com

بائیسواں پارہ ——— سُورَۃُ سَبَا

"اور (اے محبُوب) ہم نے تم کو نہ بھیجا مگر ایسی رسالت سے جو تمام آدمیوں کو گھیرنے والی ہے خوش خبری دیتا اور ڈر سُناتا لیکن بہت لوگ نہیں جانتے"

"اور ہم نے جب کبھی کسی شہر میں کوئی ڈر سُنانے والا بھیجا وہاں کے آسودوں نے یہی کہا کہ تم جو لے کر بھیجے گئے ہم اُس کے مُنکر ہیں"

بائیسواں پارہ ——— سُورَۃُ فَاطِر

"اللہ جو رحمت لوگوں کے لئے کھولے اُس کا کوئی روکنے والا نہیں اور جو کچھ روک لے تو اُس کی روک کے بعد اُس کا کوئی چھوڑنے والا نہیں اور وہی عزّت و حکمت والا ہے"

"اور کوئی بوجھ اُٹھانے والی جان دوسرے کا بوجھ نہ اُٹھائیگی اور اگر کوئی بوجھ والی اپنا بوجھ بٹانے کو کسی کو بُلائے تو اُس کے بوجھ میں سے کوئی کچھ نہ اُٹھائے گا اگرچہ قریب رشتہ دار ہو"

"(اے محبُوب) بے شک ہم نے تمہیں حق کے ساتھ بھیجا خُوش خبری دیتا اور ڈر سناتا اور جو کوئی گروہ تھا سب میں ایک ڈر سُنانے والا گزر چکا"

"تم ہرگز اَللہ کے دَستُور کو بدلتا نہ پاؤگے اور ہرگز اللہ کا قانون ٹلتا نہ پاؤگے۔

Marfat.com

"اور اگر اللہ لوگوں کو اُن کے کئے پر پکڑتا تو زمین کی پیٹھ پر کوئی چلنے والا نہ چھوڑتا لیکن ایک مُقرّر میعاد تک اُنہیں ڈھیل دیتا ہے"

تئیسواں پارہ ——— سُورَۃُ یٰسٓ

"اور پھُونکا جائے گا صُور جبھی وہ قبروں سے اپنے رَب کی طرف دوڑتے چلیں گے کہیں گے۔ ہائے ہماری خرابی کِس نے ہمیں سوتے سے جگا دیا یہ ہے وہ جس کا رحمٰن نے وَعدہ دیا تھا اور رسُولوں نے حق فرمایا"

"اے اولادِ آدمؑ کیا میں نے تم سے عہد نہ لیا تھا کہ شیطان کو نہ پُوجنا بے شک وہ تمہارا کھُلا دشمن ہے۔ اور میری بندگی کرنا یہ سِیدھی راہ ہے اور بے شک اُس نے تم میں سے بہت سِی خَلقت کو بہکا دیا تو کیا تمہیں عقل نہ تھی۔ یہ ہے وہ جہنّم جِس کا تم سے وعدہ تھا۔ آج اسی میں جاؤ بَدلہ اپنے کُفر کا۔ آج ہم اُن کے مونہوں پر مُہر کر دیں گے اور اُن کے ہاتھ ہم سے بات کریں گے اور اُن کے پاؤں اُن کے کئے کی گواہی دیں گے"

"اور ہم نے ان کو شعر کہنا نہ سکھایا اور نہ وُہ ان کی شان کے لائق ہے وہ تو نہیں مگر نصیحت اور روشن قرآن"

"کیا آدمی نے نہ دیکھا کہ ہم نے اسے پانی کی بوند سے بنایا جبھی وہ صریح جھگڑالو ہے اور ہمارے لئے کہاوت کہتا ہے اور اپنی پیدائش بھُول گیا۔ بولا ایسا کون ہے کہ ہڈیوں کو زندہ کرے جب وہ بالکل گل گئیں۔ تم فرماؤ انہیں وُہ

Marfat.com

زندہ کرے گا جس نے پہلی بار اُنہیں بنایا اور اُسے ہر پیدائش کا علم ہے۔ جس نے تمہارے ہرے پیڑ میں سے آگ پیدا کی جبھی تم اس سے سُلگاتے ہو۔"

❊ ❊ ❊

تیئسواں پارہ ——— سُورَۃُ الصّٰفّٰت

"بے شک ہم نے نیچے کے آسمان کو تاروں کے سنگھار سے آراستہ کیا"

"اور بے شک ہمارا کلام گزر چکا ہے ہمارے بھیجے ہوئے بندوں کیلئے کہ بے شک اِنہی کی مدد ہوگی اور بے شک ہمارا ہی لشکر غالب آئے گا۔"

پاکی ہے تمہارے رَب کو عزّت والے رَب کو ان کی باتوں سے اور سلام ہے پیغمبروں پر اور سب خوبیاں اللہ کو جو سارے جہاں کا رَب ہے۔"

تیئسواں پارہ ——— سُورَۃُ صٓ

"وہ جو اللہ کی راہ سے بہکتے ہیں اُن کے لئے سخت عذاب ہے اِس پر کہ وہ حساب کے دِن کو بھول بیٹھے۔"

"یہ ایک کتاب ہے کہ ہم نے تمہاری طرف اتاری برکت والی تاکہ اِس کی آیتوں کو سوچیں اور عقل مند نصیحت مانے۔"

❊ ❊ ❊

Marfat.com

تئیسواں پارہ ——— سُورَۃُ الزُّمَر

اگر تم ناشکری کرو تو بے شک اللہ بے نیاز ہے تم سے اور اپنے بندوں کی ناشکری اُسے پسند نہیں اور اگر شکر کرو تو اُسے تمہارے لئے پسند فرماتا ہے اور کوئی بوجھ اُٹھانے والی جان دوسرے کا بوجھ نہیں اُٹھائے گی پھر تمہیں اپنے رب ہی کی طرف پھرنا ہے تو وہ تمہیں بتادے گا جو تم کرتے تھے بے شک وہ دلوں کی بات جانتا ہے ۔

چوبیسواں پارہ ——— سُورَۃُ الزُّمَر

"پھر جب آدمی کو کوئی تکلیف پہنچتی ہے تو ہمیں بلاتا ہے پھر جب اسے ہم اپنے پاس سے کوئی نعمت عطا فرمائیں کہتا ہے یہ تو مجھے ایک علم کی بدولت ملی ہے۔"

"تم فرماؤ اے میرے وہ بندو جنہوں نے اپنی جانوں پر زیادتی کی اللہ کی رحمت سے نا اُمید نہ ہو بے شک اللہ سب گناہ بخش دیتا ہے بے شک وہی بخشنے والا مہربان ہے۔"

"اور صُور پھُونکا جائے گا تو بے ہوش ہو جائیں گے جتنے آسمانوں میں ہیں اور جتنے زمین میں مگر جسے اللہ چاہے۔ پھر وہ دوبارہ پھونکا جائے گا جبھی وہ دیکھتے ہوئے کھڑے ہو جائیں گے اور زمین جگمگا اُٹھے گی اپنے رب کے نُور سے اور رکھی جائے گی کتاب اور لائے جائیں گے انبیاء اور یہ نبی اور

Marfat.com

اُس کی اُمّت کے اُن پر گواہ ہوں گے اور لوگوں میں سچّا فیصلہ فرما دیا جائے گا اور اُن پر ظُلم نہ ہوگا اور ہر جان کو اُس کا کیا بھرپُور دیا جائے گا اور اسے خوب معلُوم ہے جو وُہ کرتے تھے۔"

چوبیسواں پارہ ـــــ سُورَۃُ الْمُؤمِن

"جو بُرا کام کرے تو اُسے بدلہ نہ مِلے گا مگر اتنا ہی اور جو اچھا کام کرے مرد خواہ عورت اور ہو مسلمان تو وہ جنّت میں داخل کئے جائیں گے وہاں بے گنتی رزق پائیں گے۔"

"بے شک قیامت ضرور آنے والی ہے اس میں کچھ شک نہیں لیکن بہت لوگ ایمان نہیں لاتے اور تمہارے رَب نے فرمایا مجھ سے دعا کرو میں قبول کروں گا۔"

چوبیسواں پارہ ـــــ سُورَۃُ حٰمٓ السَّجدَۃ

"بے شک جو ایمان لائے اور اچھے کام کئے اُن کے لیے بے انتہا ثواب ہے۔"

"اور کافر بولے یہ قرآن نہ سُنو اور اِس میں بے ہُودہ غُل کرو شائد یونہی تم غالب آؤ۔ تو بے شک ضرور ہم کافروں کو سخت عذاب چکھائیں گے اور بے شک ہم اُن کے بُرے سے بُرے کام کا انہیں بدلہ دیں گے۔"

"بے شک وہ جنہوں نے کہا ہمارا رَب اللہ ہے پھر اس پر قائم رہے اُن پر فرشتے اُترتے ہیں کہ نہ ڈرو اور نہ غم کرو اور خوش ہو اُس جنّت پر جس کا تمہیں وعدہ دیا جاتا تھا ہم تمہارے دوست ہیں دنیا کی زندگی میں

Marfat.com

اور آخرت میں اور تمہارے لئے ہے اس میں جو تمہارا جی چاہے اور تمہارے لئے اس میں جو مانگو مہمانی بخشنے والے مہربان کی طرف سے۔"

"اور اس سے زیادہ کس کی بات اچھی جو اللہ کی طرف بلائے اور نیکی کرے اور کہے میں مسلمان ہوں۔"

پچیسواں پارہ — سُورَۃُ حٰمٓ السَّجدَۃ

"اور جب ہم آدمی پر احسان کرتے ہیں تو مُنہ پھیر لیتا ہے اور اپنی طرف دُور ہٹ جاتا ہے اور جب اُسے تکلیف پہنچتی ہے تو چوڑی دُعا کرتا ہے۔"

پچیسواں پارہ — سُورَۃُ الشُّورٰی

"اور وہی ہے جو اپنے بندوں کی توبہ قبول فرماتا ہے اور گناہوں سے درگذر فرماتا ہے اور جانتا ہے جو کچھ تم کرتے ہو اور دُعا قبول فرماتا ہے اُن کی جو ایمان لائے اور اچھے کام کئے اور انہیں اپنے فضل سے اور انعام دیتا ہے اور کافروں کے لئے سخت عذاب ہے۔"

پچیسواں پارہ — سُورَۃُ الزُّخرُف

اور اگر یہ نہ ہوتا کہ سب لوگ ایک دین پر ہو جائیں تو ہم ضرور رحمٰن کے منکروں کے لئے چاندی کی چھتیں اور سیڑھیاں بناتے ہیں جن پر چڑھتے اور اُن کے گھروں کے لئے چاندی کے دروازے اور چاندی کے تخت جن پر تکیہ لگاتے اور طرح طرح کی آرائش اور یہ جو کچھ ہے جیتی دنیا ہی کا اسباب ہے اور آخرت تمہارے رب کے پاس پرہیزگاروں کے لئے ہے۔"

Marfat.com

پچیسواں پارہ ـــــ سُورَۃُ الدُّخَان

"قسم اس روشن کتاب کی بے شک ہم نے اسے برکت والی رات میں اُتارا بے شک ہم ڈر سُنانے والے ہیں"۔ "کہاں سے ہو اُنہیں نصیحت ماننا حالانکہ اُن کے پاس صاف بیان فرمانے والا رسول تشریف لا چکا پھر اُس سے روگردان ہوتے اور بولے سکھایا ہوا دیوانہ ہے"

پچیسواں پارہ ـــــ سُورَۃُ الْجَاثِیَۃ

اُور جس دِن قیامت قائم ہوگی باطل والوں کی اُس دن ہار ہے اور تم ہر گروہ کو دیکھو گے زانو کے بل گرے ہوئے ہر گروہ اپنے نامۂ اعمال کی طرف بلایا جائے گا آج تمہیں تمہارے کئے کا بدلہ دیا جائے گا۔ ہمارا یہ نوشتہ تم پر حق بولتا ہے ہم لکھتے رہے تھے جو تم نے کیا تو وہ جو ایمان لائے اور اچھے کام کئے اُن کا رب اُنہیں اپنی رحمت میں لے گا یہی کھلی کامیابی ہے"

چھبیسواں پارہ ـــــ سُورَۃُ الْاَحْقَاف

"کیا اُنہوں نے نہ جانا کہ وہ اللہ جس نے آسمان اور زمین بنائے اور اُن کے بنانے میں نہ تھکا قادر ہے کہ مُردے جلائے کیوں نہیں بے شک وہ سب کچھ کر سکتا ہے اور جس دن کافر آگ پر پیش کئے جائیں گے ان سے فرمایا جائے گا کیا یہ حق نہیں کہیں گے کیوں نہیں ہمارے رب کی قسم فرمایا جائے گا تو عذاب چکھو بدلہ اپنے کُفر کا"

Marfat.com

چھبیسواں پارہ ——— سُورَۃُ مُحَمَّدٌ

"جنہوں نے کفر کیا اور اللہ کی راہ سے روکا اللہ نے اُن کے عمل برباد کئے اور جو ایمان لائے اور اچھے کام کئے اُس پر ایمان لائے جو محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) پر اُتارا گیا اور وہی اُن کے رَب کے پاس سے حق ہے اللہ نے اُن کی برائیاں اُتار دیں اور ان کی حالتیں سنوار دیں"

"اے اِیمان والو اگر تم دِینِ خُدا کی مدد کرو گے اللہ تمہاری مدد کریگا اور تمہارے قدم جما دے گا۔ اور جنہوں نے کُفر کیا تو ان پر تباہی پڑے اور اور اللہ ان کے اعمال برباد کرے"۔

"اور (اے محبوب) اپنے خاصوں اور عام مسلمان مردوں اور عورتوں کے گناہوں کی معافی مانگو"

"اے ایمان والو اللہ کا حُکم مانو اور رسول کا حکم مانو اور اپنے اعمال باطل نہ کرو"

"اور جو بُخل کرے وہ اپنی ہی جان پر بُخل کرتا ہے اور اللہ بے نیاز ہے اور تم سب محتاج اور اگر تم منہ پھیرو تو وہ تمہارے سوا اور لوگ بدل لے گا پھر وہ تم جیسے نہ ہوں گے"

چھبیسواں پارہ ——— سُورَۃُ الْفَتْح

بے شک ہم نے تمہیں بھیجا حاضر و ناظر اور خوشی اور ڈر سُنانے والا تاکہ اے لوگو تم اللہ اور اُس کے رسول پر ایمان لاؤ اور رسُول کی تعظیم و توقیر کرو اور صُبح و شام اللہ کی پاکی بولو"

Marfat.com

"وہ جو تمہاری بیعت کرتے ہیں وہ تو اللہ ہی سے بیعت کرتے ہیں اُن کے ہاتھوں پر اللہ کا ہاتھ ہے تو جس نے عہد توڑا اُس نے اپنے بُرے کو عہد توڑا اور جس نے پُورا کیا وہ عہد جو اُس نے اللہ سے کیا تھا تو بہت جلد اللہ اسے بڑا ثواب دے گا۔

چھبّیسواں پارہ ——— سُورَۃُ الْحُجُرَات

اے ایمان والو اللہ اور اُس کے رسول سے آگے نہ بڑھو اور اللہ سے ڈرو بے شک اللہ سُنتا جانتا ہے۔ اے ایمان والو اپنی آوازیں اونچی نہ کرو اُس غیب بتانے والے (نبی) کی آواز سے اور ان کے حضور بات چلاّ کر نہ کہو جیسے آپس میں ایک دوسرے کے سامنے چلاّتے ہو کہ کہیں تمہارے عمل اکارت نہ ہو جائیں اور تمہیں خبر نہ ہو۔"

"بے شک وہ جو اپنی آوازیں پست کرتے ہیں رسُول اللہ (صلّی اللہ علیہ وسلّم) کے پاس وہ ہیں جن کا دِل اللہ نے پرہیز گاری کے لئے پرکھ لیا ہے اُن کے لئے بخشش اور بڑا ثواب ہے بے شک وہ جو تمہیں حجروں کے باہر سے پُکارتے ہیں اُن میں اکثر بے عقل ہیں۔ اور اگر وہ صبر کرتے یہاں تک کہ تم آپ اُن کے پاس تشریف لاتے تو یہ اُن کے لئے بہتر تھا اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔

"اے ایمان والو اگر کوئی فاسق تمہارے پاس کوئی خبر لائے تو تحقیق کر لو کہ کہیں کسی قوم کو بے جا ایذا نہ دے بیٹھو پھر اپنے کئے پر پچھتاتے رہ جاؤ۔"

"عدل کرو بے شک عدل والے اللہ کو پیارے ہیں۔"

Marfat.com

"آپس میں طعنہ نہ کرو اور ایک دوسرے کے بُرے نام نہ رکھو کیا ہی بُرا نام ہے مُسلمان ہوکر فاسِق کہلانا اور جو توبہ نہ کریں تو وہی ظالم ہیں"

"اے ایمان والو بہت گمانوں سے بچو بے شک کوئی گمان گناہ ہوجاتا ہے اور عیب نہ ڈھونڈو اور ایک دوسرے کی غیبت نہ کرو کیا تم میں کوئی پسند رکھے گا کہ اپنے مرے بھائی کا گوشت کھائے تو یہ تمہیں گوارا نہ ہوگا اور اللہ سے ڈرو بے شک بہت توبہ قبول کرنے والا مہربان ہے"

اے لوگو ہم نے تمہیں ایک مَرد اور ایک عورت سے پیدا کیا اور تمہیں شاخیں اور قبیلے کیا کہ آپس میں پہچان رکھو بے شک اللہ کے یہاں تم میں زیادہ عزت والا وہ جو تم میں زیادہ پرہیزگار ہے"

"(اے محبوب) وہ تم پر احسان جتاتے ہیں کہ مُسلمان ہوگئے تم فرماؤ اپنے اسلام کا اِحسان مجھ پر نہ رکھو بلکہ اللہ تم پر احسان رکھتا ہے کہ اس نے تمہیں اسلام کی ہدایت کی اگر تم سچے ہو"

چھبّیسواں پارہ ——— سُورَۃُ قٓ

"تو کیا انہوں نے اپنے اُوپر آسمان کو نہ دیکھا ہم نے اُسے کیسا بنایا اور سنوارا اور اس میں کہیں رخنہ نہیں"

"میرے یہاں بات بدلتی نہیں اور نہ میں بندوں پر ظُلم کروں" "جو رحمٰن سے بے دیکھے ڈرتا ہے اور رجوع کرتا ہوا دل لایا اُن سے فرمایا جائے گا جنّت میں جاؤ سلامتی کے ساتھ یہ ہمیشگی کا

Marfat.com

دن ہے۔"

"اُن کی باتوں پر صبر کرو اور اپنے رَب کی تعریف کرتے ہوئے اُس کی پاکی بولو سُورج چمکنے سے پہلے اور ڈوبنے سے پہلے اور کچھ رات گئے اُس کی تسبیح کرو اور نمازوں کے بعد۔"

سترہواں پارہ ——— سُورَۃُ الذّٰرِیٰت

"اور زمین کو ہم نے فرش کیا تو ہم کیا ہی اچھے بچھانے والے۔
اور ہم نے ہر چیز کے دو جوڑے بنائے کہ تم دھیان کرو۔"

سترہواں پارہ ——— سُورَۃُ الطُّور

"بے شک تیرے رب کا عذاب ضرور ہوتا ہے اُسے کوئی ٹالنے والا نہیں جس دِن آسمان ہلنا سا ہلیں گے اور پہاڑ چلنا سا چلیں گے تو اس دِن جھٹلانے والوں کی خرابی ہے۔"

تو (اے محبُوب) تم نصیحت فرماؤ کہ تم اپنے رَب کے فضل سے نہ کاہن ہو نہ مجنون یا کہتے ہیں یہ شاعر ہیں ہمیں اِن پر حوادث زمانہ کا انتظار ہے تم فرماؤ انتظار کئے جاؤ میں بھی تمہارے انتظار میں ہوں۔"

سترہواں پارہ ——— سُورَۃُ النَّجم

"اُس (پیارے) چمکتے تارے (محمّد صلّی اللہ علیہ وسلّم) کی قسم (جب یہ معراج سے اُترے) تمہارے صاحب نہ بہکے نہ بے راہ چلے۔ اور وہ کوئی بات

Marfat.com

اپنی خواہش سے نہیں کرتے۔ وہ تو نہیں مگر وحی جو انہیں کی جاتی ہے"

" پھر وہ جلوہ نزدیک ہوا پھر خُوب اُتر آیا تو اِس جلوے اور اس (محبوب) میں دو ہاتھ کا فاصلہ رہا بلکہ اِس سے بھی کم۔ اب وَحی فرمائی اپنے بندے کو جو وحی فرمائی۔ دل نے جھوٹ نہ کہا جو دیکھا"

" اور انہوں نے تو وہ جلوہ دُوبار دیکھا سِدْرَۃِ الْمُنْتَھٰی کے پاس۔ آنکھ نہ کسی طرف پھری نہ حد سے بڑھی"

"بے شک اپنے رب کی بہت بڑی نشانیاں دیکھیں"

ستائیسواں پارہ ——— سُورَۃُ الْقَمَر

" اور بے شک ہم نے آسان کیا قرآن یاد کرنے کے لئے تو ہے کوئی یاد کرنیوالا"

"بے شک ہم نے ہر چیز ایک اندازہ سے پیدا فرمائی اور ہمارا کام تو ایک بات کی بات ہے۔ جیسے پلک مارنا"

ستائیسواں پارہ ——— سُورَۃُ الرَّحْمٰن

رحمٰن نے (اپنے محبوب کو) قرآن سکھایا اِنسان کو پیدا کیا اور بولنا سکھایا"

" سُورج اور چاند حساب سے ہیں اور سبزے اور پیڑ سجدہ کرتے ہیں"

" اور انصاف کے ساتھ تول قائم کرو اور وزن نہ گھٹاؤ"

" تو اپنے رب کی کونسی نعمت کو جھٹلاؤ گے"

"اے جن و انسان کے گروہ اگر تم سے ہو سکے کہ آسمانوں

Marfat.com

اور زمینوں کے کناروں سے نکل جاؤ تو نکل جاؤ جہاں نکل کر جاؤ گے اُسی کی سلطنت ہے۔"

"مجرم اپنے چہرے سے پہچانے جائیں گے تو ماتھا اور پاؤں پکڑ کر جہنم میں ڈالے جائیں گے۔"

"اور جو اپنے رب کے حضور کھڑے ہونے سے ڈرے اُس کیلئے دو جنتیں ہیں۔"

"نیکی کا بدلہ کیا ہے مگر نیکی۔"

ستائیسواں پارہ ——— سُورَۃُ الْوَاقِعَۃ

"اور کہتے تھے کیا جب ہم مر جائیں اور ہڈیاں مٹی ہو جائیں تو کیا ضرور ہم اُٹھائے جائیں گے اور کیا ہمارے اگلے باپ دادا بھی۔ تم فرماؤ بے شک سب اگلے اور پچھلے ضرور اکٹھے کئے جائیں گے ایک جانے ہوئے دِن کی میعاد پر۔"

"بے شک یہ عزت والا قرآن ہے محفوظ نوشتہ میں اُسے نہ چھوئیں مگر با وضو۔ اُتارا ہوا ہے سارے جہاں کے رب کا۔"

ستائیسواں پارہ ——— سُورَۃُ الْحَدِید

"اُسی کے لئے ہے آسمانوں اور زمین کی سلطنت، جلاتا ہے اور مارتا اور وہ سب کچھ کر سکتا ہے۔ وہی اوّل وہی آخر وہی ظاہر وہی باطن اور وہی سب کچھ جانتا ہے۔"

"کون ہے جو اللہ کو قرض دے اچھا قرض تو وہ اِس کے لئے

Marfat.com

دونے کرے اور اس کو عزت کا ثواب ہے۔"

" فضل اللہ کے ہاتھ ہے دیتا ہے جسے چاہے اور اللہ بڑے فضل والا ہے۔"

اٹھائیسواں پارہ ——— سُورَۃُ الْمُجَادَلَۃ

"اے اِیمان والو تم جب آپس میں مشورت کرو تو گُناہ اور حَد سے بڑھنے اور رسول کی نافرمانی کی مشورت نہ کرو اور نیکی اور پرہیزگاری کی مشورت کرو اور اللہ سے ڈرو جس کی طَرف اُٹھائے جاؤ گے۔

"اے ایمان والو جب تُم رسول سے کوئی بات آہستہ عرض کرنا چاہو تو اپنی عرض سے پہلے کچھ صدقہ دے لو یہ تمہارے لئے بہتر اور بہت سُتھرا ہے پھر اگر تمہیں مَقدُور نہ ہو تو اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔"

"بے شک وہ جو اللہ اور اُس کے رسُول کی مخالفت کرتے ہیں وہ سب سے زیادہ ذلیلوں میں ہیں۔"

اٹھائیسواں پارہ ——— سُورَۃُ الْحَشْر

"اور جو کچھ تمہیں رسُول عطا فرمائیں وُہ لو اور جس سے منع فرمائیں باز رہو اور اللہ سے ڈرو بے شک اللہ کا عذاب سخت ہے۔"

"اور جو اپنے نفس کے لالچ سے بچایا گیا تو وہی کامیاب ہے۔"

"اے ایمان والو اللہ سے ڈرو اور ہر جان دیکھے کہ کل کے لیے کیا آگے بھیجا اور اللہ سے ڈرو بے شک اللہ کو تمہارے کاموں کی خبر ہے اور اُن جیسے نہ ہو جو اللہ کو بھُول بیٹھے تو اللہ نے اُنہیں بلا میں ڈالا

Marfat.com

کہ اپنی جانیں یا دنہ رہیں وہی فاسق ہیں دوزخ والے اور جنّت والے برابر نہیں جنّت والے ہی مُراد کو پہنچے۔ اگر ہم یہ قرآن کسی پہاڑ پر اُتارتے تو ضرور تُو اُسے دیکھتا جُھکا، ہوا پاش پاش ہوتا اللہ کے خوف سے اور یہ مثالیں لوگوں کے لئے ہم بیان فرماتے ہیں کہ وہ سوچیں وہی ہے اللہ جس کے سوا کوئی معبود نہیں ہر نہاں و عیاں کا جاننے والا وہی ہے بڑا مہربان رحمت والا - وہی ہے اللہ جس کے سوا کوئی معبُود نہیں۔ بادشاہ نہایت پاک سلامتی دینے والا امان بخشنے والا حفاظت فرمانے والا عزّت والا عظمت والا تکبّر والا - اللہ کو پاکی ہے اُن کے شرک سے وہی ہے اللہ بنانے والا پیدا کرنے والا ہر ایک کو صورت دینے والا اُسی کے ہیں سب اچھے نام اُس کی پاکی بولتا ہے جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے اور وہی عزّت و حکمت والا ہے"

اٹھائیسواں پارہ ——— سُورَۃُ المُمتَحِنَۃ

اُے ایمان والو میرے اور اپنے دشمنوں کو دوست نہ بناؤ تم انہیں خبریں پہنچاتے ہو دوستی سے حالانکہ وہ مُنکر ہیں اُس حق کے جو تمہارے پاس آیا۔"

"اگر تم نکلے ہو میری راہ میں جہاد کرنے اور میری رضا چاہنے کو تو اُن سے دوستی نہ کرو"

اٹھائیسواں پارہ ——— سُورَۃُ الصَّفّ

"اے ایمان والو کیوں کہتے ہو وُہ جو نہیں کرتے۔ کیسی سخت ناپسند ہے

Marfat.com

اللہ کو وہ بات کہ وہ کہو جو نہ کرو۔"

"اور یاد کرو جب مُوسیٰؑ نے اپنی قوم سے کہا اے میری قوم مجھے کیوں ستاتے ہو حالانکہ تم جانتے ہو کہ میں تمہاری طرف اللہ کا رسول ہوں پھر جب وہ ٹیڑھے ہوئے اللہ نے اُن کے دِل ٹیڑھے کر دیئے۔ اور اللہ فاسِق لوگوں کو راہ نہیں دیتا۔"

"اور یاد کرو جب عیسیٰ بنِ مریمؑ نے کہا اے بنی اسرائیل میں تمہاری طرف اللہ کا رسُول ہوں اپنے سے پہلی کتاب توریت کی تصدیق کرتا ہوا اور ان رسُول کی بشارت سُناتا ہوا جو میرے بعد تشریف لائیں گے اُن کا نام اَحمد ہے پھر جب اَحمد (صلّی اللہ علیہ وسلّم) اُن کے پاس روشن نشانیاں لیکر تشریف لائے بولے، یہ کھُلا جادو ہے۔"

اٹھائیسواں پارہ ——— سُورَۃُ الْجُمُعَۃ

"اے ایمان والو جب نماز کی اذان ہو جُمعہ کے دن تو اللہ کے ذکر کی طرف دوڑو اور خرید و فروخت چھوڑ دو۔ یہ تمہارے لئے بہتر ہے اگر تم جانو پھر جب نماز ہو چکے تو زمین میں پھیل جاؤ اور اللہ کا فضل تلاش کرو اور اللہ کو بہت یاد کرو اس اُمید پر کہ فلاح پاؤ۔"

اٹھائیسواں پارہ ——— سُورَۃُ الْمُنٰفِقُوْن

"اُن پر ایک سا ہے تم اُن کی مَعافی چاہو یا نہ چاہو اللہ انہیں ہرگز نہ بخشے گا بے شک اللہ فاسقوں کو راہ نہیں دیتا۔"

"اے ایمان والو تمہارے مال نہ تمہاری اَولاد کوئی چیز تمہیں

Marfat.com

اللہ کے ذکر سے غافل نہ کرے اور جو ایسا کرے تو وہی لوگ نقصان میں ہیں۔ اور ہمارے دیئے میں سے کچھ ہماری راہ میں خرچ کرو قبل اس کے کہ تم میں کسی کو موت آئے۔"

اٹھائیسواں پارہ ——— سُورَۃُ التَّغَابُنْ

"جس دِن تمہیں اکٹھا کرے گا سب جمع ہونے کے دن وہ دن ہے ہار والوں کی ہار کھُلنے کا اور جو اللہ پر ایمان لائے اور اچھا کام کرے اللہ اُس کی برائیاں اُتار دے گا۔"

"اور جو اللہ پر ایمان لائے اللہ اُس کے دِل کو ہدایت فرمائیگا۔ اور اللہ سب کچھ جانتا ہے۔"

"اگر تم اللہ کو اچھا قرض دوگے وہ تمہارے لئے اُس کے دونے کر دے گا اور تمہیں بخش دے گا اور اللہ قدر فرمانے والا حِلم والا ہے۔ ہر نہاں و عیاں کا جاننے والا عزّت والا حکمت والا ہے۔"

اٹھائیسواں پارہ ——— سُورَۃُ الطَّلَاق

"اور کتنے ہی شہر تھے جنہوں نے اپنے رَب کے حُکم اور اُس کے رسولوں سے سرکشی کی تو ہم نے اُن سے سخت حساب لیا اور انہیں بُری مار دی تو انہوں نے اپنے کئے کا وبال چکھا اور اُن کے کام کا انجام گھاٹا ہوا"

"اللہ کا عِلم ہر چیز کو مُحیط ہے۔"

Marfat.com

اٹھائیسواں پارہ ——— سُورَۃُ التَّحرِیم

"بے شک اللہ نے تمہارے لئے تمہاری قسموں کا اُتار مُقرّر فرما دیا اور اللہ تمہارا مولیٰ ہے اور اللہ علم وحکمت والا ہے"

"اے ایمان والو اپنی جانوں اور اپنے گھر والوں کو اُس آگ سے بچاؤ جس کے ایندھن آدمی اور پتھر ہیں اُس پر سخت کرّے فرشتے مُقرّر ہیں جو اللہ کا حکم نہیں ٹالتے اور جو اُنہیں حکم ہو وہی کرتے ہیں"

"اے ایمان والو اللہ کی طرف ایسی توبہ کرو جو آگے کو نصیحت ہو جائے"

"عرض کریں گے اے ہمارے رَب ہمارے لئے ہمارا نُور پورا کر دے اور ہمیں بخش دے بے شک تجھے ہر چیز پر قدرت ہے"

"عمران کی بیٹی مریم جس نے اپنی پارسائی کی حفاظت کی تو ہم نے اس میں اپنی طرف کی رُوح پھونکی اور اُس نے اپنے رَب کی باتوں اور اُس کی کِتابوں کی تصدیق کی اور فرماں بَرداروں میں ہوئی"

انتیسواں پارہ ——— سُورَۃُ المُلک

"وہ جس نے موت اور زندگی پیدا کی کہ تمہاری جانچ ہو تم میں کِس کا کام زیادہ اچھا ہے اور وہی عزّت والا بخشش والا ہے"

"جِس نے سات آسمان بنائے ایک کے اُوپر دوسرا تو رحمٰن کے بنانے میں کیا فرق دیکھتا ہے تو نگاہ اُٹھا کر دیکھ تجھے کوئی رَخنہ نظر آتا ہے پھر دوبارہ نگاہ اُٹھا نظر تیری طَرف ناکام پلٹ آئے گی

Marfat.com

تھکی ماندی۔"

"بے شک وہ جو بے دیکھے اپنے رَب سے ڈرتے ہیں اُن کے لئے بخشش اور بڑا ثواب ہے۔"

"اور تم اپنی بات آہستہ کہو یا آواز سے وہ تو دلوں کی جانتا ہے۔"

انتیسواں پارہ ——— سُورَۃُ الْقَلَمْ

"اور بے شک تمہاری خُوبُو بڑی شان کی ہے۔" "اور میں اُنہیں ڈھیل دوں گا بے شک میری خفیہ تدبیر بہت پکّی ہے۔"

انتیسواں پارہ ——— سُورَۃُ الْحَآقَّۃ

"بے شک یہ قرآن ایک کرم والے رسُول (صلّی اللہ علیہ وسلّم) سے باتیں ہیں اور وہ کسی شاعر کی بات نہیں۔ کتنا کم یقین رکھتے ہو اور نہ کسی کاہن کی بات، کتنا کم دھیان کرتے ہو۔"

"اور بے شک یہ قرآن ڈر والوں کو نصیحت ہے اور ضرور ہم جانتے ہیں کہ تم میں کچھ جھٹلانے والے ہیں۔"

"تم اپنے عظمت والے رَب کی پاکی بولو۔"

انتیسواں پارہ ——— سُورَۃُ الْمَعَارِج

"وہ عذاب اُس دن ہوگا جس کی مقدار پچاس ہزار برس ہے تو تم اچھی طرح صبر کرو۔ وہ اُسے دُور سمجھ رہے ہیں اور ہم اسے نزدیک دیکھ رہے ہیں۔"

Marfat.com

"جس دن آسمان ہوگا جیسی گلی چاندی اور پہاڑ ایسے ہلکے ہو جائینگے جیسے اُون اور کوئی دوست کسی دوست کی بات نہ پُوچھے گا۔"

"بے شک آدمی بنایا گیا ہے بڑا بے صبرا حریص جب اُسے بُرائی پہنچے تو سخت گھبرانے والا۔ اور جب بھلائی پہنچے تو روک رکھنے والا۔ مگر نمازی جو اپنی نماز کے پابند ہیں۔"

انتیسواں پارہ ——— سُورَۃُ نُوح

"اور نوحؑ نے عرض کی اے میرے رب زمین پر کافروں میں سے کوئی بسنے والا نہ چھوڑ۔ بے شک اگر تو انہیں رہنے دے گا تو تیرے بندوں کو گمراہ کر دیں گے اور اُن کے اولاد ہوگی تو وہ بھی نہ ہوگی مگر بدکار بڑی ناشکر۔ اے میرے رب مجھے بخش دے اور میرے ماں باپ کو اور اُسے جو ایمان کے ساتھ میرے گھر میں ہے اور سب مسلمان مردوں اور سب مُسلمان عورتوں کو اور کافروں کو نہ بڑھا مگر تباہی۔"

❖ ❖ ❖

انتیسواں پارہ ——— سُورَۃُ الجِنّ

"تم فرماؤ میں تمہارے کسی بُرے بھلے کا مالک نہیں۔ تم فرماؤ ہرگز مجھے اللہ سے کوئی نہ بچائے گا اور ہرگز اُس کے سوا کوئی پناہ نہ پاؤنگا۔"

انتیسواں پارہ ——— سُورَۃُ المُزّمِّل

"اے جھرمٹ مارنے والے۔ رات میں قیام فرما سوا کچھ رات کے۔

Marfat.com

آدھی رات یا اس سے کچھ کم کردو۔ یا اس پر کچھ بڑھاؤ اور قرآن خوب ٹھہر ٹھہر کر پڑھو۔"

"اب قرآن میں سے جتنا تم پر آسان ہو اتنا پڑھو۔"

"تو جتنا قرآن میسر ہو پڑھو اور نماز قائم رکھو اور زکوٰۃ دو اور اللہ کو اچھا قرض دو۔ اور اپنے لئے جو بھلائی آگے بھیجو گے اسے اللہ کے پاس بہتر اور بڑے ثواب کی پاؤ گے اور اللہ سے بخشش مانگو بے شک اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔"

انتیسواں پارہ ——— سُورَۃُ الْمُدَّثِّر

"اے بالا پوش اوڑھنے والے۔ کھڑے ہو جاؤ پھر ڈر سناؤ اور اپنے رب کی ہی بڑائی بولو۔ اور اپنے کپڑے پاک رکھو۔"

"اپنے رب کے لئے صبر کئے رہو پھر جب صور پھونکا جائے گا تو وہ دن کڑا دن ہے۔ کافروں پر آسان نہیں۔"

"ہر جان اپنی کرنی میں گروی ہے مگر داہنی طرف والے۔"

تو جو چاہے اس سے نصیحت لے اور وہ کیا نصیحت مانیں مگر جب اللہ چاہے وہی ہے ڈرنے کے لائق اور اُسی کی شان ہے مغفرت فرمانا۔"

انتیسواں پارہ ——— سُورَۃُ الْقِیٰمَۃ

"پوچھتا ہے قیامت کا دن کب ہوگا پھر جس دن آنکھ چوندھیائیگی اور چاند گہنے گا اور سورج اور چاند ملا دیئے جائیں گے۔ اس دن آدمی کہے گا کدھر بھاگ کر جاؤں ہرگز نہیں کوئی پناہ نہیں اس تیرے رب ہی کی

Marfat.com

طرف جا کر ٹھہرنا ہے اُس دِن آدمی کو اس کا سب اگلا پچھلا جتا دیا جائے گا۔"

انتیسواں پارہ ——— سُورَۃُ الدَّھر

"بے شک آدمی پر ایک وقت وہ گذرا کہ کہیں اُس کا نام بھی نہ تھا۔ بے شک ہم نے آدمی کو پیدا کیا ملی ہوئی منی سے کہ ہم اُسے جانچیں تو اُسے سُنتا دیکھتا کر دیا۔ بے شک ہم نے اسے راہ بتائی یا حق مانتا یا ناشکری کرتا۔"

"بے شک ہم نے قرآن تم پر بتدریج اتارا تو اپنے رَب کے حُکم پر صابر رہو۔ اور ان میں کسی گناہ گار یا ناشکرے کی بات نہ سُنو۔ اور اپنے رَب کا نام صبح و شام یاد کرو اور کچھ رات میں اُسے سجدہ کرو اور بڑی رات تک اُس کی پاکی بولو۔"

انتیسواں پارہ ——— سُورَۃُ الْمُرْسَلٰتِ

اُس دِن جھٹلانے والوں کی خرابی ہے یہ دِن ہے کہ وہ بول نہ سکیں گے اور نہ اُنہیں اجازت ملے گی کہ عُذر کریں۔"

"یہ ہے فیصلہ کا دن ہم نے تمہیں جمع کیا اور سب اگلوں کو اب اگر تمہارا کوئی داؤ ہو تو مجھ پر چلا لو۔ اس دِن جھٹلانے والوں کی خرابی۔"

"بے شک ڈر والے سایوں اور چشموں میں ہیں اور میووں میں جو اُن کا جی چاہے کھاؤ اور پیو رچتا ہوا اپنے اعمال کا صلہ بے شک نیکوں کو ہم ایسا ہی بدلہ دیتے ہیں۔"

Marfat.com

تیسواں پارہ ——— سُورَۃُ النَّبَاِ

جس دِن جبرائیلؑ کھڑا ہوگا اور سب فرشتے پرا باندھے کوئی نہ بول سکے گا مگر جسے رحمٰن نے اِذن دیا اور اس نے ٹھیک بات کہی وہ سچا دن ہے۔"

تیسواں پارہ ——— سُورَۃُ النّٰزِعٰتِ

"اور وہ جو اپنے رب کے حضور کھڑے ہونے سے ڈرا اور نفس کو خواہش سے روکا تو بے شک جنّت ہی ٹھکانہ ہے۔"

"تم سے قیامت کو پوچھتے ہیں کہ وہ کب کے لئے ٹھہری ہوئی ہے۔ تمہیں اس کے بیان سے کیا تعلق۔ تمہارے رب ہی تک اس کی انتہا ہے۔ تم تو فقط اُسے ڈرانے والے ہو جو اس سے ڈرے۔"

تیسواں پارہ ——— سُورَۃُ عَبَسَ

"تو آدمی کو چاہیئے اپنے کھانوں کو دیکھے کہ ہم نے اچھی طرح پانی ڈالا پھر زمین کو خوب چیرا تو اُس میں اگایا اناج اور انگور اور چارہ اور زیتون اور کھجور اور گھنے باغیچے اور میوے اور دوب تمہارے فائدے کو اور تمہارے چوپایوں کے۔"

تیسواں پارہ ——— سُورَۃُ الْاِنْفِطَار

"اور تو کیا جانے کیسا انصاف کا دِن۔ پھر تو کیا جانے کیسا انصاف

Marfat.com

کا دن۔ جس دن کوئی جان کسی جان کا کچھ اختیار نہ رکھے گی اور سارا حکم اُس دن اللہ کا ہے۔"

تیسواں پارہ ——— سُورَۃُ الْمُطَفِّفْ

"کم تولنے والوں کی خرابی ہے۔ وہ کہ جب اوروں سے ماپ لیں پُورا لیں اور جب انہیں ماپ تول کر دیں کم کر دیں۔ کیا ان لوگوں کو گمان نہیں کہ انہیں اُٹھنا ہے ایک عظمت والے دِن کے لئے۔ جس دن سب لوگ ربّ العالمین کے حضُور کھڑے ہوں گے۔"

تیسواں پارہ ——— سُورَۃُ الْبُرُوْج

"بے شک تیرے رَب کی گرفت بہت سخت ہے۔"

"بلکہ وہ کمال شرف والا قرآن ہے۔ لوح محفُوظ میں۔"

تیسواں پارہ ——— سُورَۃُ الْفَجْر

"ہاں ہاں جب زمین ٹکرا کر پاش پاش کر دی جائے اور تمہارے رَب کا حکم آئے اور فرشتے قطار قطار اور اُس دِن جہنّم لائی جائے اُس دِن آدمی سوچے گا اور اب اُسے سوچنے کا وقت کہاں کہے گا ہائے کسی طرح میں نے جیتے جی نیکی آگے بھیجی ہوتی۔"

"اے اطمینان والی جان اپنے رَب کی طرف واپس ہو یوں کہ تو اُس سے راضی وہ تجھ سے راضی پھر میرے خاص بندوں میں داخل ہو۔ اور میری جنّت میں آ۔"

Marfat.com

تیسواں پارہ ——— سُورَۃُ الضُّحیٰ

"اور بے شک قریب ہے کہ تمہارا رَب تمہیں اتنا دے گا کہ تم راضی ہو جاؤ گے۔ کیا اُس نے تمہیں یتیم نہ پایا پھر جگہ دی۔ اور تمہیں اپنی محبّت میں خود رفتہ پایا تو اپنی طرف راہ دی اور تمہیں حاجت مند پایا پھر غنی کر دیا تو یتیم پر دباؤ نہ ڈالو اور منگتا کو نہ جھڑکو اور اپنے رَب کی نعمت کا خوب چرچا کرو۔"

تیسواں پارہ ——— سُورَۃُ الِانشِرَاح

"کیا ہم نے تمہارا سینہ کشادہ نہ کیا اور تم پر سے تمہارا وہ بوجھ اُتار لیا جس نے تمہاری پیٹھ توڑی تھی اور ہم نے تمہارے لئے تمہارا ذِکر بلند کر دیا تو بے شک دشواری کے ساتھ آسانی ہے بے شک دشواری کے ساتھ آسانی ہے تو جب تم نماز سے فارغ ہو تو دُعا میں محنت کرو اور اپنے رَب ہی کی طرف رغبت کرو۔"

تیسواں پارہ ——— سُورَۃُ التِّین

"بے شک ہم نے آدمی کو اچھی صُورت پر بنایا۔ پھر اُسے ہر نیچی سے نیچی حالت کی طرف پھیر دیا۔"

"کیا اللہ سب حاکموں سے بڑھ کر حاکم نہیں۔"

Marfat.com

تیسواں پارہ ——— سُورَۃُ الْعَلَق

پڑھو اپنے رَب کے نام سے جِس نے پیدا کیا آدمی کو خُون کی پھٹک سے بنایا۔ پڑھو اور تمہارا رَب ہی سب سے بڑا کریم جس نے قلم سے لِکھنا سکھایا آدمی کو سکھایا جو نہ جانتا تھا۔"

تیسواں پارہ ——— سُورَۃُ الْقَدْر

"بے شک ہم نے اُسے شب قدر میں اُتارا اور تم نے کیا جانا کیا شب قدر۔ شب قدر ہزار مہینوں سے بہتر۔ اس میں فرشتے اور جبرئیل اُترتے ہیں اپنے رَب کے حُکم سے ہر کام کے لئے۔ وہ سلامتی ہے صبح چمکنے تک۔"

تیسواں پارہ ——— سُورَۃُ الزِّلْزَال

"جب زمین تھرتھرا دی جائے جیسا اُس کا تھرتھرانا ٹھہرا ہے اور زمین اپنے بوجھ باہر پھینک دے۔ اور آدمی کہے اِسے کیا ہوا۔ اس دن وہ اپنی خبریں بتائے گی۔ اس لئے کہ تمہارے رَب نے اُسے حکم بھیجا۔"
"تو جو ایک ذرّہ بھر بھلائی کرے اُسے دیکھے گا اور جو ایک ذرّہ بھر بُرائی کرے اُسے دیکھے گا۔"

تیسواں پارہ ——— سُورَۃُ الْقَارِعَۃ

"دِل دہلانے والی۔ کیا وہ دہلانے والی۔ اور تو نے کیا جانا

Marfat.com

کیا ہے دہلانے والی۔جس دِن آدمی ہوں گے جیسے پھیلے پتنگے اور پہاڑ ہوں گے جیسے دُھنکی اون توجس کی تولیں بھاری، ہوئیں وہ تو من مانتے عیش میں ہیں اور جس کی تولیں ہلکی پڑیں وہ نیچا دکھانے والی گود میں ہے اور تو نے کیا جانا کیا نیچا دکھانے والی۔ایک آگ شعلہ مارتی"

تیسواں پارہ ——— سُورَۃُ التَّکَاثُر

"تمہیں غافل رکھا مال کی زیادہ طلبی نے یہاں تک کہ تم نے قبروں کا منہ دیکھا۔ہاں ہاں جلد جان جاؤ گے۔ہاں ہاں اگر یقین کا جاننا جانتے تو مال کی محبت نہ رکھتے۔بے شک ضرور جہنم کو دیکھو گے۔"

تیسواں پارہ ——— سُورَۃُ الْعَصْر

"اِس زمانہ (محبوب) کی قسم۔بے شک آدمی ضرور نقصان میں ہے مگر جو ایمان لائے اور اچھے کام کیے اور ایک دوسرے کو حق کی تاکید کی اور ایک دوسرے کو صبر کی وصیت کی۔"

تیسواں پارہ ——— سُورَۃُ الْفِیل

"(اے محبوب) کیا تم نے نہ دیکھا تمہارے رب نے اُن ہاتھی والوں کا کیا حال کیا۔کیا اُن کا داؤں تباہی میں نہ ڈالا اور اُن پر پرندوں کی ٹکڑیاں بھیجیں کہ اُنہیں کنکر کے پتھروں سے مارتے تو انہیں کر ڈالا جیسے کھائی کھیتی کی پتی۔"

Marfat.com

تیسواں پارہ ——— سُورَۃُ الْمَاعُون

"بھلا دیکھو تو جو دین کو جھٹلاتا ہے پھر وہ ہے جو یتیم کو دھکے دیتا ہے اور مسکین کو کھانا دینے کی رغبت نہیں دیتا۔ تو ان نمازیوں کی خرابی ہے جو اپنی نماز سے بھولے بیٹھے ہیں وہ جو دکھاوا کرتے ہیں اور برتنے کی چیز مانگے نہیں دیتے۔"

تیسواں پارہ ——— سُورَۃُ الْکَوْثَر

"(اے محبوبؐ) بے شک ہم نے تمہیں بے شمار خوبیاں عطا فرمائیں تو تم اپنے رب کے لئے نماز پڑھو اور قربانی کرو۔"

تیسواں پارہ ——— سُورَۃُ الْکٰفِرُوْن

"تم فرماؤ اے کافرو نہ میں پوجتا ہوں جو تم پوجتے ہو اور نہ تم پوجتے ہو جو میں پوجتا ہوں اور نہ میں پوجوں گا جو تم نے پوجا اور نہ تم پوجو گے جو میں پوجتا ہوں۔ تمہیں تمہارا دین اور مجھے میرا دین"

تیسواں پارہ ——— سُورَۃُ اللَّھَب

"تباہ ہو جائیں ابولہب کے دونوں ہاتھ اور وہ تباہ ہو ہی گیا۔ اُسے کچھ کام نہ آیا اُس کا مال اور نہ جو کمایا۔"

* * *

Marfat.com

تیسواں پارہ ——— سُورَۃُ الاِخلَاص

"تم فرماؤ وہ اللہ ہے وہ ایک ہے اللہ بے نیاز ہے نہ اُسکی کوئی اولاد اور نہ وہ کسی سے پیدا اور نہ اُس کے جوڑ کا کوئی۔"

تیسواں پارہ ——— سُورَۃُ الفَلَق

"تم فرماؤ میں اُس کی پناہ لیتا ہوں جو صُبح کا پیدا کرنے والا ہے۔ اُس کی سب مخلوق کی شر سے اور اندھیری ڈالنے والے کے شر سے جب وہ ڈوبے اور اُن عورتوں کے شر سے جو گرہوں میں پھونکتی ہیں اور حسد والے کے شر سے جب وہ مجھ سے جلے۔"

تیسواں پارہ ——— سُورَۃُ النَّاس

"تم کہو میں اُس کی پناہ میں آیا جو سب لوگوں کا رب۔ سب لوگوں کا بادشاہ۔ سب لوگوں کا خدا اُس کے شر سے جو دِل میں بُرے خطرے ڈالے اور دبک رہے۔ وہ جو لوگوں کے دلوں میں وسوسے ڈالتے ہیں جن اور آدمی۔"

Marfat.com

عملیات

(اِن عملیات کی اجازت کے لئے دیکھیں صفحہ نمبر ۳۱۵، پہلا پیراگراف)

اِس پُرفتن دَور میں جبکہ ہَر طرف مادّیت کا زور ہے انسان اپنی خواہشات کی چکّی میں بُری طرح پِس رہا ہے۔ اللہ کا ڈر ہی اِنسان کو اِس مُصیبت سے بچا سکتا ہے۔ اِنسان سکُونِ قلب کے لئے تو پکارتا ہے مگر یہ سب کچھ زبانی زبانی۔ عمل کے لئے وہ ہرگز تیار نہیں جب بے شمار مصائب میں گِھر جاتا ہے تو اُن سے نجات کے لئے یا تو از خود وظیفے شروع کر دیتا ہے یا عاملوں اور پیروں کے پاس چلا جاتا ہے۔ از خود اِس طرح کہ آج بے شمار عملیات کی کتابیں موجود ہیں جن میں وظیفے، تعویذ اور نقش دیئے ہوتے ہیں یا عاملوں اور پیروں کے پاس جاتا ہے اور اُن سے وظیفے پڑھنے کو اور تعویذ اور نقش اُن کے مُقرر کئے ہوئے نذرانے یا شکرانے کو ادا کرنے کے بعد حاصل کرتا ہے۔

ہر انسان کو ایک بات کبھی نہیں بھُولنی چاہیئے اور وہ ہے نوشتہ تقدیر۔ وہ اپنی جگہ اٹل ہے۔ اگرچہ اپنی دوکان جمانے کے لئے مختلف نام نہاد عاملوں اور پیروں نے بڑے بڑے عجیب قصّے گھڑ رکھے ہیں اور جب وہ یہ قصّے آنے والے سائل کو سُناتے ہیں تو اُسے یقین آجاتا ہے کہ بس اب کام ہوگیا۔ کوئی شک ہی نہیں۔ کامیابی قدم چوم رہی ہے وہ اسی خیال میں مُبتلا رہتا ہے اور جب اُس کا کام نہیں ہوتا تو ان نام نہاد عاملوں اور پیروں

Marfat.com

کو بے نقط سناتا ہے اور اگر وہ زیادہ گمراہ ہو گیا ہے تو اس کے دین کی بھی خیر نہیں رہتی۔

اللہ اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر چیز ظاہر فرما دی ہے۔ پھر بھی اگر انسان ضعیف الاعتقادی میں مبتلا ہوتا ہے تو یہ اُس کا اپنا قصور ہے۔ کلام مجید ہمارے سامنے ہے سب سے بڑا سرچشمۂ ہدایت، مسلمان اور بنی نوع انسان کے لئے۔ اور اِسی طرح نبیٔ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی حیاتِ طیبہ مکمل طور پر ہمارے سامنے ہے۔ بہترین نمونہ۔ اللہ تعالےٰ نے اسی نمونے کی پیروی کیلیے فرمایا ہے۔

آپ خود سوچیں کہ انسان تقویٰ اختیار نہ کرے، نماز، روزے اور زکوٰۃ کے نزدیک نہ جائے اور پھر بھی رحمتِ الٰہی کا اُمیدوار رہے تو یہ تو رحمت کا مذاق اُڑانا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ہر شخص کے اندر ضمیر کی آواز رکھ دی ہے اور یہ آواز پرہیزگار اور گناہ گار دونوں کو سُنائی دیتی ہے۔ انسان جب مبتلائے مصیبت ہوتا ہے تو اُسے اُس کا اندر ہی سب سے پہلے وجہ بتا دیتا ہے۔ یہ انسان ہی ہے جو دھیان نہیں دیتا۔ مصیبت دَر حقیقت ایک تنبیہہ ہے اپنے آپ کو سنوارنے کے لئے۔ اور جو لوگ اِس طرف دھیان کرتے ہیں اپنے محاسبہ خود کرتے ہیں۔ ضمیر کی آواز کان دھر کر سنتے ہیں تو پھر وہ ندامت میں مُبتلا ہو کر توبہ میں لگ جاتے ہیں۔ اللہ کی راہ میں خیرات اور صدقات حَتَّی المقدور دیتے ہیں۔ فالتو وقت میں اُس کی پاکی بولتے ہیں۔ رات کو نوافلی عبادت بھی کرتے ہیں۔ جب یہ صورت ہو تو یہ لوگ عاملوں کے بتائے ہوئے عمل کر کے کامیاب ہو جاتے ہیں۔

یہ نکتہ کبھی نہ بھولیں کہ یہ بھی آپ کی تقدیر کی تختی پر لکھا ہوتا ہے

Marfat.com

کہ فُلاں فُلاں مُصیبت کے لئے آپ فلاں فلاں عامل، پیر یا فقیر کے پاس جائیں گے اور اُس کے بتلائے ہوئے عمل یا تعویذ کی برکت سے یہ بلا ٹل جائے گی۔ یا فُلاں پیر یا فقیر جب دُعا کرے گا تو اُس کی زبان ہلنے سے اللہ تعالےٰ رحمت فرما کر نجات دے گا۔ اور اگر نوشتۂ تقدیر ہی نہیں تو ایک ہزار عامل اور ایک ہزار کامل کے پاس جانے سے بھی کچھ نہیں بنے گا۔

جو لوگ از خود وظائف یا عمل کرتے ہیں اُن کو نقصان پہنچنے کا نوّے فیصد خطرہ ہے۔ اور بعض اوقات تو میرے دیکھنے میں آیا کہ ایسے لوگوں کا دماغ ہی اُلٹ گیا۔ اس لئے از خود وظائف یا عمل کرنے سے بچنا چاہیئے۔ سائل اگر کسی کتاب میں کوئی عمل یا وظیفہ پڑھ بھی لے تو اپنے مرشد سے اجازت لے یا کسی اور بزرگ سے اجازت لے۔ اور نہ ملے تو صبر کرے۔ توبہ، درود شریف اور کلمہ طیبہ شریف کی کثرت رکھے۔ صدقہ و خیرات خُوب دے۔ اور اللہ کی بارگاہ میں گڑگڑا کر، گریہ وزاری کرکے، عاجزی و مسکینی و بے نوائی کی صورت بنا کر سجدے میں دُعا مانگے۔ سجدے میں سر رکھ کر دُعا مانگنے سے اُس کا فضل و کرم بہت جلدی اور بہت زیادہ ہوتا ہے۔ اگر عامل، پیر یا فقیر نہ ملے تو اُس کا یہ مطلب نہیں کہ اب مبتلائے مصیبت کے لئے نجات کا کوئی راستہ نہیں۔ ایسا نہیں ہے اللہ تعالےٰ نے ان لوگوں کو فضیلت ضرور دی ہے۔ مگر یہ فضیلت مخلوق کی خدمت کے لئے۔ اللہ تعالےٰ کی رحمت کا کلّی طور پر کوئی لائیسنس یافتہ نہیں۔ جیسے دُنیا میں مقدمے کیلئے وکیل کیا جاتا ہے اس لئے کہ وہ قاعدہ قانون سے زیادہ اور صحیح طور پر واقف ہوتا ہے اور مدعی کے مقدمے کی ایک معاوضے کے بدلے

Marfat.com

خوب پیروی کرتا ہے خواہ مدعی پیشی کی تاریخ پر حاضر ہو یا نہ ہو۔ اسی طرح یہ لوگ بھی اللہ کی بارگاہ کے لئے بطور ایڈوکیٹ چُن لئے جاتے ہیں۔ اُنہیں اس سب سے بڑے دربار میں عرضی پیش کرنے کا طریقہ خوب آتا ہے۔ آداب شاہانہ سے واقف ہوتے ہیں اور وہ اپنے مُوکل کی عرضی خوب پیش کرتے ہیں۔

عامل یا پیر کے پاس جانے سے پہلے اُن کی شہرت معلوم کرلینی چاہیئے بعض کے پاس شرف ہے مگر پیسے کا لالچ۔ ایسوں کے کرتب جو لوگوں کی زبانی معلوم ہوتے ہیں وہ عجیب ہیں۔ مثلاً کچھ لوگوں نے بتلایا کہ شروع شروع میں تعویذوں یا وظیفوں نے خوب رنگ دکھایا اور اُس کے بعد اچانک معاملہ وہیں کا وہیں آگیا۔ جب حال عرض کیا گیا تو افسوس کیا اور کہا کہ اب دشمن نے بہت بڑا وار کر دیا ہے جس کے لئے مزید رقم درکار ہے۔ اُس کے بعد ہی کوئی قدم اُٹھایا جا سکتا ہے۔ چنانچہ مزید نذرانہ دیا گیا پھر حالات اچھے ہونے شروع ہو گئے۔ غرضیکہ کامیابی تک ایسی چُونگی رقم کی صورت میں تین چار دفعہ وصول کی گئی۔ سائل کو چاہیئے کہ ان لوگوں کے پاس براہ راست نہ جائے بلکہ کوئی وسیلہ لے کر جائے۔ تاکہ چُونگی اگر وصول کرنا ضروری ہو تو کم کریں۔

ہاں جو لوگ حرص و طمع نہیں رکھتے اُن کے پاس براہ راست جائیں کوئی حرج نہیں وہ ایک جائز محنتانہ یا شکرانہ لیں گے۔ کوئی ہیر پھیر نہیں کریں گے۔ وہ اِس کو خدمتِ خلق سمجھ کر کرتے ہیں ہاں یہ محنتانہ اُن کو جائز ہے کیونکہ اُن کا کوئی ذریعۂ معاش نہیں ہوتا۔ اپنے بیوی بچوں کے کفیل ہوتے ہیں۔ اُن کے لئے روزی تو مہیا کرنی ہے۔ یہ قابلِ داد

Marfat.com

لوگ ہیں۔ اگر کوئی اور پیشہ اختیار کرتے تو خوب دولت کما سکتے تھے۔ مگر اُنہیں اس تھوڑے سے نذرانے سے پُورا پُورا اطمینانِ قلب ہوتا ہے۔ اُن کے چہروں پر نُور اور اطمینان قلبی کی جھلک نمایاں ہوتی ہے نہایت اچھا اخلاق ہوتا ہے۔ معاملے میں بہت بُردبار اور حلیمُ الطبع ہوتے ہیں۔ ان کے گرد چمچے نہیں ہوتے کہ وہ بھی اپنا جگّا ٹیکس ہر آنے والے سے وصول کریں۔

جو عملیات لکھے جا رہے ہیں اُن کی ہر خاص و عام کو اجازت ہے۔ بشرطیکہ عمل کرنے والا نماز کا پابند ہو، روزے پورے رکھتا ہو زکوٰۃ (اگر اُس پر واجب ہے) پوری اور باقاعدگی سے دیتا ہو۔ گناہِ کبیرہ سے بچا ہوا ہو۔ اور اگر ایسا نہیں ہے تو سچے دل سے اللہ تعالےٰ کی بارگاہ میں توبہ کرے اور عہد کرے کہ آئندہ پابند رہوں گا۔

تعویذ اور نقش بھی لکھے جا سکتے تھے مگر اُس کے لئے بے شمار شرائط ہیں۔ جن کو پُورا کرنا ہر شخص کے بس کی بات نہیں۔ علم سیّارگان کا ہونا ضروری ہے تاکہ تعویذ سیارے کی حرکت کے مُطابق صحیح گھڑی اور صحیح اوقات میں لکھا جا سکے۔ لکھنے والے کو یا تو اجازت ہو یا اس نے زکوٰۃ وغیرہ اچھی طرح دے لی ہو۔ پھر تعویذ کئی قسم کے ہیں۔ پھر تعویذ کی خانہ پُری یعنی تعویذ کی چال کا جاننا ضروری ہے اور بے شمار چیزیں ہیں۔ غرضیکہ روحانیت کا یہ شعبہ بذات خود ایک مکمّل سائنس ہے اور اس کے سمجھنے اور حاصل کرنے کے لئے دوسرے علوم کی طرح کسی اُستاد کامل کے سامنے زانوئے ادب طے کرنا ضروری ہے۔

جب وظیفہ شروع کیا جائے تو سب سے ضروری بات یہ ہے کہ وظیفہ

Marfat.com

کسی کو تبلایا نہ جائے۔ اس سے اثر یا تو بالکل جاتا رہے گا یا کم ہو جائے گا اور برکت نہ رہے گی۔ ہاں اگر کسی کو یہ معلوم ہے یا کوئی دیکھ رہا ہے کہ آپ کوئی وظیفہ کر رہے ہیں تو کوئی حرج نہیں یعنی وظیفہ کرتے ہوئے دیکھے جانے میں تو کوئی حرج نہیں ہاں یہ جان لینے سے کہ آپ کیا پڑھ رہے ہیں وظیفہ کو نقصان پہنچ جاتا ہے۔

اِس کے بعد ایک جگہ اور وقت کا تعین کر لیا جائے۔ مُقررہ وقت پر وظیفہ وہیں کیا جائے وظیفے کے لیے بیٹھنے سے پہلے اپنے جسم کو طاہر کرے پھر پاکیزہ اور ستھرا لباس پہنے اور کچھ خوشبو لگائے وظیفہ والی جگہ پر لوبان جلائے اور پہلے دِن وظیفہ شروع کرنے سے پہلے پانچ گیارہ یا اکیس روپے یا جتنی توفیق ہو صدقہ نکالے۔ اللہ تعالےٰ سے کامیابی کی دُعا مانگے۔ پھر اگر سلسلۂ طریقت میں داخِل ہے تو اپنے خواجگان رح کو کچھ اوراد اور فاتحہ پڑھ کر ایصالِ ثواب کرے۔

وظیفہ کے وقت اللہ سے پوری طرح لَو لگائے رکھے اور اپنے مقصد پر بار بار عاجزی سے تکرار کرتا رہے۔ وسوسات نفسانی آتے ہیں روکنے کی بجائے اُن کی طرف دھیان ہی نہ کرے اور اپنی لگن کو اور مضبوط کرے۔

کسی کو ناجائز نقصان پہنچانے کے لیے قطعًا کوشش نہ کرے۔ اس کا نقصان سائِل ہی کو پہنچے گا۔ ہاں فتنہ و شرّ کا اندیشہ ہو یا آپ کی عزّت پر دشمن حملہ کر رہا ہے اور آپ کی جان نہیں چھوڑ رہا تو پھر آپ مظلوم ہیں اور وہ ظالم۔ پھر آپ اپنی مدافعت کے لیے عمل پڑھ سکتے ہیں۔

Marfat.com

فرض کیجئے ایک لڑکا اپنے باپ کے مزاج کی تندی اور بار بار سخت سُست کہنے سے نالاں اور بیزار ہے۔ اگر وہ کوئی عمل باپ کو نقصان پہنچانے کے لئے پڑھتا ہے تو ناجائز ہے اور اُسے نقصان ہوگا۔

اِسی طرح اگر کوئی لڑکی اپنے فیصلے ماں باپ کے خلاف کرتی ہے اور اُن کی عزت کے لئے خطرہ بنی ہوئی ہے۔ اُن کی نصیحت نہیں سُنتی۔ اصلاح کی طرف ہی نہیں ہوتی۔ وہ اگر عاملوں کے اشتہار اخبار میں پڑھ کر کسی عامل کے پاس جاتی ہے تو اُس کا عمل کامیاب نہیں ہوگا بلکہ اُسے نقصان ہوگا۔

اِسی طرح کوئی عورت اپنے شوہر کے خلاف ناجائز مطالبات کے لئے عمل کرتی ہے تو یقیناً اُسے ناکامیابی ہوگی اور نقصان پہنچے گا۔

یہ کچھ مثالیں ہیں مگر انہیں میں موضوع نہیں بنانا چاہتا۔

اگر دورانِ وظیفہ دوبارہ وضو کی ضرورت پڑ جاتی ہے تو فوراً تازہ وضو کرے اور جہاں وظیفہ چھوڑا ہے وہیں سے شروع کرے۔ اس دوران کسی سے کوئی بات نہ کرے۔

عورتوں کے لئے وظیفہ کے دن پورے کرنے میں قُدرتی رکاوٹ آجاتی ہے۔ جتنے دِن رکاوٹ ہو وہ نوٹ کرلیں اور بعد میں خاتمہ کے وقت اُتنے دِن مزید جاری رکھ کر عمل پُورا کرلیں۔

اگر مُنہ میں کسی مرض کی وجہ سے یا سانس کی وجہ سے تعفّن ہے تو الائچی وغیرہ دورانِ وظیفہ لازماً رکھ لے۔

دورانِ وظیفہ پُورا پُورا ادب ملحوظ رکھنا چاہیئے۔ جس نشست سے شروع کیا ہے اُسی سے خاتمہ کرے۔ مُراد دوزانو نشست یا دوسری

Marfat.com

نشست ہے۔ ہاں اگر مجبوری پیدا ہو جائے (جیسے ٹانگ یا پاؤں سُن ہو جانا) تو نشست کو ضرورت کی حد تک بدل سکتا ہے۔

دورانِ وظیفہ پان وغیرہ نہ چبائے یا کوئی دوسری چیز مُنہ میں نہ رکھے جب تک وظیفے میں اُس کی ہدایت نہ کی گئی ہو۔

دورانِ وظیفہ قطعًا نہ بولے نہ کسی کے سوال کا جواب دے۔ اگر کسی حادثے کی وجہ سے ایسا کرنا ضروری ہو گیا ہے تو پھر عمل چھوڑ کر اس سے نپٹ لے اور دوبارہ شروع سے ادا کرے۔

اگر اس دوران کوئی خواب آئے تو کسی سے ذکر نہ کرے اگر بُرا خواب ہے تو اُٹھتے ہی بائیں طرف " لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ" کہہ کر تھوک دے اور کچھ صدقہ نکال کر کہے اے اللہ پاک اپنی کریمی کے صدقے میرے اس خواب کے بُرے اثرات ختم کر کے میرے لئے مُبارک فرما پھر آمین کہے۔

اگر دورانِ وظیفہ کوئی غیر معمولی زور یا دھچکا لگے اس وجہ سے کہ مخالف سمت سے آگاہی پانے کے بعد دار کیا گیا ہے تو فورًا ایک دفعہ اُونچی اُونچی "آیۃُ الکرسی" پڑھ کر ہاتھ پر پھونک مار دے اور ہاتھ کو سر سے لے کر پاؤں تک تمام جسم پر پھیر دے۔ اور فورًا اپنے شیخ (یعنی مُرشد) کے تصوّر میں غرق ہو جائے۔ جب تک کہ اثر زائل نہیں ہو جاتا۔ اگر کسی کا مُرشد نہیں تو وہ اسمِ پاک " اَللّٰہ" کا تصوّر کرے۔ اِس طرح کہ یہ اسم نُور سے لکھا ہوا ہے اور نور اس میں سے نکل کر پڑھنے والے کے پورے جسم پر غلاف کی طرح چڑھ جاتا ہے۔

عمل پڑھنے کے لیے بہترین وقت عشاء کی نماز کے بعد سے لے کر

Marfat.com

فجر کی اذان تک کا ہے۔

عمل پڑھنے کے لئے رات کا کھانا کم کھایا جائے۔ غذا لطیف ہو یعنی ہلکی پھلکی تاکہ معدہ بوجھل ہو کر جسم کو بوجھل اور سُست نہ کر دے۔

اگر کوئی شخص عمل کے دوران احتیاط نہیں کرتا۔ مثلاً نامحرم سے آنکھ کو نہیں بچاتا، چُغلی، غیبت، جھوٹ اور گالی سے زبان کو نہیں بچاتا۔ کان کو فحش کلامی سُننے سے باز نہیں رکھتا، روزی حلال نہیں کھاتا (اگرچہ یہ اب ناممکن ہو چکا ہے مگر جہاں تک ہو سکے اپنی طرف سے کوشش کرے)، اپنے خالی وقت میں درود شریف یا ذکر اللہ سے زبان کو تر نہیں رکھتا تو ایسے شخص کو چاہیئے کہ عمل پڑھنے کی تکلیف نہ اُٹھائے۔

پھر ایک ضروری بات کا خیال رکھے کہ تمہاری وظائف جن سے کسی کو نقصان پہنچانا مقصود ہو اُن کے اوّل و آخر میں درود شریف قطعاً نہ پڑھے اور نہ ہی ایسے وظائف بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ سے شروع کرے۔ باقی تمام وظائف دُرود شریف کی بتائی ہوئی تعداد اور بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ پڑھ کر شروع کرے۔

وظائف شروع کرنے سے پہلے یہ بات ذہن نشین کر لینی چاہیئے کہ اگر کامیابی نہیں ہوتی تو یہ نوشتہ تقدیر رہے اور اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کے لیے جو لکھا ہے وہ اُن کی بہتری کے لئے ہی ہے کیونکہ وہ ماں باپ سے ستّر گنا زیادہ محبت کرتا ہے۔ نیز

Marfat.com

یہ کہ جو وظیفہ سائل نے پڑھا ہے اُس کا ثواب اُسے انشاءاللہ آخرت میں ضرور ملے گا۔ اور اَحسن طریقہ سے مِلے گا۔ لہٰذا اُسے کوئی نقصان نہیں ہوا۔

Marfat.com

رجوعِ عبادت کے لئے

روزانہ ـــــ بعد نماز فجر :-

ایک بار سورہ یٰسین اور اس میں "سَلٰمٌ قف قَوْلًا مِّنْ رَّبٍّ رَّحِیْمٍ ○ کو ستّر (۷۰) بار پڑھیں۔ پھر آگے شروع کریں۔ اور اس تسبیح کے دوران یہ نیّت رکھیں کہ اے اللہ میرے باطن کی بیماری دُور فرما اور مجھے پانچ وقت کی نماز عطا کر اور سیدھا راستہ دکھا۔ پھر آمین کہیں۔

ـــــ یا ـــــ

روزانہ ـــــ بعد نماز فجر:

ایک تسبیح - سُبْحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ سُبْحَانَ اللّٰہِ الْعَظِیْمِ۔

اوّل و آخر سات سات بار درُود ابراہیمی۔

ـــــ یا ـــــ

● ـــــ بعد نمازِ عشاء:

۲۲۰۰ بار یَا حَفِیْظُ

گیارہ بار :- سورہ مُزّمّل شریف

اوّل و آخر سات سات بار درُود شریف پھر سجدے میں دُعا۔

(یہ عمل صرف ایک دفعہ کرنا ہے)

ـــــ یا ـــــ

Marfat.com

روزانہ ـــــ بعد نماز عشاء :۔
ایک تسبیح ۔ یَا اَللّٰہُ یَا رَحْمٰنُ یَا رَحِیْمُ ۔
اوّل وآخر سات بار درُود شریف۔

ـــــ یا ـــــ

روزانہ ـــــ بعد نماز فجر اور بعد نماز عشاء :۔
ایک ایک تسبیح اُونچی اُونچی آواز میں "لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ"
خوب محو ہو کر اور معنیٰ کو دل نشین کر کے کریں ۔ جب تسبیح ختم کر چکیں
تو "مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ" پڑھ کر سجدے میں دُعا کریں۔

ـــــ یا ـــــ

روزانہ ـــــ بعد نماز فجر یا بعد نماز عشاء :۔
ایک تسبیح ۔ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ؕ
اوّل وآخر سات بار درُود شریف۔

ـــــ یا ـــــ

● ـــــ بعد نماز عشاء :۔
تیرہ سو بار (۱۳۰۰) آیتُ الکرسی ۔ اوّل وآخر
درود شریف ۔ پھر سجدے میں دُعا۔

ـــــ یا ـــــ

روزانہ ـــــ بعد نماز فجر اور بعد نماز عشاء :۔
ایک تسبیح ۔ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ ؕ
اوّل وآخر درُود شریف پھر سجدے میں دُعا۔

ـــــ یا ـــــ

Marfat.com

روزانہ ـــــ بعد نماز فجر اور بعد نماز عشاء :-
پانچ سو بار (۵۰۰) ذکر اسم ذات (یعنی۔ اَللّٰہ اَللّٰہ) ذرا اُونچی آواز سے ، آنکھ بند کرکے اور اَللّٰہ سے لو لگاکر۔

ـــــ یا ـــــ

● ـــــ بعد نماز فجر :-
اکیس بار (۲۱) ۔ درود ابراہیمی پڑھ کر ہاتھ پر پھونک کر سر سے پاؤں تک تمام جسم پر اچھی طرح پھیر لیں اور اپنے مقصد کی نیت دل میں رکھیں۔

Marfat.com

مُشکلات کے لئے

❖ ❖ ❖

● ——— بعد نماز مغرب :-

۲۳۷۴ بار۔ آیت کریمہ

اوّل وآخر اکتالیس اکتالیس بار دُرود شریف۔ پھر سجدے میں دُعا

(یہ عمل ایک ہفتہ کے لئے کرنا ہے)

——— یا ———

● ——— بعد نماز فجر یا بعد نماز عشاء :-

ایک ہزار بار۔ سورہ اِخلاص

اوّل وآخر اِکتالیس اکتالیس بار درود شریف۔ پھر سجدے میں دُعا۔

(یہ عمل صِرف ایک بار کرنا ہے)

——— یا ———

روزانہ ——— بعد نماز عشاء :-

ایک تسبیح۔ سورہ فاتحہ وَصلِ میم (یعنی مِلْحَمْدُ لِلّٰہ پڑھیں) اور آمین کے ساتھ۔

اَوّل وآخر اکتالیس اکتالیس بار درود شریف پھر سجدے میں دُعا۔

——— یا ———

روزانہ ——— فجر کی نماز میں سُنّتوں کے بعد اکتالیس بار سورہ فاتحہ شریف وَصلِ میم اور آمین کے ساتھ پڑھیں۔

Marfat.com

اوّل وآخر گیارہ بار درُود شریف ۔ پھر سجدے میں دُعا۔

——— یا ———

روزانہ ——— بعد نماز عشاء سونے سے پہلے یا تہجد کی نماز کے وقت تین سو بار آیت کریمہ۔ اوّل وآخر درُود شریف۔ پھر دُعا۔

——— یا ———

روزانہ ——— بعد نماز مغرب :

دو رکعت نفل قضائے حاجت (ہر رکعت میں تین تین بار سُورہ اخلاص) پھر ہدیہ ایصال نبی کریم صلّی اللہ علیہ وسلّم کو فاتحہ پڑھ کر کریں۔

پھر گیارہ بار۔ درود شریف۔

ایک سو گیارہ بار۔ یَاحَیُّ یَا قَیُّوْمُ بِرَحْمَتِكَ اَسْتَغِیْثُ۔

پھر گیارہ بار۔ درُود شریف۔ پھر سجدے میں دُعا۔

——— یا ———

روزانہ ——— ایک ہزار بار کلمہ طیبہ شریف ۔ پھر دُعا۔

——— یا ———

● ——— بعد نماز عشاء :

پانچ ہزار بار۔ وَاللّٰہُ غَالِبٌ عَلٰٓی اَمْرِہٖ وَلٰکِنَّ اَکْثَرَ النَّاسِ لَا یَعْلَمُوْنَ ○

اوّل وآخر پانچ پانچ سو بار کوئی سا درُود شریف۔ پھر سجدے میں دُعا۔

Marfat.com

(یہ عمل صرف ایک بار کرنا ہے) اور اس کے بعد بعد نمازِ عشاء صرف
ایک سو بار روزانہ اوّل و آخر گیارہ گیارہ بار درُود شریف

——— یا ———

- بارہ ہزار بار۔ "بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ"
ہر ایک ہزار پڑھنے کے بعد دو رکعت نفل (ہر رکعت میں
سُورہ اخلاص تین تین مرتبہ پڑھے) پھر سجدے میں دُعا۔
(یہ عمل صرف ایک دفعہ کرنا ہے)

——— یا ———

- ——— بعد نماز عشاء :-
اکتالیس بار۔ سُورہ یٰسین ایک ہی جلسہ میں۔
اوّل و آخر اکیس اکیس بار درُود شریف۔ پھر دُعاء
(یہ عمل صرف ایک بار کرنا ہے)

——— یا ———

- ——— بعد نماز عشاء
اکتالیس بار۔ سورہ مُلک
اوّل و آخر درود شریف۔
(یہ عمل صرف ایک بار کرنا ہے)

——— یا ———

- ——— بعد نماز فجر:-
گیارہ بار۔ سُورہ رحمٰن۔
اوّل و آخر درُود شریف۔ پھر سجدے میں دُعاء۔

Marfat.com

یا

● بعد نمازِ فجر ایک سو بار یہ دُعاء، اوّل وآخر درود شریف پڑھ کر سجدے میں دُعا مانگیں پھر مصلّے سے اُٹھیں :۔

"بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ یَا قَدِیْمُ یَا دَآئِمُ یَا فَرْدُ یَا وِتْرُ یَا وَاحِدُ یَا اَحَدُ یَا صَمَدُ یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ یَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ ط"

(یہ عمل روزانہ دس ۱۰ روز تک کریں)

یا

● اِس عمل کے لئے عصر کے بعد کا وقت مناسب ہے یہ ممکن نہ ہو تو بعد نمازِ عشاء یا تہجد کے وقت پڑھیں۔ بارہ ہزار بار (۱۲۰۰۰) آیت کریمہ (اکیلے یا مل کر)

اوّل وآخر سو سو بار درُود شریف۔

(یہ عمل روزانہ بارہ روز تک کریں)

یا

● سُورہ یٰسین تین یا پانچ بار پڑھ کر (پڑھتے وقت اپنی مُراد کا تصوّر رکھیں) سو جائیں۔

اوّل وآخر درُود شریف۔

(یہ عمل سات روز کرنا ہے)

یا

● ایک بار سورہ یٰسین اور اس میں سَلٰمٌ قف قَوْلًا مِّنْ رَّبٍّ رَّحِیْمٍ ۝

Marfat.com

کو ستر (۷۰) بار پڑھیں۔ (اپنی حاجت کی تکرار یہاں دل میں رکھیں) اوّل وآخر دُرود شریف۔

(یہ عمل اکتالیس روز کرنا ہے)

——— یَا ———

● ——— بعد نمازِ عشاء یا تہجد :۔

سورہ یٰسٓ اور اس میں ہر مُبِیْن پر پہنچ کر یٰسٓ سے شروع کریں۔ کل سات "مُبِیْن" ہیں اور ہر مُبِیْن پر اسی طرح کریں۔ اوّل وآخر دُرود شریف۔ پھر سجدے میں دُعاء۔

(یہ عمل اکتالیس روز کرنا ہے)

——— یَا ———

● ——— بعد نماز عشاء یا بعد نماز اشراق :۔

ایک ہزار ایک سو بار (۱۱۰۰)۔ یَا مُغْنِیُ گیارہ بار۔ سُورہ مُزّمّل شریف۔ اوّل وآخر اکیس اکیس بار درود شریف۔

(یہ عمل گیارہ روز کرنا ہے)

——— یَا ———

● ——— بعد نمازِ عشاء یا تہجد :۔

اکتالیس بار (۴۱) سُورہ اَلْاَنْعام۔ اوّل وآخر گیارہ گیارہ بار درود شریف۔

(یہ عمل صرف ایک بار کرنا ہے)

——— یَا ———

● ——— بعد نماز عشاء یا تہجد :۔

Marfat.com

سات بار۔ سُورہ نور ۔ اوّل وآخر درود شریف۔
(یہ عمل صرف ایک بار کرنا ہے)

——— یا ———

● ——— بعد نماز فجر :-
ستّر بار (۷۰)۔ سورہ فجر ۔ اوّل وآخر درود شریف
(یہ عمل صرف ایک بار کرنا ہے)

——— یا ———

● ——— بعد نماز ظہر یا بعد نماز عصر :-
ستّر بار (۷۰)۔ سورہ زلزال ۔ اوّل وآخر درود شریف۔
(یہ عمل صرف ایک بار کرنا ہے)

——— یا ———

● طلوعِ آفتاب کے وقت:
سات بار ۔ سورہ وَالشمس ۔ اوّل وآخر درُود شریف۔
(یہ عمل صِرف ایک بار کرنا ہے)

——— یا ———

● ۷۱۷۵۔ سُورہ اَلَمْ نشرح ۔ اوّل وآخر درُود شریف۔
بعد ازاں ہر نماز کے بعد پانچ بار اور دُعا۔
(یہ عمل صِرف ایک بار کرنا ہے)

——— یا ———

روزانہ ——— بعد نماز عشاء یا تہجّد
۲۷۰ بار۔ یَاکَرِیْمِ اوّل وآخر درُود شریف۔

Marfat.com

یا

روزانہ ــــ بعد نماز عشاء یا تہجّد

۱۰۱ بار ــ یَا قَادِرُ یَا قَدِیْرُ یَا مُقْتَدِرُ۔

اوّل و آخر درُود شریف۔

یا

روزانہ ــــ بعد نماز عشاء یا تہجّد

۱۰۱ بار ــ یَا حَامِدُ یَا مَحْمُوْدُ یَا حَمِیْدُ۔

اوّل و آخر درُود شریف۔ (خوب محویت سے پڑھا جائے)

یا

● سب سے پہلے نماز اشراق، بعد نماز ظہر یا بعد نماز عصر میں سے کوئی ایک وقت منتخب کرلیں غُسل کریں، ستھرے کپڑے پہنیں، خُوشبُو لگائیں اور عمل والی جگہ اگر بتی جلائیں۔

پہلے دِن "آیتُ الکُرسی" اور "سُورہ بقرہ" کی آخری دو آیات اٰمَنَ الرَّسُوْلُ سے .... کٰفِرِیْن تک۔ اور چاروں قُلْ (ہر ایک تین تین بار) پڑھ کر ایصالِ ثواب کریں اور یہ عمل اس طرح کریں :۔

① اتوار کے روز ۵۸۲ بار ــــ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

② سوموار کے روز ۶۱۸ بار ــــ اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

③ منگل کے روز ۲۴۲ بار ــــ مٰلِكِ یَوْمِ الدِّیْنِ ٥

④ بُدھ کے روز ۶۳۶ بار ــــ اِیَّاكَ نَعْبُدُ وَاِیَّاكَ نَسْتَعِیْنُ ٥

Marfat.com

⑤ جمعرات کے روز ۱۰۷۳ بار ـــــ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ
⑥ جُمعہ کے روز ۱۸۰۷ بار ـــــ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ
⑦ ہفتہ کے روز ۱۳۰۴ بار ـــــ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ ۝ اٰمِيْن

(کچھ عرصہ پڑھیں)

ـــــ یا ـــــ

● ـــــ بعد نماز عشاء :-
ایک سَو بار ۔ يَا بَدِيْعَ الْعَجَآئِبِ بِالْخَيْرِ يَا بَدِيْعُ۔
اوّل وآخر درود شریف۔ پھر سجدے میں دُعا۔

ـــــ یا ـــــ

● ایک ہزار (۱۰۰۰) بار ـــــ اَللّٰهُ الصَّمَدُ
اوّل وآخر درود شریف
(یہ عمل صرف ایک بار کرنا ہے)

ـــــ یا ـــــ

● ـــــ بعد نماز ظہر :-
تین سو تیرہ (۳۱۳) بار ـــــ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ
حَبِيْبِكَ اِنِّيْ مُشْتَاقٌ بِنُوْرِ جَمَالِكَ وَرَسُوْلِكَ
يَا اَللّٰهُ يَا اَللّٰهُ يَا اَللّٰهُ۔
(یہ عمل صِرف ایک بار کرنا ہے)

ـــــ یا ـــــ

Marfat.com

چار رکعت اِس طرح پڑھیں کہ:۔

① پہلی رکعت میں ــ سُورہ فَاتحہ کے بعد سُورہ آلِ عمران (تیسرا پارہ) کی یہ دو آیات: اَللّٰھُمَّ مٰلِکَ الْمُلْکِ تُؤْتِی الْمُلْکَ ..... سے شروع کرکے وَتَرْزُقُ مَنْ تَشَآءُ بِغَیْرِ حِسَابٍ تک ــــــــــ ایک بار

② دوسری رکعت میں ــــــــ سورہ کوثر ــ ایک بار

③ تیسری رکعت میں ــــــــ سورہ کٰفرون ۔ایک بار

④ چوتھی رکعت میں ــــــــ سورہ اخلاص ۔پانچ بار

پھر یہ دعاء تین سو تیرہ (۳۱۳) بار۔ (اوّل و آخر دُرود شریف)

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔ لَآ اِلٰہَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحٰنَکَ اِنِّیْ کُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ ۝ حَسْبُنَا اللّٰہُ نِعْمَ الْوَکِیْلُ ۝ رَبِّ اِنِّیْ مَسَّنِیَ الضُّرُّ وَاَنْتَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِیْنَ ۝ وَاُفَوِّضُ اَمْرِیْ اِلَی اللّٰہِ اِنَّ اللّٰہَ بَصِیْرٌ بِالْعِبَادِ ۝ وَیَا مَنْ ذَکَرَہٗ شَرَفَ الذّٰکِرِیْنَ.

ــــــــ یَا ــــــــ

● تازہ وضو کریں پھر دو نفل پڑھ کر ایک سو بار یہ دُعا پڑھیں:۔

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ وَاَتَوَجَّہُ اِلَیْکَ بِنَبِیِّکَ مُحَمَّدٍ نَبِیِّ الرَّحْمَۃِ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِنِّیْ تَوَجَّھْتُ اِلٰی رَبِّیْ فِیْ حَاجَتِیْ ھٰذِہٖ لِتُقْضٰی لِیْ حَاجَتِیْ۔

Marfat.com

اور سجدے میں دُعا کریں۔
(یہ عمل صرف ایک بار کرنا ہی کافی ہوگا۔ ضرورت ہو جب تک وقفے وقفے سے پڑھتا رہے مگر پڑھنے کے بعد ہفتہ دس روز تک نتیجہ دیکھ لے)

——— یا ———

● بعد نماز عصر تا مغرب کسی سے کلام نہ کریں اور اپنی حاجت کا تصوّر کرکے یہ لگاتار پڑھیں جیسے کوئی فریاد کر رہا ہے۔

"یَا اَللّٰہُ یَا رَحْمٰنُ یَا رَحِیْمُ"

(یہ عمل کچھ روز (سات، گیارہ، اکیس روز) کریں)

——— یا ———

● ——— بعد نمازِ عشاء ———

ایک سو گیارہ (۱۱۱) بار یَا فَتَّاحُ الَّذِیْ فَتْحُ کُلِّ اَبْوَابٍ
اوّل و آخر گیارہ گیارہ بار درود شریف (سجدے میں دُعا مانگیں)

(یہ عمل سات، گیارہ یا اکیس روز کریں)

——— یا ———

روزانہ ——— اکتالیس (۴۱) بار ——— عہد نامہ پڑھ کر دُعا مانگیں۔
اوّل و آخر درود شریف

(یہ عمل سات، گیارہ یا اکیس روز کریں)

——— یا ———

● سوا لاکھ (۱۲۵۰۰۰) بار ——— یَا کَافِیُ
ایک ہی نشست میں یا اٹھائیس روز میں مکمّل کریں۔

Marfat.com

یَا

● ــــ بعد نمازِ عشاء :-

ایک سو ایک (۱۰۱) بار۔

یَا حَنَّانُ یَا مَنَّانُ یَا دَیَّانُ یَا سُبْحٰنُ یَا سُلْطَانُ یَا بَدِیْعَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ یَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ یَا لَآ اِلٰہَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحٰنَکَ اِنِّیْ کُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ ۝ اِرْحَمْنَا یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ ۝

اوّل وآخر درُود شریف۔ پھر سجدے میں دُعاء۔

(یہ عمل گیارہ، اکیس یا اکتالیس روز کریں۔)

Marfat.com

زیارتِ رسُولُ اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم کیلئے

✣ ✣ ✣

زیارت رسُول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم کے لیے جتنے بھی عمل لکھے جا رہے ہیں اُن کے لیئے جسم کا پاک ہونا، کپڑوں کا پاکیزہ ہونا، خُوشبُو کا لگانا، بچھونے اور سونے والی جگہ کا صاف سُتھرا ہونا ضروری ہے۔ سوتے وقت با وضو سونا۔

روزانہ ـــــ بعد نمازِ عشاء:-

گیارہ بار۔ سورہ مُزّمّل شریف

اوّل و آخر اکیس اکیس بار درود شریف۔ اور مُراد کا تصوّر کرکے سو جائیں۔

ـــــ یا ـــــ

● شب شنبہ کو بعد نماز عشاء دو نفل قضائے حاجت پڑھ کر ۳۰ بار اَلحمد شریف اور فجر کی سُنّتوں اور فرضوں کے درمیان ۱۰ بار اَلحمد شریف پڑھیں:

① شب یک شنبہ کو ۴۰ بار ـــــ فجر میں ۲۰ بار

② شب دوشنبہ کو ۵۰ بار ـــــ فجر میں ۳۰ بار

③ شب سہ شنبہ کو ۶۰ بار ـــــ فجر میں ۴۰ بار

Marfat.com

④ شب چہارشنبہ کو ۷۰ بار ——— فجر میں ۵۰ بار
⑤ شب پنج شنبہ کو ۸۰ بار ——— فجر میں ۶۰ بار
⑥ شب جُمعہ کو ۹۰ بار ——— فجر میں ۷۰ بار

اِسی طرح دوسرے ہفتے میں دس دس کم کرتے جائیں۔

——— یَا ———

● بعد نماز جمعہ مدینہ مُنوّرہ کی طرف منہ کرکے ایک سو ایک بار
صَلَّی اللّٰہُ عَلَی النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَاٰلِہٖ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
صَلٰوۃً وَّسَلَامًا عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ

——— یَا ———

● جمعہ کی شب کو حضوری قلب سے ایک ہزار بار صلوٰۃ تُنَجِّیْنَا

——— یَا ———

● "سورہ مُزّمّل شریف گیارہ بار اِس طرح پڑھیں کہ سُورہ شریف کے مندرجہ ذیل مقامات پر اپنے مقصد کو سامنے رکھ کر ہر مقام پر تین بار تکرار کریں :-

○ اوّل :- رَبُّ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ فَاتَّخِذْہُ وَکِیْلًا ○
○ دوئم :- وَاللّٰہُ یُقَدِّرُ الَّیْلَ وَ النَّھَارَ ط
○ سوئم :- یَبْتَغُوْنَ مِنْ فَضْلِ اللّٰہِ لا
○ چہارم :- وَاسْتَغْفِرُ اللّٰہَ ط اِنَّ اللّٰہَ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ ○

یہ عمل ایک دن میں گیارہ بار اِس طرح کریں کہ :
○ ایک بار :- فجر کی سُنّتوں کے بعد۔

Marfat.com

○ دو بار:۔ فجر کے فرضوں کے بعد۔
○ دو دو بار:۔ باقی ہر نماز کے بعد۔

پھر سجدے میں دعا۔

——— یا ———

● جو درود شریف آپ کو اچھا لگتا ہے اور آپ اُسے دِل لگاکر پڑھتے ہیں اُس کو بعد نماز عشاء جمعہ کی شب ایک ہزار (۱۰۰۰) بار پڑھیں۔ پڑھتے وقت تصوّر کریں کہ آپ آداب اور عاجزی کے ساتھ حضور (صلی اللہ علیہ وسلم) کے روضۂ اطہر کے سامنے حاضر ہیں۔

——— یا ———

● ——— بعد نماز جُمعہ:۔
اکتالیس (۴۱) بار۔ سورہ مُحَمَّد

——— یا ———

روزانہ بعد نماز فجر یا بعد نماز عشاء:۔
ایک ہزار (۱۰۰۰) بار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْکَ یَا مُحَمَّدْ

——— یا ———

● جمعرات کی شب بعد نماز عشاء:۔
ایک ہزار (۱۰۰۰) بار ۔ درود شریف۔
ایک ہزار (۱۰۰۰) بار ۔ سُورہ کوثر۔
پھر سجدے میں دُعا۔

——— یا ———

● مَنّت جو بھی آسان ہو مان لیں

Marfat.com

مثلاً یہ کہ یا رسُولَ اللہ (صلّی اللہ علیہ وسلّم) اگر آپ زیارت سے مُشرّف فرمادیں تو فلاں فلاں درود شریف اِتنی مرتبہ روزانہ بلا ناغہ اللہ کی توفیق سے پڑھوں گا یا آپ کی فلاں سُنّت پر ہمیشہ ہمیشہ کاربند رہونگا یا اپنے ایک بچّے کو عالِم دین یا حافظ قرآن بناؤں گا یا عُمرہ کرُوں گا اور آپ کے روضۂ اطہر پر حاضری دُوں گا۔

Marfat.com

بیماری کے لئے

پہلے تو یہ معلوم کریں کہ مرض کیا ہے۔ واقعی جسمانی مرض ہے یا کوئی جادو آسیب ہے۔ اِس کے لئے:

① سات بار ـــــ سورہ فاتحہ۔
② سات بار ـــــ آیت الکرسی۔
③ سات بار ـــــ سورہ کٰفرون۔
④ سات بار ـــــ سورہ اِخلاص۔
⑤ سات بار ـــــ سورہ فلق۔
⑥ سات بار ـــــ سورہ ناس۔

پڑھ کر مریض پر پھونک مار دیں۔ پھر غور سے اُسکی طرف دیکھیں:

- اگر مرض بڑھ جائے تو آسیب ہے۔
- اگر مرض کم ہو جائے تو جادُو ہے۔
- اگر مرض بدستور رہے تو بیماری ہے۔

آسیب والے پر ہاتھ نہ ڈالیں۔ اس کے لئے پیشہ ور لوگ ہیں۔ انہیں کے پاس بھیج دیں۔ آپ بیچ میں نہ پڑیں۔ اس کا دور کرنا بڑا ٹیکنیکل کام ہے۔

- **اگر مریض کافی عرصہ سے بیمار رہے:**

تو زعفران عرق گلاب میں حل کر کے اس سے چینی کی پلیٹ پر

Marfat.com

سورہ فاتحہ شریف مع بسم اللہ اور آخر میں آمین لکھ کر اکتالیس (۴۱) روز صبح نہار منہ مریض کو پلائیں۔

● **اگر دماغی امراض ہیں:۔**

تو گیارہ بار سورہ فاتحہ شریف اور اول و آخر گیارہ گیارہ بار درود ابراہیمی پانی پر دم کر کے صبح و شام مریض کو پلائیں۔

● **اگر مرض لا علاج ہو گیا ہے۔ ڈاکٹروں نے جواب دے دیا ہے:۔**

تو تین سو (۳۰۰) بار یہ پڑھ کر کم از کم گیارہ روز بلاناغہ مریض کو پلائیں:۔

فَاِذَا انْسَلَخَ الْاَشْهُرُ الْحُرُمُ فَاقْتُلُوا سے لیکر ..... اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝ تک۔

دسواں پارہ۔ سورہ توبہ۔ پہلا رکوع

یا

● تین بار "سورہ تغابن" اول و آخر درود شریف پڑھ کر پانی پر دم کریں اور پانی مریض کو پلا دیں۔ اگر مریض دور ہے تو اس کا تصور کریں اور یہ دعا کرتے ہوئے کہ آپ کے پینے سے مریض کو اثر ہو گا اللہ کی کریمی پر بھروسہ کرتے ہوئے پانی خود پی جائیے۔

● "سورہ رحمٰن" پڑھ کر پانی اور مریض پر دم کریں اور مریض کو دم کیا ہوا پانی پلائیں۔

● تین بار "سورہ یٰسٓ" پڑھ کر پانی اور مریض پر دم کریں اور مریض کو وہ پانی تھوڑا تھوڑا دن بھر پلائیں ایسا تین،

Marfat.com

سات ، گیارہ یا اکیس روز تک کریں۔

● تین بار "سورہ فلق" اور تین بار "سورہ ناس" پڑھ کر مریض کو دم کر دیں۔

● دس بار "سُورہ حجرات" پڑھ کر مریض اور پانی پر دم کریں اور مریض کو دم کیا ہوا پانی پلائیں۔

● فجر کی سُنّتوں اور فرضوں کے درمیان اکتالیس (۴۱) بار سورہ فاتحہ شریف مع بسم اللہ، وصل میم اور آخر میں آمین کے ساتھ پڑھ کر پانی پر دم کریں اور وہ پانی مریض کو پلا دیں۔

خود مریض کرے، روزانہ

① ایک تسبیح "یَاسَلَامُ یَا اَللّٰہُ" کسی وقت پڑھے۔

② فجر کے بعد ایک تسبیح —"یَاحَیُّ یَاقَیُّوْمُ" اور ایک تسبیح "یَابَاقِیُ" پڑھے اور پھر ہاتھ پر پھونک مار کر ہاتھ سر اور تمام جسم پر یا بیماری والے حصّے پر پھیرے اور کہے اے اللہ مجھے اس بیماری سے خیر و سلامتی سے نجات دے کر صحت عطا فرما۔

③ اگر مریض کمزوری محسوس کرتا ہو تو ایک تسبیح "اَلْقَوِیُّ جَلَّ جَلَالُہٗ" فجر کی نماز کے بعد یا پھر ایک تسبیح "یَاقَھَّارُ" عصر کی نماز کے بعد پڑھے۔

④ زبان کو اللہ کے ذکر یا درُود شریف سے تَر رکھے۔ سُورہ توبہ کی آخری دو آیات لِکھوا کر مریض کے پاس رکھوا دیں۔

Marfat.com

پڑھ کر دم کرسکتے ہیں (پھونک سکتے ہیں)۔

● **اور اگر آگ بدستور نِکل رہی ہو :-**

تو سَر پکڑ کر یہ پڑھ کر دم کریں :

"بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔ یَا نَارُ کُوْنِیْ بَرْدًا وَّ سَلَامًا"

● **اگر سَر کی تکلیف کی وجہ سے مَتلی یا قے وغیرہ بھی ہو رہی ہو :-**

تو ایک مرتبہ "سورہ طارق" پانی پر دم کرکے مریض کو پلا دیں اور ہاتھ پر پھونک مار کر ہاتھ کو سینہ اور پیٹ پر بھی پھیر دیں۔

● **اگر دانتوں میں دَرد ہے :-**

تو مُنہ کے باہر والے حِصّے پر "سُورَہ اَلنَّاس" تکرار کے ساتھ پڑھیں۔ اگر دَرد نہ جائے تو پانچ مرتبہ تک پڑھ سکتے ہیں۔ اگر دانت کھوکھلا ہو گیا ہے یا ہِل رہا ہے تو پھر اثر نہیں ہوگا۔ ہاں کوشش کرنے میں کوئی حرج نہیں مریض کی قسمت ہے۔

● **اگر آنکھوں میں درد ہے :-**

تو تین بار "سورہ کوثر" پڑھ کر اُنگلیوں کی پوروں پر دم کرکے آنکھوں پر پھیر دیں۔

——— یا ———

اسی طرح "لَا تُدْرِكُهُ الْاَبْصَارُ وَهُوَ يُدْرِكُ الْاَبْصَارَ" آنکھوں کی تکلیف کے لیے پڑھا جا سکتا ہے۔ گوہا نجنی ہو تو شہادت کی اُنگلی پر زبان کا لعاب لگا کر دم کرکے گوہا نجنی پر روزانہ لگاتے رہیں جب تک وہ ٹھیک نہیں ہو جاتی۔

● **اگر آنکھوں میں سُرخی اور سوزش ہے :-**

تو تین بار "دُرود ابراہیمی" پانی پر دم کرکے اُس کو "DROPPER" کے ساتھ صُبح۔ دوپہر شام اور رات کو دو دو قطرے ڈالیں اور ویسے بھی

Marfat.com

درُود ابراہیمی سے صبح وشام دم کریں۔

● **اگر آنکھ پر کوئی کیڑا پھر گیا ہے یا کاٹ گیا ہے:۔**

تو اُنگشت شہادت اتنی جگہ کے ارد گرد گولائی میں گھماتے ہوئے یہ پڑھ کر دم کریں

"وَاِذَا بَطَشْتُمْ بَطَشْتُمْ جَبَّارِیْنَ۔"

پڑھتے وقت سانس روکے رکھیں اور اُس کے بعد ایک دفعہ "درود ابراہیمی" پڑھ کر لعاب دہن کاٹی ہوئی جگہ پر لگا دیں۔

● **اگر آنکھ میں کوئی چیز پڑ جائے:۔**

تو درُود شریف پڑھتے جائیں اور متاثرہ آنکھ کا اُوپر کا حصّہ (پپوٹا) اُٹھا کر نیچے کا حِصّہ اُوپر تک لے جائیں اور پھر اُس کو ذرا سا گھما کر پھیریں جیسے کِسی چیز کو صاف کیا جاتا ہے۔ پھر چھوڑ دیں۔ اب نیچے والے حصّے کو اُٹھا کر اُوپر والے حصّے کو اُسی طرح نیچے لائیں اور گھمائیں۔ آنکھ میں جو چیز بھی ہے اِنشاءَ اللہ مکمّل طور پر باہر آجائے گی۔

● **اگر کان میں تکلیف ہے:۔**

تو یہ پڑھ کر پھُونک مار دیں۔

"اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ بِاَسْمَآئِکَ الْحُسْنٰی یَا خَالِقُ یَا صَادِقُ یَا فَارِقُ یَا دَافِعُ یَا رَازِقُ یَا شَافِعُ یَا سَابِقُ اَنْتَ سُبْحٰنَکَ یَا اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحٰنَکَ اِنِّیْ کُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ۔"

اِسی طرح کانوں کی سماعت کے لئے ہر نماز کے بعد شہادت کی

Marfat.com

اُنگلی کے پوُر پر اَلسَّمِیْعُ جَلَّ جَلَالُہٗ دم کرکے اُنگلی کو دونوں کانوں میں گھُما دیں۔

● **اگر سینے میں گھُٹن یا تنگی یا درد ہو:۔**

تو تین بار "سُورہ اَلَم نَشرح" پڑھ کر دم کر دیں۔

● **اگر دِل میں تکلیف ہے:۔**

تو سُورہ توبہ" کی آخری دونوں آیات آہستہ آہستہ پڑھتے جائیں اور ہاتھ دل یا درد والی جگہ پر پھیرتے جائیں جب تک کہ دَرد دُور نہ ہو جائے۔

اگر درد پھر بھی دور نہ ہو تو "اِسم پاک "(اللہ") متاثرہ جگہ پر شہادت کی اُنگلی سے لکھتے جائیں جب تک کہ سکُون نہ آجائے۔

دِل کے مریض کو چاہیئے کہ ہر نماز کے بعد دِل پر ہاتھ رکھ کر ایک مرتبہ یا تین مرتبہ یہ پڑھ لیا کرے:

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط یَا اَللّٰہُ یَا رَحْمٰنُ یَا رَحِیْمُ دِل مارا کُن مُسْتَقِیْم بِحَقِّ اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَ اِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ ۝

اَوّل وآخر گیارہ گیارہ بار درود شریف (درُود ابراہیمی)

● **اگر پیٹ میں درد ہے:۔**

تو سُورہ قریش" آہستہ آہستہ پڑھتے جائیں اور درد والی جگہ پر ہاتھ پھیرتے جائیں۔ اس کے ساتھ ساتھ تین بار "سُورَہ طارِق" پانی پر دم کرکے مریض کو پلا دیں۔

Marfat.com

● **اگر درد گُردہ ہے:**

تو متاثرہ جگہ پر گیارہ بار "سورہ اَلَم نشرح" پڑھیں۔
اِس دوران درد والی جگہ کو ہاتھ سے پکڑے رکھیں۔
لنگڑی کے درد کے لئے بھی اِسی طرح پڑھتے جائیں اور متاثرہ جگہ پر ہاتھ پھیرتے جائیں۔

● **اگر مریض کے دل میں بیماری کی وجہ سے دباؤ وحشت اور پریشانی ہے۔**

تو وہ "یَا لَطِیْفُ" کا وِرد شروع کر دے اور اُس وقت تک کرتا رہے جب تک کہ سکون نہ ہو جائے۔

● **ہر مرض کے لئے:**

① ایک بار ـــــ سُورَہ فاتحہ شریف۔
تین بار ـــــ سُورَہ اخلاص شریف۔
گیارہ بار ـــــ درود شریف۔
اپنے ہاتھوں پر دم کر کے مریض کے سارے جسم پر دم کر دیا کریں۔
مریض خود بھی پڑھ کر دم کر سکتا ہے۔

② ایک ہزار بار "سُورہ کٰفِرُون مع بسم اللہ" پڑھ کر سرسوں کے تیل پر پھونک مار دیں اور سوتے وقت کان میں اِس کا ایک ایک قطرہ ڈالیں اور درد والی جگہ پر اس سے مالش کریں۔ لیکن ایک بات کا خیال رکھیں کہ جہاں ٹوٹی ہوئی ہڈی جوڑی گئی ہو مثلاً فریکچر وغیرہ جس جگہ ٹھیک کئے گئے ہوں اُس جگہ مالش نہ کریں۔

● **اگر پیشاب میں رکاوٹ ہے:-**

تو مریض پیشاب کی کوشش کرے اور مسلسل یہ پڑھتا رہے جب تک

Marfat.com

کہ فارغ نہ ہوجائے۔

"اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِکَ مِنَ الْخُبُثِ وَالْخَبَآئِثِ"

پیشاب کے لئے زور قطعاً نہ لگائے۔ اُس کی رحمت پر بھروسہ رکھے اگر پھر بھی رکاوٹ رہے تو بائیں ہاتھ کی چھنگلی کے پورے کو دائیں ہاتھ سے دبائے آہستہ آہستہ زور بڑھائے اگر خُدانخواستہ پھر بھی تکلیف ہے تو چھنگلی کے ساتھ دوسری اُنگلی ملاکر یہ جلدی جلدی پڑھتے جائیں اور زور سے دباتے جائیں حتّٰی کہ اسی طرح تیسری اُنگلی بھی ملاکر سب کو اکٹھا دبا سکتے ہیں مگر اِنشاءاللہ اس کی نوبت نہیں آئیگی۔

○ اِسی طرح جو حضرات شدید" دائمی قبض" میں مبتلا ہیں وہ بھی بیت الخلا جانے سے پہلے یہ اُوپر والی دُعا پڑھنا شروع کر دیں اور جلدی جلدی مسلسل پڑھتے رہیں جب تک کہ فارغ نہ ہوجائیں۔ فراغت کے لئے زور قطعاً نہ لگائیں۔ جب فراغت ہوجائے تو پڑھنا بند کر دیں۔

○ بعض لوگ ٹیکہ وغیرہ کا درد بہت محسوس کرتے ہیں وہ سُوئی چبھونے سے پہلے ہی یہ دُعا پڑھنا شروع کر دیں اور مسلسل آخر تک پڑھتے رہیں:

"اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ عَافَانِیْ مِمَّا ابْتَلَاکَ بِہٖ فَضَّلَنِیْ عَلٰی کَثِیْرٍ مِّمَّنْ خَلَقَ تَفْضِیْلًا"

○ اِسی طرح کوئی عمل جراحی ہونے والا ہو یا کسی جگہ چیرنے پھاڑنے والا شدید درد ہو تو اُوپر والی دُعا پڑھنا شروع کر دیں۔

○ بعض اوقات پٹھے اچانک اکڑ جانے سے سخت درد ہوتا ہے

Marfat.com

ایسی صُورت میں فوراً "لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ" جلدی جلدی پڑھنا شروع کر دیں اور ہاتھ سے متاثرہ جگہ پر تھپ تھپاتے رہیں جب تک کہ نجات نہ ہو جائے۔

○ اِسی طرح بیٹھے بیٹھے ٹانگ یا جسم کا کوئی حِصّہ سو جاتا ہے وہاں پر "لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ" پڑھ پڑھ کر تھپ تھپاتے جائیں جب تک کہ آرام نہ آ جائے۔

○ بعض اوقات پانی پینے یا کوئی چیز کھانے سے حَلق میں پھندا لگ جاتا ہے اور اِس سے بعض اوقات تو جان کا خطرہ بھی لاحق ہو جاتا ہے جِس کو پھندا لگے فوراً اُس کے ہاتھ کی چھنگلی کا سِرا (یعنی پور والی جگہ) بہت زور سے دبائیں اور اُس وقت تک مت چھوڑیں جب تک وہ ٹھیک نہ ہو جائے۔ پکڑتے وقت دِل میں تین بار "یَا اَللّٰہ" کہیں۔

● اگر کوئی بے ہوش ہو جائے :-

تو پانی لے کر ایک مرتبہ "آیتُ الکرسی" پڑھیں اور "لَا تَاْخُذُہٗ سِنَۃٌ وَّ لَا نَوْمٌ" پر تین بار تکرار کریں (مریض کی صحت کی نیت رکھ کر) اُس کے بعد ایک چمچ سے منہ میں تھوڑا تھوڑا پانی ڈالنے کی کوشش کریں۔ زیادہ نہیں تھوڑا تھوڑا۔ کچھ پانی آنکھوں اور چہرے پر ملیں۔ کچھ پانی سے سر کے وسط کو تر کریں اور باقی کے پانی سے مُنہ پر زور زور سے چھینٹے ماریں۔ چھینٹے مارتے وقت اُونچی اُونچی آواز سے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْکَ یَا مُحَمَّدُ بھی کہتے جائیں۔ ناک کے دونوں نتھنے زور سے بند کئے رکھیں۔

● اگر جسم کی کِسی بھی ہڈی میں شدید درد ہو :-

تو شہادت کی اُنگشت سے وہاں "لِیُعَذِّبَھُمْ" تین بار لکھیں۔

Marfat.com

دردنہ جائے پھر لکھیں اسی طرح ۔نہ جائے تو ایک بار پھر اِسی طرح لکھیں۔
لکھتے وقت سانس کو روکے رکھیں۔

● اگر ہچکی لگ جائے :۔

○ پانی پر ایک بار" درود ابراہیمی" پڑھ کر دم کر دیں اور مریض کو کہیں کہ" بِسْمِ اللّٰہ" پڑھ کر صِرف اڑھائی (۲½) گھُونٹ پی لے۔

——یا——

○ تین بار اَللّٰہُ جَلَّ جَلَالُہٗ" دِل میں پڑھ کر سخت غُصّے میں آکر وجہ ہو یا نہ ہو مریض کو ڈانٹ ڈپٹ کرنا شروع کر دیں حتّٰی کہ اُس کی ہچکی دور ہو جائے۔ پھر اُس کو بتا دیں کہ یہ ڈانٹ ڈپٹ اُس کا علاج تھی۔

——یا——

○ ۸۰ چھوٹی سبز الائچیاں لے کر اُن کا قہوہ بنالیں اور اُسے تھوڑی تھوڑی دیر بعد پیتے رہیں۔ (تین پاؤ پانی جب ½ کلو پانی رہ جائے تو اُتار کر تھوڑی سی قند یا کوزہ مصری ملا لیں اور تھرموس میں محفوظ کر لیں)

——یا——

○ دُھلی ہوئی ماش کی دال لیں اور اُس پر ایک بار" سورہ فاتحہ شریف مع آمین" اور پھر" اَللّٰہُ شَافِیْ ۔ اَللّٰہُ کَافِیْ ۔اَللّٰہُ مُعَافِیْ" کہہ کر پھونک مار دیں۔ اُس کے بعد نیا مٹی کا حُقّہ لے کر چلم میں دم کی ہوئی دال اور آگ رکھ کر مریض کو کہیں کہ حقہ پیئے۔

Marfat.com

● **اگر کمزوری زیادہ ہو:۔**

اور چلنے پھرنے کی معذوری ہو تو ہر وقت "یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ" کا وِرد رکھیں جب تک کہ صحت نہ ہو جائے۔

● **اگر بخار ہو:۔**

تو تین بار "بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ یَا نَارُ کُوْنِیْ بَرْدًا وَّسَلَامًا" پڑھ کر پانی اور مریض پر دم کریں اور مریض کو دم کیا ہوا پانی صُبح وشام پلائیں جب تک کہ صحت نہ ہو جائے۔

● **اگر پیچش ہو:۔**

تو تین بار "سُوْرَہ یٰسٓ" اوّل وآخر گیارہ گیارہ بار درود شریف" پڑھ کر پانی پر دم کریں۔ دن بھر مریض کو تھوڑا تھوڑا پانی پلائیں۔ اگلے روز تازہ دم کریں۔ بچا ہوا پانی کسی پاک جگہ پر پھینک دیں۔

—— یَا ——

○ پانچ بار "سُوْرَہ طَارِق" پڑھ کر پانی پر دم کریں اور مریض کو دم کیا ہوا پانی صبح شام اور رات کو پلائیں۔

—— یَا ——

○ پانچ بار "سُوْرَہ کوثر" پڑھ کر پانی پر دم کریں اور مریض کو دم کیا ہوا پانی صبح شام اور رات کو پلائیں۔

● **اگر حادثے میں زخمی ہو جائے:۔**

تو جب تک ہسپتال نہیں پہنچایا جاتا مریض یہ دُعا پڑھتا ہے

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ عَافَانِیْ مِمَّا ابْتَلَاكَ بِہٖ فَضَّلَنِیْ عَلٰی کَثِیْرٍ مِّمَّنْ خَلَقَ تَفْضِیْلًا۔

Marfat.com

یا

○ "فَاللّٰہُ خَیْرٌ حَافِظًا وَّ ھُوَ اَرْحَمُ الرّٰاحِمِیْنَ"

یا

○ آیتُ الکرسی۔

یا

○ سورہ فاتحہ شریف۔

یا

○ درُود ابراہیمی۔

اگر مریض خود بے ہوش ہو یا پڑھنے کے قابل نہ ہو تو جو ساتھ جا رہے ہوں وہ پڑھتے جائیں اور وقفے وقفے سے مریض پر پھونک مارتے جائیں۔

جب مریض ہسپتال پہنچ جائے اور ہوش میں آجائے یا پڑھنے کے قابل ہو جائے تو جب تک صحت مند نہیں ہو جاتا اس کا وِرد رکھے۔

○ یَاسَلَامُ یَا اَللّٰہُ۔

یا

○ سَلٰمٌ قَوْلًا مِّنْ رَّبٍّ رَّحِیْمٍ ۝

یا

○ یَا اَللّٰہُ یَا رَحْمٰنُ یَا رَحِیْمُ یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ

● نکسیر کے لئے:۔

شہد اور میٹھے بادام کی گری لے کر دونوں پر گیارہ بار سورہ

Marfat.com

فاتحہ شریف" پڑھ کر دم کریں مریض وقفے وقفے سے ایک ایک گِری شہد میں بھگو کر آہستہ آہستہ کھاتا جائے۔

——— یَا ———

○ لیموں کا پانی لے کر اُس پر گیارہ بار" یَا قَابِضُ" پڑھ کر دم کر کے نتھوں میں پچکاری کریں۔

——— یَا ———

○ ناک کے نیچے سے اُوپر پیشانی تک تین بار" بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ" ٥ سانس روک کر لکھیں۔

● **اگر زخم ٹھیک نہ ہوتا ہو:۔**

تو چھوہارے کی گھٹلی جلا کر اُس کی راکھ بنالیں۔ چائے والا چمچہ اِس گھٹلی کی راکھ آدھ چھٹانک مکھن میں مِلا کر مرہم بنالیں۔

(نوٹ: گھٹلی کو جلانے سے پہلے اچھی طرح دھو کر خشک کرلیں)

پھر اِس مرہم پر ۴۱ بار" سورہ فاتحہ" پڑھ کر دم کریں۔ اب اِس مرہم کو رُوئی پر لگا کر یا کپڑے کی کاغذی پر لگا کر بِسْمِ اللّٰہ شریف پڑھ کر اور" اَللّٰہُ شَافِیْ اَللّٰہُ کَافِیْ اَللّٰہُ مُعَافِیْ" پڑھ کر زخم پر چسپکا دیں۔

معمولی زخم ہو۔ تو ایک دفعہ۔

بڑے اور پُرانے زخم ہوں تو تین چار روز تک یا جب تک کہ خشک نہ ہو جائے اگر کوئی زخم ایسا پیچیدہ ہو۔

● **اعصابی نظام کمزور ہو:۔**

تو پیلی سرسوں کا خالص تیل لیں۔ اِس پر" سُوْرَۃُ رَحْمٰن"

Marfat.com

ایک دفعہ پڑھ لیں۔ اور صبح شام رات سوتے وقت اُنگلی سے تھوڑا تیل لگالیا کریں۔

یا

○ ۴۰ دانے کشمش رات کو پانی میں بھگو دیں۔ پھر اِن کشمش پر ۳ بار "سُورَہ تغابن" پڑھ کر دم کریں۔ یہ کشمش صُبح نہار منہ کھائیں اور پانی پی لیں (مگر ہائی بلڈ پریشر وغیرہ کے مریضوں کو نہ دیں)

● سانس رُکنا، اَوساں خطا ہونا، پنڈلیوں میں اٹھن اور جُملہ امراضِ جسم کیلئے:

آدھا پاؤ کلونجی پانی میں دھوکر خشک کرلیں۔ اُس پر ایک سَو بار "درود ابراہیمی" پڑھ کر روزانہ نہار مُنہ اور رات کو سوتے وقت تین ماشہ پانی کے ساتھ لیں جب تک کہ صحت نہ ہو جائے۔

● نیند کے دوران جسم کا مَفلُوج ہو جانا:۔

بعض لوگ جب نیند میں ہوتے ہیں تو اُنہیں ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اچانک اُن کا جِسم منوں بوجھ تلے دب کر مفلوج ہو کر رہ گیا ہے۔ کوشش کے باوجود بھی وہ جسم کے کسی حِصّے کو جنبش نہیں دے سکتے۔ حتّٰی کہ ہاتھ کی اُنگلی کو بھی نہیں۔ سانس بند ہو جاتا ہے۔ ہاں شعور بیدار رہتا ہے ایسی صُورت میں وہ "آیت الکرسی" کا وِرد جلدی جلدی کرنا شروع کر دیں اور اُس وقت تک کرتے رہیں جب تک کہ نجات نہ ہو جائے۔ اور جب نجات ہو جائے اور آنکھ کھُل جائے تو پھر آیت الکرسی پڑھ کر سارے جِسم پر ہاتھ پھیر دیں۔ اور کم از کم ایک دو گھنٹہ تک دوبارہ نہ سوئیں۔ پھر سوتے وقت ایک بار

Marfat.com

آیت الکرسی پڑھ کر سوئیں۔ جن پر یہ حملہ بار بار ہوتا ہو وہ سوتے وقت ایک مرتبہ" آیتُ الکرسی" اور ایک ایک بار" چاروں قُل "پڑھ کر ہاتھ پر پھونک مار کر سر اور پورے جسم پر ہاتھ پھیر دیں۔

نوٹ:۔

مریض جو علاج ڈاکٹر یا طبیب سے کروا رہا ہے وہ بھی ساتھ ساتھ جاری رکھے۔ اور غذا کے پرہیز کا بھی خاص خیال رکھے دُعا اور دوا دونوں ضروری ہیں۔

● **پیاس، بھُوک، گرمی یا سردی کی شِدّت یا بے حد کمزُوری یا طبیعت کا گرنا یا مُنہ اور معدے کی خشکی کے لیے :۔**

ایسی صورتوں میں اَللّٰہ سے لو لگا کر " یَاصَمَدُ"یا" اَللّٰہُ الصَّمَدُ" کا ورد جلدی جلدی کریں جب تک کہ طبیعت کو کافی افاقہ نہ ہو جائے۔

صِرف بے حد کمزوری اور طبیعت کا گِرنا محسُوس ہو تو پھر یہ پڑھتے رہیں۔

"یَا صَمَدُ یَا اَحَدُ"

○○○

Marfat.com

مُفلسی و محتاجی کے لئے

روزانہ ـــــ بعد نماز فجر :-

ایک تسبیح مع درود شریف۔

"بِسْمِ اللّٰہِ مَاشَآءَ اللّٰہُ لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ"

ـــــ یا ـــــ

روزانہ ـــــ بعد نمازِ فجر یا بعد نمازِ عشاء

ایک تسبیح ـــــ کلمہ توحید

ـــــ یا ـــــ

- چلتے پھرتے "لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ" کثرت سے پڑھیں۔

ـــــ یا ـــــ

- چلتے پھرتے "بِسْمِ اللّٰہ شریف مع صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمْ" کا کثرت سے ورد رکھیں۔

ـــــ یا ـــــ

- ـــــ بعد نماز فجر

ایک تسبیح ۔ کلمہ تمجید

اوّل و آخر درود شریف

Marfat.com

یَا

- بعد نماز فجر :-
ایک تسبیح :- سُبْحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ
سُبْحَانَ اللّٰہِ الْعَظِیْمِ وَبِحَمْدِہٖ اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ۔
اوّل وآخر درود شریف۔

یَا

- سُورہ فیل" کثرت سے پڑھیں۔
اِس کے علاوہ اُوپر کے ہر عمل کے ساتھ بعد نماز عشاء
ایک بار" سُورَہ واقعہ" پڑھیں۔

Marfat.com

قرضہ کیلئے

● **بعد نماز فجر :-**

سورہ آل عمران (تیسرا پارہ) کی یہ دو آیات:

اَللّٰھُمَّ مٰلِكَ الْمُلْكِ تُؤْتِی الْمُلْكَ مَنْ تَشَآءُ وَتَنْزِعُ الْمُلْكَ مِمَّنْ تَشَآءُ ز وَتُعِزُّ مَنْ تَشَآءُ وَتُذِلُّ مَنْ تَشَآءُ ط بِيَدِكَ الْخَيْرُ ط اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ قَدِيْرٌ ○ تُوْلِجُ الَّيْلَ فِی النَّهَارِ وَتُوْلِجُ النَّهَارَ فِی الَّيْلِ ز وَتُخْرِجُ الْحَیَّ مِنَ الْمَيِّتِ وَتُخْرِجُ الْمَيِّتَ مِنَ الْحَیِّ ز وَتَرْزُقُ مَنْ تَشَآءُ بِغَيْرِ حِسَابٍ ○

تک سات بار پڑھیں۔

اوّل وآخر سات سات بار درُود شریف۔ پھر سجدے میں دُعا۔

Marfat.com

لڑکی کی شادی کے لئے

"سُورہ اَحزاب" لکھ کر کسی نئے ڈونگے میں رکھ کر اُسے (ڈونگے کو) اُس کمرے میں کسی اُونچی جگہ رکھ دیں جہاں لڑکی سوتی ہو۔ پھر نہ کوئی اُسے کھولے اور نہ ہاتھ لگائے۔ جب لڑکی کی شادی ہو جائے تو اُسے نکال کر پانی (دریا یا سمندر) میں بہا دیں۔ اِس کے بعد لڑکی یا لڑکی کے والدین اِن میں سے کوئی عمل شروع کر دیں۔

روزانہ: پانچ سو بار سَلٰمٌ قف قَوْلًا مِّنْ رَبٍّ رَّحِیْمٍ ○

اوّل و آخر درود شریف۔

—— یا ——

● پہلے دن بعد نماز عشاء :-

ایک ہزار ایک سو (۱۱۰۰) بار۔ سورہ فاتحہ شریف وصل میم اور آمین کے ساتھ۔

اوّل و آخر اِکتالیس اِکتالیس بار درود شریف اس کے بعد روزانہ عشاء کی نماز کے بعد ایک سو بار پڑھیں۔

—— یا ——

روزانہ: تین سو بار۔ سُورہ اخلاص

اوّل و آخر اکیس اِکیس بار دُرود شریف۔

یا

Marfat.com

روزانہ :۔ تین سو بار آیت کریمہ۔

——— یا ———

روزانہ : دو نفل قضائے حاجت پڑھ کر ایک سو بار "یَالَطِیْفُ" پڑھیں۔

● اِس کے علاوہ ہفتے میں ایک دفعہ پرندوں اور چیونٹیوں کو دانہ اور قند بطور صدقہ کھلائیں۔ اور کسی ایک بھوکے کو عزت احترام سے کھانا کھلائیں یا کوئی برہنہ مل جائے تو اُس کو لباس پہنائیں اور اُس سے کہیں میری ایک حاجت ہے (حاجت کے بارے میں کچھ نہ بتائیں) اُس کے لئے دُعا کریں۔

● اس کے علاوہ ہر روز بعد نماز عشاء دو رکعت نفل قضائے حاجت اس طرح پڑھیں کہ ہر رکعت میں تین بار "سورہ اخلاص" پڑھی جائے اور پھر سجدے میں دُعا مانگیں۔

● نیز منت مانیں کہ اے اللہ اگر یہ بوجھ خیر اور سلامتی سے اُتر گیا تو اتنے نوافل پڑھوں گا یا اتنے غربا کو کھانا کھلاؤں گا یا اتنی رقم صدقہ یا خیرات تیری راہ میں کروں گا یا حج یا عمرہ کروں گا۔

Marfat.com

باطنی بیماریوں کے لئے

اگر کسی طالب کو رجعت لاحق ہو جائے اور نماز اور عبادت کی کی طرف سے طبیعت بالکل ہٹ جائے اور اگر وہ کسی سِلسلۂ طریقت میں داخِل ہے تو اپنے مُرشد کے پاس فوراً حاضری دے اور اگر کسی سِلسلۂ طریقت میں داخل نہیں لیکن ویسے عابد، زاہد متقی و پرہیزگار رہے تو روزے (بہ نیّت کفّارہ گناہ) شروع کر دے۔ تین، پانچ، سات، گیارہ روز۔ اس کے ساتھ درود شریف اور اِستغفار کا وِرد کثرت سے رکھے۔ غذا کم کھائے اور اپنے اُوپر اعتکاف والی شرائط لازم کر دے۔ کِسی سے کلام نہ کرے۔ بات کرنا ضروری ہو تو اشارے یا تحریر سے کرے۔ جب فارغ ہو جائے تو اپنی قیام گاہ میں اپنے کمرے میں ہی رہے۔ اللہ کی جناب میں گریہ وزاری کرکے وقفے وقفے سے معافی مانگتا رہے۔ اگر توفیق ہو تو مالی صدقہ وقفے وقفے سے دیتا رہے خواہ ایک روپیہ ہی کیوں نہ ہو۔

اگر غریب ہے تو یہ صدقے کی نیّت سے پڑھے:۔

① ——— ایک تسبیح ——— سُبْحَانَ اللّٰہِ

② ——— ایک تسبیح ——— اَلْحَمْدُ لِلّٰہ ÷

③ ——— ایک تسبیح ——— اَللّٰہُ اَکْبَرُ ÷

④ ——— ایک تسبیح ——— لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ ÷

Marfat.com

پھر سجدے میں عاجزی وگریہ سے معافی مانگے۔
"لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ"
بھی کثرت سے پڑھے۔

● روزانہ ایک گلاس پانی لے کر اُس پر یہ پڑھ کر دم کرے اور پی جائے۔

① ساٹھ (۶۰) بار: لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ۔
② ایک بار۔ آیت الکرسی۔
③ ایک بار۔ سورہ فاتحہ۔
④ تین تین بار۔ چاروں قل۔

● صاحبِ یقین ہونے کے لئے روزانہ ایک تسبیح "لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوْ" یا اسمِ "هُوْ" پڑھے۔

——— یا ———

● ہر نماز کے بعد اُنتیس (۲۹) بار "یَاهُوْ" پڑھے۔

——— یا ———

● ہر نماز کے بعد اکیس (۲۱) بار "عَالِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ" پڑھے۔

Marfat.com

جب دشمنوں میں اچانک گھر جائے

● تو اُسی وقت دل میں " آیتُ الکرسی" تیز تیز پڑھنا شروع کردے۔

——— یا ———

● آیت کریمہ تیز تیز پڑھتا رہے۔

مُلک پر حملہ ہو جائے

● تو بلند آواز سے سب لوگ وقفے وقفے سے اذانیں دیتے رہیں۔

——— یا ———

● آیت کریمہ (سوالاکھ) کا ختم پاک گروہ در گروہ جہاں کہیں بھی ہیں دلواتے رہیں۔

اگر فضائی حملہ ہو :۔

● تو سب لوگ " سُورہ فَلَق" تیز تیز پڑھتے رہیں۔

——— یا ———

● اُونچی اُونچی آواز سے اذانیں دیتے رہیں۔

Marfat.com

چوری وگمشدہ کی واپسی کیلئے

● چُوری:
" اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ ۝ اَللّٰھُمَّ اْجُرْنِیْ فِیْ مُصِیْبَتِیْ وَاخْلُفْ لِیْ خَیْرًا مِّنْھَا"
کثرت سے پڑھیں۔

——— یا ———

● صرف "اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ ۝" کثرت سے پڑھتے رہیں۔

——— یا ———

● جس دروازے سے چوری کا مال یا گریختہ نکلا ہو اُس میں کھڑے ہوکر تین بار " سُوْرَہ طَارِق " پڑھیں۔

——— یا ———

● یَا جَامِعَ النَّاسِ لِیَوْمٍ لَّا رَیْبَ فِیْہِ اِجْمَعْ عَلَیَّ ضَالَّتِیْ
کثرت سے پڑھیں۔

——— یا ———

● ۱۱۹ بار یَا حَفِیْظُ اور اتنی ہی تعداد میں یہ آیت پڑھیں
" یَا بُنَیَّ اِنَّھَآ اِنْ تَکُ مِثْقَالَ حَبَّۃٍ مِّنْ خَرْدَلٍ فَتَکُنْ فِیْ صَخْرَۃٍ اَوْ فِی السَّمٰوٰتِ اَوْ فِی الْاَرْضِ یَاْتِ بِھَا اللّٰہُ ط اِنَّ اللّٰہَ لَطِیْفٌ خَبِیْرٌ ۝

Marfat.com

یہ عمل تین یا سات یا اکیس روز کریں۔

● **گم شدہ :-**

" اَلْاَوَّلُ جَلَّ جَلَالُہٗ اَلْاٰخِرُ جَلَّ جَلَالُہٗ "
کثرت سے پڑھیں۔ بھاگے ہوئے شخص کا تصور رکھیں۔

——— یا ———

● دو رکعت نفل قضائے حاجت پڑھ کر ۱۱۹ بار یہ آیت شریفہ ۴۰ روز تک پڑھیں:

" اِنَّ الَّذِیْ فَرَضَ عَلَیْكَ الْقُرْاٰنَ لَرَآدُّكَ اِلٰی مَعَادٍ "

——— یا ———

● اگر اولاد یا قریبی رشتہ دار بھاگ گیا ہو تو وقفے وقفے سے پانچ دس منٹ کے لئے گم شدہ شخص کا تصور رکھیں اور ساتھ " یَا وَدُوْدُ " کا وِرد کریں اور پھر تصور میں اُس کے (یعنی گم شدہ) چہرے پر پھونک ماردیں۔ اِسی طرح تمام دن اور جب تک نہ سونیں یہ عمل جاری رکھیں۔

——— یا ———

● " سُورہ وَالتِّین " دو ہزار بار پڑھیں۔ اور لوگ بھی شامل ہو سکتے ہیں۔

——— یا ———

● " سُورَہ والضُّحیٰ " اسی طرح دو ہزار بار۔

Marfat.com

جادو کے لئے

● ایک سو بار "سورہ ناس" پڑھ کر پانی پر دم کریں اور یہ پانی مریض کو پلائیں۔

—— یا ——

● ایک سو بار "سورہ فلق" پڑھ کر پانی پر دم کریں اور یہ پانی مریض کو پلائیں۔

—— یا ——

● صرف اکیس (۲۱) بار "سورہ ناس" پڑھ کر ہاتھ پر دم کریں اور ہاتھ کو سارے جسم پر پھیر دیں۔

—— یا ——

روزانہ —— ایک تسبیح: "اَللّٰہُ صَمَدِیْ یَا مُحَمَّدُ مَدَدِیْ"

● اوّل و آخر گیارہ گیارہ بار درود شریف۔

—— یا ——

● صبح نہار منہ تین بار "سورہ فلق" اور تین بار "سورہ ناس" پانی پر دم کرکے پی لیں۔ کچھ پانی چہرے پر اور کچھ دل والی جگہ پر بھی مل لیں۔

—— یا ——

● ہر نماز کے بعد "سورہ فاتحہ شریف" وصل میم کے ساتھ پڑھ کر

Marfat.com

پانی پیرا ور ہاتھ پیر دم کریں۔ پانی پی لیں اور ہاتھ سارے جسم پر پھیر دیں۔

یا

● ہفتہ میں دو تین بار خوب مچھلی کھائیں۔ کھانے سے پہلے مچھلی پر "سورہ طارق" تین بار پڑھ لیں۔

یا

● کشتی میں دریا عبور کریں یا لانچ یا کشتی میں سمندر میں سیر کریں۔ بیٹھنے سے پہلے تین بار یہ پڑھ لیں :۔

"یَاحَیُّ یَا قَیُّوْمُ بِحَقِّ لَآ اِلٰہَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحَانَکَ اِنِّیْ کُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ ۝"

یا

● اگر جادو کا زور ٹوٹتے ہوئے نہ دیکھیں تو وقفے وقفے سے سانس اچھی طرح روک لیں اور پھر خیال سے ذکر اسم ذات (یعنی اَللّٰہ اَللّٰہ) اپنے دل کے اندر کریں۔

جب کچھ بار کرنے سے زور ٹوٹ جائے تو پھر یہ عمل بند کر دیں اور اُس وقت تک بند رکھیں جب تک کہ دوبارہ ضرورت نہ ہو۔

Marfat.com

متفرق عملیات

● دل کو نیکی کی طرف رَاغِب کرنے کے لئے :۔

صِرف پہلے دن ایک سو پچھتر (۱۷۵) بار "سُورَہ اَلَم نَشرَح" (اوّل وآخر گیارہ گیارہ بار درود شریف) پڑھیں اور مطلوب کو تصوّر میں لا کر پھونک مار دیں۔

اُس کے بعد ہر نماز کے بعد صرف پانچ بار مَطلُوب کا تصوُّر کر کے پڑھیں اور پھُونک مار دیں۔ اِنشَاءَاللہ تعالیٰ اُسکی شقاوت قلبی دُور ہو گی اور قلب نیکی کی طرف مائل ہوگا۔

● ظالم حاکم کا سَامنا ہو :۔

تو دِل میں یہ آیت پڑھتے رہیں :

وَاللّٰہُ غَالِبٌ عَلٰٓی اَمۡرِہٖ وَلٰکِنَّ اَکۡثَرَ النَّاسِ لَا یَعۡلَمُوۡنَ ۝

——— یَا ———

○ فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّکُمَا تُکَذِّبٰنِ ۝

——— یَا ———

○ سَلٰمٌ قف قَوۡلًا مِّنۡ رَّبٍّ رَّحِیۡمٍ ۝

——— یَا ———

○ صِرف سَات بار "یَا اَللّٰہُ" پڑھ کر حاکم کی طرف خاموشی سے پھُونک مار دیں۔

Marfat.com

● شوہر ناراض ہو :۔

○ تو چینی یا شیرینی پر یہ پڑھ کر کھلا دیں :۔

"وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّتَّخِذُ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اَنْدَادًا يُّحِبُّوْنَهُمْ كَحُبِّ اللّٰهِ ؕ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَشَدُّ حُبًّا لِّلّٰهِ ؕ وَلَوْ يَرَى الَّذِيْنَ ظَلَمُوْٓا اِذْ يَرَوْنَ الْعَذَابَ اَنَّ الْقُوَّةَ لِلّٰهِ جَمِيْعًا ۙ وَّاَنَّ اللّٰهَ شَدِيْدُ الْعَذَابِ ۝"

● سخت ناراض ہو :۔

○ تو تین بار یہ پڑھ کر اپنے اُوپر دم کریں اور پھر سامنے جائیں :

"كَمْ اٰتَيْنٰهُمْ مِّنْ اٰيَةٍۢ بَيِّنَةٍ ؕ وَمَنْ يُّبَدِّلْ نِعْمَةَ اللّٰهِ مِنْۢ بَعْدِ مَا جَآءَتْهُ فَاِنَّ اللّٰهَ شَدِيْدُ الْعِقَابِ ۝

——— یا ———

○ کسی کھانے کی چیز پر ایک ہزار بار "اَللّٰهُ الصَّمَدُ" پڑھ کر دم کریں اور شوہر کو کھلا دیں۔

——— یا ———

○ چینی پر ایک سو بار "سُوْرَہ فاتحہ شریف" مع بِسْمِ اللّٰہ شریف، وصل میم اور آمین پڑھ کر دم کریں اور شوہر کو کھلا دیں۔

——— یا ———

○ ہر نماز کے بعد تین بار "سُوْرہ فلق" پڑھ کر اپنے اُوپر دم کر لیں۔

——— یا ———

○ بعد نماز عشاء شوہر کا تصوّر کر کے ایک سو بار "یَا وَدُوْدُ" (اوّل و آخر درُود شریف) پڑھ کر اُس کے چہرے پر پھونک مار دیں۔

Marfat.com

یَا

○ گیارہ سو (۱۱۰۰) بار "یَا وَدُوْدُ" چینی پر پڑھ کر دم کرکے شوہر کو کھلا دیں۔

یَا

○ شات جُمعہ کو تین بار "سُوْرَہ جُمعہ" پڑھیں اور پانی پر دم کرکے میاں بیوی دونوں اِسے پی لیں۔ انشاءاللہ تعالیٰ محبت ہو جائے گی۔

یَا

○ جب ناراض اور گالیاں بکنے لگے تو "یَا مَانِعُ" کا وِرد شروع کریں۔

یَا

"سُوْرَہ فِیْل" کا وِرد شروع کردیں۔

● دشمن، مُصیبت و بلا کے واسطے:۔

○ اگر دشمن سے ڈر محسوس ہوتا ہو تو بعد نماز فجر یا بعد نماز عشاء ایک تسبیح۔ "حَسْبُنَا اللّٰہُ نِعْمَ الْوَکِیْلُ" اوّل و آخر درُود شریف۔

یَا

○ ایک تسبیح مع درود شریف
فَاللّٰہُ خَیْرٌ حَافِظًا وَّھُوَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِیْنَ ۝

یَا

○ بعد نماز فجر ایک سو ایک بار "اَلرَّقِیْبُ جَلَّ جَلَالُہٗ" پڑھ کر ہاتھوں پر دم کریں اور ہاتھ سر اور تمام جسم پر پھیر دیں۔

یَا

Marfat.com

○ ایک تسبیح۔ "اَلْغَنِیُّ جَلَّ جَلَالُہٗ" پڑھ کر ہاتھ پر دم کریں اور ہاتھ تمام جسم پر پھیر دیں اور ایک دو گھنٹے بعد پھر گیارہ بار پڑھ کر اسی طرح ہاتھ پر دم کریں اور ہاتھ تمام جسم پر پھیر دیں۔

——— یا ———

○ اسی طرح ایک تسبیح: "اَلْوَکِیْلُ جَلَّ جَلَالُہٗ" پڑھیں۔

——— یا ———

○ بعد نماز فجر اور بعد نماز عشاء اکیس (۲۱) بار

اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَجْعَلُکَ فِیْ نُحُوْرِھِمْ وَنَعُوْذُ بِکَ مِنْ شُرُوْرِھِمْ وَصَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَی النَّبِیِّ الْکَرِیْمِ ط

اوّل وآخر گیارہ گیارہ بار درود شریف اور سجدے میں دعاء۔

○ اور اگر دشمن جان کے پیچھے پڑ گیا ہو تو وضو ہو یا نہ ہو (منہ میں سگریٹ کی بو نہیں ہونی چاہیئے) یہ کثرت سے چلتے پھرتے پڑھتے رہیں جب تک کہ نجات نہ ہو جائے۔

● **اگر مخالفین دھوکا دیں یا دھوکا دیئے جانے کا خطرہ ہو:**

○ بعد نماز فجر یا بعد نماز عشاء:۔

ایک تسبیح۔ اُفَوِّضُ اَمْرِیْ اِلَی اللّٰہِ اِنَّ اللّٰہَ بَصِیْرٌ بِالْعِبَادِ ہ

اوّل وآخر درود شریف۔

● **اگر عزت و ناموس کو خطرہ ہو:**

○ تو ایک تسبیح۔ اَللّٰھُمَّ اسْتُرْ عَوْرَاتِنَا وَاٰمِنْ رَوْعَاتِنَا

Marfat.com

اوّل وآخر درود شریف۔

○ اور اگر خطرہ زیادہ بڑھ گیا ہو تو اس کا چلتے پھرتے وِرد رکھیں جب تک کہ نجات نہ ہو جائے۔

——— یا ———

○ ایک تسبیح۔ رَبِّ اَنِّیْ مَسَّنِیَ الضُّرُّ وَاَنْتَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِیْنَ

اوّل وآخر درود شریف۔

——— یا ———

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ عَافَانِیْ مِمَّا ابْتَلَاكَ بِہٖ فَضَّلَنِیْ عَلٰی کَثِیْرٍ مِّمَّنْ خَلَقَ تَفْضِیْلًا۔

○ چلتے پھرتے وقفے وقفے سے پڑھتے رہیں۔

——— یا ———

○ "سورہ فیل" چلتے پھرتے کثرت سے پڑھتے رہیں۔

——— یا ———

○ بعد نماز فجر یہ پڑھ کر دشمن کو تصوّر میں لا کر پھونک مار دیں :۔

① دو۲ بار ——— آیت الکرسی

② دو۲ بار ——— سورہ اخلاص

③ دو۲ بار ——— سورہ بقرہ کی آخری آیات اٰمَنَ الرَّسُوْلُ سے شروع کر کے ..... عَلَی الْقَوْمِ الْکٰفِرِیْنَ تک ———

——— یا ———

○ ہر نماز کے بعد اکیس (۲۱) بار " وَاللّٰہُ یَعْصِمُكَ مِنَ النَّاسِ"

Marfat.com

پڑھیں۔

——— یا ———

○ بعد نماز عشاء:
گیارہ سو بار ۔ "یَا حَفِیْظُ"
(یہ عمل اکیس (۲۱) روز تک)

——— یا ———

○ روزانہ ستر (۷۰) بار ۔ "اَلرَّافِعُ" پڑھیں۔

——— یا ———

○ ہر نماز کے بعد یہ پڑھ کر دشمن کو تصور میں لاکر پھونک مار دیں۔

"اَلْیَوْمَ نَخْتِمُ عَلٰی اَفْوَاهِهِمْ وَلَا یُؤْذَنُ لَهُمْ فَیَعْتَذِرُوْنَ صُمٌّ بُكْمٌ عُمْیٌ فَهُمْ لَا یَعْقِلُوْنَ"

——— یا ———

○ چلتے پھرتے "یَا اَللّٰهُ یَا رَحْمٰنُ یَا رَحِیْمُ" کا ورد زبان پر رکھیں

——— یا ———

○ بعد نماز مغرب یا بعد نماز عشاء یہ پڑھ کر دشمن کو تصوّر میں لاکر پھونک مار دیں۔

——— یا ———

○ ایک سو تیرہ (۱۱۳) بار ۔ اَللّٰهُمَّ اکْفِنِیْ شَرَّهُمْ بِمَا شِئْتَ۔
اوّل و آخر گیارہ گیارہ بار درود شریف۔

Marfat.com

● **ستاروں کی گردش اور نحوست :**

کوئی کام نہ بنتا ہو۔ ہر کام میں نقصان ہو رہا ہو۔ جدھر جائیں دنگا فساد یا کوئی حادثہ پیش آجاتا ہو تو :

○ بعد نماز فجر

ایک تسبیح ——— "هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِیْمُ"

اوّل و آخر گیارہ گیارہ بار درود شریف۔

○ اور چلتے پھرتے کثرت سے "یَا سَلَامُ یَا اَللّٰہُ" پڑھتے رہیں۔

● **عورت یا مرد فواحشی میں ہوں :۔**

○ تو سات بار "سورہ النساء" پڑھ کر پانی پر دم کریں اور مطلوبہ شخص کو یہ پانی پلا دیں۔

نوٹ : اگر میاں بیوی میں ایک ناراض رہتا ہو تو اسی طرح پانی پر دم کر کے دونوں یہ پانی پی لیں۔ انشاءاللہ محبّت ہو جائے گی۔

——— یَا ———

○ کسی پرانی قبر پر بیٹھ کر سات جمعرات اِس طرح کریں کہ ہر جمعرات سات بار "سُورَہ یٰسٓ" پڑھیں اور پھر کہیں اے اللہ فلاں بدکار کا دِل بدکاری کی طرف سے اِس طرح مُردہ ہو جائے جس طرح یہ مُردہ اس قبر میں ہے۔

نوٹ : کسی مزار شریف یا شہید کی قبر پر نہ پڑھیں بلکہ عام قبر پر پڑھیں۔

——— یَا ———

○ بعد نماز عشاء مطلوبہ شخص کے سرہانے کھڑے ہو جائیں اور جب وہ سو جائے تو "سُورہ لَہَب" آہستہ آہستہ

Marfat.com

۱۹ بار پڑھ کر پھُونک مار دیں۔ یہ عمل ۱۹ روز تک کریں۔

● **تعلیم و پڑھائی اور حافظہ کے لئے :۔**

○ بعد نماز فجر ۲۱ بار یہ پڑھیں :۔

"رَبِّ اشْرَحْ لِیْ صَدْرِیْ ۙ وَیَسِّرْ لِیْٓ اَمْرِیْ ۙ وَاحْلُلْ عُقْدَةً مِّنْ لِّسَانِیْ ۙ یَفْقَهُوْا قَوْلِیْ ۪"

اوّل و آخر درُود شریف۔

یا

○ "یَا عَالِمُ یَا عَلِیْمُ" کثرت سے پڑھیں۔ کم از کم ایک تسبیح فجر اور ایک تسبیح عشاء کی نماز کے بعد ضرور پڑھیں۔

یا

● **اگر پڑھائی کی طرف دل نہ لگتا ہو :۔**

○ تو ایک تسبیح "یَا بَاعِثُ" کریں۔

یا

○ بعد نماز فجر ایک بار "سورہ یٰسٓ" اور اوّل و آخر گیارہ گیارہ بار درُود شریف پڑھ کر پانی اور ہاتھوں پر دم کریں۔ دم کیا ہوا پانی پی لیں اور ہاتھ سر اور سینہ پر پھیر دیں۔

یا

○ بعد نماز فجر اور بعد نماز عشاء تین دفعہ آیتُ الکرسی پڑھ کر اُوپر کی طرح عمل کریں۔

یا

○ بعد نماز فجر اور بعد نماز عشاء "سُورَہ اَلَم نشرح" پڑھ کر

Marfat.com

اِسی طرح عمل کریں۔

——— یَا ———

○ فجر کی نماز کے بعد اور عشاء کی نماز کے بعد اور مطالعہ کرتے وقت اور سکوُل جاتے وقت تھوڑے سے پانی پر تین بار یہ دَم کرکے پئیں۔

"اَللّٰہُ شَافِیْ اَللّٰہُ کَافِیْ اَللّٰہُ مَعَافِیْ"

● اَولاد نافرمان ہوجائے:۔

○ تو سر کے بال پکڑ کر ۲۹ دفعہ "یَا شَہِیْدُ" پڑھیں۔ یہ عمل ۲۹ روز تک کریں۔

——— یَا ———

○ ایک تسبیح "یَا رَشِیْدُ" پڑھ کر بچّے کو تصوّر میں لاکر اُس پر پھونک ماردیں۔ یہ عمل ۲۱ دن یا ۴۱ دِن کریں۔

——— یَا ———

○ پانچ بار "سُورہ اَلَم نشرح" پڑھ کر بچّے کو تصوّر میں لاکر پھُونک ماردیں۔ اُس کے دماغ اور قلب پر۔

——— یَا ———

○ تین بار "سُورَہ صف" پڑھیں۔

——— یَا ———

○ ۴۱ بار "سُورہ فاتحہ" (وَصل میم اور آمین کے ساتھ) چینی پر پڑھ کر کھِلا دیں۔

——— یَا ———

Marfat.com

○ بعد نماز عشاء جب بچہ سو جائے تو سرہانے کھڑے ہو کر "سورہ لہب" ۱۹ بار پڑھ کر پھونک مار دیں۔ یہ نہ ممکن ہو تو تصور میں لاکر پڑھ کر پھونک مار دیں۔ یہ عمل ۱۹ روز تک کریں۔

——— یا ———

○ گیارہ بار "بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ہ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ" پڑھ کر پھونک مار دیں۔ یہ عمل ۲۱ روز کریں۔

——— یا ———

○ ہر نماز کے بعد رَبِّ اَصْلِحْ لِیْ فِیْ ذُرِّیَّتِیْ اِنِّیْ تُبْتُ اِلَیْکَ وَاِنِّیْ مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ ذُرِّیَّتِیْ" پڑھیں۔ پڑھتے وقت نافرمان اولاد کا خیال کر کے پڑھیں۔

● قیدی کی رہائی کے لئے :۔

○ روزانہ بعد نماز فجر ایک سو بار :

"بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ہ سُبْحَانَ الْقَادِرُ الْقَاھِرُ الْقَوِیُّ الْکَافِیْ یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ وَصَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی خَیْرِ خَلْقِہٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ بِرَحْمَتِکَ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ ہ

اوّل و آخر درود شریف پڑھیں۔

——— یا ———

○ "سورہ انفال" پہلے دن چار مرتبہ۔ پھر ایک مرتبہ روزانہ۔ قیدی خود پڑھے یا اُس کا کوئی رشتے دار پڑھ لے۔

Marfat.com

یا

○ عصر کی نماز سے مغرب تک "آیت کریمہ" کا ورد رکھیں۔

یا

○ عصر کی نماز سے مغرب تک "رَبِّ اَنِّیْ مَسَّنِیَ الضُّرُّ وَاَنْتَ اَرْحَمُ الرَّاحِمِیْنَ" کا وِرد رکھیں۔

یا

○ بعد نماز عشاء یا تہجد ایک سو بار "سُورہ انبیاء" (پارہ ۱۷) کی یہ دو آیات پڑھیں "وَذَا النُّوْنِ اِذْ ذَّهَبَ مُغَاضِبًا سے لے کر ..... وَكَذٰلِكَ نُنْجِی الْمُؤْمِنِیْنَ تک۔ اَوّل وآخر دُرود شریف۔

● اشیائے خُوردنی کے ضرر سے محفُوظ ہونے کے لئے:۔

کھانے والی اشیاء پر ایک مرتبہ "سُورہ قریش" پڑھ کر پھُونک مار دیں۔

یا

○ ایک بار "طیّب طاہر قاسم ابراہیم" پڑھ کر پھُونک ماریں۔

یا

○ ایک بار یہ پڑھ کر پھونک مار دیں۔

"بِسْمِ اللّٰهِ الَّذِیْ لَا یَضُرُّ مَعَ اِسْمِهٖ شَیْءٌ فِی الْاَرْضِ وَلَا فِی السَّمَآءِ وَهُوَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ"

یا

○ کچھ بھی نہ پڑھ سکیں تو سات بار بِسم اللہ شریف پڑھ کر ہی پھُونک مار دیں۔

Marfat.com

● موت کی سختی، عذاب قبر و عاقبت بخیر کا خوف ہو:۔
تو مندرجہ ذیل پر عمل کریں:

① بعد نماز مغرب دو رکعت "صلوٰۃ حفظُ الایمان" پڑھیں ہر رکعت میں تین بار "سورہ اخلاص" پڑھیں پھر سجدے میں تین بار عاجزی سے یہ کہیں

"یَاحَیُّ یَا قَیُّوْمُ ثَبِّتْنَا عَلَی الْاِیْمَانِ"

② بعد نماز عشاء ایک بار "سُورہ مُلک" (پارہ ۲۹) پڑھیں اوّل و آخر درود شریف پڑھیں۔

③ ہر نماز کے بعد ایک بار "آیت الکرسی" پڑھیں۔

④ روزانہ بعد نماز فجر ایک سو بار:
"لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ الْمَلِکُ الْحَقُّ الْمُبِیْنُ" پڑھیں۔

⑤ ہر نماز کے بعد ۳۳ بار سُبْحَانَ اللّٰہ، ۳۳ بار اَلْحَمْدُ لِلّٰہ، ۳۳ بار اَللّٰہُ اَکْبَر اور ایک بار لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہ" پڑھیں۔

——— یا ———

○ صُبح سُورج اچھی طرح بلند ہو جائے تو ایک بار "سورہ فاتحہ"۔ ۳ بار "سورہ اخلاص" ۳ بار "درود شریف" پڑھ کر آسمان کی طرف پھونک مار دیں (موت کی سختی سے اور قبر میں راحت نصیب ہو)

● اولاد:۔
○ بعد نماز فجر "سورہ مُزّمّل شریف" روزانہ ایک مرتبہ کسی چیز پر

Marfat.com

دم کرکے بیوی کو کِھلا دیں۔ شروع چاند سے اِس عمل کا آغاز کریں۔ اور اسے ۴۰ روز تک کریں۔ عورت سات روزے رکھے (اِس طرح کہ ممکن ہو تو ایام بیض بیچ میں آجائیں) اور افطار کرتے وقت ۲۱ بار "یَا مُصَوِّرُ" پانی پر دم کرکے پی لیا کرے۔

یا

○ گیارہ روز ۴۱ بار "سُوْرَہ یٰسٓ" بعد نماز عشاء پڑھ کر سجدے میں دعا کرے۔

یا

○ مہینے میں دو جمعے اِس طرح کرے کہ عصر سے مغرب تک اپنی مُراد کا دل میں تکرار کرکے عاجزی سے "یَا اَللّٰہُ یَا رَحْمٰنُ یَا رَحِیْمُ" پڑھتی رہے۔ پھر جب مغرب کی اذان ہو تو دُعا مانگے۔

● اَسقاط :-

○ دوران حمل اپنے پیٹ پر ۲۱ بار ہاتھ پھیر کر یہ پڑھیں "فَاللّٰہُ خَیْرٌ حَافِظًا وَّھُوَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِیْنَ ۝"
یہ عمل روزانہ ایک بار کریں۔

یا

○ اُوپر کی طرح ۲۱ بار "سَلٰمٌ قف قَوْلًا مِّنْ رَّبٍّ رَّحِیْمٍ ۝" یا ایک تسبیح "یَا سَلَامُ یَا اَللّٰہُ" پڑھتے جائیں اور ہاتھ پھیرتے جائیں۔

Marfat.com

● سہل ولادت :-

○ عورت کا ہاتھ موطا امام مالک رض کو لگوا دیں یا "سورہ زلزال" تین بار پڑھ کر چوتھی بار اِس آیت کو بار بار پڑھتے رہیں جب تک کہ ولادت کی خبر نہ آجائے "اَخْرَجَتِ الْاَرْضُ اَثْقَالَهَا" یا "آیت کریمہ" مسلسل پڑھتے رہیں یا "درود ابراہیمی" وقفے وقفے سے پڑھ پڑھ کر عورت کے پیٹ پر تصور میں پھونک مارتے جائیں۔

● وسوسات و پراگندگی خیال کے لیئے :-

○ سورہ ناس" کثرت سے پڑھیں۔

——— یا ———

○ "لَاحَوْلَ وَلَاقُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ۔" کثرت سے پڑھیں۔

——— یا ———

○ "یَاحَیُّ یَا قَیُّوْمُ" کثرت سے پڑھیں۔
(ان اوراد کو جہاں تک ہوسکے حبسِ دم کرکے پڑھیں)

——— یا ———

○ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ہ یَا اَللّٰهُ یَارَحْمٰنُ یَارَحِیْم
دل مارا کن سلیم بِحَقِّ اِیَّاكَ نَعْبُدُ وَاِیَّاكَ نَسْتَعِیْنُ

——— یا ———

○ رَبَّنَا لَا تُزِغْ قُلُوْبَنَا بَعْدَ اِذْ هَدَیْتَنَا وَهَبْ لَنَا
مِنْ لَّدُنْكَ رَحْمَةً ۚ اِنَّكَ اَنْتَ الْوَهَّابُ ہ

Marfat.com

ہر نماز کے بعد پڑھیں۔

● خوشحالی کے لئے :۔

○ جب کسی سے پیسہ لو (خواہ اپنے گھر والوں ہی سے روز مرّہ کے لین دین میں) تو "بِسْمِ اللّٰہ شریف" پڑھ کے لو اور جب کسی کو پیسہ دو تو " اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ ۝" پڑھو

● نظر لگ چکی ہو :۔

○ تو " فَارْجِعِ الْبَصَرَ ۙ هَلْ تَرٰی مِنْ فُطُوْرٍ ۝ ثُمَّ ارْجِعِ الْبَصَرَ كَرَّتَيْنِ يَنْقَلِبْ اِلَيْكَ الْبَصَرُ خَاسِئًا وَّهُوَ حَسِيْرٌ ۝ پڑھ کر پھونک مار دیں۔

● نظر لگنے کا اندیشہ ہو :۔

تو " مَا شَآءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ " پڑھ کر پھونک مار دیں۔

● موت کا یا کوئی دوسرا شدید صدمہ ہو :۔

○ تو " درود ابراہیمی" مریض کے دل پر آہستہ آہستہ پڑھیں اور ہاتھ پھیرتے جائیں اور مریض کے قلب میں سبز رنگ کا نور دیکھیں اور اُس میں "مُحَمَّد" لکھا ہوا دیکھیں اور اپنی نگاہ اُس پر رکھ کر دم کرتے رہیں۔ گیارہ مرتبہ پڑھیں یا جب تک کہ سکون نہ ہو جائے۔

——— یا ———

○ تین بار " سورہ یٰسٓ " پڑھ کر پانی اور ہاتھ پر دم کریں۔

Marfat.com

پانی مریض کو پلا دیں اور ہاتھ قلب پر تین بار آہستہ آہستہ پھیر دیں۔ اور مریض کو کہیں کہ وہ "یَا سَلَامُ یَا اَللّٰہُ" کا ورد مسلسل کرتا رہے جب تک کہ سکون نہ ہو جائے۔ اگر اُسے نیند نہ آئے تو باوضو ہو کر لیٹ جائے اور "درُود ابراہیمی" آہستہ آہستہ پڑھتا رہے۔ انشاء اللہ گیارہویں دفعہ نیند آجائے گی یا آنا شروع ہو جائے گی۔

——— یَا ———

○ "یَا سَلَامُ یَا اَللّٰہُ" کی بجائے اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّآ اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ" ۵ پڑھتا رہے۔

——— یَا ———

○ ایک سے تین تسبیح "یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ" پڑھ کر دِل پر دم کریں۔ اور مریض بھی اِس کا وِرد رکھے۔

● **حفظ و امان :۔**

○ گھر میں کِسی مرکزی جگہ پر یہ لکھوا کر لٹکا دیں:

"اَللّٰہُ حَافِظِیْ اَللّٰہُ نَاصِرِیْ اَللّٰہُ نَاظِرِیْ اَللّٰہُ مَعِیْ۔

● **گھر سے نکلتے وقت :۔**

○ "سورہ قریش" ایک دفعہ پڑھ لیں۔

——— یَا ———

○ "سُورہ اخلاص" ۱۰ دفعہ

——— یَا ———

○ "آیت الکرسی" ایک مرتبہ

Marfat.com

یا

○ چاروں "قُل" ایک ایک مرتبہ۔

یا

○ "فَاللّٰہُ خَیْرٌ حَافِظًا وَّھُوَاَرْحَمُ الرَّاحِمِیْنَ ہ
پانچ بار۔

یا

○ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ہ اَوَّلُ خَیْر۔
آخِرخَیْر۔ظَاھِرخَیْر۔بَاطِن خَیر۔
سَبَبْ کِیْ خَیْر" پڑھ لیں۔

● مِرگی کے لئے:۔

○ دائیں کان میں اذان دیں اور بائیں کان میں اقامت اور کہیں کہ "اے مرگی تجھے حضرت داؤد بندگیؒ نے دُعا کہی ہے پھر نہ آنا"

● شادی یا شادی میں رُکاوٹ کے لئے:۔

○ "سُورہ طٰہٰ" ۲۱ بار ہر پیر اور جُمعہ کو فجر کی نماز کے بعد پڑھیں

یا

○ "سُورَہ مُمتَحِنَہ" ۵ بار اُوپر کی طرح پڑھیں۔

یا

○ بعد نماز عشاء ۴۱ روز ۲۲۰۰ بار "یَا وَدُوْدُ یَا لَطِیْفُ" پڑھیں (ناغہ کے دن بعد میں پورے کئے جائیں)

Marfat.com

● **بُزدل لوگوں کے لئے :۔**

○ بعد نماز عصر ایک تسبیح "یَا قَہَّارُ" پڑھ کر ہاتھ پر پھونک کر ہاتھ دِل پر پھیر دیں۔

——— یَا ———

○ ایک تسبیح "یَا جَبَّارُ" اُوپر کی طرح پڑھیں۔

——— یَا ———

○ ایک تسبیح "اَلْقَوِیُّ جَلَّ جَلَالُہٗ" اُوپر کی طرح پڑھیں۔

● **دردگردہ اور پیشاب کے مریض :۔**

○ ناشتے اور کھانا کھانے کے بعد فوراً تھوڑا سا پیشاب ضرور کریں۔ نہ بھی آئے تو کوشش ضرور کریں۔ غسل خانے جاتے وقت دروازے تک "سُورَہ اَلَم نَشرح" پڑھتے جائیں۔ انشاءاللہ تکلیف ختم ہوجائے گی یا بہت کم ہوجائے گی۔

● **کمر درد :**

○ پیشاب کرنے کے دوران دانت زور سے بند رکھیں غسل خانے جاتے وقت دروازے تک "سُورہ قریش" پڑھتے جائیں۔

● **مال کی بَرکت کے لئے :۔**

○ تین بار "سُورہ اَلَم نشرح" یا تین بار "سُورہ قدر" یا تین بار "سُورہ وَالتّین" پڑھ کر مال پر پھونک مار دیں۔ اور، ہر نماز کے بعد ایک بار "سُورَہ اَلَم نشرح" ایک بار "سُورہ قدر" اور ایک بار "سُورہ وَالتّین" پڑھ کر مال کو تصوّر میں لا کر پھونک مار دیں۔

Marfat.com

● **قدر و منزلت بڑھانے کے لئے :۔**

○ تین بار "سورہ قدر" ، ایک بار "سورہ فاتحہ" تین بار "سورہ اخلاص" اور ایک بار "آیت الکرسی" پڑھ کر ہاتھ پر پھونک کر ہاتھ چہرے اور جسم پر پھیر دیں۔

● **جب دُعا کی قبولیت میں تاخیر ہو رہی ہو :۔**

○ تو ایک ہزار بار "یَا مُجِیْبُ" پڑھ کر دُعا مانگیں۔ دُعا کے آخر میں ۲۶ بار "یَا مُجِیْبُ" پڑھیں اور "رَبَّنَا وَتَقَبَّلْ دُعَا" پر تین منٹ عاجزی سے تکرار کرتے رہیں۔

——— یَا ———

● **غلبۂ دشمن بڑھ گیا ہو اور دُعا قبول نہ ہو رہی ہو**

——— تو بعد نماز عشاء پانچ سو بار "رَبِّ اِنِّیْ مَغْلُوْبٌ فَانْتَصِرْ" پڑھیں اور سجدے میں دُعا مانگیں۔

——— یَا ———

○ پانچ سو بار "اِرْحَمْنَا یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ بِحَقِّ لَآ اِلٰہَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحَانَکَ اِنِّیْ کُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ"

——— یَا ———

○ بعد نماز عشاء ایک سو بار " لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ الْعَظِیْمُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَرَبُّ الْعَرْشِ الْکَرِیْمِ۔

● **خوب صورتی چہرہ کے لئے :۔**

لڑکیوں کے واسطے خوب صورت یا جاذبِ نظر نہ ہونا مصیبت

Marfat.com

بن جاتی ہے۔

○ فجر کی نماز کے فوراً بعد ایک تسبیح "یَا اَللّٰہُ" ایک تسبیح "یَا مُصَوِّرُ" اور ایک تسبیح "یَا بَارِئُ" پڑھ کر ہاتھوں پر پھونک کر ہاتھ چہرے پر مل لیں۔

اور اُس کے بعد تین بار " اَللّٰہُ جَمِیْلٌ یُّحِبُّ الْجَمَالَ" اور تین بار " لَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ فِیْٓ اَحْسَنِ تَقْوِیْمٍ ۪" (سورہ والتین) پڑھ کر ہاتھوں پر پھونک کر ہاتھ چہرے پر پھیر دیں۔

● **رنگ کالا ہو :-**

○ تو ایک تسبیح "یَا نُوْرُ" پڑھ کر ہاتھ پر پھونک کر ہاتھ چہرے پر پھیر دیں۔ پھر گیارہ بار :

"اَللّٰھُمَّ اجْعَلْ فِیْ بَشَرِیْ نُوْرًا" پڑھ کر ہاتھ پر پھونک مار کر ہاتھ چہرے پر پھیر دیں۔

● **جسم بھدا ہو :-**

○ تو ۲۱ بار " اَللّٰہُ جَمِیْلٌ یُّحِبُّ الْجَمَالَ " اور ۲۱ بار " لَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ فِیْٓ اَحْسَنِ تَقْوِیْمٍ ۪" اور اوّل و آخر درود شریف پڑھ کر ہاتھ پر پھونک مار کر ہاتھ سارے جسم پر پھیر دیں۔

● **آنکھیں بے نور اور بجھی بجھی ہوں :-**

○ تو تین مرتبہ " فَکَشَفْنَا عَنْکَ غِطَآءَکَ فَبَصَرُکَ الْیَوْمَ حَدِیْدٌ ۝" — اور ایک بار "سورہ کوثر" انگلیوں کے پوروں پر دم کر کے اِنہیں آنکھوں پر پھیر دیں۔

Marfat.com

● **قد چھوٹا ہو:۔**

○ تو گرمیوں کے موسم میں خوب خربوزے کھائے جائیں (شروع کرنے سے پہلے قد ماپ کیا جائے اور موسم ختم ہونے پر پھر ماپ کیا جائے) کھاتے وقت " یَارَافِعُ " کا وِرد دل میں مُسلسل رکھیں۔

● **جسم بہت دُبلا ہو:۔**

○ تو "سُورہ وَالتِّین" پڑھیں اور "ثُمَّ رَدَدْنٰهُ اَسْفَلَ سَافِلِیْنَ ۝" پر پانچ بار خُوب تکرار کریں اور پھر ہاتھ پر دم کرکے ہاتھ سارے جسم پر پھیر دیں۔

● **دانتوں کی حفاظت تاحیات:۔**

○ عِشاء کے وتروں میں پہلی رکعت میں "سورہ نصر" ایک بار، دوسری رکعت میں "سُورہ لہب" ایک بار اور تیسری رکعت میں "سُورہ اخلاص" ایک بار ہمیشہ پڑھیں۔ اِنشاءَاللہ دانت خُوب مضبُوط رہیں گے۔ بے شمار بزرگوں کا آزمُودہ ہے۔ یہ حقیر بندہ اِس عمل کی بدولت اِس بڑھاپے میں بھی ہڈیاں تک چبا لیتا ہے۔

❊ ❊ ❊

● **کُتّے سے بچنے کے لئے:۔**

○ کُتّے کو دیکھ کر " اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ " تیز تیز دل میں پڑھتے رہیں۔ اگر کُتّا بھونکتے بھونکتے قریب بھی آجائے گا اِنشاءَاللہ تب بھی کاٹے گا نہیں۔ ہاں یقین کامل ہونا چاہیئے۔

○ اگر کوئی جانور یا زہریلا سانپ وغیرہ اچانک حملہ کیلئے دوڑے تو فوراً اُسے خطاب کرکے تین بار اُونچی آواز سے سَلَامٌ قف

Marfat.com

قَوْلًا مِّنْ رَّبٍّ رَّحِيْمٍ ۝" کہیں۔ وہ اگر حملہ کرنے کے لیئے آئے گا بھی تو اِنشاءاللہ رُک جائے گا اور حملہ آور نہ ہوگا۔ اب اِس آیت شریفہ کی رُو سے یہ آپ پر لازم ہے کہ آپ اس کو مارنے کا یا حملہ کرنے کا ہرگز اِرادہ نہ کریں۔ یہ معاہدہ کی خلاف ورزی ہوگی۔ وہ جدھر جانا چاہے اب آپ اُسے جانے دیں۔ ہاں آیت پڑھنے کے بعد بھی اگر وہ حملے کا ارادہ کرتا ہے تو پھر آپ اُس پر حملہ کر کے بھگا دیں یا ہلاک کر دیں۔

● اگر کوئی ناگہانی آفت مثلاً:

سیلاب، بھونچال، آگ وغیرہ نازل ہو رہی ہو:۔

○ تو ڈر اور عاجزی سے تیز تیز "سُورَہ فلق" پڑھتے رہیں جب تک کہ بلا ختم نہ ہو جائے۔

——— یَا ———

○ اُونچی اُونچی یا ہلکے ہلکے مُسلسل اذان دیتے رہیں۔ انگلیوں کو کانوں میں رکھنے اور قبلہ کی طرف مُنہ کرنے کی ضرورت نہیں۔ اگر وضو کے لئے وقت نہیں تو بغیر وضو ہی پڑھنا شروع کر دیں۔

——— یَا ———

○ معمُولی معمُولی رَقم کا وقفے وقفے سے صدقہ دیتے جائیں اور اللہ تعالےٰ سے معافی اور رَدِ بلا سلامتی کے ساتھ دل میں مانگتے رہیں۔

——— یَا ———

Marfat.com

○ پُکار پُکار کر کہیں وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ ○
کا صَدقہ عَطا فرما۔ اکثر دیکھا گیا ہے کہ یہ ندا کرتے ہی اللہ تعالےٰ
مصیبت ٹال دیتا ہے۔

اب اِس باب کو ختم کرنے سے پہلے عرض گذار ہوں کہ یہ سب
درویشوں کی جوتیاں سیدھی کرنے اور عُلمائے حق کی صُحبت اُٹھانے
سے نصیب ہوا۔ جو لکھ دیا گیا ہے بندہ کا اِس میں کچھ بھی نہیں۔
اتنی اہلیت ہی نہیں۔ جو کچھ پہنچا مخلوق خُدا کے لیئے وہ اُن تک پہنچا دیا۔
اللہ تعالےٰ ان درویشوں اور عُلمائے حق کے دُنیا و آخرت میں
درجات بلند کرے آمین۔ اور اُن کے صدقے میں اِس حقیر کی بھی مَغفرت
کرے اور یہ عملیات بندگان خدا کے لئے فائدہ مند ثابت ہوں۔
اٰمین!

؎ قطرہ دریا ہے اگر شامل دریا ہو جائے
ذرّہ اس بھید کو پا جائے تو صحرا ہو جائے

❖❖

؎ تیرے جلال و جمال ہی سے ہے اِعتدال مزاجِ عالم
کہیں غضب ہے بے پناہ تیرا کہیں کرم بے حساب تیرا

Marfat.com

اضافی باب

① درود شریف کے بارے میں چند ایمان افروز واقعات

② اقتباسات از تالیف : "درود شریف کی فضیلت"

③ چند درود شریف اور اُن کے فضائل و فوائد

④ اقتباسات از تالیف : "اورادِ عارفیہ"

Marfat.com

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ط

"درود شریف" کے بارے میں

چند ایمان افروز واقعات

ایک شخص باوجود نیک اور پرہیزگار، پابندِ نماز و روزہ ہونے کے درودِ پاک پڑھنے میں کوتاہی و سُستی کیا کرتا تھا۔ ایک رات خواب میں سیّدِ دوعالم صلّی اللہ علیہ وسلّم کی زیارتِ باسعادت سے مشرّف ہوا مگر حضورِ انور صلّی اللہ علیہ وسلّم نے کوئی توجّہ نہ فرمائی۔ وہ بار بار کوشش کرتا، سامنے آتا مگر ہر بار سرکار اس سے اعراض فرماتے رہے۔ آخر اُس نے گھبرا کر عرض کیا۔ کیا آپ مجھ سے ناراض ہیں۔ فرمایا نہیں۔ عرض کیا۔ اگر نہیں تو حضور مجھ پر نظرِ عنایت نہیں فرما رہے۔ فرمایا۔ میں تجھے پہچانتا ہی نہیں۔ عرض کیا۔ یارسُول اللہ! میں آپ کی اُمّت کا ہی ایک فرد ہوں؛ اور میں نے علمائے کرام سے سنا ہے کہ حضور اپنی اُمّت کو بیٹوں سے بھی زیادہ عزیز رکھتے ہیں۔ فرمایا۔ ایسا ہی ہے مگر تم مجھے درودِ پاک کا تحفہ نہیں بھیجتے۔ میری نظرِ عنایت اور شفقت اُس اُمّتی پر ہوتی ہے جو مجھ پر درودِ پاک پڑھتا ہے۔

وہ شخص غمگین ہوگیا اور اس روز سے ہر روز بڑے شوق و محبّت سے درودِ پاک پڑھتا رہا۔ ایک دن پھر وہ خواب میں حضور صلّی اللہ علیہ وسلّم کی

Marfat.com

زیارت سے مشرّف ہوا اور دیکھا کہ سرکار (صلّی اللہ علیہ وسلّم) بڑے خوش ہیں اور فرماتے ہیں کہ اب میں تمہیں خوب پہچانتا ہوں اور قیامت کے دن میں تمہاری شفاعت کا ضامن ہوں لیکن درودِ پاک نہ چھوڑنا۔ (معارج النبوّت)

ایک بزرگ فرماتے ہیں کہ میں حج کرنے گیا۔ وہاں ایک آدمی کو دیکھا جو ہر جگہ کثرت سے درودِ پاک پڑھتا ہے۔ حرم شریف میں دیکھا۔ طواف کرتے دیکھا۔ منیٰ میں دیکھا۔ عرفات میں دیکھا۔ قدم اُٹھاتا ہے تو درودِ پاک۔ قدم رکھتا ہے تو درودِ پاک۔

آخر میں نے سوال کیا۔ اے اللہ کے بندے! یہاں ہر مقام کی علیٰحدہ علیٰحدہ دعائیں ہیں، نوافل ہیں مگر تو ہر جگہ درودِ پاک ہی پڑھتا ہے۔ دُعا کی جگہ بھی درودِ پاک اور نوافل کی جگہ بھی درودِ پاک، یہ کیوں؟

یہ سُن کر اُس نے بتایا کہ میں اپنے باپ کے ساتھ حج کے ارادہ سے خراسان سے چلا۔ جب ہم کوفہ پہنچے تو میرا باپ بیمار ہوگیا اور پھر بیماری دِن بہ دن بڑھتی گئی حتیٰ کہ میرا باپ فوت ہوگیا تو میں نے اُس کا چہرہ کپڑے سے ڈھانپ دیا۔ تھوڑی دیر بعد جب میں نے باپ کے چہرے سے کپڑا اُٹھایا تو دیکھا کہ میرے باپ کا چہرہ گدھے کا سا ہوگیا ہے۔ میں بہت سخت گھبرایا اور پریشان ہوا اور مجھے تشویش لاحق ہوئی کہ میں کسی کو کیسے کہہ سکتا ہوں کہ تجہیز و تکفین میں میری مدد کرو۔

میں باپ کی میّت کے پاس مغموم و پریشان ہو کر اپنا سر زانو میں ڈالکر بیٹھ گیا۔ اُونگھ آگئی اور دیکھا کہ ایک بزرگ نہایت ہی حسین و جمیل، پاکیزہ صُورت تشریف لائے اور قریب آکر میرے باپ کے چہرے سے کپڑا اُٹھایا اور ایک نظر میرے

Marfat.com

باپ کے چہرے کو دیکھا اور کپڑے سے ڈھانپ دیا اور پھر مجھ سے فرمایا کہ تو پریشان کیوں ہے؟

میں نے عرض کیا کہ میں کیوں پریشان وغمگین نہ ہوں۔ جب کہ میرے باپ کا یہ حال ہے۔ فرمایا۔ تجھے بشارت ہو کہ اللہ تعالیٰ نے تیرے باپ پر اپنا فضل وکرم کر دیا ہے اور کپڑا اُٹھا کر مجھے دکھایا۔ میں نے دیکھا کہ میرے باپ کا چہرہ بالکل ٹھیک ہو گیا ہے اور چودھویں کے چاند کی طرح چمک رہا ہے۔

جب وہ بزرگ جانے لگے تو میں نے اُن کا دامن تھام لیا اور عرض کیا کہ آپ یہ تو فرماتے جائیں کہ آپ کون ہیں۔ آپ کا تشریف لانا ہمارے لئے باعثِ برکت ورحمت ہوا۔ آپ نے میری بے کسی میں مجھ پر رحم فرمایا۔

یہ سُن کر فرمایا کہ میں ہی شفیع المذنباں ہوں، میں ہی گنہ گاروں کا سہارا ہوں۔ میرا نام محمد مصطفےٰ (صلّی اللہ علیہ وسلّم) ہے۔ یہ سُن کر میرا دل باغ باغ ہو گیا۔ پھر میں نے عرض کیا۔ یارسُول اللہ! (صلّی اللہ علیہ وسلّم) خدا کے لئے یہ تو فرمائیے کہ میرے باپ کا چہرہ کیوں تبدیل ہو گیا تھا؟

فرمایا کہ تیرا باپ سُود خور تھا اور قانونِ قدرت ہے کہ سُود خور کا چہرہ یا تو دُنیا میں تبدیل ہو گا یا آخرت میں۔ لیکن تیرے باپ کا چہرہ دُنیا میں ہی تبدیل ہو گیا۔ تیرے باپ کی یہ عادت تھی کہ رات بستر پر لیٹنے سے پہلے تین سو بار مجھ پر درودِ پاک پڑھا کرتا تھا اور جب اُس پر یہ مصیبت آئی تو اُس نے مجھ سے فریاد کی تھی "وَاِنَّا غیاث لمن یکثر الصّلوٰۃ علی"..... یعنی "میں ہر اُس شخص کا فریاد رس ہوں جو مجھ پر درودِ پاک کی کثرت کرے"۔

(سعادۃ الدارین، نزہۃ الناظرین، رونق المجالس، تنبیہۃ الغافلین)

Marfat.com

حضرت شیخ عبدالواحد بن زیدؒ کا ایک ہمسایہ جو بادشاہِ وقت کا ملازم تھا' فاسق وفاجر تھا۔ آپ نے خواب میں دیکھا کہ حضور صلّی اللہ علیہ وسلّم کے دستِ مُبارک میں اُس شخص کا ہاتھ ہے۔

آپ نے عرض کی۔ یارسُول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم' یہ شخص فاسق وفاجر ہے اور اللہ تعالیٰ سے منہ پھیرے ہوئے ہے۔ حضور صلّی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا۔ میں اِس کی حالت کو جانتا ہوں اور میں اسے دربارِ الٰہی میں لیجارہا ہوں اور اس کے لئے دربارِ الٰہی میں شفاعت کروں گا۔

آپ نے جب اِس عنایتِ خصوصی کی وجہ پوچھی تو حضور صلّی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا۔ یہ روزانہ رات کو سونے سے پہلے مجھ پر ہزار مرتبہ درودِ پاک پڑھتا ہے اور میں اللہ تعالیٰ کی رحمت سے اُمید رکھتا ہوں کہ وہ غفور و رحیم شفاعت کو قبول فرمائے گا۔

صبح ہوئی اور مَیں مسجد میں داخل ہوا۔ اتنے میں وہی شخص مسجد میں داخل ہوا اور رو رہا تھا۔ مَیں اُس وقت رات والا واقعہ دوستوں اور نمازیوں کو سُنا رہا تھا۔

وہ آیا اور سلام کر کے کہنے لگا۔ اپنا ہاتھ بڑھائیں تاکہ میں آپ کے ہاتھ پر توبہ کروں کیونکہ مجھے رسُولِ کریم صلّی اللہ علیہ وسلّم نے بھیجا ہے کہ عبدالواحد کے ہاتھ پر توبہ کرلے۔

ابوعلی خطان رحمۃ اللہ علیہ اُن لوگوں میں سے تھے جو صحابۂ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی شان میں گستاخی کرتے تھے۔ اُنہوں نے فرمایا کہ میں نے خواب میں دیکھا کہ میں کررخ کی جامع مسجد میں داخل ہوا ہوں اور میں نے

Marfat.com

مسجد میں رسُول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم کو دیکھا۔ حضور (صلّی اللہ علیہ وسلّم) کے ساتھ دو آدمی اور ہیں جن کو میں نہیں پہچانتا تھا۔ میں نے دربارِ رسالت میں سلام عرض کیا تو سرکار نے میرے سلام کا جواب نہ دیا۔ میں نے عرض کیا۔ میں تو حضور کی ذاتِ گرامی پر دن رات اِتنا اِتنا درودِ پاک پڑھتا ہوں لیکن حضور نے میرے سلام کا جواب ہی نہیں دیا۔ یہ سُن کر رسُول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا۔ "تو مجھ پر درودِ پاک پڑھتا ہے اور میرے صحابہ کی شان میں گستاخی بھی کرتا ہے"۔

میں نے یہ سُن کر عرض کیا۔ میرے آقا میں حضور کے دستِ مُبارک پر توبہ کرتا ہوں۔ آئندہ ایسا نہیں کروں گا۔ میرے اتنا عرض کرنے کے بعد یعنی توبہ کر لینے کے بعد حضور صلّی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا۔ "وعلیکم السّلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ"۔ (سعادۃ الدّارین)

Marfat.com

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ط

اِقتباسات از تالیف:

"درود شریف کی فضیلت"

انس رضؓ کہتے ہیں۔ فرمایا رسُول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم نے کہ جو شخص مجھ پر ایک بار درود بھیجے گا۔ اللہ اُس پر دس مرتبہ رحمت نازل فرمائے گا، اُس کے دس گناہوں کو معاف فرمائے گا اور دس درجے بلند فرمائے گا۔

ابن مسعودؓ کہتے ہیں کہ فرمایا رسُول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم نے کہ قیامت کے دن لوگوں میں سب سے زیادہ میرے قریب وہ شخص ہوگا جو مجھ پر کثرت سے درود بھیجنے والا ہوگا۔

ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسُول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم کو یہ فرماتے میں نے سنا ہے کہ اپنے گھروں کو قبروں کی مانند نہ بناؤ اور میری قبر پر عید اور خوشی نہ مناؤ۔ ہاں مجھ پر درود بھیجو۔ تمہارا درود، خواہ تم کہیں بھی ہو، مجھ تک پہنچتا ہے۔

ابوہریرہؓ سے روایت ہے۔ فرمایا رسُول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم نے کہ اس شخص کی ناک خاک آلودہ ہو جس کے سامنے میرا ذکر کیا جائے اور وہ درود نہ پڑھے۔

ابن کعبؓ کہتے ہیں کہ میں نے رسُول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم سے عرض کیا۔ یارسُول اللہ میں آپ پر کثرت سے درود بھیجتا ہوں۔ آپ فرمائیں کہ میں اس کے لئے کتنا وقت مقرر کروں اپنے اعمال و اوراد میں سے۔ آپ نے فرمایا جس قدر تو چاہے۔ اگر زیادتی کرے گا تو تیرے لئے بہتر ہوگا۔ میں نے عرض

Marfat.com

کیا۔ آدھا وقت مقرر کردوں۔ فرمایا جس قدر تو چاہے۔ اگر زیادہ کرے گا تو تیرے لئے بہتر ہوگا۔ میں نے عرض کیا دو تہائی وقت مقرر کردوں۔ آپ (صلّی اللہ علیہ وسلّم) نے فرمایا جس قدر تو چاہے، اگر زیادہ کرے گا تو تیرے لئے بہتر ہوگا۔ میں نے عرض کیا اپنی دُعا کا سارا وقت مقرّر کردوں یا رسُول اللہ! آپ (صلّی اللہ علیہ وسلّم) نے فرمایا یہ کفایت کرے گا اور تیرے دین و دنیا کے مقاصد کو پُورا کرے گا اور تیرے گناہ دُور کئے جائیں گے۔

فضالہ بن عبیدؓ کہتے ہیں (ایک روز) جبکہ رسُول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم تشریف فرما تھے کہ ایک شخص حاضر ہوا اور نماز پڑھی اور پھر یہ دُعا مانگی:

اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِیْ وَارْحَمْنِیْ۔

آپ (صلّی اللہ علیہ وسلّم) نے فرمایا۔ اے نماز پڑھنے والے! تُو نے جلدی کی۔ جب تو نماز پڑھے تو آخر میں بیٹھ کر خدا کی ایسی تعریف کر جو اُسکی عظمت کے مناسب ہو اور پھر مجھ پر درود پڑھ، پھر مانگ اللہ سے جو چاہے۔

عبداللہ بن مسعودؓ کہتے ہیں کہ میں نماز پڑھ رہا تھا اور نبی صلّی اللہ علیہ وسلّم تشریف رکھتے تھے اور ابوبکرؓ و عمرؓ بھی آپ صلّی اللہ علیہ وسلّم کے ساتھ تھے۔ جب میں نماز کے بعد بیٹھا تو خدا کی تعریف کی۔ پھر رسُول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم پر درود بھیجا۔ پھر اپنے لئے دُعا کی۔ (یہ سُن کر) آپ (صلّی اللہ علیہ وسلّم) نے فرمایا: مانگ، دیا جائے گا۔ مانگ، دیا جائے گا۔

عمر بن الخطابؓ کہتے ہیں کہ دُعا اس وقت تک آسمان اور زمین کے درمیان معلّق رہتی ہے اور اس میں سے کوئی چیز اُوپر نہیں چڑھتی جب تک کہ تُو درود نہ بھیجے اپنے نبی (صلّی اللہ علیہ وسلّم) پر۔

Marfat.com

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ط

چند درود شریف اور اُن کے فضائل وفوائد

حضور صلّی اللہ علیہ وسلّم پر جب کوئی اُمّتی صدقِ دل، محبّت اور خلوص سے درود شریف پڑھتا ہے تو وہ آنِ واحد میں یکے بعد دیگرے تین قسم کے دریاؤں میں غوطہ لگا کر نُورٌ علیٰ نُور ہو جاتا ہے۔ یہ مندرجہ ذیل دریائے نور ہیں:

1 - نُورِ توحید کا دریا

2 - نُورِ نبوّت کا دریا

3 - نُورِ ولایت کا دریا

" اَللّٰھُمَّ " کہنے سے اُمّتی اسمائے حسنیٰ کی فضیلت کو پا لیتا ہے اور فضائل کو حاصل کر لیتا ہے۔ کیونکہ درود شریف کا یہ مُبارک لفظ پڑھنے سے ہی اللہ تعالیٰ کے تمام اسمائے حسنیٰ کی تلاوت ہو گئی۔ اِس نُور میں توحید کا نُور، اسمِ ذات کا نُور اور صفاتی اسم کے انوار چمک رہے ہوتے ہیں۔

جب اُمّتی "صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ" کے الفاظِ مُبارک پڑھتا ہے تو پھر اُسے بہت بڑی ایک اور عطا ہوتی ہے۔ وہ یہ ہے کہ حضور صلّی اللہ علیہ وسلّم کے نُورِ رسالت اور فضیلت کے دریا میں غوطہ کھاتا ہے اور جب نکلتا ہے تو اُس کے دل و دماغ کی عجیب کیفیت ہو جاتی ہے اور اُس کے دل و دماغ میں ایک

Marfat.com

عجیب خوشبو پیدا ہوجاتی ہے اور یہ خوشبو خوشبوئے رحمتِ الٰہی ہے۔

جب اُمّتی درود شریف ایک بار پڑھتا ہے تو اُس پر اللہ تعالیٰ کی دس نعمتیں نازل ہوتی ہیں، دس گناہ معاف ہوتے ہیں، دس نیکیاں لکھی جاتی ہیں اور دس درجے بڑھائے جاتے ہیں۔

اور جب اُمّتی "وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ وَّبَارِكْ وَسَلِّمْ" کہتا ہے تو فضل و کرم اور کرامت کے دریا میں غوطہ لگاتا ہے اور اُس کا ظاہر و باطن پاک و صاف ہوجاتا ہے اور وہ ایک نئے لباس سے نوازا جاتا ہے۔ یہ لباس دنیاوی نہیں بلکہ یہ لباس نورانی ہے اور یہ بیان نہیں کیا جاسکتا۔ یہ مشاہدے کی بات ہے۔

○

درود شریف کے فضائل و فوائد کے بارے میں حضور صلّی اللہ علیہ وسلّم کے مندرجۂ ذیل ارشادات غور سے پڑھیں :

(i) مجھ پر درود پڑھا کرو اس لئے کہ تمہارے لئے صدقہ ہے۔

(ii) ضعیف العمری یا بیماری کی وجہ سے جہاد کی طاقت نہ ہو تو پھر ایسے وقت میں درود شریف کام آتا ہے۔

(iii) جب دو مسلمان مصافحہ کرتے وقت درود پڑھتے ہیں تو اُن کے جُدا ہونے سے پہلے ربّ غفور الرحیم اُن کے سب گناہ معاف کر دیتا ہے۔

(iv) تم جہاں کہیں بھی ہو۔ مجھ پر درود پڑھتے رہا کرو۔ بیشک تمہارا درود میرے پاس پہنچتا رہتا ہے۔

Marfat.com

(v) جو مجھ پر درود پڑھنے میں سب سے زیادہ حریص ہوگا۔ وہ قیامت کے دن مجھ سے سب سے زیادہ قریب ہوگا۔

(vi) جمعہ کے دن مجھ پر کثرت سے درود بھیجا کرو۔ اُس دن وہ مجھ پر فوراً پیش ہو جاتا ہے۔

جن اوقات میں درود پڑھنا چاہیئے : (1) اذان کے بعد۔
(2) مصائب کے وقت (3) جب دو مسلمان مصافحہ کریں۔
(4) نماز تہجّد کے بعد (5) دُعا کرتے وقت اوّل و آخر۔

مکروہ اوقات :

(1) پیشاب پاخانے کے وقت۔
(2) ٹھوکر کھانے کے بعد۔
(3) کسی چیز کو کاٹتے یا ذبح کرتے وقت۔
(4) بدبو والی جگہ پر یا وہاں سے گذرتے وقت۔
(5) چھینک آتے وقت۔

درود شریف پڑھنے سے اللہ تعالیٰ کے خزانے سے تین انمول تحفے عطا ہوتے ہیں :

(1) رحمت (2) فضل و کرم (3) بے پایاں شفقت

اور اِسی طرح دربارِ رسالت سے یہ تحفے عطا ہوتے ہیں :

(i) سلامتی (ii) شِفا (iii) مغفرت

اِسی طرح فرشتوں سے یہ تحفے عطا ہوتے ہیں :

(i) رحمت (ii) سلام (iii) حفاظت

Marfat.com

مختلف درود شریف

(1) اَللّٰھُمَّ صَلِّ علیٰ مُحَمَّدِ نِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَاَزْوَاجِہٖ اُمَّھَاتِ الْمُؤْمِنِیْنَ وَذُرِّیَّتِہٖ وَاَھْلِ بَیْتِہٖ کَمَاصَلَّیْتَ عَلیٰ اِبْرَاھِیْمَ وَعَلیٰ اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ ○

اس درود شریف کی بے شمار برکات ہیں اور اس کی فضیلت کے متعلق یہ ہے کہ جس نے یہ درود شریف پڑھا اُس نے مکمّل درود شریف پڑھا۔ اِس کے پڑھنے والے کو ہر مشکل وقت میں غیبی امداد حاصل ہوتی ہے۔ اس کی مشکلیں محیّر العقول طریقہ سے حل ہوتی رہتی ہیں۔

کم ازکم 24 گھنٹے میں 313 مرتبہ ختم کرے اگر یہ ممکن نہ ہو تو کم ازکم 100 مرتبہ تو پڑھ لے۔

---

(2) اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلیٰ مُحَمَّدٍ وَّاَنْزِلْہُ الْمَقْعَدَ الْمُقَرَّبَ عِنْدَکَ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ۔

اِس درود شریف کے پڑھنے والے کے لئے حضور صلّی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا کہ اُس کی شفاعت مجھ پر واجب ہو جاتی ہے۔

24 گھنٹے میں کم ازکم 100 مرتبہ پڑھے۔

---

(3) ایک مختصر اور پیارا درود شریف

حدیث شریف میں ہے کہ جو مندرجہ ذیل درود پڑھے گا۔ اُس کے لئے ستّر فرشتے ایک ہزار دن تک دُعا مانگتے رہیں گے۔

Marfat.com

"جَزَی اللّٰہُ عَنَّا مُحَمَّدًا مَّا ھُوَ اَھْلُہٗ۔"

---

(4) اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰی رُوْحِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ فِی الْاَرْوَاحِ وَصَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی قَلْبِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ فِی الْقُلُوْبِ وَصَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی جَسَدِ مُحَمَّدٍ فِی الْاَجْسَادِ وَصَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی قَبْرِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ فِی الْقُبُوْرِ۔

لاعلاج مریضوں کے لئے یہ درود شریف تریاقِ مجرّب ہے۔ 313 بار پڑھ کر ہاتھوں پر پھونک کر سر سے پاؤں تک' بالخصوص مرض والی جگہوں پر پھیر دے اور تھوڑا سا پانی سامنے رکھ کر اُس پر دَم کر کے پی لیا جاوے۔ انشاء اللہ شفا ہوگی۔ جب شفا ہو جائے تو اس درود شریف کو 24 گھنٹوں میں کم از کم 100 مرتبہ پڑھتا رہے۔

---

(5) درودِ خاص

"صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْكَ یَا مُحَمَّدُ نُوْرٌ مِّنْ نُّوْرِ اللّٰہِ ط"

اِس درودِ خاص کے پڑھنے سے ہر قسم کی مصیبتیں' پریشانیاں دُور ہو جاتی ہیں۔ خاص مصیبت یا رنج کے وقت 1100 مرتبہ روزانہ پڑھے اور سجدے میں دُعا کرے۔

صوفیائے کرام کے لئے باطنی درجات کی ترقی کے لئے بیحد فائدہ اُن کے نزدیک یہ درود شریف اسرار کا درجہ رکھتا ہے۔ کم از کم 1100 مرتبہ روزانہ پڑھا جاوے۔

Marfat.com

⑥ درودِ واحد

اَللّٰھُمَّ اجْعَلْ صَلٰوتَكَ وَرَحْمَتَكَ وَبَرَكَاتَكَ عَلٰى سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ وَاِمَامِ الْمُتَّقِيْنَ وَخَاتَمِ النَّبِيّٖنَ بِمُحَمَّدٍ كَ وَرَسُوْلِكَ اِمَامُ الْخَيْرِ وَقَائِدُ الْخَيْرِ وَرَسُوْلِ الرَّحْمَةِ اَللّٰھُمَّ ابْعَثْهُ الْمَقَامَ الْمَحْمُوْدَ اِلَّذِىْ يَغْبِطُهٗ بِهِ الْاَوَّلُوْنَ وَالْاٰخِرُوْنَ ۝

اِس "درودِ واحد" کی فضیلت کا اندازہ اسی سے لگالیں کہ حضور صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم نے فرمایا کہ جب درود بھیجو تو خوب صُورت اور اچھّا کرکے بھیجو۔ پڑھو تو اچھی طرح پڑھو۔ تم نہیں جانتے کہ وہ مجھ پر پیش کیا جاویگا۔ پھر آپ (صلّی اللہ علیہ وسلّم) نے اِس درود شریف کو پڑھ کر فرمایا۔ اس طرح پڑھو۔

---

⑦ درودِ عالی قدر

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدِ نِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ الْحَبِيْبِ عَالِى الْقَدْرِ عَظِيْمِ الْجَاهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلِّمْ ۝

جو لوگ دنیوی امور میں کامیابیوں اور ترقّیوں کے خواہاں ہوں اُنکے لئے اس کا پڑھنا باعثِ فتحیابی ہے۔ انشاء اللہ۔ جن کو دنیوی امور میں پریشانی لاحق ہو اُن کے لئے بھی نہایت ہی فائدہ مند ہے۔ اِس کا وِرد ہر نماز کے بعد کم از کم 13 مرتبہ رکھے۔ شروع کرنے سے پہلے ایک دفعہ 313 مرتبہ پڑھا جائے۔

اِس "درودِ عالی قدر" سے دینی و دنیوی امور میں محیّر العقول کامیابیاں ہوتی ہیں۔

Marfat.com

⑧ درودِ قرآنی

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ بِعَدَدِ مَا فِیْ جَمِیْعِ الْقُرْاٰنِ حَرْفًا حَرْفًا وَبِعَدَدِ کُلِّ حَرْفٍ اَلْفًا اَلْفًا ط

اِس" درودِ قرآنی" کے پڑھنے سے

(i) حضور صلی اللہ علیہ وسلّم کی کمال محبّت نصیب ہوتی ہے۔

(ii) اِس کا ثواب بے شمار ہے۔

(iii) صرف صبح اور شام تین تین مرتبہ پڑھنے ہی سے کچھ عرصے کے بعد کامیابیاں قدم چومنے لگتی ہیں۔

یہ درود شریف بھی اسرار میں سے ہے۔

اگر زیادہ نہیں تو دن میں کم از کم ایک دفعہ ہی فجر کی نماز کے بعد پڑھ کر اس کی برکات سے محروم نہ رہیں۔

---

⑨ درودِ قلبی

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی شَفِیْعِ الْمُذْنَبِیْنَ سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا وَمُرْشِدِنَا وَرَاحَۃِ قُلُوْبِنَا وَطَبِیْبِ ظَاھِرِنَا وَبَاطِنِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَاَزْوَاجِہٖ وَاَھْلِ بَیْتِہٖ وَاَوْلِیَآءِ اُمَّتِہٖ وَاَھْلِ طَاعَتِکَ اَجْمَعِیْنَ اِلٰی یَوْمِ الدِّیْنِ ط

اِس" درودِ قلبی" کے فوائد:

(1) قلب کو منوّر کرتا ہے۔

(2) دُعا سے پہلے اور بعد میں پڑھنے سے دین و دنیا میں مُعَزَّز ہوتا ہے۔

Marfat.com

(3) حضور صلّی اللہ علیہ وسلّم کی خصوصی محبّت عطا ہوتی ہے۔
(4) بُرائیاں آہستہ آہستہ چھوٹتی جاتی ہیں۔
(5) کثرت سے پڑھنے والا مستجاب الدّعوات ہو جاتا ہے۔

---

⑩ انعام درود / صلوٰۃ انعام

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰٓی اٰلِہٖ عَدَدَ اِنْعَامِ اللّٰہِ وَاَفْضَالِہٖ ط

یہ درود شریف " انعام درود" کی بجائے "صلوٰۃ انعام" کے نام سے زیادہ مشہور ہے۔

فوائِد :

(1) اس کے کثرت سے پڑھنے سے حضور صلّی اللہ علیہ وسلّم کا قرب خاص عطا ہوتا ہے۔
(2) روضۂ اطہر کی زیارت نصیب ہوتی ہے۔
(3) بے شمار نعمتیں عطا ہوں گی۔
(4) پڑھنے والا ہر وقت رحمت کے سائے میں رہتا ہے۔

سوتے وقت باوضو اور خوشبو لگا کر 313 مرتبہ پڑھے اور جو بھی مُراد ہو، پڑھتے وقت روضۂ اطہر کا تصوّر کر کے دل میں خیال رکھے۔

---

⑪ درودِ افضل

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَنَبِیِّكَ وَرَسُوْلِكَ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَعَلٰٓی اٰلِہٖ وَاَزْوَاجِہٖ وَذُرِّیَّتِہٖ وَسَلِّمْ

Marfat.com

عَدَدَ خَلْقِكَ وَرِضَا نَفْسِكَ وَزِنَةَ عَرْشِكَ وَمِدَادَ كَلِمَاتِكَ۔

اِس" درودِ افضل" کی فضیلت کا اندازہ حضور صلّی اللہ علیہ وسلّم کے اِس ارشادِ مُبارک سے لگالیں کہ آپ (صلّی اللہ علیہ وسلّم) نے فرمایا۔" اگر کوئی شخص حلف اٹھائے کہ میں آقائے نامدار صلّی اللہ علیہ وسلّم پر افضل ترین درود پڑھونگا تو وہ یہ" درودِ افضل" پڑھے۔

---

(12) درودِ طیّب

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْكَ يَا شَفِيْعَ الْمُذْنِبِيْنَ سَيِّدِنَا وَمَوْلٰنَا اَحْمَدِ مُجْتَبٰى مُحَمَّدٍ مُصْطَفٰى وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَاَزْوَاجِهٖ وَاَحْبَابِهٖ وَذُرِّيّٰتِهٖ وَاَهْلِ بَيْتِهٖ وَاَهْلِ طَاعَتِكَ اَجْمَعِيْنَ ط

" درودِ طیّب" کے فوائد :

(1) اُن لوگوں کے لئے آبِ حیات ہے جن کے دل گناہِ کبیرہ اور صغیرہ کے کثرت سے ارتکاب کی وجہ سے مُردہ ہوچکے ہوں۔ اِس کے وِرد سے گناہ اِس طرح جھڑتے ہیں جیسے خزاں میں درختوں سے خشک پتّے۔ صدقِ دل سے اپنے گناہوں کا اقرار کرکے اُس پہ نادم ہو۔

(2) جب کسی دوائی سے مرض میں افاقہ نہ ہو تو پڑھے بھی اور پانی پہ دَم کرکے پیئے بھی۔

(3) تلاشِ حق میں مردِ کامل نہ ملے یا کسی پیر فقیر سے کشائشِ باطنی حاصل نہ ہو تو اس کا وِرد کثرت سے کرے۔

(4) جمُعہ کے دن پڑھنے سے کئی بگڑے ہوئے کام بن جاتے ہیں۔

Marfat.com

(5) نصف شعبان کی رات کو صوفیائے کرام اسے پڑھتے ہیں، جس کی وجہ سے اُن پر اسرارِ ربّانی کُھلتے ہیں۔
روزانہ 313 بار ضرور پڑھنا چاہیئے۔

---

⑬ درودِ اعلیٰ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ کَمَا یَنْبَغِیْ صَلٰوۃً عَلَیْہِ۔

اگر اللہ تعالیٰ توفیق نصیب کرے تو اِس "درودِ اعلیٰ" کو ضرور پڑھا جائے۔ فائدے:

(i) مخلوق میں ہر جگہ عزّت ملے گی۔
(ii) سکونِ قلب نصیب ہوگا۔
(iii) راہ زنی، خوف، حادثات اور چوری وغیرہ سے محفوظ رہیگا۔

حضرت امام شافعیؒ نے ایک بزرگ کو خواب میں دیکھا تو آپ نے پوچھا کہ تم پہ کیا بیتی؟ جواب دیا کہ "درودِ اعلیٰ" پڑھتا تھا۔ اُس کی برکت سے نہ صرف بخشش ہی عطا ہوئی بلکہ اعلیٰ اعزاز بھی عطا ہوا۔

⑭ درود شاہ ولی اللہؒ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدِ نِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَاٰلِہٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ط

اِس "درودِ شاہ ولی اللہ" کو حضرت شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ علیہ نے خواب میں حضور صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کی خدمتِ اقدس میں پڑھا تو

Marfat.com

آپ (صلّی اللہ علیہ وسلّم) نے اِس درود کو پسند فرمایا۔

---

(15) درودِ دوامی

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ مَا فِیْ عِلْمِ اللّٰہِ صَلٰوۃً دَائِمَۃً بِدَوَامِ مُلْکِ اللّٰہِ

اِس "درودِ دوامی" کی اتنی فضیلت ہے کہ اس کے پڑھنے کا ثواب اِتنا ہے جتنا کہ پوری "دلائل الخیرات" ختم کرنے کا ہے۔

"دلائل الخیرات"۔ عربی کی مشہور کتاب ہے جس میں سب درود جمع کئے گئے ہیں۔

---

(16) درودِ ابراھیمی

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ ط

اَللّٰھُمَّ بَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ ط

اِس درودِ ابراھیمی کی فضیلت کا اندازہ محتاجِ بیان نہیں کہ اِس درود کو ہر نماز میں سلام پھیرنے سے پہلے پڑھنا لازم ہے۔

حضرت بشر رضؓ نے حضور صلّی اللہ علیہ وسلّم کی خدمتِ اقدس میں عرض کیا۔ یارسُول اللہ! (صلّی اللہ علیہ وسلّم) اللہ تعالیٰ نے ہمیں درود پڑھنے کا حکم دیا ہے۔ ارشاد فرمائیے کہ کس طرح درود پڑھیں۔ حضور صلّی اللہ علیہ وسلّم نے یہی درود پڑھنے کے لئے ارشاد فرمایا۔ حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بھی

Marfat.com

جب یہ سوال کیا تو اُن کو بھی آپ (صلّی اللہ علیہ وسلّم) نے اِس درود کو پڑھنے کے لئے فرمایا۔

اور حضرت امام نووی رحمۃ اللہ علیہ نے تو یہاں تک کہا کہ اگر کوئی شخص یہ قسم کھا بیٹھے کہ میں سب سے افضل درود پڑھوں گا تو اِس درود کے پڑھنے سے قسم پوری ہو جائے گی۔

---

(17) درودِ قُدسی

اپنے بچّوں کی تربیّت ماں باپ کے ذمّے ہے۔ اور اگر بچّے بے راہ ہو جاتے ہیں تو کل قیامت کے دن اُن کے بارے میں پوچھ ہو گی۔ اُنہیں نماز کی ترغیب شروع سے احسن طریقے سے اور پیار سے دی جائے اور اُنہیں اِس "درودِ قُدسیہ" پر لگا دیا جائے۔ یہ چھوٹا سا درود ہے۔ آسان بھی ہے۔ اِس سے بچّوں کے نصیب بلند ہوتے ہیں۔

"درودِ قُدسی": صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِہٖ وَسَلِّمْ ط

---

(18) اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدِ نِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَ صَحْبِہٖ وَسَلِّمْ تَسْلِیْمًا ط

حضور صلّی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا۔ جس شخص نے جمُعہ کے روز عصر کی نماز پڑھی اور پھر اپنی جگہ سے اُٹھنے سے پہلے 80 بار یہ درود پڑھا تو اُسکے 80 سال کے گناہ بخشے جاتے ہیں اور 80 سال کی عبادت لکھی جاتی ہے۔

---

(19) اگر انسان قسم کھالے کہ وہ نبی پاک صلّی اللہ علیہ وسلّم پر افضل الصّلوٰۃ

Marfat.com

بھیجے گا تو وہ کہے :

اَللّٰھُمَّ یَارَبَّ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ وَّاجْزِ مُحَمَّدً صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلِّمَ مَا ھُوَ اَھْلُہٗ۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَنَبِیِّكَ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ ط

---

(20) اِس درود شریف کو جس شخص نے ہر روز 100 بار پڑھا۔ اللہ تعالیٰ اُس کی ایک سو حاجتیں پوری کرے گا جن میں 30 دنیا کی ہوں گی۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اَھْلِ بَیْتِہٖ ط

زیارتِ حضور صلّی اللہ علیہ وسلّم کے لئے :

مندرجہ ذیل درود شریف میں سے کوئی ایک پڑھا جائے تو انشاء اللہ شرف عطا ہوگا :

(1) اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَسَلِّمْ
کَمَا تُحِبُّ وَتَرْضٰی لَہٗ ط

روزانہ کم از کم 313 بار پڑھا جائے ـــــ یَا ـــــ

(2) اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدِ نِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ ط

جمعہ کے روز ہزار بار یہ درود پڑھا جائے پانچ جمعوں تک انشاء اللہ یہ شرف عطا ہو ـــــ یَا ـــــ

Marfat.com

(3) اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدِ نِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَاٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلِّمْ ط

جمُعہ کی شب کو دو رکعت پڑھے اور ہر رکعت میں سُورۂ فاتحہ (الحمد شریف) کے بعد گیارہ مرتبہ آیتُ الکرسی اور گیارہ مرتبہ سُورۂ اخلاص پڑھے اور سلام پھیرنے کے بعد یہ درود 100 مرتبہ پڑھا جائے ۔ انشاءاللہ تعالیٰ تین جمُعوں تک زیارت شریف سے مشرّف ہو ـــــ یا ـــــ

(4) صَلَّی اللّٰہُ عَلَی النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ ط

جمُعہ کی شب دو رکعت نماز ادا کرے اور ہر رکعت میں الحمد شریف کے بعد 25 مرتبہ سُورۂ اخلاص پڑھے ۔ سلام پھیرنے کے بعد اس درود شریف کو ایک ہزار مرتبہ پڑھا جائے ۔

پانچ جمعہ کے اندر انشاء اللہ زیارت شریف عطا ہو۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ حَتّٰی لَا یَنْبَغِیْ مِنْ صَلَوَاتِكَ شَیْءٌ وَسَلِّمْ عَلٰی مُحَمَّدٍ حَتّٰی لَا یَنْبَغِیْ مِنْ سَلَامِكَ شَیْءٌ وَ اَرْحَمْ عَلٰی مُحَمَّدٍ حَتّٰی لَا یَنْبَغِیْ مِنْ رَحْمَتِكَ شَیْءٌ ط

فوائد:

21 دن تک عشاء کی نماز کے بعد 100 مرتبہ پڑھے تو حضور صلّی اللہ علیہ وسلّم کی زیارت شریف سے مشرّف ہو۔ انشاء اللہ۔

ایک بزرگ کو حضور صلّی اللہ علیہ وسلّم کی زیارت ہوئی ۔ انھوں نے ایک ہزار بار تیزی سے درود شریف پڑھا تاکہ وہ اپنا وظیفہ پورا کر سکیں۔ آپ

Marfat.com

(صلّی اللہ علیہ وسلّم) نے فرمایا کہ تجھے معلوم نہیں کہ عجلت شیطان کا کام ہے۔ آہستہ اور ترتیل کے ساتھ پڑھو۔ سوائے اس کے وقت تنگ ہو جائے۔ پھر جلدی میں پڑھنے کا کوئی مضائقہ نہیں۔

درودِ تامّہ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی سَیِّدِنَا اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا اِبْرَاھِیْمَ وَبَارِكْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی سَیِّدِنَا اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا اِبْرَاھِیْمَ فِی الْعَالَمِیْنَ اِنَّكَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ ۝ اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ اَیُّھَا النَّبِیُّ وَرَحْمَةُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ وَسَلَامٌ عَلَی الْمُرْسَلِیْنَ ط

اِس "درودِ تامّہ" کی فضیلت کا اِس واقعہ سے اندازہ لگالیں کہ ابوالمواہب شاذلی قدس سرّہٗ حضور صلّی اللہ علیہ وسلّم کی زیارت سے مشرّف ہوئے تو آپ نے حضور صلّی اللہ علیہ وسلّم کو دیکھ کر یہ پڑھا:

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ۔ اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ اَیُّھَا النَّبِیُّ وَرَحْمَةُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ۔

حضور صلّی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا۔ میں اپنے رَب کا بندہ ہوں اور تُو میرا بندہ ہے۔ میں نے عرض کیا۔ یارسُول اللہ! ہاں میں اِس پر راضی ہوں۔ فرمایا: اگر تُو راضی ہے تو تُو مجھ پر "درودِ تامّہ" کیوں نہیں پڑھتا۔ عرض کیا یارسُول اللہ یہ لمبا ہے اس لئے میں کوئی چھوٹا درود پڑھ لیتا ہوں۔ فرمایا۔ "درودِ تامّہ" پڑھا کر خواہ ایک ہی مرتبہ اوّل و آخر پڑھ لیا کر۔

Marfat.com

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدِ نِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ
جَزَی اللّٰہُ مُحَمَّدًا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنَّا مَا ھُوَ اَھْلَہٗ۔

حضرت الفضل قومانی رح فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ ایک شخص اُن کے پاس آیا اور کہنے لگا کہ وہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت سے مشرّف ہوا اور آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) نے حکم فرمایا کہ تو ابوالفضل قومانی رح کو میری طرف سے سلام کہہ دینا۔ میں نے عرض کیا۔ یارسُول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اُنہیں کس بات پر یہ اعزاز عطا ہو رہا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وہ مجھ پر 100 مرتبہ یا اس سے بھی زیادہ یہ درود پڑھتا ہے۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدِ نِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ ط

غوث الاعظم حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃُ اللہ علیہ لکھتے ہیں کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص جمعہ کی رات کو دو رکعت نماز پڑھے اور ہر ایک رکعت میں الحمد شریف کے بعد آیت الکرسی پڑھے۔ بعد میں 15 مرتبہ سُورۃ اخلاص پڑھے۔ اور نماز ختم کرنے کے بعد ایک ہزار مرتبہ درود شریف (اُوپر دیا ہوا) پڑھے تو انشاء اللہ تعالیٰ اِس جمعہ سے دوسرے جمعہ تک وہ شخص حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھ لے گا۔

شام سے ایک شخص نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آیا اور کہا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرا باپ بوڑھا ہے اور وہ آپ کی زیارت کرنا چاہتا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اُس کو میرے پاس لے آؤ۔ اُس

Marfat.com

نے عرض کیا۔ وہ اندھا ہے۔ آپ نے فرمایا۔ اُسے کہو کہ سات راتیں " صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّدٍ " کہے۔ وہ مجھے خواب میں دیکھے گا اور مجھ سے حکایت و روایت کرے گا۔ پس اُس نے زیارت کی اور وہ آپ (صلّی اللہ علیہ وسلّم) سے حکایت و روایت کیا کرتا تھا۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِہٖ وَسَلِّمْ۔

جناب رسالتمآب صلّی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا۔ جس شخص نے اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِہٖ وَسَلِّمْ کہا اور وہ کھڑا تھا تو بیٹھنے سے پہلے اور اگر بیٹھا ہوا تھا تو کھڑا ہونے سے پہلے اُس کے گناہ معاف کر دیئے جائیں گے۔

جس شخص نے اِس درود پر ہمیشگی کی اور اسے دن رات میں 500 بار پڑھا وہ اُس وقت تک فوت نہیں ہوگا جب تک بیداری میں آقائے دوعالم صلّی اللہ علیہ وسلّم کی زیارت اُسے حاصل نہ ہو جائے۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَنَبِیِّكَ وَرَسُوْلِكَ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلِّمْ ط

Marfat.com

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ط

اِقتباساتُ از تالیف :

"اورادِ عارفیہ"

ختمِ چشتیہ

ہفتہ وار محفلِ ذکر میں ختمِ چشتیہ بھی کروائیں ۔ اس کا طریقہ یہ ہے :

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ط	سورۂ فاتحہ	درود شریف
۱۱۱ بار	۱۱۱ بار	۱۱۱ بار
سورۂ اخلاص	کلمۂ تمجید	کلمۂ طیّبہ	آیت کریمہ
۱۱۱ بار	۱۱۱ بار	۱۱۱ بار	۱۱۱ بار

اِیَّاکَ نَعۡبُدُ وَاِیَّاکَ نَسۡتَعِیۡنُ ۔ ۱۱۱ بار

حَسۡبُنَا اللّٰہُ نِعۡمَ الۡوَکِیۡلُ نِعۡمَ الۡمَوۡلٰی وَنِعۡمَ النَّصِیۡرُ ۔ ۱۱۱ بار

اُفَوِّضُ اَمۡرِیۡٓ اِلَی اللّٰہِ ط اِنَّ اللّٰہَ بَصِیۡرٌۢ بِالۡعِبَادِ ۝ ۱۱۱ بار

رَبِّ اَنِّیۡ مَغۡلُوۡبٌ فَانۡتَصِرۡ ۝ ۱۱۱ بار

رَبَّنَا تَقَبَّلۡ مِنَّآ اِنَّکَ اَنۡتَ السَّمِیۡعُ الۡعَلِیۡمُ ۝ ۱۱۱ بار

رَبَّنَا لَا تُزِغۡ قُلُوۡبَنَا بَعۡدَ اِذۡ ھَدَیۡتَنَا وَھَبۡ لَنَا مِنۡ لَّدُنۡکَ رَحۡمَۃً ۚ اِنَّکَ اَنۡتَ الۡوَھَّابُ ۝ ۱۱۱ بار

Marfat.com

فَسَهِّلْ يَا اِلٰهِیْ كُلَّ صَعْبٍ بِحُرْمَةِ سَيِّدِ الْاَبْرَارِ سَهِّلْ. وَاللّٰهُ ۱۱۱ بار
اَلنَّاصِرُ وَالْمُعِيْنُ ۱۱۱ بار درود شریف ۱۱۱ بار بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ ط

بعدہٗ ایک بار سورۂ فاتحہ اور تین بار سورۂ اخلاص پڑھ کر ثواب ختم بخدمت خواجہ خواجگان حضرت خواجہ معینُ الدین چشتی سُلطان الہند و عراق خواجہ غریب نواز رح کو پہنچائے۔

ختمِ عالمگیر

جس روز حضور صلّی اللہ علیہ وسلّم کی محفل ہو۔ اُس روز ختمِ عالمگیر بھی ضرور کرائیں۔ یہ ختم شریف آپ (صلّی اللہ علیہ وسلّم) کی طرف منسوب ہے۔ عالمگیر اس لئے کہتے ہیں کہ جمیع حاجات پر حاوی ہے۔ طریقہ یہ ہے:

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ط درود شریف سورۂ فاتحہ کلمۂ طیبہ
سو بار سو بار سو بار سو بار
کلمۂ شہادت آمنتُ باللہ استغفار آیتُ الکرسی
سو بار سو بار سو بار سو بار
الٓمّٓ ۚ اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَیُّ الْقَيُّوْمُ ۝ ایک سو گیارہ بار

بعدہٗ جو حاجت ہو، اللہ تعالیٰ سے مانگے۔ انشاء اللہ حاجت روا ہوگی۔

ختمِ غوثیہ

اِس ختم کے لئے چہار شنبہ سے مسلسل تین دن روزے رکھے۔
ختم شریف کے لئے جو دن اور وقت مقرّر کیا گیا ہے، اُس وقت

Marfat.com

کی پابندی سے شروع کرے۔

یہ ختم شریف حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی غوث الاعظم رحمۃ اللہ علیہ کی طرف منسوب ہے۔

طریقہ یہ ہے :

درود شریف	کلمۂ تمجید	سُورۂ یٰسٓ	سُورۂ اَلَمْ نَشْرَحْ
۱۱۱ بار	۱۱۱ بار	ایک بار	۱۴۱ بار

حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ نِعْمَ الْمَوْلٰى وَنِعْمَ النَّصِيْرُ ۱۱۱ بار

درود شریف — یَاشَیْخ عَبْدُ القَادِرْ جِیْلَانِی شَیْئًا لِلّٰهِ۔ — ۱۱۱ بار

۱۱۱ بار

اس کے بعد فاتحہ پڑھ کر ثواب حضرت غوث الثقلین کی رُوحِ اقدس کو پہنچائے اور اللہ تعالیٰ سے اپنی حاجت طلب کرے۔

ختمِ خواجگان

یہ ختم شریف خواجگانِ نقشبندیہ سے منسوب ہے۔ طریقہ یہ ہے :

سُورۂ اَلْحَمْدُ مع تسمیہ	درود شریف	سُورہ اَلَمْ نَشْرَحْ مع تسمیہ
۳ یا ۷ بار	سو بار	۶۹ بار
سُورۂ اخلاص مع تسمیہ	سُورۂ اَلْحَمْدُ	درود شریف
۱۰۰۰	۱۰۰	۱۰۰ بار

پھر اِن اسماء میں سے (ہر ایک کو) سَو سَو بار پڑھے :

یَاقَاضِیَ الْحَاجَاتِ	یَاکَافِیَ الْمُهِمَّات	یَارَافِعَ الدَّرَجَات
۱۰۰ بار	۱۰۰ بار	۱۰۰ بار

Marfat.com

یَادَافِعَ الْبَلِیَّاتِ	یَاحَلَّ الْمُشْکِلَاتِ	یَاشَافِیَ الْاَمْرَاضِ
۱۰۰ بار	۱۰۰ بار	۱۰۰ بار
یَامُفَتِّحَ الْاَبْوَابِ	یَامُسَبِّبَ الْاَسْبَابِ	یَامُنْزِلَ الْبَرَکَاتِ
۱۰۰ بار	۱۰۰ بار	۱۰۰ بار
یَامُجِیْبَ الدَّعْوَاتِ	بِرَحْمَتِكَ یَآ اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ ۔ اٰمِیْن	
۱۰۰ بار	۱۰۰ بار	

ختم کرنے کے بعد اللہ تعالیٰ سے اپنی حاجت کی دُعا کرے۔

نفل نمازیں

نفل نمازیں جو مشائخ کرام پڑھتے ہیں۔ اگر کوئی اور صاحب چاہیں تو پڑھ سکتے ہیں:

۱۔ صَلٰوۃُ التَّسْبِیْح : اس کی اہمیّت کا اندازہ اس سے کریں کہ رسُول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم نے اپنے چچا سے فرمایا: اے عبّاس رضؓ، اے میرے چچا! کیا میں تجھ کو نہ بتادوں، کیا میں تجھ کو عنایت نہ کروں، کیا میں تجھ کو نہ سکھاؤں، کیا تجھ کو اجازت نہ دوں دس خصلتوں کی (یعنی دس دس بار تسبیح کرنا ہر رکن نماز میں) کہ جب تو ان کو کرے گا تو اللہ تعالیٰ تیرے اَگلے پچھلے، پُرانے نئے، دانستہ و نادانستہ، چھوٹے بڑے، پوشیدہ اور ظاہر گناہ بخش دے گا اور فرمایا کہ اگر تجھ سے ہو سکے تو اِس نماز کو ہر روز ایک بار پڑھ۔ اگر روزانہ نہ پڑھ سکے تو ہفتہ میں ایک بار پڑھ۔ اگر ہفتے میں ایک بار نہ پڑھ سکے تو مہینے میں ایک بار پڑھ اور اگر مہینے میں بھی ایک بار نہ پڑھ سکے تو سال میں ایک بار، اگر سال میں نہ پڑھ سکے تو تمام عمر میں ایک بار پڑھ لے۔

Marfat.com

مشائخ کرام سے روایت ہے کہ جو کوئی جنّت کا ارادہ کرے تو اپنے اُوپر صَلٰوۃُ التَّسْبِیْح کو لازم کرلے۔

کوئی چیز سختی وغم کے دفع کرنے میں صَلٰوۃُ التَّسْبِیْح کے برابر نہیں دیکھی۔ اس کے پڑھنے کا طریقہ حنفیہ کے نزدیک یہ ہے:

ثَنَا کے بعد ۱۵ بار سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَآ اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ وَلَاحَوْلَ وَلَاقُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ اور اَلْحَمْدُ اور سُورۃ پڑھنے کے بعد اس کو دس۱۰ بار پڑھے۔ پھر رُکوع میں سُبْحَانَ رَبِّیَ الْعَظِیْمِ کے بعد دس بار پھر سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ کے بعد دس بار پھر سجدے میں سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی کے بعد دس۱۰ بار پڑھ کر سر اُٹھائے اور جلسہ میں دس۱۰ بار پڑھ کر دوسرا سجدہ کرے اور سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی کے بعد دس۱۰ مرتبہ۔ اِسی طرح ہر رکعت میں پچھتّر۷۵ بار پڑھے۔

اور شوافع کے نزدیک بعد قرأت کے پندرہ۱۵ بار تسبیح پڑھتے ہیں۔ قرأت سے پہلے نہیں۔

مسئلہ: اگر سجدہ سہو واجب ہو اور سجدہ کرے تو ان دونوں میں تسبیحات نہ پڑھے۔

اگر کسی جگہ بھُول کر کم پڑھی ہے تو دوسری جگہ پڑھ لے کہ وہ مقدار پوری ہوجائے۔ بہتر تو یہ ہے کہ اس کے بعد جو موقع تسبیح کا آئے وہیں پڑھ لے۔ مثلاً قومہ کی سجدہ میں کہے اور رکوع میں بھُولا ہو تو وہ بھی سجدہ میں کہے (اِس لئے کہ قومہ کی مقدار تھوڑی ہوتی ہے) پہلے سجدے میں بھُولا ہو تو دوسرے سجدے میں کہے، جلسے میں نہیں۔

Marfat.com

۲۔ صَلٰوۃُ حِفْظُ الْاِیْمَانِ (سلامتیٔ ایمان کے لئے) :

کُل دو رکعت ہیں۔ بعد نماز مغرب پڑھے۔ طریقہ یہ ہے :

پہلی رکعت میں سُورۂ فاتحہ کے بعد سات بار سُورۂ اخلاص اور ایک بار سُورۂ فلق پڑھے اور دوسری رکعت میں اِسی طرح سُورۂ اخلاص اور اس کے بعد سُورۂ النّاس ایک بار پڑھے۔ سلام کے بعد سجدے میں تین بار یہ پڑھے یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ ثَبِّتْنِیْ عَلَی الْاِیْمَانِ۔

۳۔ صَلٰوۃُ الْاَوَّابِیْن : مشائخ چشتیہ کے نزدیک چھ رکعت تین سلام سے ہیں۔ مغرب کی نماز کے فوراً بعد پڑھے۔ ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ ایک بار اور سُورۂ اخلاص تین بار پڑھے۔

۴۔ صَلٰوۃُ اللَّیْل : یہ عشاء کی نماز کے بعد اور تہجّد کی نماز سے پہلے کسی بھی وقت پڑھی جا سکتی ہے۔ جو نوافل اِس دوران پڑھے جاتے ہیں، اُنہیں صلوٰۃُ اللّیل کہتے ہیں۔

۵۔ صَلٰوۃُ الْعَاشِقِیْن : پڑھنے کا وقت پچھلی رات (یعنی نصف شب کے بعد) پہلی رکعت میں فاتحہ کے بعد "یَا اَللّٰہ" سو بار۔ دوسری رکعت میں اِسی طرح "یَا رَحْمٰنُ" سو بار۔ پھر تیسری رکعت میں "یَا رَحِیْمُ" سو بار اور پھر چوتھی رکعت میں "یَا وَدُوْدُ" سو بار پڑھے۔

نوٹ : اگر پریشانی یا حاجت کے لئے پڑھے تو اُٹھے مت۔ صبح تک ذکر میں یا استغفار میں یا درود شریف میں اپنی حاجت کا دھیان کر کے بیٹھا رہے۔

۶۔ صَلٰوۃُ الْحَاجَاتُ : کُل چار رکعت ہیں۔ جب کوئی ضرورت یا حاجت پیش آئے تو یہ پڑھے۔ طریقہ : پہلی رکعت میں سُورۂ فاتحہ کے بعد :

لَآ اِلٰہَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحٰنَكَ اِنِّیْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ .. ایک بار

Marfat.com

دوسری رکعت میں سُورۃ فاتحہ کے بعد رَبِّ اَنِّیْ مَسَّنِیَ الضُّرُّ وَاَنْتَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِیْنَ ط ۱۰۰ بار۔ تیسری رکعت میں اِسی طرح اُفَوِّضُ اَمْرِیْ اِلَی اللّٰہِ اِنَّ اللّٰہَ بَصِیْرٌ بِالْعِبَادِ ط ۱۰۰ بار اور چوتھی رکعت میں حَسْبُنَا اللّٰہُ وَ نِعْمَ الْوَکِیْلُ ط ۱۰۰ بار پڑھے۔ سلام پھیرنے کے بعد رَبِّ اَنِّیْ مَغْلُوْبٌ فَانْتَصِرْ ۱۰۰ بار پڑھے۔ سجدے میں اللہ تعالیٰ سے اپنی حاجت مانگے۔

۷۔ صَلٰوۃُ الْقَلْب : دو رکعت فجر یا مغرب یا عشاء کی نماز کے بعد پڑھے۔ ہر رکعت میں سُورۃ فاتحہ کے بعد سورۃ اخلاص ایک بار۔ اِس نماز کی شرط یہ ہے کہ زبان سے کوئی لفظ قطعاً ادا نہ کرے۔ نماز کی نیّت سے لیکر سلام پھیرنے تک جو کچھ پڑھے، دل ہی دل میں پڑھے۔ سلام پھیرنے کے بعد دل سے ستّر بار استغفار پڑھے اور اس کے بعد اپنے مرشد کا تصوّر کرکے (صفائی قلب اور ترقیٔ درجات کے واسطے) چاہے تو اس کے بعد تھوڑی دیر مراقبہ بھی کرلے۔ (مراقبہ اِس طرح کرے جس طرح مرشد نے تلقین کی ہے یا اپنے تصرّفِ رُوحانی سے عطا کیا ہو)۔

۸۔ اشراق، چاشت اور تہجّد کی نمازیں :

اشراق۔ فجر کی نماز کے بعد مصلّے پر بیٹھا رہے۔ اٹھے نہیں۔ ذرا سُورج بلند ہو تو دو رکعت نماز اشراق پڑھے اور جب سُورج خوب بلند ہو جائے تو چار رکعت نماز چاشت پڑھے۔ زیادہ رکعتیں بھی پڑھ سکتا ہے ۱۲ رکعتوں تک۔ اور تہجّد کی نماز نصف شب کے بعد ۲ رکعت سے ۱۲ رکعت تک۔

۹۔ صَلٰوۃُ الْاِسْتِخَارَہ : یہ نماز مختلف مشائخ نے اپنے اپنے طریقے سے بتلائی ہے۔

ایک طریقہ درج ہے :

Marfat.com

۲ رکعت بعد نماز عشاء سلام پھیرنے کے بعد یَاعَلِیْمُ عَلِّمْنِیْ : سوبار۔ یَارَشِیْدُ اَرْشِدْنِیْ : سوبار۔ یَاخَبِیْرُ اَخْبِرْنِیْ : سوبار۔ اور یَاهَادِیُ اِهْدِنِیْ : سوبار پڑھے۔ اوّل و آخر درود شریف پڑھے۔ اس کے بعد کسی سے بات کئے بغیر قبلہ رُو ہو کر سو جائے۔ اگر جواب نہ ملے تو تین رات برابر کرے' اِس سے زیادہ نہیں۔ بہتر تو یہ ہے کہ یہ استخارہ گھر میں اُس شخص سے کروایا جائے جو تقویٰ اور پارسائی میں سب سے بہتر ہو۔ پھر بھی اگر جواب نہ ملے تو اللہ تعالیٰ کے جلال سے خوف کھائے اور اپنے گناہوں کی کثرت سے معافی مانگے۔

نفل روزے

۱۔ ایام بیض کے روزے : یہ قمری حساب سے تیرہویں' چودھویں اور پندرھویں تاریخ کو رکھے جائیں۔ (اگر ایک دفعہ انہیں باقاعدگی سے اپنے اُوپر لازم کر لیا تو اس کو سفر میں بھی نہیں چھوڑنا چاہیئے)۔

۲۔ اس کے علاوہ بھی روزے رکھنے کا شوق ہو تو پیر اور جمعرات کو رکھے (ہفتے کو روزہ نہ رکھے)۔

۳۔ عید کے فوراً بعد شوّال کے چھ روزے۔

۴۔ عاشورہ کا روزہ رکھے۔

۵۔ ۹ روزے ذی الحجّہ کے رکھے۔

Marfat.com

ہدیۂ ایصال کا طریقہ

سب سے پہلے بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط پڑھیں۔ پھر کوئی سا درود پڑھیں۔ اُس کے بعد ایصالِ ثواب اِس طرح کریں۔

اے اللہ! اے رحمٰن! اے رحیم! تیرے گناہگار بندے (یا حاضرینِ محفل) کی طرف سے یہ معمولی اوراد طعام و شیرینی تیری بارگاہِ عالی میں پیش ہے۔ تو اپنی رحیمی و کریمی اور بے پناہ فضل و کرم اور اپنے حبیبِ پاک صلّی اللہ علیہ وسلّم کے صدقے میں قبول فرما اور اس کا ثواب ہم سب کی طرف سے حضور صلّی اللہ علیہ وسلّم، اُن کی ازواج مطہّرات رضؓ بالخصوص سیّدہ حضرت عائشہ رضؓ، آل جمیع انبیاء علیہم السّلام کی ارواح، صحابۂ کرام رضؓ، اہلِ بیت اطہار آئمہ عظام، جملہ اولیائے کرام (اگر کسی سلسلے کے یا اور بزرگوں کا نام لینا ہو تو پھر کہے بالخصوص اور اُن کے نام لے) علمائے کرام اور تمام مسلمان زندہ مُردہ، بوڑھے بچّے، مرد عورت سب کی ارواح کو (اگر کسی کا خصوصاً نام لینا مقصود ہو تو کہے بالخصوص فلاں فلاں) ثواب عطا فرما بالخصوص (جن کا ختم شریف ہو، اُن کا اسمِ گرامی لے)۔ آمین! اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ط ثم آمین۔

اس کے بعد دُعائے خیر مانگے۔ اللہ تعالیٰ سے اپنی جمیع حاجات مانگے عاجزی و انکساری اور رجوعیّتِ قلبی کے ساتھ۔

Marfat.com

دُعَا

اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلَنَا وَلِوَالِدَیْنَا وَلِاُسْتَاذِیْنَا
وَلِمَشَائِخِنَا وَلِجَمِیْعِ الْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ
وَالْمُسْلِمِیْنَ وَالْمُسْلِمَاتِ
اَللّٰھُمَّ زِدْ نُوْرِنَا وَزِدْ سُرُوْرِنَا وَزِدْ
حُضُوْرِنَا وَزِدْ ذَوْقِنَا وَزِدْ شَوْقِنَا
وَزِدْ مُحَبَّتِنَا وَزِدْ عِشْقِنَا وَزِدْ عِلْمِنَا
وَزِدْ مَعْرِفَتِنَا وَزِدْ نِعْمَتِنَا وَزِدْ قُوَّتِنَا
وَزِدْ مَغْفِرَتِنَا وَزِدْ طَاعَتِنَا وَزِدْ قَبُوْلِنَا
بِرَحْمَتِكَ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ
وَصَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی خَیْرِ خَلْقِہٖ مُحَمَّدٍ
وَّعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَاَزْوَاجِہٖ وَذُرِّیَاتِہٖ
وَاَھْلِ بَیْتِہٖ اَجْمَعِیْنَ ط

ہم گناہ گاروں پہ تیری مہربانی چاہیئے
سب گناہ دُھل جائیں گے رحمت کا پانی چاہیئے

تَمَّتْ بِالْخَیْرِ

Marfat.com

Marfat.com

Marfat.com